گلدستہ حفیظ اللہ خان

معروف بہ

اشعار دلپسند

جسمین

اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستون کے دل بہلانے کیواسطے نہایت
عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مزے دار عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین اُردو فارسی
اشعار متفرق مستزاد مخمس مسدس اور دوہے ملی ہوئی غزلین بھجن ہولی ٹھمری چوپاسلا
بارہ ماسہ دادرا دوہا کبت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہین

جسکو

مولوی حفیظ اللہ خانصاحب سانڈوی متخلص بہ حفظ افسر مدرس مشہور نزدیک و دور مدرسہ
موضع بتاپور پرگنہ بنگر تھانہ کچھولی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب
منشی شنکر پرساد صاحب صبح بلگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع نامی منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین چھپا

ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء

اطلاع ۱۲۴۶۰

احباب شائقین کو معلوم ہو کہ چند کتابین نیازمند کی بنائی ہوئی اور بھی تیار ہین جو کہ فا
ویدہ ہین زیادہ تعریف اُنکی غیر۔ اپنے منھ سے نہین کرسکتا ہون ملاحظہ فرمانے سے خو
ہوجائیگا تاجران کتب سے ہر میلہ وغیرہ پر مل سکتی ہین اور جو متعلق مدارس کے ہین وہ بہ
فرمایش مطبع منشی نولکشور صاحب سے فوراً مل سکتی ہین۔

فہرست کتب

۱ مفتاح المساحت بے حل جسمین کہ پیمایش سطوح و مجسمات وغیرہ کے کل قاعدے
سلسلہ وار باترتیب مع سوالات مثالیہ تعدادی ۱۲۵۰ کے انواع اقسام کے مندرج ہین جو کہ
طلباے مدارس کو نہایت مفید اور بکارآمد ہین چونکہ اُسمین نہایت عمدہ عمدہ سوالات ہین لہذا
شائقین و نیز کل مدرسین اُسکے ملاحظہ سے بہت محظوظ ہونگے۔

۲ مفتاح المساحت مع حل جسمین کُل سوالات مع حل و مع نقشا دیرو وغیرہ قریب ۱۴۰۰ کے
مندرج ہین بہ نسبت اُسکے اسمین چند قاعدے و سوالات زیادہ ہین۔

۳ رسالہ حساب حفیظ اللہ خان جسمین نہایت عمدہ عمدہ مفید مطلب اور بکارآمد کُل قواعد
حساب ابتدا سے سلسلہ وار باترتیب خاص کر مدارس دہاتی و نیز ہر قصباتی کے دفعہ ہفتم سے
ایکر دفعہ اول تک کے طلبہ کو مشق کرانے کے واسطے باندازِ نو بڑی خوبی کے ساتھہ لکھے گئے ہین

۴ نورتن سنگرہ ناگری جسمین ہر قسم کے کیت و سویا وغیرہ ہین یعنی دیو کبت ۱۰۰۔ دیر کبت ۵۰
درس کبت مع سب رتون اور پھاگ دہولی سمی دنارسی ملو ان وغیرہ قریب ۴۵۰ کے ہین
اور متفرق مین مشکل د دوارتھی کبت اور دوہا۔ سورٹھا۔ کنڈلیہ۔ بھجن۔ بارہ ماسا۔ چوماسا
وغیرہ قریب ۱۹۰ کے ہین یہ کتاب قابل ملاحظۂ شائقین ہی۔

۵ من موہنی ناگری۔ جو اسی کتاب یعنی گلدستۂ حفیظ اللہ خان کا دوسرا حصہ بخط ناگری طبع ہوا ہی

الملتمس بندۂ خاکسار ارباب شائقین کا خدمتگزار حفیظ اللہ خان ساکن سانڈی
محلہ ونجاٹیہ مدرس مدرسۂ بیناپور تھانہ بگھولی ضلع ہردوئی صوبۂ اودھ

فہرست گلدستۂ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلپسند

حصۂ اول

حصۂ دوم



فہرست گلدستۂ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلپسند

حصۂ اول

حصۂ دوم



گلدستۂ حفیظ اللہ خان

معروف بہ

اشعار دلپسند

جسمین

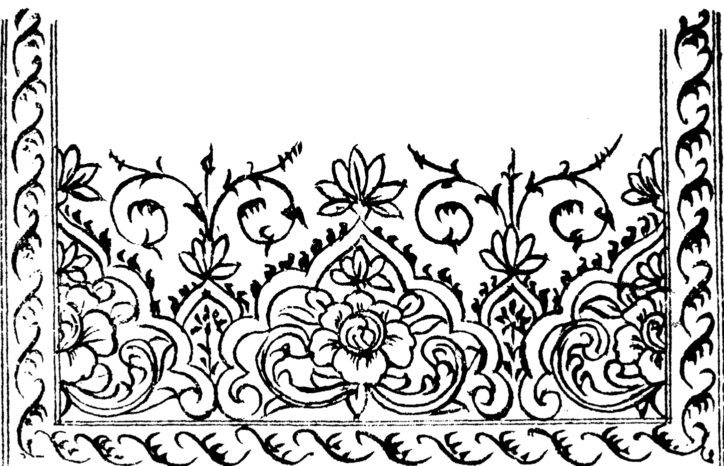
اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج دوستون کے دل بہلانے کیواسطے نہایت
عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مزے دار عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین اُردو فارسی
و اشعار متفرق مستزاد مخمس مسدس اور دوہے ملی ہوئی غزلین بھجن ہولی ٹھمری چوماسا
بارہ ماسہ دادرا دوہا کبت سویا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہین

جسکو

مولوی حفیظ اللہ خان صاحب ساکن سانڈی متخلص بہ حفظ افسر مدرس مشہور نزدیک و دور مدرسہ
موضع بناپور پرگنہ بنگر تھانہ گبھولی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب
منشی شنکر پرساد صاحب صبح بلگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع نامی منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھپا

ماہ نومبر ۱۸۹۲ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خلاق عالم ارحم الراحمین و نعت سرور کائنات رحمۃ للعالمین کے یہ خاکپائے
جہانیان ننگ ناموس بنی نوع انسان سرگشتۂ وادی ہیچمدانی من بلد کوے نادانی مبتلائے رنج
و محن کفش بردار ارباب سخن اُمیدوار رحمت ایزد منان احقر العباد حفیظ اللہ خان ابن
محمد باز خان ابقاہ اللہ علی دین النبی و حفظہ عن نبہ الخفی والجلی اپنے شوقین دوستون اور احباب
رنگین مزاجون کی خدمت مین عرض پرداز ہو کہ یہ خاکسار باشندۂ قدیم قصبہ سانڈی ضلع ہردوئی
محلہ اونچا ٹیلہ لب دریاے گرّہ کا ہو اور اب مقتضائے آب و دانہ یکم مارچ ۱۸۷۶ء سے بعہدہ
افسر مدرسی دار السرور مشہور نزدیک و دور مدرسہ موضع بیناپور پرگنہ بانگر تھانہ بگھولی اسٹیشن ضلع
ہردوئی ملک اودھ مین مامور ہو۔ ایام طالب علمی سے شعر و شاعری کا شوق کہنے سننے کا کمال
ذوق رہا اور ہمیشہ مصدر لوارق معانی مظہر شوارق فیض ربانی منبع محبت و وداد سرچشمۂ مودت
و اتحاد منشی شنکر پرساد صاحب صبح بلگرامی شاگرد رشید حضرت قدر ادام اللہ افضالہم سے
کہ تقریباً پانچ چھ مہینے سے بعہدۂ ہیڈ ماسٹری بمقام کرسی اسکول ضلع بارہ بنکی بمشاہرۂ
پچیس روپیہ ماہواری سانڈی سے تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہین اپنی تصنیف پر اصلاح لیا کیا

اور اُنھین کی شفقت و مہربانی و نظر عنایت و قدردانی کے طفیل سے اِس درجہ کو پہونچا تعالے
شانہٗ انکو اپنے فضل و کرم سے یوماً فیوماً درجات عالیہ پر ترقی بخشتا رہے۔ غرضکہ میرے
شوق کی کیفیت نہ پوچھیے دن دونا رات چوگنا ہوتا گیا بیسیون کلیات و دیوان چھپ گیے
بناً ایک مجموعہ بحرالاشعار بھی جسمین کہ عمدہ عمدہ اور انواع اقسام کی غزلیات و قصائد و اشعار
متفرق ردیف وار دیوانہائے شعرا متقدمین و متاخرین سے انتخاب کرکے لکھے گئے ہین
تالیف کیا اور ایک کتاب بخط ناگری موسوم بہ نوین سنگرہ بھاشا بھی تالیف کرکے مطبع
منشی نولکشور صاحب مین چھپوائی جسمین کہ ہرایک قسم کے عام لپسند نہایت اچھے اچھے
کبت۔ سویا۔ دوہا۔ سورٹھا۔ بھجن۔ ہولی۔ راگ۔ اور بہت سی احباب لپسند باتین
اُسمین مندرج کی گئی ہین جسکی تعریف دیکھنے پر منحصر ہی جن صاحبون کو اُسکے ملاحظہ کا شوق
ہو مالک مطبع اودھ اخبار مقام لکھنؤ سے طلب کرلین یا میلون مین کتب فروشون کے
پاس تلاش کرین۔

خیر اب مین باعث تالیف اس کتاب کا بھی کچھ آپ لوگون سے عرض کیا چاہتا ہون اُمیدوار
ہون کہ وہ بھی سن لیا جائے یعنی ایک روز ٹھاکر مہربان سنگھ صاحب نمبردار بنّا پور کہ بڑے
صاحب شعور اور قدردان ہین اُنکے مکان پر مین اور چند میرے قدیم شاگرد یعنی جنگو سنگھ
دودوان سنگھ و گجراج سنگھ و نرنجن سنگھ وغیرہم کہ اب ہرایک بقدر ضرورت اردو ناگری و
حساب پیمائش وغیرہ پڑھ لکھکر اپنے اپنے کاروبار متعلقہ زمینداری مین مشغول ہین باہم بیٹھے
ہوے اُسی کتاب یعنی نوین سنگرہ کا ذکر کررہے تھے کہ ہردم دیدۂ محبت و مروت مخزن لطف و تمکنت
ٹھاکر نرپت سنگھ برادر خرد مہربان سنگھ نمبردار ممدوح نے کہا کہ اگر بمقابلہ نوین سنگرہ ایک
اردو مجموعہ اشعار جسمین کہ نہایت عمدہ عمدہ خاصکر گانے والی عوام لپسند اردو و فارسی غزلین
ہون تالیف کرکے طبع کرائیے تو خوب ہو اور اسی طرح ایک ہمارے ہموطن اور ہم کلاس شفقی
رام نراین تربیدی نے بھی نوین سنگرہ دیکھکر فرمایا تھا تب تو میرے دل مین اُسی وقت سے

ایسا جوش پیدا ہوا کہ کچھ ایسا ہو کہ ابھی وہ کتاب تیار ہو جائے غرضکہ خدائے جل شانہ نے ہمارے ارمان پورے کیے اور جو مقصد تھا حسب دلخواہ نکل آیا۔

مین یقین کرتا ہون کہ اس مجموعہ کو احباب زمانہ نہایت پسند کرین کیونکہ علاوہ غزلیات کے اسمین زبان ہندی کی بھی مزے اور عشق آمیز باتین بہت لکھی گئی ہین جسکی کیفیت فہرست ملاحظہ فرمانے سے بالکل ظاہر ہوتی ہی۔

بڑی محنت و جانفشانی سے بعد بھیا مہپال سنگھ ودھوسنگھو طلبائے دفعہ سوم مدرسہ ہذا ہین نے اسکو لکھکر اپنے ہی نام سے موسوم کیا یعنی اسکا نام **گلدستہ حفیظ اللہ خان** معروف بہ **اشعار دلپسند** رکھا ہی اسمین دو حصے ہین حصہ اول مین اردو و فارسی غزلین۔ اشعار متفرق اردو و فارسی مستزاد و مخمس۔ مسدس۔ رباعیات وغیرہ ہین۔

اور حصہ دوم مین دوہا دلبت ملی ہولی غزلین۔ بجھن۔ ہولی۔ ٹھمری۔ چوماسا۔ بارہ ماسہ۔ دادرا۔ دوہا۔ سورٹھا۔ کبت سویا۔ خط منظوم بزبان بھاشا بنام معشوقہ وغیرہ ہین۔

مجموعے تو بہت چھپے ہین مگر ایسا دیکھنے مین کم آیا ہو گا کہ جسمین کوئی بات کسی قسم کی فرو گذاشت نہین کی گئی ہو اور خاصکر وہ چیزین اسمین لکھی ہین کہ جنکو ہر شخص پسند کرسکتا ہو اور دوسری بات ہی اور ہی کہ جو صاحب حسد کی نظر سے جب اسکو ملاحظہ کرینگے تو انکو کیونکر کوئی بات اسمین پسند پڑیگی۔ کیونکہ اکثر لوگونکا دستور ہی کہ خود تو وہ کام کر ہی نہین سکتے اور نہ اسقدر لیاقت ہی ہی مگر اورون کی عیب بینی و نکتہ چینی سے لوگون کی نظرون مین بزعم خود میان مٹھو بنے بیٹھے ہین۔ اگر محنت و کوشش کرکے کوئی چیز بنائی تو اُن نکتہ چینون کے باعث دل اور بھی زیادہ پژمردہ ہو جاتا ہی۔ بجائے تعریف کے کلمات طعن و طنز زبان پر لاتے ہین۔ حالانکہ کوئی بات صحیح کیون نہو وہ اُسکو عیب ہی بتلاتے ہین طرہ یہ کہ پھر اپنی غلطی نہین مانتے جو زبان سے نکلگیا وہی درست و صحیح جانتے ہین۔

جن صاحبون کو میرا مجموعہ پسند نہ پڑے وہ اپنے دل کی دل ہی مین رکھین میرے سامنے

لیکر جوابات معقول نہ سنین نامعقول نہ بنین مین اچھا یا برا جو کچھ ہون سو ہون اور ویسی ہی میری تالیف ہی وہ اپنی تعریف ظاہری سے اس حقیر کو معذور رکھین۔

صرف اُن صاحبون کی شان مین یہ گستاخانہ تقریر زبان پر لائی گئی ہی جنکے وجود مرکب مین حصۂ آتش حسد زیادہ ہی اور بجز عیب کے کسی کی ذات مین وہ ہنر نہین دیکھتے۔

نعوذ باللہ مین یہ نہین کہتا ہون کہ مجھکو یا میری تالیف کو خواہ مخواہ اچھا ہی کہیے مگر حاسدانہ کہنا اور ہی دوستانہ نصیحت دوسری بات ہی ورنہ یہ تو سب جانتے ہین کہ بے عیب ذات خدا کی ہی۔ انسان بیچارا کس مین ہی۔ خاصکر مجھ ایسا ہیچدان ذرۂ بیمقدار ہر ایک کا کفش بردار کہ تین تیرہ کسی مین نہین ہی ایک بے حقیقت آدمی ہی اور ویسی ہی اُسکی تالیف ہی۔

اخلاق کو کام فرمایئے دوستانہ عیب پوشی کا امیدوار ہون بھول چوک معاف ہو آدمی ہون۔ کچھ فرشتہ نہین۔ یہ تو سب جانتے ہین کہ اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ۔ پھر مین کب اس سے باہر ہو سکتا ہون۔

اچھے آدمیون کا کام ہی کہ اُسکا عیب اسطرح سے اُسپر روشن کر دیتے ہین کہ کوئی نہین جان سکتا اور جتنے حضرات اور ہی قماش کے ہین وہ جب تک دس آدمیون کے روبرو اُسکی غلطی یا بھول نہ بتائین تب تک اُنکی فضیلت اور علمیت ہی نہ چمکے یہ نہین جانتے کہ ہمتو اور ونکا عیب بتا کر خود ہوشیار کیا بنتے ہین بلکہ صاحبان عقل و فراست کے روبرو اپنی حماقت اور کم لیاقتی کے سارٹیفکٹ پر زیادہ تصدیق کراتے جاتے ہین۔

ای میرے کرم فرما دوستو میرے قصور کو معاف کرنا اور محض ناقابل آدمی مجھکو جانکر اعتراضات سے معذور رکھنا۔ تعالی شانہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اس تالیف کو احباب زمانہ کے دل مین جگہ دے اور اسکے ملاحظہ کا شوق اُنکو عطا فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الرِّضَاءِ وَالتَّسْلِیْمِ۔

دستخط۔ حفیظ اللہ خان مدرس مدرسۂ دار السرور موضع بناپور پرگنہ بانگرمو ضلع ہردوئی ملک اودھ الرقوم ۹ نومبر ۱۸۸۲ء



جسمین

اُردو غزلین۔ اشعار متفرق اُردو۔ فارسی غزلین۔ اشعار متفرق فارسی۔ مستزاد اُردو مخمس۔ مسدس۔ رباعیات وغیرہ بہت پر مضمون اور عشق آمیز مندرج ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُردو غزلین

غزل ۱

حسن سخن ہو وصف جمال اُس جمیل کا	گلگونہ جسکا اسم رخِ قال وقیل کا
تصویر ایک آئینہ انواع مختلف	کس وجہ سے نہ محو رہون ہر شکیل کا
ہفت آسمان ہین تجھ سے حصار پناہ خاک	حامی عزیز سے ہر فرد دون تر ذلیل کا
جنت اوگاسے نار سے تیری بہار فصل	تخم شرر سے جیسے گلستان خلیل کا
ہژدہ ہزار عالم قدرت کا تاجدار	کم مایہ مشتری ہے متاع قلیل کا

حرص وطمع سے کیون نہ شہیدی ہو بےنیاز

تکیہ ہے اس فقیر کو کیسے کفیل کا

غزل ۲

رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا ‏ ‏ سر دیوان لکھا ہے مین نے مطلع نعت احمد کا

طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا ‏ ‏ ظہور حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا

دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا ‏ ‏ نہ تھا نام و نشان جن روز ولاس لوح زبرجد کا

گذر وحدت سے کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو ‏ ‏ نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

بٹینگے جس گھڑی عشرت کے سامان بزم جنت مین ‏ ‏ کھلے گا حال امت کو ترے انعام بے حد کا

ہوا مجھ سا نہ ہو سکتا ہے میرا ہے یہی ایمان ‏ ‏ نمانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب ‏ ‏ میسر ہو طواف ای کاش مجکو تیرے مرقد کا

کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر ملون آنکھین ‏ ‏ کبھی گرد و ربیٹھون مین کرون نظارہ گنبد کا

مدینہ کی زمین کے گر نہ لائق ہو مرا لاشا ‏ ‏ کسی صحرا مین دانکے طعمہ ہون مین دام و دد کا

تمنا ہے درختون پر ترے روضہ کے جا بیٹھے ‏ ‏ قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جسدم نام آتا ہے محمد کا

غزل ۳

رنج و غم مین نے اٹھایا سو اٹھایا تنہا ‏ ‏ کسی عاشق کو نہ رکھنا تو خدایا تنہا

اسے کہتے ہین اطاعت کہ گیا مین بیخود ‏ ‏ یار نے جب مجھے خلوت مین بلایا تنہا

خضر کا قافلۂ ہوش جہان پر ہو اگم ‏ ‏ مجھے وحشت نے وہان راتون پھرایا تنہا

وصل کی رات بھی کمبخت حیا ساتھ رہی ‏ ‏ حسب خواہش وہ مرے پاس کب آیا تنہا

درگذر غم نکرے دشمن جان میرا تھا ‏ ‏ ترے ہجران مین بھی اسنے مجھے پایا تنہا

گھر کو گور آپ کو مردہ مین شہیدی سمجھا

یار بن بخت نے جس رات سُلایا تھا

غزل ۴

تصور عاشق بیتاب نے دلمین جہان باندھا
نقاب اُس شرمگین نے اپنے چہرے پر وہان باندھا

لب جو کسنے ای رشک پری ایسا سمان باندھا
کہ تونے دو ترانے گائے اور آب روان باندھا

ہما کے پر جلین گر استخوان پر میرے آ بیٹھے
وہ مجنون تھا کہ سر پہ طائرون نے آشیان باندھا

جدا اک قصر ہے ہم غم کشون کے عیش کرنے کا
فلک نے جسکے آگے لاجوردی سائبان باندھا

ابھی جوہر کرونگا اپنا ورنہ سچ بتا مجسکو
تری تیغ نگہ نے مشورہ کیا ہے مری جان باندھا

بنا تھا پنجۂ جراح رشک پنجۂ مرجان
ترے زخمی کا جسدم اُسنے زخم خونچکان باندھا

شہیدی کثرت عصیان سے مجکو خوف آتا ہے
سفر ہے دور کا اور دوش پر بار گران باندھا

غزل ۵

جان اب تجھ سے ہے کیا بھید چھپانا دل کا
آپ سے مجھکو مبارک ہو لگانا دل کا

نئی باتین نئی گھاتین نئی چاہت نئے پیار
کیا قیامت ہے نئے شخص پہ آنا دل کا

لاکھ ڈھونڈھا کرے وحشت کہین ملتا ہے سراغ
اُنکی مٹھی مین ہے ان روزون ٹھکانا دل کا

ہائے رے اگلے ستمگار کا سُن سُنکے گلہ
اُنکا بھرنا دم سرد اور دُکھانا دل کا

چاہ کے کچھ تو مزے سے ہو شہیدی آگاہ
کاش چندے اُسے بھائے جو ستانا دل کا

غزل ۶

ترے پر سے جھڑنے لگے شرر نہ تڑپ تو بلبل زار بس
جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس

انھین گو کہ بارھوان سال ہے پہ مجھے سے بھی بتقال ہے
ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس

شب ہجر کسی کی فسون گری کہ وہ زلف سانپ سی جسکی
لگی مجھکو ڈس گئی مجھکو ڈس گئی مجھکو ڈس گئی مجھکو ڈس

ترے غمزے کا ہوا ہون بریدہ مہوت جنگجو مرے قتل پر
نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس

مرا دل برنگ حنا ہی خون ترے پاؤن تک مجھے کیا کرون
نہین دسترس نہین دسترس نہین دسترس نہین دسترس

تجھے دیکھا ہی جب سے کہ او پری بخدا کسی کے نظارہ کی
نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس

کوئی کاروان جو نکل گیا سو بجز قیس یہ بول اٹھا
وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس

تو شہیدی ابر سے یہ کہہ وہ شراب پیتے ہون جس جگہ
وہین جا برس وہین جا برس وہین جا برس وہین جا برس

غزل ۷

غضب ہی جس بت کافر پہ اپنا دم نکلتا ہی
نیا تابوت اسکے کوچہ سے ہر دم نکلتا ہی

نہ رکھ آنکھون پہ میری آستین لطف ای ہمدم
کہ اشک سرخ کے ہمراہ دل کا غم نکلتا ہی

دکھا کر اپنی آرائش پری مجھکو نہ دھوکا دے
کسی کے سادہ پن مین اور ہی عالم نکلتا ہی

سمجھ کر اجنبی جس سے مین دل کا راز کہتا ہون
خجل ہوتا ہون کیا کیا جب ترا محرم نکلتا ہی

بنا دیتا ہی کوچہ فقر کا ٹیڑھے کو بھی سیدھا
کھنچا جب جنتری مین تار کا سب خم نکلتا ہی

شہیدی سے نہین واقف ہین ہم اتنے تو واقف ہین
کہ کوئی راتون کو کرتا ہوا ماتم نکلتا ہی

غزل ۸

مشام بلبل مین رشک گل کی ہنوز بو بھی نہین گئی ہی
ابھی وہ نام خدا ہی غنچہ نسیم چھو بھی نہین گئی ہی

نہ عشق سرمہ کا نہ مسی کا نہ شوق غمزہ کا نہ ہنسی کا
گمان ہو کر تمکو آرسی کا سو روبرو بھی نہین گئی ہی

بلا سے اسکی خبر ہی کہتے ہین کسکو معشوق کیا ہی عاشق
ہنوز کانون مین اسپری کے یہ گفتگو بھی نہین گئی ہی

ضیا سے جسکی جہان ہی روشن وہ شمع پنہان ہی زیر دامن
حریم عزت کے تا بروزن شمال تو بھی نہین گئی ہی

شہیدی اتنی گمان پرستی نشے مین سب بھول بیٹھے ہستی
ہوئی ہی جس مے سے تمکو مستی وہ تا گلو بھی نہین گئی ہی

غزل ۹

کسی نے اسکو سمجھایا تو ہوتا — کوئی یان تک اُسے لایا تو ہوتا
مزہ رکھتا ہی زخم خنجر عشق — کبھی اسے بوالہوس کھایا تو ہوتا
یہ نخل آہ ہوتا بے بہی کاش — نہوتا گو ثمر سایہ تو ہوتا
جو کچھ ہوتا سو ہوتا تونے تقدیر — وہان تک مجھکو پہونچایا تو ہوتا
کیا کس جرم پر تونے مجھے قتل — ذرا تو دل مین شرمایا تو ہوتا

دل اُسکی زلف مین اُلجھا ہی کب سے
ظفر اک روز سلجھایا تو ہوتا

غزل ۱۰

دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پُرفن نکلا — دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا
جب تو آیا کہ مرا دم بت پرفن نکلا — نکلا ارمان ولیکن پس مردن نکلا
کام سے کام نکلتا نہین بے جوہر اصل — تل عارض سے نہ ہرگز کبھی روغن نکلا

خون عاشق کا ہی گلگونہ ترے عارض کو
قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا

لز تل سے عارض کے

غزل ۱۱

کہون کیا رنگ اُس گل کا اہا ہا ہا اہا ہا ہا — ہوا رنگین چمن سارا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
نمک چھڑکے ہی وہ کس کس مزے سے دل کے زخمون پر — مزے لیتا ہون مین کیا کیا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
خدا جانے حلاوت کیا تھی آب تیغ قاتل مین — لب ہر زخم ہی گویا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
مری صورت پرستی حق پرستی ہی کہون مین کیا — کہ اس صورت مین ہی کیا کیا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

ظفر عالم کہون مین کیا طبیعت کی روانی کا
کہ ہی اُمڈا ہوا دریا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

غزل ۱۲

لگے ہی سیر گلشن مین دل ای غنچہ دہن کسکا — ترے فرقت کے مارے کو روش کیا چمن کسکا

مری وحشت سے ہمسر ہوسکے دیوانہ پن کسکا — برنگ گل ہی سینہ چاک مثل پیرہن کسکا

مسافر خانۂ دنیا مین جو آیا ہوا راہی — یہ منزل آمد و شد کی ہی اسمین ہی وطن کسکا

یہ تو غرق ہی خون شفق مین دیکھ خجلت سے — لب زخم جگر ہنستا ہی اب زیر کفن کسکا

غزل ۱۳

جہان ویرانہ ہی پہلے کبھی آباد گھریان تھے — شغال اب ہین جہان رہتے کبھی بستے بشریان تھے

جہان چٹیل ہی میدان سراسر ایک خارستان — کبھی یان قصر و ایوان تھے چمن تھے اور شجریان تھے

جہان پھرتے بگولے ہین اوڑاتے خاک صحرا مین — کبھی اوڑتی تھی دولت رقص کرتے سیمبریان تھے

جہان ہین سنگ ریزے تھے یہان یاقوت کے تودے — جہان کنکر پڑے ہین اب کبھی رلتے گہریان تھے

جہان سنسان اب جنگل ہی اور ہی شہر خاموشان — کبھی کیا کیا تھے ہنگامے یہان و شور و شریان تھے

ظفر احوال عالم کا کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی
کہ کیا کیا رنگ اب ہین اور کیا کیا پیشتر یان تھے

غزل ۱۴

مجھے تیغ نظر سے قتل کر تو سوچتا کیا ہی — نگاہ ناز سے تیری زیادہ خونبہا کیا ہی

ہماری زندگی اور مرگ وصل اور ہجر ہی تیرا — نہین معلوم جینا کسکو کہتے ہین قضا کیا ہی

نمک جبتک کہ زخمون پر نہ چھڑکے کوئی کیا جانے — کہ لذت عشق مین کیا ہی محبت کا مزا کیا ہی

تری آنکھون سے جاری آج آنسوؤن کا دریا ہی
بتا دے صاف مجکو اے ظفر یہ ماجرا کیا ہی

غزل ۱۵

نشانہ بعد مردن بھی رہا ہین تیغ قاتل کا — بنایا کرتے ہین ناوک فگن تودہ مری گل کا

نظر سے میری گر بیمار اُٹھی ہو گئی آنکھین
تصدق کے لیے کھچواؤن روغن آنکھ کے تل کا

نکل جائین تڑپ کر مچھلیان دست حنائی کی
لہو بھر جاسے او قاتل اگر مجھ نیم بسمل کا

فقیری مین بھی ای دل آسمان پر ہی دماغ اپنا
گدائی مین کرون لیکر کے کاسہ ماہ کامل کا

فقیری مین وزیر اب آ کے پریان پاؤن پڑتی ہین
یہ نقش بوریا اپنے لیے ہی نقش عامل کا

غزل ۱۶

نہ بوسہ دینا آتا ہی نہ دل بہلانا آتا ہی
تجھے تو اے بت کافر فقط ترسانا آتا ہی

جو تم ہنسنے مین ہو مشاق ہم رونے مین کامل ہین
تمھین بجلی گرانا ہمکو منھ برسانا آتا ہی

بچھا کر دام گیسو رخ پہ وہ صیاد یون بولا
یہ پھندا وہ ہی جسمین مرغ دل بے دانا آتا ہی

صراحی قہقہہ بھرتی ہی مینا مسکراتا ہی
ہمارا یار جدم جانب میخانہ آتا ہی

تبسم کی جگہ اُس کافر بدکیش کو اے رند
خفا ہونا بگڑنا مارنا دھمکانا آتا ہی

غزل ۱۷

تجھی کو جو یان جلوہ فرمانہ دیکھا
برابر ہی دنیا کو دیکھا نہ دیکھا

مرا غنچۂ دل ہی وہ دل گرفتہ
کہ جسکو کسی نے کبھی وا نہ دیکھا

یگانہ ہی تو آہ بیگانگی مین
کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا

اذیت مصیبت ملامت بلائین
ترے عشق مین ہمنے کیا کیا نہ دیکھا

حجاب رخ یار تھے آپ ہی ہم
کھلی آنکھ جب کوئی پردا نہ دیکھا

شب و روز اے رند در پر ہون اُسکے
کسی نے جسے یہان نہ سمجھا نہ دیکھا

غزل ۱۸

خوشا وہ دل کہ ہو جس دل مین آرزو تیری — خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری
یقین ہی نکلیگی جان آکے اپنی گردن مین — سنا ہی جا ہی قریب رگ گلو تیری
مری طرف سے صبا کہیو میرے یوسف سے — نکل چلی ہی بہت پیرہن سے بو تیری
شب فراق مین اے روز وصل تا دم صبح — چراغ ہاتھ مین ہی اور جستجو تیری
جو ابر گریہ کنان ہی تو برق خندہ زبان — کسی مین خو ہی ہماری کسی مین خو تیری
شب فراق مین اکدم نہین قرار آیا — خدا گواہ ہی شاہد ہی آرزو تیری

زمانہ مین کوئی تجھسا نہین ہی سیف زبان
رہی ہی معرکہ مین آتش آبرو تیری

غزل ۱۹

سر اکاٹ کے پچتائیے گا — جھوٹھی پھر کس کی قسم کھائیے گا
کیا گریبان نے گلا گھوٹا ہی — ادھر اے وحشت جنون آئیے گا
تم جو کہتے ہو تو جاتا ہون مین — پھر اکیلے بھی تو گھبرائیے گا
تھام لون دل کو ذرا ہاتھون سے — ابھی پہلو سے نہ اُٹھ جائیے گا
کہیے یا جان عدم کیا گذری — کچھ لب گور سے فرمائیے گا
مردم چشم سے گر آئے حجاب — آنکھ کے پردے مین چھپ جائیے گا

ہم بھی نکلینگے مسجد مین وزیر
خشت خُم سے لیکے جو نیو ائیے گا

غزل ۲۰

دل رات سے ہی طالب دیدار کسی کا — دکھلائے خدا چاند سا رخسار کسی کا
بیتاب ہون مین دل ہی گرفتار کسی کا — یارب نہ جُدا یار سے ہو یار کسی کا
دیکھی جو مری نبض تو بولا یہ مسیحا — اچھا نہین ہونے کا یہ بیمار کسی کا

پھر جوش مین ہی خم کی طرح سے دل مدہوش
دیوانہ ہون مین عاشق سرشار کسی کا

تیغ نگہ ناز نہ کھینچ کرو ہر دم
عاشق ہون نہین ہون مین گنہگار کسی کا

کیون شمع کے مانند ہنر دل ہو جلاتے
دیکھ آتے ہو کیا چہرۂ گلنار کسی کا

غزل ۲۱

ترے عشق مین او بت ماہ لقا مجھے کچھ بھی خیال خدا نہ رہا
مرے حق مین تو جب سے کہ دیر ہوا کوئی اور مقام دعا نہ رہا

تری شکل ہی آنکھون مین آٹھون پہر ترا حسن و جمال ہی پیش نظر
مین جدا بھی ہوا کبھی تجھسے اگر تو خیال سے تیرے جدا نہ رہا

مرے دیدۂ تر مین وہ نور نہین دل خستہ کو میل سرور نہین
غم ہجر سے جان پہ آن بنی کرو لطف کہ وقت جفا نہ رہا

نہ خیال وجود نہ فکر عدم نہ ملال عتاب نہ رنج و ستم
نہ پری سے غرض ہی نہ حور کا غم مرے دل مین کچھ اسکے سوا نہ رہا

مجھے یار نے جب سے عزیز کیا مرے دل کو لیا غم عشق دیا
کیا ایک نگاہ کرم سے غنی کسی بات کا دل کو گلا نہ رہا

غزل ۲۲

کسی نے راز مخفی کو نہین ہی آپ سے کھولا
نہ یہ بولا نہ وہ بولا وہی بولا وہی بولا

وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
وہی ہی طور سینا اور وہی موسیٰ وہی شعلا

وہی قطرہ وہی دریا وہی قلزم وہی کوزہ
وہی ہی باد اور آتش وہی پانی وہی اولا

وہی میخوار مستانہ وہی ہشیار دیوانہ
احد ہی اور وہی احمدؐ وہی ہی مرتضیٰؑ مولا

وہی جز ہی وہی کل ہی وہی خورشید اور ذرہ

سمجھ مین رکھیو ہی خادم نہ بن نادان اور بھولا

غزل ۲۳

عدم سے جانب ہستی تلاش یار مین آئے
کہان سے ہم کہان پکڑے ہوے بیگار مین آئے

یقین ہی کچھ نہ کچھ رحمت مزاج یار مین آئے
ادب سے ہاتھ باندھے ہم ترے دربار مین آئے

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے

مری تربت پہ سب روئے نہ رویا پر وہ سنگین دل
قیامت ہی کہ دو آنسو نہ چشم یار مین آئے

نہ پوچھو اہل محشر سے دیوانون کی بیتابی
یہان مجمع سنا یان بھی تلاش یار مین آئے

عدم کے جانے والو بزم جانان تک جو پہونچو تم
ہمین بھی یاد رکھنا ذکر جو دربار مین آئے

نہ مانگو بوسے مونس بگاڑے منہ وہ بیٹھے ہین
قیامت ہی اگر بل ابروِ خمدار مین آئے

غزل ۲۴

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہی تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

لیگیا چھین کے اب کون ترا صبر و قرار
بیقراری تجھے اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی

تیری آنکھون نے خدا جانے کیا کیا جادو
کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی

عکس رخسار نے کسکے ہی تجھے چمکایا
تاب تجھ مین مہ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی

کیا سبب تو جو بگڑتا ہی ظفر سے ہر بار
خو تری حور شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی

غزل ۲۵

عشق کا خنجر لگا ہی دل پہ کاری اندنون
زخم کی صورت ہی خون آنکھون سے جاری اندنون

باغ مین جاتی ہی اُس گل کی سواری اندنون
دم چُرائے پھرتی ہی بادِ بہاری اندنون

بھولی بھولی شکل پر دل لوٹ جاتا ہی صنم
کیا ہی صورت ہو گئی ہی پیاری پیاری اندنون

عشق کے آزار نے لاغر کیا ہی اسقدر
شکل پہچانی نہین جاتی ہماری اندنون

قتل کرتا ہی عرق آلودہ ابرو خلق کو | کیا تری تلوار پر ہی آبداری اندنون

ٹھنڈھی سانسین بھرتے ہو ہر دم امانت کسلیے
جان جاتی ہی کہو کس پر تمھاری اندنون

غزل ۲۶

سُنا ہی اُنکو منظورِ نظر تیغ آزمائی ہی | یہان شوق شہادت نے مری گردن جھکائی ہی

لہو بہتا ہی آنکھون سے خیال تیغ ابرو مین | دل نادان نے میرے کیا تری تلوار کھائی ہی

ارے او بیوفا جب سے طبیعت تجھپہ آئی ہی | بجاے روح قالب مین تری الفت سمائی ہی

سر مرقد جو آتے ہین تو کہتے ہین خدا بخشے | ہمارے عشق مین اپنے بڑی آفت اٹھائی ہی

گیا گور غریبان پر وہ جب دم فتنۂ محشر
جہان مین غل ہوا اُٹھو قیامت سر پہ آئی ہی

غزل ۲۷

باعث وحشت ہوئی بے اعتنائی آپکی | تنکے چنوانے لگی ہمکو جدائی آپ کی

خود گلا کاٹون مجھے خنجر عنایت کیجیے | دیکھیے دکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی

آپ کی جانے بلا کیونکر کٹی فرقت کی رات | دل تڑپ کر رہگیا جب یاد آئی آپ کی

آپکی باتون کا رہتا ہی مجھے ہر دم خیال | جب کوئی بولا صدا کانون مین آئی آپکی

جان دیدو یا پس دیوار سر پٹکو رئیس
اُسکے کوٹھے تک نہوویگی رسائی آپ کی

غزل ۲۸

مجکو فرقت کی اسیری سے رہائی ہوتی | کاش عیسیٰ کے عوض موت ہی آئی ہوتی

گر نہو شمع تو معدوم ہین پروانے بھی | تو نہوتا تو صنم کب یہ خدائی ہوتی

غیر سے کرتے ہو ابرو کے اشارے ہر دم | کبھی تلوار تو مجھپر بھی لگائی ہوتی

خط کے آغاز پہ تو مجھسے ہوا صاف تو کیا | لطف تب تھا کہ صفائی مین صفائی ہوتی

دھو لی کیون اشک کے طوفان سے لوح محفوظ
سرنوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹالی ہوئی

غزل ۲۹

مین اپنا چاک گریبان سیا سیا نہ سیا | قریب مرگ ہون دو دن جیا جیا نہ جیا
مریض عشق ہون کیا پوچھتے ہو حال مرا | علاج عشق طبیبو کیا کیا نہ کیا
جو مال و زر تھا مرے پاس دے چکا تجھکو | اب ایک پہلو مین دل ہی دیا دیا نہ دیا
نہین جہان مین کم ہین حسین شیرین لب | تمھارے ہونٹھون کا بوسہ لیا لیا نہ لیا

سوا لخت جگر اور کیا غذا ہی نیاز
لہو کا گھونٹ ہی اسے پیا پیا نہ پیا

غزل ۳۰

نکلنا سخت مشکل ہو نہ کیونکر کوے قاتل سے | تڑپتے ہون جہان عاشق ہزارون مرغ بسمل سے
ترے کوچے مین اسے قاتل نہ آتا مین نہ آتا مین | ولیکن کیا کرون مجبور ہون بیتابی دل سے
نہون عاشق تو معشوقون کو پوچھے کون دنیا مین | جہان مین قدر گل کی ہی فقط عشق عنادل سے
ہٹا دو انکو بالین سے نہین وہ خوف کھائینگے | سنا ہی دم نکلتا ہی بہت عاشق کا مشکل سے
الٰہی دیکھیے کس دن وہ سووین آ کے پہلو مین | رہا کرتی ہین باتین رات کو دو دو پہر دل سے

تپ فرقت سے ایسا بڑھ گیا ہی ضعف اے نعمت
کہان کروٹ بدلنا سانس بھی لیتا ہون مشکل سے

غزل ۳۱

خفا ہو کیون میرے یوسف لقا سنو تو سہی | ہوئی ہی مجھسے بھلا کیا خطا سنو تو سہی
ابھی کرو نہ مجھے تیغ ناز سے گھائل | اگرچہ ہون مین ہمہ تن ذرا سنو تو سہی

ہمیشہ کرتے ہو جور و ستم نئے ایجاد
یہی ہے ناز و ادا کیا بھلا سنو تو سہی

بٹھانا غیرون کو پاس اور مجھسے رہنا دور
یہی ہے شیوۂ مہر و وفا سنو تو سہی

ٹھہر کے دو گھڑی اے جان جان خدا کے لیے
تمھارے ہجر مین جو کچھ ہوا سنو تو سہی

نجاؤ دشت جنون کو ہنر کہا مانو
تمھین سے کہتا ہون مشفق ذرا سنو تو سہی

غزل ۳۲

عجب ایک جلوہ ترا چار سو ہے
نظر جس طرف کیجیے تو ہی تو ہے

گلستان مین جا کے ہر اک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

نہو گا کوئی مجھ سا محو تصور
جسے دیکھتا ہون سمجھتا ہون تو ہے

نہین ہے سوا تیرے کچھ مطلب دل
تمنا تری ہے تری آرزو ہے

چمن مین جو دیکھا تو چرچا ہے تیرا
لب برگ گل پر تری گفتگو ہے

ہو وصل تو رات دن ہے برابر
سحر کی نہ کچھ شام کی آرزو ہے

نہین چاک دامن کوئی مجھ سا گویا
نہ بخیے کی خواہش نہ فکر رفو ہے

غزل ۳۳

تری ایک ترچھی نگاہ نے مرے دل سے پردہ اٹھا دیا
جو کرشمہ پیش نظر نہ تھا اسے ایک پل مین دکھا دیا

تری ہر ادا پہ فدا ہون مین تری ہی ہر ادا پہ فدا ہون مین
یہ کرم کیا مرے حال پر مجھے اہل درد بنا دیا

مجھے اپنے دل پہ نظر نہ تھی کہین اس صدا کی خبر نہ تھی
جرس الست بربکم جو سنا نہ تھا وہ سنا دیا

تری شکل آنکھو مین بس رہی نہ ہوا رہی نہ ہوس رہی
وہ جو نقش خواب و خیال تھا مرے دل سے تو نے مٹا دیا

تو ہی تو ہے میری نگاہ مین تو ہی مہر مین تو ہی ماہ مین
یہ اثر ہے تیری نگاہ مین جو عزیز کر کے سجھا دیا

غزل ۳۴

آیا کرو ادھر بھی مری جان کبھی کبھی
نکلیں ہمارے دل کے بھی ارمان کبھی کبھی

آنے سے یاں کے آپ کو انکار ہی اگر
خط تو لکھا کرو مہِ تابان کبھی کبھی

پوچھا شبِ وصال میں پھر آؤ گے کبھی
کچھ سوچ کے یہ کہنے لگا ہاں کبھی کبھی

بہروپیا بنا ہوں تمھارے میں عشق میں
ہندو بنا کبھی تو مسلمان کبھی کبھی

فرقت سے تیری دل کو ہمارے نہیں قرار
پوچھا کرو تو حال پریشان کبھی کبھی

غزل ۳۵

کبھی ملجائے خدا اسکی مجھے یاس نہیں
اے صنم پر ترے ملنے کی مجھے آس نہیں

آس کہتے ہیں جسے آس نہیں پاس نہیں
یاس سے پر کسی حالت میں مجھے یاس نہیں

بارہا بیٹھ کے کعبہ میں پیالی ہی شراب
محتسب کیا ہی خدا کا بھی ہمیں پاس نہیں

خط وہ لکھتا ہی مجھے لکھنے نہیں دیتے رقیب
ماجرا یہ بھی کم از قصۂ قرطاس نہیں

قابلِ قرب نہیں بے ادبوں کی صحبت
دور رہ اُنسے دلا جنکو ترا پاس نہیں

غزل ۳۶

آتشِ عشق وہ ہی جسمیں سمندر جل جاے
اک شرر جاے جو پتھر میں تو پتھر جل جاے

تن بدن پھونک دیا ہی تپِ فرقت نے مرا
کیا عجب ہی جو مرے جسم سے بستر جل جاے

دوست کہتے ہیں اُسے ساتھ جو دے آفت میں
شمع کے جلتے ہی پروانہ نہ کیونکر جل جاے

آہ کے شعلے سے میرے تری فرقت میں صنم
کیا تعجب ہی جو یہ چرخِ ستمگر جل جاے

ہی وہ پرکالۂ آتش قدِ موزون ترا
دیکھے اُس سے جو تشبیہ صنوبر جل جاے

غزل ۲۷

چشم جانان اور ہی چشم غزالان اور ہی
وضع انسان اور ہی ترکیب حیوان اور ہی

گرکتان اُس سے پھٹے اس سے جگر ہو چاک چاک
ماہ تابان اور ہی رخسار تابان اور ہی

سیر مقتل مت سمجھ گلگشت اے نازک مزاج
باغ ولبتان اور ہی گنج شہیدان اور ہی

ایک یوسف دان گرا تھا یان گرے لاکھا خلق
چاہ کنعان اور ہی چاہ زنخدان اور ہی

برق اُسپر ہنستی ہی روتا ہی اسپر اک جہان
ابر باران اور ہی یہ چشم گریان اور ہی

خاک جنت مین سلگے کا بعد مُردن دل مرا
ناز غلمان اور ہی انداز انسان اور ہی

آسمین ہی داغ فراق اسی صبح اسمین آفتاب
یہ گریبان اور ہی تیرا گریبان اور ہی

دل اسے ہی کاوش اُسے تلووں سے ہی اسکو خلش
خار مژگان اور ہی خار مغیلان اور ہی

جانور اُسپر ہی عاشق اسپہ عاشق آدمی
سرو بستان اور ہی سرو خرامان اور ہی

ہوتے ہین خون اسکے دیکھے سے تو اسکی ضرب سے
چشم گریان اور ہی شمشیر عریان اور ہی

گرچہ دونون خاک پر غلطان ہین لیکن فرق ہی
سنبلستان اور ہی زلف پریشان اور ہی

تراشیدہ ہی وہ اور یہ ہی سانچے مین ڈھلا
شاخ مرجان اور ہی دست حسینان اور ہی

باعث ایمان ہی وہ غارت گر ایمان ہی یہ
نظم قرآن اور ہی رخسار جانان اور ہی

فرق ہی شاہ و گدا مین قول شاعر ہی یہی
شیر قالین اور ہی شیر نیستان اور ہی

غزل ۲۸

دور سے آئے تھے ساقی سنکے میخانہ کو ہم
بس ترستے ہی چلے افسوس پیمانے کو ہم

کیون نہین لیتا ہماری تو خبر اے بے خبر
کیا ترے عاشق ہوے تھے درد و غم کھانے کو ہم

ہمکو پھنسنا تھا قفس مین کیا گلہ صیاد سے
بس ترستے ہی رہے ہین آب اور دانے کو ہم

طاق ابرو مین صنم کے کیا خدائی رہ گئی
اب تو پوجینگے اسی کافر کے بتخانے کو ہم

باغ مین لگتا نہین صحرا سے گھبراتا ہی دل	اب کہان لیلی کے ڈھونڈھین ایسے دیوانے کو ہم
کیا ہوئی تقصیر ہمسے تو بتادے اے نظیر	تاکہ شادی مرگ سمجھین ایسے مرجانے کو ہم

غزل ۴۰

کیا کمان ابرو نے اک تیر نظارا مارا	جسکے لگتے ہی جگر ہوگیا پارا پارا
کیا تجھے اور نہ تھا ہستی کے جنگل مین شکار	مرغ دل تو نے جو صیاد ہمارا مارا
رات تنہائی مین آیا تھا تصور تیرا	ذکر تیرا ہی کیا آہ کا نعرا مارا
ہمنے پھینکی تھی کلی اُسکی طرف لالہ کی	اُسنے شوخی سے ہمین پھول ہزارا مارا
عشق بازی کی جو نہین ہمنے بچھالی چوسر	پانسا گرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا
غیر کیا چیز ہی محفل سے اُٹھادون پل مین	کیا بھلا کہ نہین سکتا مین تمھارا مارا
ہیچ دنیا کے لیے کچھ نہ سکندر نے کیا	آپ کو روز سیہ کیلیے دارا مارا

غزل ۴۱

نہین تاب کہ دیکھون جمال صنم مجھے اپنی ہی خوش نظری کی قسم
تجھے حسن کی جلوہ گری کی قسم مجھے عشق کی پردہ دری کی قسم

ترے عاشق زار ہزار یہان تجھے دیکھنے آتی ہی خلق جہان
کوئی دیکھا ہی مجھسا بھی سوختہ جان تجھے میرے ہی دیدہ وری کی قسم

نہو قاصد یار تو چین کہین ابھی اپنا خیال ہی اور کہین
ابھی ہوش کی اپنے خبر ہی نہین مجھے عالم بیخبری کی قسم

شب وصل کی ہوگئی صبح عیان کہ تڑپنے لگا دل سوختہ جان
مرے دیدۂ تر ہوئے شعلہ فشان مجھے اس شفق سحری کی قسم

نہ کر اتنا ذکی تو جگر کو لہو کہ نہ شوق سخن ہی نہ ذوق سبو
ترے شعر سے آتی ہی خون کی بو مجھے تیری ہی بیجگری کی قسم

غزل ۴۲

عشق میں آکر ترے از بسکہ غم کھاتے ہیں ہم	دل لگاکر تجھسے پیارے اب تو پچھتاتے ہیں ہم
کیون خفا رہتا ہی مجھسے کیا خطا مجھسے ہوئی	سچ بتا کیا ماجرا ہی اب تو گھبراتے ہیں ہم
چھوڑکر دونون جہان کو مثل مجنون ہو گئے	اب گدا ہین تیرے در کے تیرے کہلاتے ہین ہم
ساغر دل کو مئے وحدت سے تو نے بھر دیا	چاہو بولو یا نہ بولو اب تو چلاتے ہین ہم
عرض خادم کی یہی ہی اسکو سننا ہی ضرور	حضرتِ شاہ صفی تیرے ہی کہلاتے ہین ہم

غزل ۴۳

تمھین کو دل مین بسا چکے ہین نشان اپنا مٹا چکے ہین
مزا محبت کا پا چکے ہین تمھارے غمزے اُٹھا چکے ہین

کہین ہی لیلی کہین ہی مجنون کہین ہی عاشق کہین ہی معشوق
یہ غور کرکے ذرا تو دیکھو ہر ایک گھوٹ مین سما چکے ہین

کہین ہی یوسف کہین زلیخا کہین ہی شیرین کہین ہی فرہاد
اسی طرح سے ہر ایک رنگ مین تماشا اپنا دکھا چکے ہین

کہین رشد ہین کہین ہین ارشاد کہین ہین مرشد کہین ہین ہادی
یہ جتنی لفظین ہین سب ہین فرضی پتا تو اسکا بتا چکے ہین

کہین ہین خادم کہین صفی ہین کہین ہین مینا کہین ہین سارنگ
اسی سبب سے ہین سب سے ملتے صنم ہی اپنا سو پا چکے ہین

غزل ۴۴

عشق یہ شی ہی اسے ہر شی مین پوجا چاہیے	ہی خدا یا رو اسی مین اسکو پوچھا چاہیے
ہمتو سمجھے ہین اسی کو ہی یہ سب احمد کا نور	کل شی مین ہی یہی بس اسکو سمجھا چاہیے
ہوگیا ثابت قلوب المومنین عرش خدا	ہی یہ کعبہ اور قبلہ اسکو دیکھا چاہیے

کہگئے ہم کلمۃ الحق رمز مین توحید سے — ہی یہ ظاہر ہی یہ باطن اسکو سمجھا چاہیے
ہم تو خادم ہین صفی کے عشق ہی اپنا مقام — حل ہوا مقصد مرا مطلب کو بوجھا چاہیے

غزل ۴۵

صنم کو کرین ہم نہان کیسے کیسے — گذرتے ہین ہمپر گمان کیسے کیسے
کبھی بوے یوسف کی آتی ہی ہم ہین — ہین احمد کے پاتے نشان کیسے کیسے
صنم کو سمجھتے ہین ہر اک جگہ پر — حرم دیر مین ایکسان کیسے کیسے
صفت اپنے مرشد کی کیا کیا کرون مین — دکھائے ہین ہمکو جہان کیسے کیسے
غزل اب یہ خادم نے ایسی کہی ہی — صفی جب ہوے مہربان کیسے کیسے

غزل ۴۶

زحالِ ماشق مشو تو غافل دُرائے نینان بنائے بتیان
کہ تاب ہجران ندارم ایجان لیا نہ کبھون لگائے چھتیان
چو شمع سوزان چو ذرۂ حیران ہمیشہ گریان بعشق آن مہ
نہ نیند نینان نہ انگ چیناتہ آپ آوین نہ بھیجین پتیان
شبان ہجران دراز چون زلف و روز وصلش چو عمر کوتہ
سکھی پیا کو جو مین نہ دیکھون تو کیسے کاٹون اندھیری رتیان
یکایک از دل دو چشم جادو بصد فریبم ببرد تسکین
کسے پڑی ہی جو جا سُناوے ہمارے پی کو ہماری بتیان
بحق روز وصال محشر کہ داد مارا فریب خسرو
برہ مین بیاکل تلپھ رہا ہون کہ آپ آؤ کہ بھیجو پتیان

غزل ۴۷

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو — یہ داغ وہ ہی کہ دشمن کو بھی نصیب نہو

یہی تھی دل مین تمنا ہمارے اے پیارے — رہون مین پاس ترے اور کوئی قریب نہو
جدا جو ہمکو کرے اُس صنم کے کوچے سے — الٰہی راہ مین ایسا کوئی رقیب نہو
علاج کیا کرین حکما تپ جدائی ہی — سواے وصل کے اسکا کوئی طبیب نہو
نظیر اپنا تو معشوق خوبصورت ہی — جو حسن اُسمین ہی ایسا کوئی حبیب نہو

غزل ۴۸

جلایا آپ ہمنے ضبط کرکے آہ سوزان کو — جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو
ہمیشہ کنج تنہائی مین ہم مونس سمجھتے ہین — الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرمان کو
ترے اندام درد کے قد و زلف و خط سے ہی خجلت — سمن کو ارغوان کو سرو کو سنبل کو ریحان کو
نگہ کن کن کو دون دل مین ترے ہاتھون سے ای قاتل — کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکان کو
ترے دندان و لب نے کر دیا بیقدر عالم مین — گہر کو لعل کو یاقوت کو ہیرے کو مرجان کو
لڑا کر آنکھ اُس سے ہمنے دشمن کر لیا اپنا — نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو مژگان کو
نہو جب تو ہی ای ساقی بھلا پھر کیا کرے کوئی — ہوا کو ابر کو گل کو چمن کو صحن بستان کو
بنایا ای ظفر خالق نے کب انسان سے بہتر — ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو

غزل ۴۹

تُرد ساقی مین سب کچھ اہا ہا ہا اُہو ہو ہو — عجب عالم ہی مستی کا اہا ہا ہا اُہو ہو ہو
بہار آئی تڑانے لگے زنجیر دیوانے — ہوا شور جنون برپا اہا ہا ہا اُہو ہو ہو
نہ دیکھا تھا جن آنکھون نے کبھی اک اشک کا قطرا — روان ہی اُنسے اب دریا اہا ہا ہا اُہو ہو ہو
مرے گھر اس جہان مین ساقی و مطرب اگر ہوتے — تو کیسی میکشی کرتا اہا ہا ہا اُہو ہو ہو
کیا بیداد سے عاشق کو تو نے قتل ای ظالم — کوئی کرتا ہی کام ایسا اہا ہا ہا اُہو ہو ہو

غزل ۵۰

تیری الفت مین ہوے جان کے خواہان کتنے — تشنۂ خون ہین مرے گبر و مسلمان کتنے

ایک امید بھی تجھسے نہ بر آئی میری
رہ گئے دل مین مرے حسرت و ارمان کتنے

نہین ملتا ترے ناقے کا پتا ای لیلی
چھان مارے ترے مجنون نے بیابان کتنے

جسنے دیکھی تری تصویر کہا صلّ علیٰ
پڑھتے صلوات ہین آ آکے مسلمان کتنے

ایک تھا آئنہ وہ جسکے ہین حیران کتنے
پھرتے ہین زلف پریشان کے پریشان کتنے

اُٹھ کے صحرا سے چلا شہر کی جانب جب مین
لپٹے دامن سے مرے خار مغیلان کتنے

مصحفِ رو مین کھنچی جاتی ہو اسکی تصویر
ایک قرآن سے لکھے جاتے ہین قرآن کتنے

کوئی سمجھا نہ ترے شعر کا رتبہ عاقل
یون تو ہین کہنے کو دنیا مین سخندان کتنے

غزل ۵۱

جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی جگ مین بھاری لگے

نہووے اُسے جگ مین ہرگز قرار
جسے یار جانی سے یاری لگے

نہ چھوڑے محبت دمِ مرگ تک
جسے عشق کی بیقراری لگے

ہی ہر دم مجھ اس عاشق پاک کو
پیارے تری بات پیاری لگے

اگر تو ولی کے سخن کو سنے
رقیبون کے دل مین کٹاری لگے

غزل ۵۲

خبر تحیرِ عشق سن نہ جنون رہا نہ پری رہی
نہ تو تو رہا نہ تو مین رہا جو رہی سو بیخبری رہی

شہ بیخودی نے عطا کیا مجھے اب لباس برہنگی
نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی پردہ دری رہی

چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہین سو ہری رہی

نظر تغافل یار کا گلہ کس زبان سے بیان کرون
کہ شراب صد قدح آرزو خم دلمین تھی سو بھری رہی

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق مین جو دھری تھی سو وہین دھری رہی

غزل ۵۳

ہمصفیران چمن ہمسے چمن چھوٹے ہی
ہاے ای شام غریبان کہ وطن چھوٹے ہی

غمزۂ شوق سے دل دیکے مین ایسا بھاگا
جیسے صیاد کے ہاتھون سے ہرن چھوٹے ہے

قید سے دام محبت کے تمھارے ای جان
کب تلک دیکھیے آوارہ وطن چھوٹے ہے

اب تلک تیرے شہیدون کے بُن ہر مو سے
لاکھ فوارۂ خون زیر کفن چھوٹے ہے

شب ہجران کی مصیبت کو لکھون کیا قدرت
تن سے ہو جان جدا جان سے تن چھوٹے ہے

غزل ٥٤

آنکھ کیون تو نے بھلا مجھسے ملائی پیارے
بجھ گئی تھی سو پھر اب آگ لگائی پیارے

دوستی میرے ترے یار نبھا دے اللہ
گرچہ بدنامی زمانے مین اُٹھائی پیارے

خانۂ دل مین مرے بھڑکے گی اب آتش عشق
شکل تو نے جو نہین اپنی دکھائی پیارے

مین سوا تیرے کسی کو بھی نہ دیکھون ہرگز
سامنے اپنے اگر ہووے خدائی پیارے

دل سے دل آنکھون سے آنکھون کو ملا کر تجھسے
کسکو خوش آتی ہے اب تیری جدائی پیارے

ہفت اقلیم کی شاہی نہین خوش آتی ہے
خوشنما ہے ترے کوچے کی گدائی پیارے

چین و آرام نہین عقل گئی ہوش گیے
دل کو عاشق کے نظر جب سے لگائی پیارے

غزل ٥٥

کھلینگے شکوون کے جبکہ دفتر اِدھر ہمارے اُدھر تمھارے
تو کیا کیا گذریگی آہ دل پر اِدھر ہمارے اُدھر تمھارے

لڑو نہ مجھسے اے میرے دلبر یہ بات جانے دو مانو کہنا
نہین تو مذکور ہونگے گھر گھر اِدھر ہمارے اُدھر تمھارے

ہمارے دل مین ہے داغ حسرت تمھارے منہ پہ ہے داغ چیچک
یہ دونون چمکینگے مثل اختر اِدھر ہمارے اُدھر تمھارے

تمھین اب اپنی قسم ہے پیارے ملو تو ایسا ملو کہ جیسین
غم جدائی نہ آے دل پر اِدھر ہمارے اُدھر تمھارے

ملون مین کیونکر ہوا ہون حیران اگرچہ دونون طرف ہی خواہش
پھرے ہین جاسوس یان تو ٹھر گھر ادھر ہمارے اُدھر تمھارے
ستم کا کیا تم جواب دوگے بھلا جو پوچھیگا تمسے خالق
وہ ہوگا منصف بروز محشر ادِھر ہمارے اُدھر تمھارے
شراب ہی یہ سمجھ کے پینا خراب کہتا ہی اسکو عالم
کہین نشہ مین کھُلین نہ جوہر ادِھر ہمارے اُدھر تمھارے

غزل ۵۶

کسکو دکھلاؤن آبلے دل کے
زخم تازے ہوے ہین چھل چھل کے
اُسکی نیرنگی پر فدا ہون مین
گل بنائے ہین جسنے اس گل کے
زلفِ ناگن نے آپ کی صاحب
دل لیا ہی ہمارا اہل ہل کے
ہوا تجھ بن یہ باغ کا احوال
پھول کملا گئے ہین کھل کھل کے
اس خطا اپنی کی کرین توبہ
رنج کھینچے ہین تمسے مِل مِل کے

غزل ۵۷

پھر بہار آئی چمن مین زخم دل آئے ہوے
پھر مرے داغ جگر آتش کے پرکالے ہوے
کسطرح چھوڑون یکایک تیری زلفون کا خیال
ایک مدت سے یہ کالے ناگ ہین پالے ہوے
واہ کیا تاثیر ہی رخسار آتش ناک کی
شعلۂ جوالہ تیرے کان کے بالے ہوے
جب شب تاریک مین ہم کوے جانان کو چلے
آگے آگے جاے مشعل آتشین نالے ہوے
وہ پری پیکر کہا کرتا ہی اکثر فخر سے
ابتو ناسخ بھی ہمارے چاہنے والے ہوے

غزل ۵۸

اندنون جوشِ جنون ہی ترے دیوانے کو
لوگ ہر سو سے چلے آتے ہین سمجھانے کو
منع کرتا ہی مجھے یار کے گھر جانے کو
ناصحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو

پاس وعدے کا بھی ای یار نہ آیا تجھکو
روز کہتے تھے ہو گھر پر مرے آجانے کو

شہر مین اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کردی
کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو

اسقدر ظلم کیا مر گیا شیدا تیرا
لاش عاشق کی لیے جاتے ہین دفنانے کو

خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو
یہ غذا ملتی ہی جانان ترے دیوانے کو

ساقیا مجھسے نہ کرنا کبھی پیمان شکنی
توڑ ڈالونگا ترے شیشہ و پیمانے کو

خون دل ہو کے بہا اشکون سے میرے دریا
منتظر جان ہی اب تن سے نکل جانے کو

کچھ بھی ہی عاشق بیدل کی تجھے اپنے خبر
آتا ہی پیک اجل اب اُسے لیجانے کو

دیر سے بیٹھا تری تاک مین ساقی ناظر
مُنھ سے اکدم تو لگا دے مرے پیمانے کو

غزل ۵۹

ہم اپنا حال اُنکو دکھانے چلے گئے
لیکن وہ ہمسے آنکھ چُرائے چلے گئے

دم بھر مرے تڑپنے کی دیکھی نہ تمنے سیر
دو ہاتھ پیچھے کے لگائے چلے گئے

کوٹھے پہ وہ تو چھپ گئے تابوت دیکھکر
ہم بھی کفن سے مُنھ کو چھپائے چلے گئے

انتو اُٹھائے ہاتھ مرے فاتحہ سے بھی
تربت پہ صرف پھول چڑھائے چلے گئے

آئے تھے اُس سے کہکے نہ آئینگے اب کبھی
لو آج پھر بغیر بلائے سے چلے گئے

ہنستا رہا وہ برق کے مانند اور ہم
آنسو مثال ابر بہائے سے چلے گئے

برخاستہ دلون سے نہین دل لگی ضرور
بیگانہ وار بزم مین آئے سے چلے گئے

ای رند وقت بد مین کسی نے دیا نہ ساتھ
آنکھین چرا کے اپنے پرائے چلے گئے

غزل ۶۰

کسی سے دل کو لگا چکے ہین ہم اپنی ہستی مٹا چکے ہین
سزا محبت کی پا چکے ہین غضب کے صدمے اُٹھا چکے ہین

کہو یہ حورون سے جائین باہر جو لیکے آئی ہین جام کوثر

نہین ہون پیاسا کہ آب خنجر ابھی وہ مجھکو پلا چکے ہین
کسی نے اُسکا پتا نہ پایا گیا جو کوئی سو پھر نہ آیا
کوئی کچھ اُسکی خبر نہ لایا ہزار قاصد تو جا چکے ہین
پہن کے آؤ لباس زرین کیا ہی سامان بہر تزئین
کہ کرکے کرتے ہین جائے قالین ہم اپنی آنکھین بچھا چکے ہین
فلک کو کب ہی یہ دست قدرت زمین کو کب ہی یہ تاب و طاقت
ہمین اُٹھائینگے بار اُلفت کہ بار تیرے اُٹھا چکے ہین
بس اب خرابی ہی ملک دل کی نہین ہی شبخون مین دیر کچھ بھی
لگا کے دانتون مین اپنے مسی وہ لب پہ لالی جما چکے ہین
یقین ہی آتی ہو اب سواری ضرور لیگا خبر ہماری
عبث ہی آنکھون سے خون جاری وہان وہ مہندی لگا چکے ہین
جو مین یہ کہتا ہون اُنسے دیکھو عبث دیے داغ میرے دل کو
تو وہ ہین کہتے چراغ ہمتو خدا کے گھر مین جلا چکے ہین
نہین ہی بیوجہ عشق بازی رسا ہی تقدیر واسطی کی
جو لب سے کہتے ہین لن ترانی وہ اُسکو صورت دکھا چکے ہین

غزل ۶۱

کہنے مین نہین ہین وہ ہمارے کئی دن سے
پھرتے ہین اُنھین غیر اُبھارے کئی دن سے
جلوے نہین دیکھے جو تمھارے کئی دن سے
اندھیر ہی نزدیک ہمارے کئی دن سے
عشاق سے ہی کوچۂ معشوق مین میلا
رستہ ہی نہین بھیڑ کے مارے کئی دن سے
ہم جان گئے آنکھ ملاؤ نہ ملاؤ
بگڑے ہوے تیور ہین تمھارے کئی دن سے
آخر عمری آہون نے اثر اپنے دکھائے
گھبرائے ہوے پھرتے ہین پیارے کئی دن سے

کس گشتہ کاکل کا رکھا سوگ مرتجان
گیسو نہین کیون تمنے سنوارے کئی دن سے

کس چاک گریبان کا لیا آپ نے ماتم
کپڑے نہین تمنے جو اُتارے کئی دن سے

دیوانہ بھی سودائی بھی فرماتے ہین اکثر
ان ناموں سے جاتے ہین پُکارے کئی دن سے

دل پھنس گیا ہی آپکی زلفون مین ہمارا
ہین بندہ بے دام تمھارے کئی دن سے

پامال کروگے کسی وارفتہ کو اپنے
اٹھکھیلیان ہین چال مین پیارے کئی دن سے

ڈر سے تری کاکل کے نہین چلتے ہین رستے
دم بند ہین اس سانپ کے مارے کئی دن سے

پھر شوق سے کیا اُس بت کافر سے ہی بگڑی
ہوتے نہین باہم جو اشارے کئی دن سے

غزل ۶۲

ہم درد والم رقت مین ہین میری کہانی سے
ترقی جسطرح ماتم کو ہووے نوحہ خوانی سے

دہن کے کشتون کو زندہ کیا جان بخشی لب نے
حد ملک عدم ملحق ہی ملک جاودانی سے

وہ رُخ ہی آفتاب اور ابر ہی یہ چشم تر رندو
ہوا بدلی بھر و ساغر شراب ارغوانی سے

خدا حافظ ہوا تحریک زلف و جنبش ابرو
بلاے آسمانی سے قضاے ناگہانی سے

جگر کا سوز گریہ سے بڑھا یہ ماجرا کیسا
جہان مین آگ کو بجھتے ہوے دیکھا ہی پانی سے

یہ گیسوے بتان ہند کا کشتہ ہی اے یارو
لقا کو غسل دو ظلمات کے چشمہ کے پانی سے

غزل ۶۳

طاقت نہ صبر کی ہی نہ دل اختیار مین
یارب کوئی بشر نہ پڑے انتشار مین

رونق چمن کی سبزہ و گل سے کبھی نہو
بلبل کا ہونا شرط پڑا لالہ زار مین

اے گل تری تلاش مین مجھ زار کیطرح
باد صبا نے خاک اُڑائی بہار مین

گالی مین بیجنی یہ ڈوپٹہ ہی اے پری
یا کھل رہا ہی تختہ سوسن کنار مین

واحد پس از فنا یہ نہین داغ دل عیان
یا کھل رہا ہی تختہ سوسن کنار مین

غزل ۶۴

جو تجھسے دیدۂ دل اپنا روبرو کرتے — تو عمر بھر نہ کبھی تجھسے آرزو کرتے
نہ آیا رحم ترے دل مین او بت کافر — تمام عمر گئی تجھسے آرزو کرتے
خیال ہجر اگر دل مین کچھ مرے ہوتا — دعائین وصل کی ہرگز نہ ہم کبھو کرتے
صبا نہ لائی مگر بوے گیسوے جانان — کہ ہم دماغ دل و جان کو مشکبو کرتے
شب وصال مین گردون نے یہ ندی فرصت — کہ شرح حال دل زار موبمو کرتے
ہو رحم یار کو آتا ذرا بھی عاشق پر — تو حشر تک تری منت نہ ای عدو کرتے

غزل ۶۵

دلون مین کہنے سننے سے عداوت آہی جاتی ہی — صفائی لاکھ ہو لیکن کدورت آہی جاتی ہی
دل رنجیدہ کہتا ہی نہ بولون یار سے لیکن — جب آنکھین چار ہوتی ہین مروت آہی جاتی ہی
کہا سو بار لیلون اُس سے بدلہ اس عداوت کا — مگر مجبور رہون دل مین محبت آہی جاتی ہی
نہین موقوف سن پر دیکھکر صورت حسینون کی — جوان و پیر دونون کی طبیعت آہی جاتی ہی
جب اُنکو دیکھتے ہین غیر سے ہم بولتے ہنستے — نہین کچھ واسطہ لیکن حرارت آہی جاتی ہی
شب وصلت کا جب مین چھیڑتا ہون تذکرہ بھی — چرا لیتے ہین آنکھین اُنکو غیرت آہی جاتی ہی
سحر جب نام لیتے ہین کسی رشک مسیحا کا — مریض عشق کے چہرے پہ فرحت آہی جاتی ہی
ہر اک ساعت کی صحبت مین نبھیگی دوستی کیونکر — کدورت ہوتے ہوتے دل کو نفرت آہی جاتی ہی
برابر دوستی نبھتے کہین دیکھی نہ دنیا مین — کسی ڈھب سے کہین رنجش کی نوبت آہی جاتی ہی
کسی کی تاب و طاقت کیا جو بچ جائے محبت سے — اگر آنے کو ہوتی ہی تو شامت آہی جاتی ہی
چھپائے سے نہین چھپتا ہی ریحان نشۂ الفت — ضرور آنکھون مین کچھ اس مے کی رنگت آہی جاتی ہی

غزل ۶۶

الفت مین تیری ہاے ہمارا ہوا یہ حال — لیکن نہ تو نے حیف کرم کی نگاہ کی
بُرش غضب کی ہی تری تیغ نگاہ کی — جھپکے لگی نہ اُسنے کبھی اُٹھ کے آہ کی

ہم چشم و گل پہ یار کے جدھر نگاہ کی | شیشہ نے رو دیا لب ساغر نے آہ کی
ہم تم پہ جان دین تمھین غیرون کا پاس ہو | ہوتی ہی کیا ہی اچھی صورت نباہ کی
کہتے ہین دیکھ دیکھ کے میرا وہ رنگ زرد | اس شکل پر حضور کو خواہش ہی چاہ کی

غزل ۶۷

نشان یاد رے وہی جو بے نشان ہو | پتا اُسکا کسی سے کب بیان ہو
مُرا دوہ تو ہی کون و مکان سے | مکان اُسکا کہان جو لامکان ہو
کوئی جا گہ نہین ہی اُس سے خالی | زمین ہو عرش ہی یا آسمان ہو
سوا اُسکے نہین کوئی جہان مین | تلاش اُسکی کرو یارو جہان ہو
غنیمت ہی ملاقات آج اُسکی | خدا معلوم پھر کب ہو کہان ہو
ٹھکانا اُسکا مین کیونکر بتاؤن | خدا جانے وہ ہر جا ئی کہان ہو
تراب اُستاد سے معلوم کر لو | طریق معرفت گر قدردان ہو

غزل ۶۸

دل دیکھے ہی ہر شخص طلبگار تمھارا | کیا حسن ہی کیا گرم ہی بازار تمھارا
کیا عام ہی لطف و کرم ای یار تمھارا | دم بھرتا ہی ہر کافر و دیندار تمھارا
ہنگامہ محشر ہی کہ عشاق کا مجمع | کیا نام خدا گرم ہی بازار تمھارا
اُس ترک کی الفت تھی ارے موت کا پیغام | دو روز مین جینا ہوا دشوار تمھارا
پڑتی ہی جگر پر مرے تلوار پہ تلوار | یاد آتا ہی جب ابروے خمدار تمھارا
کسکی تھین یاد آئی علیم جگر افگار | مضطر نظر آتا ہی دل زار تمھارا

غزل ۶۹

حیف تسکین نہین کوئی دلانے والے | ہان بہت سے ہین مگر آگ لگانے والے
آتش ہجر کو ای شمع شبستان جمال | کون ہین تیرے سوا اُسکو بجھانے والے

آپکا دھیان رہا کرتا ہی ہر دم ہمکو
آپ کی یاد نہین ہم ہین بھلانے والے

نامۂ شوق لکھا ہی اُسے لیتے جانا
ای مرے کوچۂ دلدار کے جانے والے

کوئی ہمدم تو نہین اور بہت ہین ایجان
قصۂ غم کے مرے یاد دلانے والے

بخت برگشتہ ہوا حیف ہمارا ایسا
ہو گئے اپنے عدو لوگ زمانے والے

پیاس کا مجھکو قیامت مین بھلا خوف ہی کیا
جبکہ مولا ہین علیؑ جام پلانے والے

ایک پرچہ بھی کبھی آپ نہین لکھتے ہین
باوجودیکہ بہت لوگ ہین آنے والے

ایسی باتون سے تمھین کیا بھلا حاصل ہوگا
دل صد چاک کے ای میرے جلانے والے

مُصحفِ رُخ کی تلاوت مین کیا کرتا ہون
کیا مجھے خاک پڑھائینگے پڑھانے والے

خواب راحت سے جگا دیتے ہین ناحق مجھکو
میرے دشمن ہین یہ گھڑیال بجانے والے

ای خدا تیرا کرم چاہیے پھر کیا غم ہی
لاکھ دشمن ہون اگر میرے زمانے والے

شعر کی اپنے خرابی کا نکر حفیظ خیال
صبح سے ہین ترے اُستاد بنانے والے

غزل ۷۰

حقیقت ہجر کی اُودھو ذرا تم جا کے سمجھانا
مناسب ہی دم آخر ذرا تشریف لے آنا

خفا ہو ہو نکل جاتی ہی تن سے روح یان ہر دم
نہ خوش آتا ہی برج ہمکو نہ بندرابن نہ برسانا

وہ بھولے صحبتین اگلی خفا ہمسے ہو بیٹھے
یہی ہی شرط اُلفت کی یہی ہی طرز یارانا

اک عالم بیخودی کا دلپہ ہو جاتا ہی رقت سے
وہ یاد آتی ہی جب مجھکو صدا بنسی کی مستانا

لگا کر خط کو چھاتی سے وہ بولین گوپیان رو رو
لکھا ہی شیام نے اودھو یہ اپنے ہاتھ پروانا

لبون پر جان آئی ہی تمھاری انتظاری مین
بوقت الوداع لازم تمھین صورت دکھا جانا

یہی ہی عرض شاہ دوارکا سے اب مری احقر
نکیجو اپنی خدمت سے مجھے محروم دیوانا

غزل ۷۱

کہو بلبل سے لیجائے چمن سے آشیان اپنا
پڑھے گر صد ہزار افسون نہوگا باغبان اپنا

اُٹھا کر لیچلی بلبل چمن سے آشیان اپنا
کہا گل سے کہ لے اب بیوفا ہمسے مکان اپنا

ہوئی جب باغ سے رخصت کہا رو رو کے ای قسمت
لکھا تھا یون کہ فصل گل مین چھوٹے خانمان اپنا

ارے صیاد تو چاہے تو جی و جان سے حاضر ہون
ولیکن طوق قمری کیطرح کر دے نشان اپنا

میرا جلتا ہی جی اُس بلبل بیکس کی غربت پر
کہ گل کے آسرے پر یون لٹایا خانمان اپنا

نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلبل باغبان اپنا
چمن مین کس بھروسے پر بنایا خانمان اپنا

یہ حسرت رہگئی کس کس مزے سے زندگی کٹتی
اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا

الم کر اسطرح روئی کہ رسوا ہوگئی بلبل
ڈبویا ہاے آنکھون نے تمامی خانمان اپنا

یہی ہی قول سچا اب علی گوہر پیارے کا
نکر برباد دنیا کو جو چھوٹے خانمان اپنا

غزل ۷۲

وہ صنم دلدار ہمسے بیوفا ہونے لگا
شکل میری دیکھکر جور و جفا ہونے لگا

غم جدائی سے تری اب دل کو بھی سودا ہوا
یہ تمھاری دوستی مین فائدا ہونے لگا

کر رقیبون سے محبت کیون جلاتے ہو ہمین
ظلم یہ ظالم ترا اب انتہا دفع ہونے لگا

تیر مژگان کے چلا کر بیگنہ مارا ہمین
اب نشانا کیا ترا ہمپر صفا ہونے لگا

آرزو کچھ بن نہ آئی آستانے پر بھلا
رحم کرنے کی جگہ اُلٹا خفا ہونے لگا

غزل ۷۳

اے دل کہین بجا ئیو زنہار دیکھنا
اپنے ہی بیچ یار کا دیدار دیکھنا

خوبان اس جہان کا تماشا جو تو کرے
آئینہ وار طلعت دیدار دیکھنا

نیرنگیون سے یار کے حیران ہو جیو
ہر رنگ مین اُسی کو نمودار دیکھنا

گر نقد جان طلب کرے وہ شوخ دلربا
انکار وان نہ کیجیو زنہار دیکھنا

ہرگز دوا نکیجیو اس غم کی اے نیاز
سب راحتون سے اسکو نمودار دیکھنا

غزل ۷۴

بچھڑے سے سوا ہی دل دیوانہ ہمارا
تربت مین ہلائے نہ کوئی شانہ ہمارا

دم آنکھون مین اٹکا ہی ذرا شکل دکھاؤ
جلد آؤ کہ لبریز ہی پیمانہ ہمارا

الفت کے یہ معنے ہین اُسنے نہ دیا آلی
جبتک نہ سُنا یار نے افسانہ ہمارا

بھولے سے بھی جب آپ کبھی تشریف نہ لائے
ہان آپکے قابل نہین کاشانہ ہمارا

سایہ کے لیے ابر سیہ جھوم کے آیا
جب قصد ہوا جانب میخانہ ہمارا

صدقے ترے اکبار سر بزم یہ کہدے
ہم شمع ہین اور قدر ہی پروانہ ہمارا

غزل ۷۵

نہ ہرگز دردِ دل سے مین کراہا
غرض پوشیدہ اُلفت کو نباہا

محبت کے یہ معنی ہین کہ مین نے
وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا

فقیرون سے نہ پوچھو لذتِ عشق
اہاہاہا اہاہاہا اہاہا

صرفت العمر فی لہو و لعبٍ
فآہا ثم آہا ثم آہا

ظفر کو باز رکھ اعمال بد سے
خطا بخشا کرم گارا الٰہا

غزل ۷۶

آج دعویٰ اُسکی یکتائی کا باطل ہوگیا
بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہوگیا

ایک دل لیکر دیے قاتل نے مجھکو لاکھ دل
جو لگا پیکان مرے پہلو مین وہ دل ہوگیا

کیون نہ اب عالم ہو اُسکا تختۂ مشقِ ستم
وقت بسم اللہ معلّم جسکا بسمل ہوگیا

کچھ بھی حاصل باکمالون کو نہین ہی جز زوال
نور و نقصان ہوا جب ماہ کامل ہوگیا

مصحفِ رخسار جانان مین نہین ہی ایک خال
بے نقط قرآن بھی دنیا مین یہ نازل ہوگیا

صبح ہوتے کچھ نظر آیا نہ غیر از آفتاب
کون کون اک رات گویان شمع محفل ہوگیا

غزل ۷۷

سیکڑون ہی کشتۂ رفتار جانان ہوگئے
پانوٗن رکھا جس جگہ گنج شہیدان ہوگئے

آنکھ جنکی پڑگئی صورت پہ حیران ہو گئے
سایۂ گیسو مین جو آئے پریشان ہو گئے

تو نے او ناوک فگن جس سمت دم بھر کی نگاہ
پار دل کے سیکڑون ہی تیر مژگان ہو گئے

استخوان ہم تیرہ بختون کے پسے ایسے کہ بس
توتیاے دیدۂ گور غریبان ہو گئے

وہ گل خوبی نہ جب اس باغ عالم مین ملا
سامنے آنکھونکے سب گلشن بیابان ہو گئے

لاکھ چاہا پر نہ دکھلائی دیا انکا جمال
وہ بصارت کیطرح آنکھون سے پنہان ہو گئے

یاد وحشت مین جو ای آباد آئی زلف یار
داغ جتنے تھے ہمارے مشک افشان ہو گئے

غزل ۷۸

اداسے دیکھکر آنکھین چرانا
قیامت پر قیامت مسکرانا

ہمیشہ غیر کے گھر آپ جانا
بلائے سے یہان گا ہے نہ آنا

یہی حسرت رہی دلمین مری جان
کبھی تو نے کہا میرا نہ مانا

ڈرا کر آہ سے ہم دل جلون کی
کیسا خوب ہی ای جان ستانا

روا کب ہی بھلا ای شمع محفل
مجھے پروانہ سان ہر شب جلانا

نصیحت مان لے کھینچیگا تکلیف
رضا بہتر نہین دل کا لگانا

غزل ۷۹

کیون ملا ظالم سے جا دل ہای دل افسوس دل
کھینچتا ہی کیا جفا دل ہای دل افسوس دل

جسنے عالم کو کیا ہی قتل میرے دیکھتے
اُس ستمگر سے ملا دل ہای دل افسوس دل

کس پری رو نے چھپایا دل مرا ملتا نہین
ڈھونڈھتا ہون کیا ہوا دل ہای دل افسوس دل

جانتا تھا مین کہ وہ ظالم نپٹ بیرحم ہی
کیون ہوا اُسکا مبتلا دل ہای دل افسوس دل

دیکھکر ان ماہ رویون کو ہوا مجھسے جدا
کسطرح رم کر گیا دل ہای دل افسوس دل

کس سے جا پوچھون کہان ڈھونڈھون نشان ملتا نہین
کیا ہوا یا رب مرا دل ہای دل افسوس دل

غزل ۸۰

دکھلائے داغ دل نے گلستان نئے نئے
وحشت دکھا رہی ہی بیابان نئے نئے

حورِ بتان سے مجھکو الٰہی بچائیو
پیدا ہوے ہین جان کے خواہان نئے نئے

دیر و حرم مین کوئی نہین تیری راہ پر
کافر نئے نئے ہین مسلمان نئے نئے

مین اسطرح جنون ترے ہاتھون سے تنگ ہون
لاؤن کہان سے روز گریبان نئے نئے

کسطرح ہو گذر در جانان پہ ای نیاز
دربان نئے نئے ہین نگہبان نئے نئے

غزل ۸۱

مرتا ہون ترے عشق مین سرشار خبر لے
اب میرے دل زار کی ای یار خبر لے

ای باد صبا تو ہی یہ اُس شوخ سے کہنا
مرتا ہی کوئی جا کے پس دیوار خبر لے

اللہ بچاوے مجھے اس آتش غم سے
یا تو ہی ترس کھا کے مرے یار خبر لے

کسطرح بھلایا ہی مجھے پیارے اب اکبار
مرتا ہی ترا طالب دیدار خبر لے

کوچے مین ترے آنے کی طاقت نہین ہی یار
مرتا ہون پڑا بر سر بازار خبر لے

یہ حال مرا دیکھ کے کہتے ہین معالج
بچتا ہی کہین عشق کا بیمار خبر لے

اُلفت مین تری نازنین بدنام ہوا ہون
بسمل ہی بہت اب یہ دل زار خبر لے

غزل ۸۲

عشق کیا شی ہی کسی کامل سے پوچھا چاہیے
کسطرح جاتا ہی دل بیدل سے پوچھا چاہیے

کیا تڑپنے مین مزا ہی قتل ہو پیارے کے ہاتھ
اسکی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے

جسنے اسکا زخم کھایا ہی اُسے معلوم ہی
تیغ ابرو کی صفت گھائل سے پوچھا چاہیے

اُنسے ملنے کی کوئی تدبیر اب آتی نہین
طرح ملنے کی کسی واصل سے پوچھا چاہیے

آہ و نالہ کی حقیقت دیکھتا ہون ہجر مین
کیا گذرتی ہوگی نالان دل سے پوچھا چاہیے

غزل ۸۳

دل کو پالا تھا بہت ہمنے خبرداری سے
ناز برداری سے ہشیاری سے غمخواری سے

حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر بیٹھے ۔ جان کے بوجھ کے پہچان کے ہوشیاری سے
ہمسے باطن مین جفا غیرون پہ ظاہر مین خفا ۔ یہ تو امید نتھی شرط وفاداری سے
ناز و خط زلف وادا چشم و مژہ اور ابرو ۔ سب کے سب دشمن قاتل ہین مری یاری سے
سو رہین آج لپٹ اپنے صنم سے بلہار ۔ نیند آتی ہو شب ہجر کی بیماری سے

غزل ۸۴

کیا بلا ہو میرے صاحب آشنائی آپکی ۔ مار ڈالیگی غرض مجکو دکھائی آپکی
کس بھروسے پر رکھے تمسے کوئی چشم وفا ۔ خلق پر مشہور ہیگی بیوفائی آپکی
بر سر مجلس پھراتے کسلیے منھ ہو صنم ۔ ایسی کیا صادر ہوئی ہمسے برائی آپکی
بات کرنا ہمسے اور آنکھین لڑانا غیر سے ۔ دیکھ لی بس واہ مشفق پارسائی آپکی
کیا عداوت ہو مری اجان تمکو وحشت سے کہو ۔ ابتلک ہمنے تو کچھ مرضی نہ پائی آپکی

غزل ۸۵

تمنا سیر گلشن کی مجھے صیاد باقی ہو ۔ نکر قید قفس ظالم ہمین فریاد باقی ہو
لہو دامن سے گر دھویا تو کیا لیکن قیامت تک ۔ ہمارا خون تری گردن پہ ای جلاد باقی ہو
جو دیکھا باغ مین جاکر نہ گل ہو اور نہ غنچہ ہو ۔ چمن مین بلبلون کی ہر طرف فریاد باقی ہو
نہ لوہو ہو جگر مین اور نہ آنسو آنکھ مین میری ۔ مگر خون محبت دلمین ای فصاد باقی ہو
نقاب عنبرین منھ سے اٹھادو اپنے ای پیارے ۔ کہ تیرے دید کی ہمکو مبارکباد باقی ہو

غزل ۸۶

مرا جاتا ہون ترے ہجر کے مارے آرے ۔ مرے جانی مرے دلبر مرے پیارے آرے
اتہ گر سر پہ چلا میرے تو کیا مین لیکن ۔ شوق مین تیرے کہے جاؤنگا آرے آرے
مدتین ہو چکین پھرتے ہوے اغیارون کے ۔ ایک دن رات کو مہمان ہمارے آرے
یاد کرکے وہ ترا چاند سا مکھڑا پر نور ۔ بیٹھا گنتا ہون فلک پر کے ستارے آرے

نور مہتاب ہی از بسکہ جدائی سے تری	رشک خورشید مرے ماہ کے بارے آرے

غزل ۸۷

حسن ہی چندے صنم آخر خزان ہوجائیگا	آج ہنس لے بول لے آخر کو پھر پچتائیگا
دولت جوبن جو تونے ایک پایا ہی صنم	یہ مسافر ہی سرا کا پاس نہ رہجائیگا
ایک بوسہ ہمنے مانگا رات پھر تمسے اجی	جب کہا یہ ہی کہا ٹھہرو کوئی آجائیگا
چاند سا مکھڑا جو تیرا دیکھ لیگا او صنم	جان اُسکی جائیگی جو دام مین پھنس جائیگا
تیر مژگان کے نہ مارو بانکی چتون سے مجھے	دل چھدا ہی دیکھ لو اندر جگر چھد جائیگا
زلف پیچان کے تری مین سیکڑون مارے پڑے	تیغ ابرو سے بھلا کیونکر گلا کٹوائیگا
باغ مین نکلے نہ بیٹھو تم صنم مہتاب ہی	چاندنی پڑ جائیگی میلا بدن ہوجائیگا
آبداری کیا ہی تیرے گوہر دندان پر	دیکھ لیگا گر صنم ہیرا زہر کھا جائیگا
دیکھ کر چین جبین زہرہ بھی بس روپوش ہی	مت اُدھر کو دیکھنا خورشید بھی چھپ جائیگا
یان کی لالی ترے ہونٹھون پہ کرتی ہی ستم	اس لب رنگین سے لعل یمن شرمائیگا
جب گلے ملنے کا تیرے دھیان آویگا مجھے	اس دل مضطر کو بس تڑپائیگا رلوائیگا
سخت گوئی چھوڑ دے مین تو ہون عاشق بیقصور	گالیان دینے مین تمکو کیا مزا ملجائیگا
حسن صادق خوب نبھا یون کہین رسم صفا لعلی	اِن بتون مین ڈھونڈھے تجھکو خدا ملجائیگا

غزل ۸۸

نہ چھیڑو ہمین دل دکھائے ہوے ہین	جُدائی کے صدمے اُٹھائے ہوے ہین
سنبھالے سے پیارے سنبھلتا نہین دل	کڑی عشق کی چوٹ کھائے ہوے ہین
ندے اسقدر قبر تکلیف ہمکو	ترے گھر مین مہمان آئے ہوے ہین
ہوم ذبح کسطرح تڑپون بھلا مین	وہ زانو سے سینہ دبائے ہوے ہین
مزار شہیدان پہ قاتل یہ بولا	یہ سب گھر ہمارے لبائے ہوے ہین

گلہ بخت سے ہی نہ شکوہ فلک سے — دل غمزدہ کے ستائے ہوئے ہین
یہ کیون خوف تجھکو ہر اک بات کا ہی — مدد کو علیؑ تیری آئے ہوئے ہین

غزل ۸۹

حیران ہون ایک دل کو لگاؤن کہان کہان — اس ناتوان کو لیکے مین جاؤن کہان کہان
ایسی لگی ہی یار کہ بجھنے کی اب نہین — یہ آگ عشق کی مین بجھاؤن کہان کہان
ہرجائی ہی وہ اسکو بھلا پوچھتے ہو کیا — جو لامکان ہو اسکو بتاؤن کہان کہان
دینا و عاقبت کا مجھے خوف کچھ نہین — بگڑی ہی ہر جگہ مین بناؤن کہان کہان
وارث یہ زلف کیسی زنجیر ہوگئی — اب جان و دل پھنسا ہی چھڑاؤن کہان کہان

غزل ۹۰

یہ سمجھے تھے ہم کیا ستم کیجیے گا — بڑھا کر محبت کو کم کیجیے گا
حسینون یہ لاکھون ہی مرتے ہین صاحب — نہ اسکا ذرا دل مین غم کیجیے گا
بہت یاد آئینگی میری وفائین — کسی اور پر جب ستم کیجیے گا
نہ چھوٹ جائیگی یار پیرون کی مہندی — جو تکلیف اک دو قدم کیجیے گا
سپر کر دیا ہمنے سینہ ہی پیارے — سو دیکھین کہان تک ستم کیجیے گا
کسی اور سے دل لگا لیتیے صاحب — نہ دل مین محبت کا غم کیجیے گا

غزل ۹۱

نہین عرصہ چلے جانا بس اتنی دیر دم لیلو — نکل جانے دو دم تن سے جو کہدین پھر قسم لیلو
تمھارے ساتھیون مین ہون نہ چھوڑو قافلے والو — بڑھے جاؤ نہ یون آگے رہے جاتے ہین ہم لیلو
چلے جانا چلے جانا نہ روکینگے نہ روکینگے — گھڑی بھر تو ذرا ٹھہرو ابھی آئے ہو دم لیلو
لحد تک اپنی اے یارو مین ہاتھون ہاتھ جاپہونچون — جنازہ دوش پر میرا جو تم دو دو قدم لیلو
دل اپنا بیچتا ہون اے حسینو ایک بوسے پر — تمھین لینا ہو گر لیلو بہت قیمت ہی کم لیلو

غزل ۹۲

مجھے بیکل اُسی جا پر جہان بیدرد جانی ہی
ارے پھر کیسا بھروسا ہی یہ دو دن کی جوانی ہی

پڑا بیکل نہین ہی کل کسی کروٹ کسی پہلو
بنا اُس جانی کے جینا وبال زندگانی ہی

تپ دوری سے کیسا آبلہ دل کا چمکتا ہی
مرے سینہ مین روشن ہو رہا خورشید ثانی ہی

تڑپنا آہ بھرنا رات دن کھانا نہ پینا ہی
اسے تکلیف مت سمجھو یہ فرقت کی نشانی ہی

مثال اُسکے منوہر دوسرا جگ مین نہین دیکھا
یقین ہی ہمکو اُسمین صاف نور حق نہانی ہی

غزل ۹۳

دیکھ ہر رنگ مین ہر نور مین جلوا اُسکا
ہر تماشے مین ہی در پردہ تماشا اُسکا

غیر کو چاہیگا کب چاہنے والا اُسکا
ہوگا بھولے سے طلبگار نہ اِسکا اُسکا

غافلو دیدۂ دل وا ہو تو آجاے نظر
سیر مین سیر تماشے مین تماشا اُسکا

بند آنکھون کو کرے دلمین دکھائی دیگا
طور پر جائے نہ مشتاق تجلی اُسکا

دل زمانہ سے اُٹھا یار کو پہلو مین بٹھا
بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تماشا اُسکا

بزم عالم مین ہی سب دم سے اُسی کے رونق
چمن دہر مین یہ رنگ ہی سارا اُسکا

دل مرا دیدہ مرا سینۂ پر داغ مرا
بلبل اُسکا ہی چمن اُسکا ہی دریا اُسکا

آج کل سے نہین عشق ازلی رکھتے ہین
ساتھ ہم سر کے یہان لائے ہین سودا اُسکا

نطق دل سے یہ تمنا ہی پس از مرگ مری
قبر مین کام کرے شمع کا جلوا اُسکا

غزل ۹۴

ربط غیرون سے بڑھا اب ہمسے کم ہو جائیگا
آنا جانا کیا ہی وعدہ بھی قسم ہو جائیگا

گرم ہو گا جب جوانی مین ترا بازار حسن
ایک بوسہ رخ کا لاکھون کی رقم ہو جائیگا

دلربائی کی چلیگا چال جب سونا زسے
نقش تسخیر ای صنم نقش قدم ہو جائیگا

یہ حلاوت بخش ہی آب دم شمشیر یار
کھل کے لب زخم جگر کا پھر بہم ہو جائیگا

اپنا کھوٹا پن اگر تقدیر دکھلائیگی نطق
فلس ماہی ہاتھ مین آکر درم ہو جائیگا

غزل ۹۵

اب قتل گہ مین کوئی تڑپتا نہین رہا
گھر ٹھنڈے ٹھنڈے چلیے تماشا نہین رہا

محشر کا دن ہی وعدۂ فردا نہین رہا
اب منھ دکھایئے کوئی حیلہ نہین رہا

کسدن بھر آسئے صدمہ سے آنسو نہ آنکھ مین
کب ٹھیس سے یہ جام چھلکتا نہین رہا

پہلی نگاہ شوخ مین دل ہاتھ سے گیا
پھر دوسری نظر مین کلیجا نہین رہا

نالے بہت کیے نہ اسے کچھ خبر ہوئی
اب آہ پر بھی آہ بھروسا نہین رہا

اس بات پر مین مرتا ہون رو کر کہینگے وہ
ہی ہی ہمارا چاہنے والا نہین رہا

مسجد مین وصل بت کے لیے نالہ زاریان
ای نطق تمکو خوف خدا کیا نہین رہا

غزل ۹۶

ای ستمگار تجھے عذر ستم کیا ہوگا
جب لب زخم جگر حشر کو گویا ہوگا

جاؤ لیجاؤ ہمین دل کا کچھ افسوس نہین
جب ہمارا نہ ہوا کب وہ تمھارا ہوگا

تم بھی چاہوگے تو بندھ جائیگی الفت ہمسے
ورنہ ایک اپنے کیے مشفق من کیا ہوگا

کون جھیلیگا ستم کون سہیگا بیداد
ناز ہی جب نہ اٹھے تجھسے دلا کیا ہوگا

موت دم دیکے ترے کوچے مین لائی ہوگی
آپ سے کوئی بھی مرنے کو نہ آیا ہوگا

مار رکھین مجھے غمزون سے تو کچھ دور نہین
نطق وہ جانتے ہین نام قضا کا ہوگا

غزل ۹۷

مقدر سے نہ کوئی شکل وصل دلربا نکلی
بھروسا آہ پر تھا آہ وہ بھی نارسا نکلی

غضب ہی الفت خال لب جان بخش نے مارا
ہمارے حق مین بس کی گانٹھ یہ حب شفا نکلی

شب وصل صنم ہی کان زاہد کھولے دیتا ہون
دبا دونگا گلا آواز گر منھ سے ذرا نکلی

بقا اسکے لیے ہی جو فنا ہو ذات مطلق مین
حباب بحر جب ٹوٹا تو اس سے یہ صدا نکلی

خزان نے لالہ و گل کو ملایا ہاے مٹی مین
اُڑاتی خاک سر پر باغ سے باد صبا نکلی

غزل ۹۸

لحد مین آنکی ہوئے وصال باقی ہی
مین خواب مین ہون مگر یہ خیال باقی ہی

زوال حسن نے تمکو توبطرح لوٹا
وہ رنگ روپ نہ وہ چال ڈھال باقی ہی

لیا جو بوسہ کیا کیا گناہ کیون ہو خفا
ذراسی بات کا اب تک ملال باقی ہی

بُھلائیگا غم فرقت یہ ای وطن والو
کسی کسی کا جو کچھ کچھ خیال باقی ہی

ہماری خاک کے ذرّے ہین عرش کے تارے
پس فنا بھی وہی دیکھ بھال باقی ہی

برا ہو نشۂ می کا خجل ہون یار سے نطق
قصور بوسہ ہوا انفعال باقی ہی

غزل ۹۹

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے نہ ہاتھ ابھی ہی رگ گلو باقی

ہمارے پھول اُٹھا کر وہ بولا غنچہ دہن
ابھی تلک ہی محبت کی اسمین بو باقی

گلے لپٹ کے جو سویا وہ ایک شب گلرو
تو بھینی بھینی مہینون رہی ہو بو باقی

فنا ہی سبکے لیے اس جہان فانی مین
یہ رشک ہی کہ اکیلا رہیگا تو باقی

جو قتل کرتا ہی صیاد میرے کھول دے پر
کہ رہ نجاے تڑپنے کی آرزو باقی

کیا تھا آپ نے وعدہ کہ بوسہ کل دینگے
اب اسمین آپ کو کیا ہیگی گفتگو باقی

لو آج دل کے سبب اسکو بھی ڈبو بیٹھے
ذرا ہماری رہی تھی جو آبرو باقی

کنوین مین قید ہوے جبکہ حضرت یوسف
رہی نہ عشق مجازی کی آبرو باقی

غزل ۱۰۰

ان گناہون سے مری توقیر آدھی رہگئی
بنتے بنتے خلد مین تعمیر آدھی رہگئی

کیا ندامت اُس گھڑی جلاد کو حاصل ہوئی
ٹوٹ کر جب ہاتھ مین شمشیر آدھی رہگئی

حال دل جسدم بیان اُس شوخ سے مین نے کیا
مسکرا کر رہگیا تقریر آدھی رہگئی

کھینچنے نقشہ جو بیٹھا اُس بُتِ مدہوش کا	دستِ مانی کانپ اُٹھا تصویر آدھی رہ گئی
وصل کا وعدہ نگذرا تھا کہ شب آخر ہوئی	آرزو جو دل مین تھی ای میر آدھی رہ گئی

غزل ۱۰۱

ہو نہ اگر بار خط بھیجون مین ہر بار خط	اتنے لکھون یار خط لینے نہ دین وار خط
خط کی بھی کیا بات ہی دور کی سوغات ہی	نصف ملاقات ہی بھیجیے ای یار خط
آنکھون کی تنویر ہی یا خط تقدیر ہی	آپکی تحریر ہی آنکھون پہ ای یار خط
خط مین نہ تو دیر کر مجھ پہ نہ اندھیر کر	مین تو اُلٹ پھیر کر پڑھتا ہون سو بار خط
ہاتھ نہ بڑھکر لگا اسکے برابر لگا	ہی جو گلے پر لگا قاتل خونخوار خط
بھیجے نہ قاصد کو تنگ قدر وہان ہی یہ ڈھنگ	بنتے ہین جا کر پتنگ جاتے ہین بیکار خط

غزل ۱۰۲

خال سے کل جو اہر ہین تمھارے عارض	کہ مجھے دن کو دکھاتے ہین یہ تارے عارض
سامنا چاند سے ہوتا تو گہن لگ جاتا	کوٹھے پر ڈھانپ لیے آپ نے بارے عارض
آسمان سر پہ اُٹھا لیتے کہ ہزار بلی [illegible]	دیکھ پاتے جو خلیل آپ کے پیارے عارض
اسمین کیا شک ہی پیمبر کو تو قرآن آیا	آپکو عرش سے خالق نے اُتارے عارض
کہدے کہدے کہین اکدن ترے ہونٹھون کے نثار	چوم لے چوم لے ای قدر ہمارے عارض

غزل ۱۰۳

جو ہی عرش پر وہی فرش پر کوئی خاص اُسکا مکان نہین
وہ یہان بھی ہی وہ وہان بھی ہی وہ کہین نہین وہ کہان نہین

مجھے بوسہ دینا ہو دے بھی دے نہین صاف کہدے تو ہان نہین
ترے لب نہین کہ وہن نہین کہ دہن مین تیرے زبان نہین

مین وہ سرو باغ وجود ہون مین وہ گل ہون شمع حیات کا

جیسے فصل گل کی خوشی نہین جیسے رنج باد خزان نہین
مرا ایک دل تھا وہ سرد ہی کسے اب دماغ ہی آہ کا
کہ ہوا ہی کب سے چراغ گل یہ وہ جل بجھا کہ دھوان نہین
جو اُٹھے تو سینہ اُبھار کر جو چلے تو ٹھوکرین مار کر
نئے آپ ہی تو جوان ہین کوئی کیا جہان مین جوان نہین
ہی کدھر گیا مرا قافلہ کہ زمین پھٹ کے سما گیا
نہ غبار اُٹھا نہ جرس بجا کہین نقش پا کا نشان نہین
جو سمجھ گیا وہ سمجھ گیا جو بہک گیا وہ بہک گیا
کہ عجیب حال ہی گومگو وہ نہان نہین وہ عیان نہین
ترا قہر نار جحیم ہی ترا رحم دار نعیم ہی
یہ فقط ہین قصہ کہانیان کوئی دوزخ اور جنان نہین
مرا دم اُلجھتا ہی واعظو نہ سنونگا لاکھ بکا کرو
تمھین جسقدر کہ جنون ہی مجھے اُسقدر خفقان نہین
کوئی خواب تھا کہ خیال تھا شب و روز اُسی سے وصال تھا
مجھے کچھ خبر نہین کیا ہوا وہ مکین نہین وہ مکان نہین
جو ہزار عذر بھی پیش ہون وہ کسی طرح نہین مانتا
کہو الحذر تو حذر نہین کہو الامان تو امان نہین
وہ زبان خنجر صبر ہون کہ زبان مین جسکے سخن نہین
وہ دہان زخم ملال ہون کہ دہن مین جسکے زبان نہین
اُٹھو قدر اُنپہ نہ جان دو اجی جان ہی تو جہان ہی
کوئی کام ایسا بھی کرتا ہی ارے میان نہین ارے میان نہین

غزل ۱۰۴

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دلبر جفا کرو تم
ہلیگا عرش خدا کا پا یہ ذرا تو خوف خدا کرو تم

زمانہ اُلٹا ہی کیا کرو تم بدا جو ہی وہ ادا کرو تم
وفا کرین ہم جفا کرو تم دعا کرین ہم دغا کرو تم

ہمین نے پہلے گلا کٹا یا ہمین نے قاتل تمھین بنایا
ہمین نے یہ رنگ سب جمایا ہمارے حق مین دعا کرو تم

ابھی کفن مردے پھاڑ ڈالین ابھی مزارون سے سر نکالین
ابھی جو محشر کی چل کے چالین ذرا قیامت بپا کرو تم

نباہ ہوگا اسی مین باہم رہے یہ دونون طرف کا عالم
کرین تکلف نہ تمسے کچھ ہم نہ ہمسے شرم و حیا کرو تم

چلو بہت ہو چکی رکاوٹ کہانتکا پردہ اُٹھاؤ گھونگھٹ
لپٹ بھی جاؤ گلے سے جھٹ پٹ بہت نہ غمزے کیا کرو تم

بہت نہ بہکے ہوے رہو تم پھنسے ہو اب جو پڑے سہو تم
جو بوسہ لون تو کیا کہو تم گلے لگا لون تو کیا کرو تم

بجا ہی بیجا مرا گلہ تھا تمھارا ہمین قصور کیا تھا
یہ میری تقدیر مین لکھا تھا کہ مجھپہ جور و جفا کرو تم

بتاؤ ای قدر کیا کہا تھا یہی نتیجہ ہی عاشقی کا
غریب و بیکس ذلیل و رسوا خراب و خستہ پھرا کرو تم

غزل ۱۰۵

آج ہمنے لب جانان دیکھا
ای خضر چشمۂ حیوان دیکھا

پہلے گر مر گئے ہم خوب ہوا
نہ غمِ رحلتِ یاران دیکھا

کی نگہ چشمِ فنا سے جب دم
اپنے گھر آپ کو مہمان دیکھا

بادشاہی کی تمنا نہ رہی
جب سوے گورِ غریبان دیکھا

تجھسے ای صبحِ وطن ہوکے جدا
صدمۂ شامِ غریبان دیکھا

گر پڑی برق جو ہم تڑپے وزیر
روئے تو ابر کو گریبان دیکھا

غزل ۱۰۶

ایک دن بولے کہ تمسے ہی مجھے انکار کب
پھر تو موقع پا کے مین نے بھی کہا ای یار کب

یہ دریدے بھی کہین رکتے ہین بے روکے ہوے
اشک تھمتے ہین بھلا ای یار بے دیدار کب

یار ہو یا حور ہو نزدیک ہو یا دور ہو
بند رہتے ہین کسی پر طالبِ دیدار کب

خلق مین یا قبر مین یا حشر مین یا خلد مین
سچ کہو یارون کو دکھلاؤ گے تم دیدار کب

آسمان ٹلجائے پر ہرگز نہین ٹلنے کا قدر
ڈٹ گیا ڈیوڑھی پہ اب اٹھتا ہی بیلدار کب

غزل ۱۰۷

جلئیے کیا کوچۂ دلدار مین
ایک بھی روزن نہین دیوار مین

کیا عجب ہو آئنہ سنگِ مزار
مر گئے ہم حسرتِ دیدار مین

ایک ہی نظارے مین مارا ہمین
گر پڑے ہم ایک ہی تلوار مین

مجھکو جو زاہد ملے ای برہمن
باندھ دون سبحہ تری زنار مین

صاف ہین احباب کے دل قدر سے
رہتا ہی وہ آئنہ بازار مین

غزل ۱۰۸

عشقِ شیرین مین گھلین اُس خستہ تن کی ہڈیان
چیونٹیون نے کھائین ہونگی کوہکن کی ہڈیان

ہاے وہ فصلِ بہاری اور یہ کنجِ قفس
سوکھ کر کانٹا ہوئین بلبل کے تن کی ہڈیان

کیا عجب تاثیر دکھلائے اگر بادِ مراد
صورتِ نی بول اُٹھین اہلِ سخن کی ہڈیان

رنج دے دیکر خدا کافر کو بھی دیتا ہی عیش
جل کے گنگا دیکھتی ہین برہمن کی ہڈیان

بعد مرنے کے ہوا ای قدر یہ بار گناہ
ہو گئین تابوت مین لاکھون ہی من کی ہڈیان

غزل ۱۰۹

لپٹ گئے مرے سینہ سے مہربانی کی
یہ سب امنگ بھی اُٹھتی ہوئی جوانی کی

نہ رحم آیا اُسے میرے حال پر ہرگز
اگرچہ بارہا تقریر بھی زبانی کی

نہ مُنھ کی کھائی نہ لی ہمنے لن ترانی کی
کسی سے ہم کبھی جھگڑے نہ پہلوانی کی

ہمارے یار کا تیزاب مین بجھا خنجر
رکا نہ حلق پہ کیا بات اُسکے پانی کی

مین کیا کہون کہ دہن کو ضرور دیکھونگا
صدا بھی غیب سے آئی تو لن ترانی کی

غزل ۱۱۰

شادی و جشن سزاوار مبارک ہوئے
آج شہزادے کا دیدار مبارک ہوئے

صد وسی سال سلامت رہے باامن و اماں
حسن کی گرمی بازار مبارک ہوئے

وہ بھی دن آئے جو سہرا بندھے سر پر اسکے
سب خوشی سے کہین ہر بار مبارک ہوئے

بعد شادی کے خدا دے کوئی فرزند رشید
ہم کہین آکے یہ دلدار مبارک ہوئے

خار کھاتے رہین کمبخت جو دشمن ہون سرور
دوستون کو گل گلزار مبارک ہوئے

غزل ۱۱۱

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی ارے ظالم تو کیا کی

لگی ٹھوکر جو پائے دلربا کی
مہینون تک مری تربت ہلا کی

صبا نے اُسکے کوچے سے اڑا کے
خدا جانے ہماری خاک کیا کی

وہ سوتے بے حجابانہ رہے رات
نگاہ شوق کام اپنا کیا کی

وصال یار سے دونا ہوا عشق
مرض بڑھتا گیا جیون جیون دوا کی

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

جو اُس بت سے کہا مرتا ہی مومن — کہا مین کیا کرون مرضی خدا کی

غزل ۱۱۲

ایسے گل کھائے بدن پر کہ چمن بھول گئے — وحشتِ دل کا بھلا ہو کہ وطن بھول گئے

داغ دل دیکھ کے ہم سیر چمن بھول گئے — فرط وحشت سے بیابان مین وطن بھول گئے

دیکھتے ہی رُخِ دلدار کا جلوہ ناصح — عقل و ہوش و خرد و حرفت و فن بھول گئے

یاد ہین تجھکو جو تھے ہمسے کیے قول و قرار — یا کہ وعدے وہ سب ای عہد شکن بھول گئے

جلوہ فرما جو ہوا دیر مین وہ بت بخدا — بُت پرستون کو اُسے دیکھ بھجن بھول گئے

دیکھ کر اُسکے لب لعل کی لالی دل سے — لعل و یاقوتِ بدخشان یمن بھول گئے

گو بہت درد جدائی کے سہے تھے ہمنے — اُسکے آتے ہی مگر رنج و محن بھول گئے

غزل ۱۱۳

بلبل سے فزون تر ہی تمنائے مدینہ — کیا غیرت گلزار ہی صحرائے مدینہ

دکھلادے مدینہ مجھے مولائے مدینہ — مرجاؤنگا کہ کے یہی ہائے مدینہ

ای لطف کرے لطف جو مولائے مدینہ — ہم دور نہ کچھ دور رہے ای دائے مدینہ

معمور تجلی ہی ہر اک کوچہ و بازار — موسی کو دکھائینگے تماشائے مدینہ

آہوئے حرم ہی نظر حور سے خوش چشم — کیا غیرتِ فردوس ہی صحرائے مدینہ

نے خواہش فردوس نہ پروائے ارم ہی — سو جان سے ہون بلبل شیدائے مدینہ

کیا گلشن ایجاد ہی دیکھون نہ سوئے خلد — ہاتھ آئے اگر دامن صحرائے مدینہ

ای لطف یہ خواہش یہ تمنا یہ ہوس ہی — لیجاؤن نہ دنیا سے تمنائے مدینہ

غزل ۱۱۴

ای فلک لیچل مدینہ کو خدا کے واسطے — دل تڑپتا ہی حبیب کبریا کے واسطے

لائے یہ بندہ کہان سے حق تعالے کی زبان — احمدِ مرسل ترے وصف و ثنا کے واسطے

باغ مین جاکر پڑھا جب روح احمدؐ پر درود — کھل گئے غنچون کے منھ صل علیٰ کیواسطے

بارگاہ احمد مرسل ہی وہ دار الشفا — آئینگے عیسیٰ جہان اپنی دوا کے واسطے

سن لیا ہی جسنے تمکو رحمۃ للعالمین — کسقدر بیباک ہین عاصی خطا کے واسطے

میم احمدؐ کے نکرنا راز کو افشا کہین — بند کرا ای لطف منھ اپنا خدا کے واسطے

غزل ۱۱۵

بھروسا ہی مجھے بخشش کا حضرت کی شفاعت پر — نہ توبہ پر نہ تقویٰ پر نہ محنت پر نہ طاعت پر

ہوا ہی جب سے دل مائل گل رخسار حضرتؐ پر — شرف رکھتا ہی ہر داغ جگر گلہائے جنت پر

حصول مقصد کونین عشق ذات عالی ہی — محبت کو محبت کیون نہ آئے اس محبت پر

جگہ ہی اسکی یاد مصحف عارض مین سیپارہ — نزول آیت رحمت ہی جسکی پاک صورت پر

نبیؐ کے ہجر کا غم عیش و عشرت سے زیادہ ہی — ہزارون وصل یان قربان ہین اک عاشق کی فرقت پر

مدینہ کی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہی — جلا ای لطف یان سے خاک ڈالو اس ریاست پر

غزل ۱۱۶

کوئی اُسکو ادھر لایا تو ہوتا — ہمارا حال دکھلایا تو ہوتا

تو قاصد کچھ نہ اُس سے کہہ سکا ہائے — مرا پیغام پہونچایا تو ہوتا

دل زخمی کے پھر ٹانکے گئے ٹوٹ — یہ سنکر یار گھبرایا تو ہوتا

وہ رشک حوریان کسطرح آتا — قصور اپنا مین بخشایا تو ہوتا

تراپ اُس بن نہین دل کو ترے چین — کسی صورت سے بہلایا تو ہوتا

غزل ۱۱۷

دل ناداں سے مجھے بہکا رہا ہی — فسون عشق پھر سکھلا رہا ہی

کیا شاید کسی نے یاد مجھکو — کہ یہ دل اسطرح گھبرا رہا ہی

جو آنا ہو تو جلد آو مسیحا — لبون پر دم ہمارے آ رہا ہی

بلا دیکھین یہ کسکے سر پہ آئے
کہ زلفین شام سے سلجھا رہا ہی

مین تیری تیغ کا دم بھر رہا ہون
ارے قاتل تو کیا دھمکا رہا ہی

غزل ۱۱۸

خبر لے اے مسیحا تو کہان ہی
ترا بیمار بسمل نیم جان ہی

کوئی سنتا نہین فریاد بلبل
عجب بیدرد یار و باغبان ہی

نہین ملتا ہمین اسکا ٹھکانا
خدا جانے وہ ہرجائی کہان ہی

اگرچہ غلبۂ الفت ہی از حد
ملین کیونکر عدو سارا جہان ہی

لیے پھرتی ہی بلبل چونچ مین گل
شہید ناز کی تربت کہان ہی

غزل ۱۱۹

آفتاب روز محشر جلوہ گر ہونے لگا
وصل کی شب ہو چکی رخصت قمر ہونے لگا

شام سے مژدہ رکھا رشک مسیحا نے مرے
تم باذنی جب کہا وقت سحر ہونے لگا

بار صندل سے عرق آیا جبین یار پر
بوے مشک عنبرین سے درد سر ہونے لگا

ایک دو دم ہون مسیحا اب دم آخر تو آ
جانب ملک عدم دم کا سفر ہونے لگا

پاس رہتا تھا شہیدی کچھ نہ تھا دلکو خیال
اب جدائی سے محبت کا اثر ہونے لگا

غزل ۱۲۰

وہ محفل مین تشریف لائے ہوے ہین
وہ دیوانہ سبکو بنائے ہوے ہین

زمانہ ہی مشتاق دیدار جنکا
وہ نظرون مین میری سمائے ہوے ہین

دل و دین گئے دونون ہمراہ جنکے
وہ اپنے سے پھر اب پرائے ہوے ہین

بجز دیکھے دل کو نہین چین میرے
کرین کیا کہ تیرے ستائے ہوے ہین

نہین زخم دل ہونگے اپنے یہ اچھے
کہ تیر نگہ کے دکھائے ہوے ہین

غزل ۱۲۱

کیا ملا تیری آشنائی مین
عمر آخر ہوئی جدائی مین

راہ و رسم وفا وہ کیا جانے
منتخب ہو جو بیوفائی مین

کج خرامی روش ہو خوبون کی
خوشنمائی ہو کج ادائی مین

خار و خس چومتے ہین اُسکے قدم
خوش ہو مجنون برہنہ پائی مین

بے طرح رخ پہ عکس زلف پڑا
تیرگی چھائی روشنائی مین

شاہ ہوتے ہین پا سے بوس گدا
ہو عجب سلطنت گدائی مین

ناحق اُس بت کی دوستی مین تراب
لگ گیا داغ پارسائی مین

غزل ۱۲۲

بہار آئی ہو بھر دے بادۂ گلگون سے پیمانہ
رہے لاکھون برس آباد ساقی تیرا میخانہ

اسی رشک پری پر جان دیتا ہون مین دیوانہ
ادا جسکی ہو بانکی ترچھی چتون چال مستانہ

نبھے کیونکر ہمارا اُس پری پیکر سے یارانہ
وہ بے پروا مین سودائی وہ سنگین دل مین دیوانہ

مجھے آنا ملے کیونکر تری محفل مین جانانہ
مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ

غزال دشت بولے دیکھکر مجنون کی میت کو
وہ وحشی مرگیا بس ہوچکا آباد ویرانہ

ہمارے اور تمھارے عشق کا چرچا ہو شہر و بن مین
کوئی سنتا نہین اب لیلی و مجنون کا افسانہ

گذر یارب گلستان مین ہوا ہو کس شرابی کا
کہ شاخین جھومتی ہین نالۂ بلبل ہو مستانہ

ظفر وہ زاہد بیدرد کی ہو حق سے بہتر ہو
کرے گر زندہ در و دل سے ہاے و ہو مستانہ

غزل ۱۲۳

جدائی آپکو منظور تھی ہمسے اگر پہلے
کیے تھے قول اور اقرار یہ کیا جان کر پہلے

بڑے ہی بیمروت ہین یہ سب معشوق دنیا کے
اُٹھاتے کیون مصیبت جانتے یہ ہم اگر پہلے

وہی غصہ کی باتین ہین وہی قصہ لڑائی ہو
وہی جھگڑا بکھیڑا ہو جو تھا آٹھون پہر پہلے

لگایا ہمنے دل تمسے محبت ہمنے کی اُس سے
کبھی چاہا نہین ہمنے کسیکو عمر بھر پہلے

لیا گر نام جانے کا تو میری جان جائیگی
سفر کرنے سے صاحب کے مرا ہو گا سفر پہلے

گنواتے جان کیون اپنی لگاتے کسلیے دلکو
تمھاری بیوفائی کی اگر ہوتی خبر پہلے

غزل ۱۲۴

نگاہ قہر ہمپر آج بے تقصیر پھرتی ہی
کسیکا بس نہین چلتا ہی جب تقدیر پھرتی ہی

نہین تیرا قصور اسمین یہ سب ہی کھیل قسمت کا
پلٹتی ہیگی جب قسمت نہین تدبیر پھرتی ہی

نہایت ہی خیال ای جان تمھاری بیقراری کا
مری آنکھون مین ای ظالم تری تصویر پھرتی ہی

ترا وہ چاند سا مکھڑا مری آنکھون مین چھایا ہی
تری صورت کو ای جان ڈھونڈھتی تدبیر پھرتی ہی

تڑپتا ہی رفیع الدین ترا ای جان تصور مین
مرے حلقوم و گردن پہ تری شمشیر پھرتی ہی

غزل ۱۲۵

ای رشک پری دل کا جلانا نہین اچھا
ہم خاک نشینون کا ستانا نہین اچھا

سب خندہ زنی کرتے ہین روتا ہون صدیف
عاشق کو صنم اپنے رولانا نہین اچھا

دکھلاکے تجھے ماہ لقا چاندسا چہرہ
اسوقت میرے پاس سے جانا نہین اچھا

اغیار کی صحبت سے حذر چاہیے ظالم
یہ لوگ برے ہین یہ زمانہ نہین اچھا

مونس کی گلستان مین ابھی آنکھ لگی ہی
بلبل یہ ترا شور مچانا نہین اچھا

غزل ۱۲۶

تلاش یار مین ہی رہنما دل
لیے پھرتا ہی مجھکو جابجا دل

اسی کے ہجر مین روتا ہون دن رات
کہ جسنے ہنستے ہنستے لے لیا دل

نہوتا زلف پر گر یہ فدا دل
تو کیون ہوتا بلا مین مبتلا دل

بچائیگی قیامت تک محبت
مبارک ہو تمھین صاحب مرا دل

نہوتا واسطی یہ سوز غم مین
کہ ہوتا میرے پہلو مین ترا دل

غزل ۱۲۷

کوئی کب یاد کرتا ہی کسی کی
محبت چار دن ہی جیتے جی کی
نہ آئینگے تو کیا مرنے نہ دینگے
مصیبت اور ہی اک دو گھڑی کی
شب فرقت مین مرکز بچی جان
نئے سر سے خدا نے زندگی کی
یہ سب ہی پیارے قسمت کی خرابی
نکل پائی نہ کچھ ارمان جی کی
چلو سب مل کے اُنکو دیکھ آوین
بُری حالت ہی اسدم واسطی کی

غزل ۱۲۸

گلہ کیون ہجر مین اُسکا نہ کرتا
مثل سچ ہی کہ مرتا کیا نہ کرتا
زمین مین ناپتا ملکون مین پھرتا
نہ ملتے تم تو مین کیا کیا نہ کرتا
جو ہوتین قابل دیدار آنکھین
کبھی عاشق سے وہ پروا نہ کرتا
اُٹھاتا بار الفت کون سر پر
اگر مجھکو خدا پیدا نہ کرتا
نہوتا واسطی گر عشق پنہان
تو دل سینہ مین یون دھڑکا نہ کرتا

غزل ۱۲۹

پڑے ہو کیون قدر منہ لپیٹے ذرا بتاؤ تو حال دل کا
نہ منھ سے بولو نہ سر سے کھیلو کٹے گا کیونکر ملال دل کا
نہ تیغ ابرو کا ہمکو ڈر ہی نہ تیر مژگان کا کچھ خطر ہی
ہمیشہ سینہ یہان سپر ہی تو حوصلہ کچھ نکال دل کا
مین اُنسے گستاخ ہونگا جسدم تو پہلے مانگونگا لب کا بوسہ
وہ مجھسے بے شرم ہونگے جسدم تو پہلے ہوگا سوال دل کا
وہ زلف پیچان سے اُڑ چلا تھا تڑپ تڑپ کر پھڑک پھڑک کر
یہ دام چارون طرف سے لپٹا کہ پھنس گیا بال بال دل کا
نہ دل کو تیرا خیال ہردم تجھے بھی آتی ہی یاد اُسکی

ہے اُسکو ہر وقت یاد تیری تجھے بھی کچھ ہے خیال دل کا

تمھاری زلفین لٹک رہی ہین جو انمین ہوتا تو گر ہی پڑتا
تم اپنا جوڑا تو کھول ڈالو اسی مین ہے احتمال دل کا

پھرے ہین وہ ہمسے خیر بہتر ہم اُنسے ای قدر ہین مکدر
ہمین جہان مین نہ قحط دلبر اُٹھین نہ دنیا مین کال دل کا

غزل ۱۳۰

شب ہجران کی طولانی نہ پوچھو — جو گذری ہے مرے جانی نہ پوچھو
حقیقت کیا بتاؤن چشم نم کی — ہوا جاتا ہے دل پانی نہ پوچھو
نکلنے ہی نہین پاتے ہین گھر سے — عزیزون کی نگہبانی نہ پوچھو
بچایا لاکھ پر پھنس ہی گیا دل — دل نادان کی نادانی نہ پوچھو
برب کعبہ ممتاز حزین سے — کوئی حال پریشانی نہ پوچھو

غزل ۱۳۱

روٹھے ہین ہمسے آج اُنھین ہم منائینگے — کر کر کے منتین اُنھین گھر لیکے آئینگے
شکر خدا جنازے پہ میرے وہ آئینگے — اس آبرو سے خاک مین ہمکو ملائینگے
نالے ہمارے یونہین اگر سر اُٹھائینگے — سن لینا تم کہ عرش معلی ہلائینگے
جسدن ہمارے منھ سے وہ منھ کو ملائینگے — کیا کیا نہ پھر رقیب یہ سب منھ کی کھائینگے
ہمسے خدا نخواستہ وہ گر جدا ہوے — پھر کسطرح فراق کے صدمے اُٹھائینگے
اے دل ہون مین بھی تنگ ترے ہاتھ سے بہت — بہتر کرینگے تجھکو اگر وہ جلائینگے
پہلو مین ہو رقیب کے وہ گلبدن اگر — کیونکر نہ اُسکو دیکھ کے ہم خار کھائینگے
دیکھا ہے سینے چاہ ذقن رات خواب مین — تعبیر یہ ہے ہمکو کنوین وہ جھکائینگے
گر آنکھ اُنکی پھر گئی اپنا بھی دل پھرا — اب مل کے اور سے نیا نقشہ جمائینگے

زلفون کیطرح پیچ مین لائینگے وہ ہمکو
یونہین بگڑ بگڑ کے اگر وہ بنا ئینگے

یہ خوف ہی کہ ہووے نہ عالم سیاہ آج
زیر نقاب اپنا وہ چہرہ چھپا ئینگے

اُس گلبدن کے پھولون کا زیور پہننے سے
یہ کھل گیا کہ کوئی نیا گل کھلا ئینگے

دن رات جب رقیبون مین صحبت ہی آپکی
کاہیکو آپ ہمکو بھلا پھر بلا ئینگے

اخگر اُنھین تو شوق ہی دل کے جلانے کا
کاہیکو میرے حال پہ وہ رحم کھا ئینگے

غزل ۱۳۲

دیا رتبہ خدا نے کسکو یون جیسے جانانکو
جنان کو جنت الماوی کو کعبہ کو گلستان کو

جو آیا بام پر وہ نکل تو گردون پر ہوئی حیرت
قمر کو مشتری کو زہرہ کو مریخ و کیوان کو

مری اس تو گرفتاری سے ہر ایکیا کو شکایت ہے
رسن کو طوق کو زنجیر کو زندان کو دربان کو

کہانسے بھول کر ہم ترے کوچے مین جا بیٹھے
حیا کو آبرو کو دین کو دنیا کو ایمان کو

لیا تیری ادا نے لوٹ کر شہر و ولایت کو
حلب کو روم کو ری کو ختن کو چین و کنعان کو

نچھوڑا قتل سے تو نے کسی مذہب کو ای قاتل
یہودی کو نصاری کو برہمن کو مسلمان کو

سمجھتے کم ہین رتبے مین ہم اپنی چشم گریان سے
سمندر کو بن کو نیل کو جیحون کو عمان کو

شب وصل صنم مین یاد کرین کسکو روتا ہون
جبین کو رخ کو عارض کو دہن کو اور زنخدان کو

ترے رخسار و قد کے کب برابر ہم سمجھتے ہین
صنوبر کو سمن کو سرو کو لالہ کو ریحان کو

مرے اس درد دل نے کر دیا شرمندہ حکمت کو
ارسطو کو فلاطون کو لقومان اور لقمان کو

غزل ۱۳۳

صنما بسبب کرم یہان ترے ہین ہر ایک پہ مبتلا
کہ اگر الست بربکم تو ابھی سے کہے ابھی بلی

ہوس جمال حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم و تن
نہ وہ دن ترانی ادھر کی سن ارنی ہی کہہ تو سہی چلا

وہ جو محو وحشت نظارہ ہین ہی آہ جو کہ کہین نہ وہ
کہ السی تجلی نور نے ہین مثل طور دیا جلا

یہ جو کہتے کعبہ مین ہی تو فقط سو غلط ہی محض غلط
جدھر آنکھ اٹھا کے نظر کرون نظر آوے مجھکو وہ برملا

این کتاب ہمایون بہادر دیدہ سرنشار صاحب است

تجھے انشا اور تو کیا کہون جہان مین کوئی بھی فرق ہو | جو خدا کے نور سے پر نہو کہ محال وہر مین ہو خلائہ

غزل ۱۳۴

دل تڑپتا ہو صبح و شام پڑا
یاالٰہی یہ کس سے کام پڑا
گو نہ لیوے تو نام عاشق کا
اب تو منھ مین یہ سب کے نام پڑا
جان سے ہو گیا بدن خالی
جسم رہجائیگا تمام پڑا
قابل بیت کی نہین تو نہین
کب گلے آسکے یہ غلام پڑا
یار ایسا نہ پاویگا فدوی
دیکھ لینا گر اسکو کام پڑا

غزل ۱۳۵

دل گرفتار کیا کسنے کیا یار کیا
اب مجھے پیار کیا کسنے کیا یار کیا
ہم جو رہتے تھے سدا گوشۂ تنہائی مین
سر بازار کیا کسنے کیا یار کیا
آپ کثرت مین گیا گوشۂ وحدت سے نکل
عشق اظہار کیا کسنے کیا یار کیا
کسنے آگ مین ڈالا تھا خلیل اللہ کو
نار گلزار کیا کسنے کیا یار کیا
کون منصور تھا وہ جسنے انا الحق بولا
بر سر دار کیا کسنے کیا یار کیا

غزل ۱۳۶

قد ترا سرو روان تھا مجھے معلوم نہ تھا
گلشن دل مین عیان تھا مجھے معلوم نہ تھا
دھوپ مین غم کی عبث ہی گو جلایا افسوس
پیو کے سایہ مین امان تھا مجھے معلوم نہ تھا
خاک تیرے قدم پاک کی اے ماہ جبین
سرمۂ دیدۂ جان تھا مجھے معلوم نہ تھا
شب ہجرت کے اندھیرے سے بہت تنگ آیا تھا
رخ ترا نور فشان تھا مجھے معلوم نہ تھا
یار نے ابروے مژگان سے مجھے صید کیا
اُس کنے تیر و کمان تھا مجھے معلوم نہ تھا
سب جگہ ڈھونڈھ پھرا اسکو نہ پایا ہرگز
دل کے گوشہ مین مکان تھا مجھے معلوم نہ تھا
مین نے سمجھا تھا کہ اُس یار کا ہی نام و نشان
وہ تو بے نام و نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا

دل بیدل نے کہا تھا سو ہوا آج سراج	کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم نہ تھا

غزل ۱۳۷

عشق کا سا کبھی آزار نہ دیکھا نہ سنا	اس سے جیتا کوئی بیمار نہ دیکھا نہ سنا
تجھے جس بزم مین زنہار نہ دیکھا نہ سنا	ناچ اور راگ وہان یار نہ دیکھا نہ سنا
ہمدمو مین نے کبھی ردّ کلام واعظ	اسکے جز مصحف رخسار نہ دیکھا نہ سنا
عشق کی راہ مین نقش قدم و شور جرس	گاہ بہنے دم رفتار نہ دیکھا نہ سنا
چشم دارہتی ہین اور گوش برآواز قدم	عاشقون کو کبھی بیکار نہ دیکھا نہ سنا

غزل ۱۳۸

نہ رہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد	آکے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
کیا عجب ہے جو اٹھے مرقد لیلی سے صدا	میرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد
تیز رکھیو سر ہر خار کو اے دشت جنون	شاید آجاوے کوئی آبلہ پا میرے بعد
وہ ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن مین ہر صبح	پہلے مین جاتا ہون اور باد صبا میرے بعد
منھ پہ رکھ دامن گل رودینگے مرغان چمن	ہر روش خاک اڑائیگی صبا میرے بعد
اسلیے کرتا ہون مین چاک کفن کو اپنے	کون کھولیگا ترے بند قبا میرے بعد
جیتے جی قدر بشر کی نہین ہوتی پیارے	یاد آویگی تجھے میری وفا میرے بعد
لاش مجھ کشتۂ کاکل کی کوئی لٹکادو	تا نہووے کوئی محبوس بلا میرے بعد
جا کے کہدیوے کوئی خان کی زبانی اتنی	اب نہین آتے ہو پھر آوگے کیا میرے بعد

غزل ۱۳۹

جیتے جی جاؤن مین کیونکر کوئے جانان چھوڑکر	بلبل نالان کہان جائے گلستان چھوڑکر
کاوش غم دور ہو میرے دل ویران سے کیا	خار آتے ہین کہین صحرا کا دامان چھوڑکر
وصل جانان کسکی قسمت مین ہمیشہ ہے دلا	جاتی ہے اک روز آخر جسم کو جان چھوڑکر

ہو الہی وصل جنت مین بھی مجھکو یار کا
کب وہ انسان ہی جو مانگے حور انسان چھوڑکر

سر ٹپکتی پھرتی ہین ارواح سنگ وخشت سے
چل بسے ہین جسم کیا کیا قصر و ایوان چھوڑکر

زاہدا کیونکر کرون مین ترک یہ دنیا ہی وہ
سیر کو آئے تھے آدم باغ رضوان چھوڑکر

کوے قاتل کو چلے وحشت مین یون صحرا سے ہم
بھاگتے ہین جسطرح سے تیر میدان چھوڑکر

مرگیا کیا ناسخ میکش جو سارے مےفروش
مسجدون مین بیٹھے ہین وہ اپنی دوکان چھوڑکر

غزل ۱۴۰

وہ جو زندگی مین نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلق
یہ قلق ہی کیسا کہ ہی ستم گئی جان پر نگیا قلق

کسی کے خرام کی یاد مین تہ خاک بھی یہ رہا قلق
کہ زمین کو زلزلہ آئے ہی جو لٹا وے مجھکو ذرا قلق

بُرا حال پہلے تو دلکا تھا غرض ابتو جان پر آبنی
یہ عذاب مرگ ہی یا طپش یہ خدا کا قہر ہی یا قلق

یہ کہان کی جی کو بلا لگی مری ہاے کیونکہ ہو زندگی
کوئی کیا جیے جو ہوا یک سا شب و روز صبح و مسا قلق

نہین چاہ میری اگر اُنھین نہین راہ دل مین تو کسلیے
مجھے روتے دیکھ کے رو دیا ہی ذرا حال سُنکے ہوا قلق

غم ہجر یار کے ہاتھ سے شب و روز ہون مین عذاب مین
یہ ہمیشہ ایک نئی طپش ہی مدام ایک نیا قلق

کہا جان بلب ہون جو آسے تو مری زندگی ہی تو یہ کہا
ترے جینے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا مجھے کیا قلق

غزل ۱۴۱

کوئی اس دام محبت مین گرفتار نہو
ای خدا یہ تو کسی بندے کو آزار نہو

سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ نہان
سانس لیتے مین کوئی شخص گنہگار نہو

نالۂ مرغ چمن نے اسے بیخواب کیا
مجھے ڈر ہی کہ خفا مجھسے وہ دلدار نہو

آج ہی دھوم اسیران قفس آتے ہین
جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو

بخت بیدار اگر خواب مین مجھکو یاد سے
تو وہ پھر تا بقیامت کبھی بیدار نہو

غزل ۱۴۲

ڈرتا ہون جدا مجھسے وہ دلدار نہو جاے
یہ زندگی میری کہین دشوار نہو جاے

دفنا یو ہرگز نہ مری لاش کو یارو
جب تک کہ جنازے پہ مرا یار نہو جاے

ساقی تو اسے جان کے مت کیجیو مدہوش
ایسا تو نشا لی کہین سرشار نہو جاے

ڈرتا ہون تری شوخ شرارت سے پری و
ایسا نہ کہین تو سر بازار نہو جاے

ای موج تجھے خوف نہین کیا دل وحشی
الفت مین کسی بت کی گرفتار نہو جاے

غزل ۱۴۳

عشق ہی دام بلا زلف پریشان مددے
راہ بھولا ہی یہ دل خضر بیابان مددے

ہجر مین یار کے پھرنا ہی مجھے کوہ و دشت
پا برہنہ ہی مرا خار مغیلان مددے

تیغ ابرو نے تری مجھکو کیا ہی گھایل
نیم بسمل نہ رہون خنجر مژگان مددے

سرخ چہرے پہ جو کھایا پان وہ آیا قاتل
خون کرنے کو مرے خاک شہیدان مددے

جوش دیوانگی ہی مجھپہ سراپا فانی
ہاتھ کھنے مین نہین چاک گریبان مددے

غزل ۱۴۴

بتا دین ہم تمھارے عارض و کاکل کو کیا سمجھے
اسے ہم سانپ سمجھے اور اسے من سانپ کا سمجھے

یہ کیا تشبیہ بیہودہ ہی کیون موذی سے نسبت دین
سمن عارض کو اور کاکل کو سنبل کی جٹا سمجھے

نباتات زمین سے اسکو کیا نسبت معاذ اللہ
ہما عارض کو اور کاکل کو سنبل کی جٹا سمجھے

غلط ہی ہو گئی تشبیہ یہ بھی ایک طائر سے
اسے برق اور اُسے ساون کی ہم کالی گھٹا سمجھے

گھٹا اور برق کیا ہی کیون گھٹا کر اُسکو نسبت دین
اسے ظلمات اُسکو چشمۂ آب بقا سمجھے

جو کہیے یہ فقط مقصود تھے خضر و سکندر کے
ید بیضا اسے اور اُسکو موسی کا عصا سمجھے

جو اس تشبیہ سے بھی داغ دل دونون پہ آیا ہی
اسے قندیل کعبہ اُسکو کعبہ کی ردا سمجھے

جو یہ تشبیہ پسند خاطر والا نہو تو پھر
اسے وقت نماز صبح اور اُسکو عشا سمجھے

حقیر ان ساری تشبیہون کو رد کر کے یہ کہتا ہی
سویدا اسکو سمجھے اور اُسے نور خدا سمجھے

غزل ۱۴۵

یہی کہتی تھی لیلی پردہ نشین نہین کھاتی ادب سے خدا کی قسم
غم قیس سوا مجھے کچھ نہین غم اُسی کشتۂ ناز و ادا کی قسم

رُکا پایا جو لیلی نے مجنون کا جی کہا کیون ہو خفا مرے سرو سہی
نہ تو مین نے کسی سنگ بات ہی کی۔ مجھے میری ہی شرم و حیا کی قسم

مرے گریہ سے جاوے ہی صبر و سکون مرے اشکون سے ٹپکے ہی قطرۂ خون
ارے چین نہین مجھے پیارے کبھون مجھے اس تری مہر و وفا کی قسم

شب ہجر مین اشکون کا خون بہا اُسے دیکھ کے رنگ شفق کا اوڑا
نہین اسمین مبالغہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگ حنا کی قسم

ترے کشتۂ غم کا ہی حال تبہ یہی کہیو جو جانا ہو تیرا اُدھر
تجھے قاصد موج نسیم سحر مرے ہجر کی شب کی بکا کی قسم

کبھی کہتا تھا قیس غزالون سے جا کہو ناقہ ادھر سے کدھر کو گیا
کبھی کہتا تھا تو ہی بتا دے صبا تجھے لیلی کی زلف دوتا کی قسم

کبھی ساغر وصل نہ مین نے پیا کبھی زخم جگر کو نہ مین نے سیا
غم و رنج و تعب کو عزیز کیا مجھے عشق کے جور و جفا کی قسم

نہ تو پائی ہوس کبھی پھولون کی بو نہ تو بیٹھا ہون مین کبھی بر لب جو
نہ تو بیکلی دل کی گئی ہی کبھو مجھے پیارے کی اپنے وفا کی قسم

غزل ۱۴۶

مزا وصال صنم کا اٹھائیگا پھر کیا
ڈرا جو ہجر سے وہ دل لگائیگا پھر کیا

کسیکی زلف کی جانب جو کھنچ رہا ہی دل
بلاے تازہ مرے سر پہ لائیگا پھر کیا

الٰہی خیر ہو کیون جوش پر ہی دیدۂ تر
کسیکے عشق کا طوفان اٹھائیگا پھر کیا

بتون کے کوچے سے بہر خدا نکل ای دل
یہان جو بیٹھا ہی صدمے اٹھائیگا پھر کیا

ازل سے یان خط قسمت کی جا ہی نقش قلم
مٹے ہوے کو مقدر مٹائیگا پھر کیا

وہ دم حسینون کا بھرتا ہی ہو چکی مری زیست
جو خود مریگا کسیکو جلائیگا پھر کیا

دکھایا زیست مین جسنے نہ منھ اامانت کو
ہبس وصال وہ تربت پہ آئیگا پھر کیا

غزل ۱۴۷

یہی دل کو قلق رہا زیر زمین نہ موے پہ بھی رنج و الم سے چھٹے
جنھین چھوڑتے تھے اکدم نہ کبھی تا حشر غضب ہی وہ ہمسے چھٹے

کرے پیچ ہزار طرح کے بشر یہ نہ دل خم زلف صنم سے چھٹے
چھٹ جاے جو ایسی بلاسے کوئی تو خدا ہی کے فضل و کرم سے چھٹے

ہو کیون نہ ہمین مرنے کی خوشی کہ لحد مین فراق کے غم سے چھٹے
آفت سے چھٹے ایذا سے چھٹے ہر وقت کے رنج والم سے چھٹے

صیاد کے جب پھندے مین پھنسے مرنے کا بہانا ہمنے کیا
ہمدم یہ پھڑکنے کی ہی جگہ ہم دام مین آکر دم سے چھٹے

صحبت مین تن و جان کے ای دل جو نیک کے مزے سب حاصل تھے
کیا تفرقہ ڈالا اجل نے بہم دم ہمسے چھٹا ہم دم سے چھٹے

ہر طرح امانت مشکل ہی کوئی نہین شکل رہائی کی
ہستی کے وہ دام مین آکے پھنسے جو لوگ کہ قید عدم سے چھٹے

غزل ١٤٨

زلف مین پھنسکے نہ مرغ دل مضطر چھوٹے
کسطرح بال کے پھندے سے کبوتر چھوٹے

جان مضطر کو بن اُس سرو کے کیونکر ہو قرار
ہی بڑا قہر جو قمری سے صنوبر چھوٹے

آبرو اپنی گئی داغ حسینون کو لگا
عشقبازی مین جو پوچھو تو برابر چھوٹے

مرغ دل پنجۂ مژگان سے رہا ہو کیونکر
کسطرح باز کے چنگل سے کبوتر چھوٹے

غرق ہی بحر تفکر مین امانت دن رات
طبع سے گوہر مضمون کوئی کیونکر چھوٹے

غزل ١٤٩

شب فرقت مین نالون نے جہان سر پر اُٹھایا ہی
زمین کو زلزلہ ہی آسمان چکر مین آیا ہی

حساب آب ودانہ حشر مین ہوگا تو کہدونگا
پیا ہی عمر بھر خون جگر غم مین نے کھایا ہی

شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر بدخشان مین
لب رنگین پہ مسّی مل کے اُسنے پان کھایا ہی

مری تربت پہ تانا چاندنی مین کیون ہی ستمگر
یہ کسنے چادر مہتاب مین دھبا لگایا ہی

نہین بیوجہ پیہم ہچکیان آتی ہین فرقت مین
کسی محبوب کو تو اے امانت یاد آیا ہی

غزل ١٥٠

دل مرا سیر چمن سے نہوا شاد کبھی
لیگیا باغ مین بھولے سے نہ جلاد کبھی

زندہ جبتک ہین ہم اے جان جفائین کرلو
یون سہیگا نہ تمھاری کوئی بیداد کبھی

ستم ایجاد تجھے ہمنے بنایا جانی
اسطرح دل سے ستم ہوتے تھے ایجاد کبھی

ہوگا تب جال مین بلبل کا پھنسا نا معلوم
آئیگا موت کے پھندے مین جو صیاد کبھی

بلبلو کسکو دکھاتی ہو عروج پرواز
ہم بھی اس باغ مین تھے قید سے آزاد کبھی

ہین قیامت بت بے شرم وحیا کی باتین
کبھی کہتا ہی امانت مجھے استاد کبھی

غزل ۱۵۱

دل ناداں تجھے آزار ہوا خوب ہوا
دام گیسو میں گرفتار ہوا خوب ہوا

ایک کافر کی محبت نے بھلایا سکو
بدلے تسبیح کے زنار ہوا خوب ہوا

یہ سزا ہی دل ناداں کی نمانا کہنا
نرگسیں چشم کا بیمار ہوا خوب ہوا

بار منت کا مرے کون اٹھاتا سر پر
وہ نہ اپنا کبھی غمخوار ہوا خوب ہوا

ناصحا مجھسے تجھے کوئی سروکار نہیں
میں جو رسوا سر بازار ہوا خوب ہوا

روز کے جھگڑے سے ہمنے بھی فراغت پائی
اسکو ملنے سے بھی انکار ہوا خوب ہوا

خوف محشر کا نہیں دل میں ہی کچھ میرے خلیل
رہنما حیدر کرار ہوا خوب ہوا

غزل ۱۵۲

ترا یہ حسن و جوبن رہے رہے نہ رہے
یہ نو بہار یہ گلشن رہے رہے نہ رہے

یہ چار دن کی جوانی بہت غنیمت ہی
ترا یہ رنگ و روغن رہے رہے نہ رہے

جو قتل مد نظر ہی تو پھیر بھی خنجر
جھکی ہوئی مری گردن رہے رہے نہ رہے

یہی ہی اشک فشانی تو صبر ہی کیسا
ہجوم سیل سے خرمن رہے رہے نہ رہے

تجھی کو ہاتھ لگی واسطی نشست ردیف
کہیگا کیا کوئی دشمن رہے رہے نہ رہے

غزل ۱۵۳

رخ روشن ترا قرآن ہی اللہ اللہ
ای صنم میرا یہ ایمان ہی اللہ اللہ

شیخ کو کعبہ بھلایا ہی برہمن کو دیر
وہ تری زلف پریشان ہی اللہ اللہ

وصل دلبر میں بھی آرام نہ ہووے حاصل
عاشقی کی یہی پہچان ہی اللہ اللہ

ترچھی چتون سے وہ پھر دیکھتے ہیں آج دلا
قتل کا کسکے یہ سامان ہی اللہ اللہ

عشق نے اسکے فقط مجھ میں نہیں کی تاثیر
جسنے دیکھا وہ پریشان ہی اللہ اللہ

ای خلیل ایسی کہاں تیرے سخن میں لذت
شاہ نسنا دم کا یہ فیضان ہی اللہ اللہ

۱۵۱ء

غزل ۱۵۴

گئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہیں دل کو میرے قرار ہے
کرون اس ستم کا مین کیا بیان میرا غم سے سینہ فگار ہے

یہ رعایا ہند تبہ ہوئی کہو کیسی اپنے جفا ہوئی
جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابل دار ہے

یہ کسی نے ظلم بھی ہے سنا دیا پھانسی لاکھون کو بیگنہ
وے کلمہ گویون کیطرف سے ابھی دل مین انکے غبار ہے

نہ تھا شہر دہلی یہ تھا چمن کہو کسطرح کا یہان تھا امن
جو خطاب تھا وہ مٹا دیا فقط اب تو اجڑا دیار ہے

یہان تنگ حال جو سبکا ہے یہ کرشمہ قدرت رب کا ہے
جو بہار تھی سو خزان ہوئی جو خزان تھی اب وہ بہار ہے

شب و روز پھولون مین جو تلین سہین خار غم کو وہ کب
گلے طوق پانون مین بیڑیان کہا گل کے بدلے یہ خار ہے

کبھی شہر خلد سے کم نہ تھا اسی جا کسیکو الم نہ تھا
چلی اب خزا انکی یہ کیا ہوا نہ وہ رنگ ہے نہ بہار ہے

سبھی جا وہ ماتم سخت ہے کہو کیسا یہ گردش وقت ہے
نہ وہ تاج ہے نہ وہ تخت ہے نہ وہ شاہ ہے نہ دیار ہے

ہے ظفر تجھے غم حشر کیا جو خدا نے پوچھا تو برملا
ہمین ہے وسیلہ رسول کا وہ ہمارا حامی کار ہے

غزل ۱۵۵

فرقت مین ہم کیا کیے نالے تمام رات
چبھتے رہے کلیجے مین بھالے تمام رات

یاد آ گیا کسیکا یہ کہنا غضب ہوا
کمبخت آج اور ستائے تمام رات

زلفین ہٹین نہ چہرۂ مہرو سے ایک دم
اس چاند مین پڑے رہے ہالے تمام رات

ہوتی ہے کسطرح بسر اوقات کیا کہین
زاری تمام روز ہے نالے تمام رات

کس وقت اُنسے کیجیے مطلب کی گفتگو
رہتے ہین گرد چاہنے والے تمام رات

ہم چھیڑنے سے باز نہ آئینگے اے صنم
جو تیرے دل مین آئے سنائے تمام رات

غزل ۱۵۶

دیکھتے ہین واللہ اسکو دل کے ہم کاشانے مین

ڈھونڈھتے ہین دن رات جسے سب مسجد اور بتخانے مین

دھوکھا ہم نہین کھانے کے تو لاکھ چھپا ... اپنے تئین

تیری ہی ہی یہ جلوہ گری سب لبستی اور دیرانے مین
فرق نہین اسمین کچھ بھی گر جھوٹ کہون تو کافر ہون
دیکھ رہا ہون شکل کسیکی اپنے اور بیگانے مین
عشق و محبت جیسا یار و شمع سے ہی پروانے کو
عاشق ہو تو ایسا ہو کچھ خوف نہین جل جانے مین
زنہار خلیل آگاہ نتھے ہم عشق و محبت کیا شی ہی
چھین لیا دل آہ کسی نے دھوکے سے یارانے مین

غزل ۱۵۷

مین نے تمکو دل دیا تمنے مجھے رسوا کیا
مین نے تمسے کیا کیا اور تمنے مجھسے کیا کیا
کشتۂ نازبتان روز ازل سے ہون مجھے
جان کھونے کے لیے اللہ نے پیدا کیا
آنکھ عاشق کی کہین پھرتی ہی اے وعدہ خلاف
دیکھے مین مرتے مرتے سوے در دیکھا کیا
دلبرون مین ہیہ فا میری وفا کی دھوم ہی
بوالہوس سے کیون کہا تھا راز جو افشا کیا
کیا خجل ہون اب علاج بیقراری کیا کرون
دھر دیا ہاتھ اسنے دلپر تو بھی دل دھڑکا کیا

غزل ۱۵۸

عدم مین رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکر ستم نہوتا
جو ہم نہوتے تو دل نہوتا جو دل نہوتا تو غم نہوتا
وصال کو ہم ترس رہے تھے جواب ہوا تو مزا نپایا
عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اسکو رنج و الم نہوتا
مگر رقیبون نے سر اٹھایا کہ یہ نہوتا تو بیمروت
نظر سے ظاہر حیا نہوتی حیا سے گردن مین خم نہوتا
ہوا نہ ترقی جمال کو ہی یہان محبت ہی روز افزون

شریک زیبا تھا بوالہوس بھی جو بیوفائی مین کم ہوتا
ہوا مسلمان مین اور ڈرسے نہ درس واعظ کو سن کے مومن
بنی تھے دو زرخ بلا سے لیکن عذاب ہجر صنم ہوتا

غزل ۱۵۹

کھا گیا جی غم نہان افسوس — کھل گئی غم کے مارے جان افسوس
مرے مرنے سے بھی وہ خوش ہوا — جی گیا یون ہی رایگان افسوس
گل داغ جنون کھلے بھی نہ تھے — آگئی باغ مین خزان افسوس
موت بھی ہو گئی ہی پردہ نشین — راز رہتا نہین نہان افسوس
تھا عجب کوئی آدمی مومن — مرگیا کیا ہی نوجوان افسوس

غزل ۱۶۰

سرمہ گین آنکھ سے تم نامہ لگاتے کیون ہو — خاک مین نام کو دشمن کے ملاتے کیون ہو
گرم جولان مرے مدفن پہ تم آتے کیون ہو — اپنے دل سوختہ کی خاک اڑاتے کیون ہو
جنسے منظور وفا ہی ہو جفا بھی اُنپر — مجھسے کچھ کام تمہین ہی تو ستاتے کیون ہو
توڑنا جان کا ہو جائیگا دشوار آخر — چارہ ساز دم ہی امید بندھاتے کیون ہو
کھل گیا عشق صنم طرز سخن سے مومن — اب چھپاتے ہو عبث بات بناتے کیون ہو

غزل ۱۶۱

وہ جو ہمسے تمسے قرار تھا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ جو لطف مجھپہ تھا بیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پہ
مجھے سب ہی یاد ذرا ذرا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ نئے گلے وہ شکایتین وہ مزے مزے کی حکایتین

وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی بیٹھے سب مین جو روبرو تو اشارتون مین ہی گفتگو
وہ بیان شوق کا برملا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہوے اتفاق سے گر بہم تو وفا جتانے کو دمبدم
گلۂ ملامت اقربا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی ہم مین تم مین بھی چاہ تھی کبھی ہمسے تمسے بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ بگڑنا وصل کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا
وہ نہین نہین کی ہر ان صدا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
مین وہی ہون مومن مبتلا تمھین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

غزل ۱۶۲

خوشی نہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی
خبر ہو لاش پہ اُس بیوفا کے آنے کی

چلی ہی جان نہین تو کوئی نکالو راہ
تم اپنے پاس تک اس مبتلا کے آنے کی

خیال زلف مین خود رفتگی نے قہر کیا
امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی

کرون مین وعدہ خلافی کا شکوہ کس کس سے
اجل بھی رہگئی ظالم سُنا کے آنے کی

مجھے یہ ڈر ہی کہ مومن کہین نہ کہتا ہو
مری تسلی کو روز جزا کے آنے کی

غزل ۱۶۳

دفن جب خاک مین ہم سوختہ ساماں ہونگے
فلس ماہی کے گل شمع شبستان ہونگے

ناوک انداز جدھر دیدۂ جانان ہونگے
نیم بسمل کئی ہونگے کئی بیجان ہونگے

صبر یارب مری وحشت کا پڑیگا کہ نہین
چارہ فرما بھی کبھی قیدی زندان ہونگے

داغ دل نکلینگے تربت سے مرے جون لالہ
یہ وہ اخگر نہین جو خاک مین پنہان ہونگے

پھر بہار آئی وہی دشت نوردی ہوگی
پھر وہی پانون وہی خار مغیلان ہونگے

عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن
آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے

غزل ١٦٤

کشتۂ حسرت دیدار ہین یارب کسکے
نخل تابوت مین جو پھول لگے نرگس کے

کس پریرو سے ستمگر سے ملا دل افسوس
کس پہ دیوانہ ہوا ہوش گئے ہین اسکے

لذت مرگ سے ہجران مین وہ عاجز کہ خدا
یہ مزا ہو نہ نصیبون مین کسی بیکس کے

کیون نہ ہم شمع کے مانند جلین دور رکھے
جب عدو باعث گرمی ہون تری مجلس کے

یار مومن سے بھی ہین مدعی طبع روان
واہ افکار تران از مغزِ یابس کے

غزل ١٦٥

یعقوب سان جو آنکھون مین عالم سیاہ ہی
کس یوسف عزیز کی اس دل کو چاہ ہی

ہم ایسے خاکسارون کی کب تمھکو چاہ ہی
جاروب کش گلی کا ترے بادشاہ ہی

دعوی عبث عبث ہی مسیحائی کا تجھے
اتیو مریض عشق کی حالت تباہ ہی

ہو جائینگے گناہ مرے عفو حشر مین
مجھپر بھی جو یہ لطف و کرم کی نگاہ ہی

کیون ہمسے بیقصور بگڑتے ہو اے حضور
بوسہ کا مانگنا نہین کوئی گناہ ہی

اس جا جو تمنے ذبح کیا مجھکو بے قصور
یہ قتلگاہ میرے لیے عیدگاہ ہی

گیسو کو رخ پہ دیکھکے کہتی ہی ساری خلق
یہ گنج حسن ہی تو وہ مار سیاہ ہی

آنکھین دکھاکے طائر دل کرلیے شکار
کیا صید گاہ یار کی تیر نگاہ ہی

قاتل نہین ضرورت شمشیر آبدار
کافی ہمارے واسطے تیغ نگاہ ہی

کیونکر نہ آہ آہ کرے اخگر حزین
تجھسے فراق یار خدا کی نگاہ ہی

غزل ١٦٦

بہار آئی چمن مین رنگ بدلا باغ عالم کا — چلی پھر اپنے وحشت کی ہوا پھر داغ دل چمکا
خیال قامت جانان مین پتلا ہون زبس غم کا — گمان سرو گلستان پر ہی مجھکو نخل ماتم کا
نہین بھولا مجھے شرما کے اُسکا وصل مین کہنا — اُتارے قبر مین ہمکو جو کھولے بند محرم کا
مزاج اُسکا نکیونکر نالۂ بلبل سے برہم ہو — نزاکت سے ڈوپٹہ بار ہو جس گل کو شبنم کا
اسیر دام الفت پھر ہوئے تم آج کل عاشق — پڑا پھندا گلے مین حلقۂ گیسوے پرخم کا

غزل ۱۶۷

کب سر سے دل کو خیال رخ جانان نہوا — جلوہ گر کب میرے گھر مین مہ تابان نہوا
کونسا دل ہی نہین جسمین محبت تیری — کون کافر تری الفت مین مسلمان نہوا
دشمنی کسنے نہ کی مجھسے تری الفت مین — ای پری کون مری جان کا خواہان نہوا
کیون ہٹا جاتا ہی قاتل مجھے بسمل کرکے — لطف کیا خون سے جو دامن ترا افشان نہوا
بوسۂ لب مجھے اُسنے کبھی عاشق نہ دیا — شکر کرتا ہون کہ شرمندۂ احسان نہوا

غزل ۱۶۸

دل پردہ نشینون سے لگانا نہین اچھا — کوچے مین پری رویون کے جانا نہین اچھا
رخ چاند سا زلفون مین چھپانا نہین اچھا — ای جان یہ اندھیر مچانا نہین اچھا
پردے کو اُٹھا کر مجھے صورت بھی دکھا دو — قالی فقط آواز سنانا نہین اچھا
گو آگ لگی دل مین مگر ضبط ہی لازم — ای شمع یہ اشکون کا بہانا نہین اچھا
سوئے ہین شب وصل کے جاگے ہوے عاشق — ای مرغ سحر شور مچانا نہین اچھا

غزل ۱۶۹

کیا پوچھتے ہو تم کہ محبت مین کیا دیا — دی جان اُس پری کو جدا دل جدا دیا
تیری صدا نے چین نہ ای دلربا دیا — سوتے ہوؤن کو خواب اجل سے جگا دیا
رو دیا کبھی جو یاد مین اُس بحر حسن کے — آنکھونسے مین نے اشک کا دریا بہادیا

بیگانون کی خبر نہ یگانون کا ہوش ہی
سبکو تمھارے عشق مین دل سے بھلا دیا

سمجھا نہ کچھ کہ فہر ہی چاہِ ذقن کا عشق
دانستہ مین نے دل کو کنوین مین گرا دیا

کھوسے نہین سماتے ہو کل رات سے جو تم
عاشق تباؤ تو تمھین اُس گل نے کیا دیا

غزل ۱۷۰

کیسکی زلف مین گر بھول کر بھی دل اٹکا
تو مرتے مرتے بچا پھر اُٹھایا وہ جھٹکا

مقام امن و امان جانیو نہ منزل عشق
گھڑی گھڑی ہی یہان خوف دمبدم کھٹکا

سوائے جرم محبت قصور ہی نہ گناہ
مجھے سبب نہین کھلتا تری رکاوٹ کا

ہوے تھے وہ ابھی راضی خدا خدا کرکے
جھجھک کے ہٹ گئے یکبار جو سُنا کھٹکا

ہٹے نہ معرکۂ عشق سے قدم عاشق
اڑے رہو کہ اسی مین ہی نام جیوٹ کا

غزل ۱۷۱

بہار آئی خیال آیا مجھے پھر خوش جمالون کا
لگی پھر آگ سینے مین ہوا پھر خوف نالونکا

قلق سے دم ہی یان اُلجھا ہوا آشفتہ حالونکا
اُدھر پھندا پڑا ہی پانون مین زلفون کے بالونکا

ترا مجنون اسی جانب تڑپتا ہوگا اے لیلی
یہ غل زنجیر کا جس دشت مین ہی شور نالونکا

کہان اُترے کہان مسکن کیا معلوم نہین کھلتا
پتا پایان کس سے پوچھین ہم عدم کے جانے والونکا

گران ہی گوش گل ناحق چمن مین غل مچاتے ہو
نہین یان سُننے والا کوئی بلبل تیرے نالونکا

جگر کے داغ سے ہر دم دھوان پیچیدہ اُٹھتا ہی
ہماری جان لیگا عشق گھونگر والے بالونکا

غزل ۱۷۲

چہچہے کرتے ہین مرغان خوش الحان کیا کیا
وجد مین لاتا ہی بلبل کو گلستان کیا کیا

عشق گل مین کوئی بلبل جو فغان کرتی ہی
ڈھونڈھتا ہی تجھے میرا دل نادان کیا کیا

درد فرقت مین کسی نے نہ خبر بھی پوچھی
مثل بیمار کراہا دل نالان کیا کیا

سوزش داغ جنون وحشت مین کیونکر کم ہو
آگ بھڑکاتے ہین یہان غول بیابان کیا کیا

خاک مین ملگئے ای حیف ترے ہاتھون سے
دل غمگین مین بھرے تھے مرے ارمان کیاکیا

بعد مردن بھی نہ بھولون گا وہ دیوانہ ہون
یاد آئیگا مجھے خانۂ زندان کیا کیا

پھر دکھائے کہین اللہ مجھے ای عاشق
یاد آتا ہی مزارِ شہ ذیشان کیا کیا

غزل ۱۷۳

موت اُسکی ہی جو شخص ہی بیمار محبت
عیسیٰ سے بھی جاتا نہین آزار محبت

مارا مجھے قاتل نے تو ہر سو یہ ہوا غل
لو قتل ہوا آج گنہگار محبت

وحشت ہو کہ سودا ہو وفا ترک نہو گی
ہون خادم دیرینۂ سرکار محبت

معشوقون کو کیا کام بھلا مہر و وفا سے
نادان ہی جو اُنسے ہو طلبگار محبت

یارب نہ خزان آئے کبھی باغ جہان مین
سرسبز ہمیشہ رہے گلزار محبت

رخ زرد ہی تن زار ہی تر چشم ہی لب خشک
کیونکر نہ کہین سب مجھے بیمار محبت

ہمت نہ کبھی ہار یو عاشق یہ رہے یاد
ہر مرد وہی جس سے اُٹھے بار محبت

غزل ۱۷۴

روا نہین یہ جفائین خدا سے ڈر صیاد
عبث نہ باندھ میرے قتل پر کمر صیاد

ستاؤن گر تجھے درد دل و جگر صیاد
یقین ہی شام سے تو روئے تا سحر صیاد

بیان مین کس سے کرون حال کون سنتا ہی
کسے دکھاؤن مین بیتابی جگر صیاد

اسیر کنج قفس ہون مین اتنی مدت سے
کبھی مرا بھی گلستان مین تھا گذر صیاد

بہت برا ہی ستانا کسیکا ای ظالم
نہ ذبح کر مجھے للہ در گذر صیاد

سناؤن کسکو پسیجیگا سنکے دل کسکا
مرے تو نالون کا جاتا رہا اثر صیاد

چھٹا ہی جبسے چمن کچھ نہ پوچھ حال مرا
کہ رخ ہی زرد ہین خشک چشم تر صیاد

چمن مین رہنے دے بلبل کے آشیانے کو
اُجاڑنا نہین اچھا کسیکا گھر صیاد

اسیر دام بلا کرکے مجھکو ای عاشق
ہوا ہی آج خوشی دل مین کسقدر صیاد

غزل ۱۷۵

جاؤ تم میری جان خدا حافظ
صبح غم ہی عیان خدا حافظ

جان نثارون کا کوے قاتل مین
آج ہی امتحان خدا حافظ

دل بچیگا نہ اب کسی صورت
اشک خون مین روان خدا حافظ

نہین معلوم اب ہمین صیاد
لیکے جاسے کہان خدا حافظ

رہگئے ہم تو دشت غربت مین
جاؤ اے ہمرہان خدا حافظ

آج وہ شوخ کہہ گیا عاشق
تو ہی اب نیمجان خدا حافظ

غزل ۱۷۶

زلفون مین جا پھنسا ہوا ثابت خطاے دل
چھوٹے نہ دام سے یہی اب ہی سزاے دل

فرقت مین یار کے ہی یہ ہر دم دعاے دل
خالق کرے کسیکا کسی پر نہ آے دل

پیارے یہ دے بتا کہ وہ جادو ہی کون سا
قابو مین آپ لاتے ہین جس سے پراے دل

مشہور ہی جہان مین کہ دل کو ہی دل سے راہ
پھر کیون تمھارا دل نہوا آشناے دل

مجنون نے اسیر رہے در بدر پھرے
اسکی سزا یہی ہی جو تمسے لگاے دل

بالکل وفا نہ مہر و محبت نہ دلبری
پھر کس امید پر کوئی تمسے لگاے دل

دیکھو نہ بھولکے رکھو قدم کوے یار مین
یان اور کچھ نظر نہین آتا سواے دل

اک دن وصال یار نہ عاشق ہوا نصیب
کیونکر نہ صدمۂ شب فرقت اٹھاے دل

غزل ۱۷۷

کسنے دیکھی ہین زمانے مین وہ پیاری آنکھین
چشم نرگس سے بھی بہتر ہین تمھاری آنکھین

جسپہ کی ایک نظر جان سے مارا اسکو
کیون نہ کہیے تری آنکھون کو شکاری آنکھین

دیکھیے کب نظر آتا ہی وہ خورشید جمال
راہ تکتی ہین کئی دن سے ہماری آنکھین

نامہ بر دیکھیے آتا ہی کب اس گلرو کا
نگران صورت نرگس ہین ہماری آنکھین

قابل دید کہان دیکھین کسے ای عاشق ۔ اب نہ وہ ہم ہی رہے اور نہ ہماری آنکھین ہے

غزل ۱۷۸

رخ دکھاؤ ہمین ترساؤ نہین ہے ۔ عارض حسن پہ اتراؤ نہین
جان بلب دیکھ کے آہین نہ کرو ۔ تم کلیجہ مرا سلگاؤ نہین
آتش دل ابھی سے بھڑکیگی ۔ اس دبی آگ کو بھڑکاؤ نہین
کچھ نہین تمکو محبت میری ۔ جانتا ہون مین قسم کھاؤ نہین
تم زبان سے مجھے جو چاہو کہو ۔ گالیان غیر سے دلواؤ نہین
مین ہون یا تم ہو یہان اور ہی کون ۔ آؤ آغوش مین شرماؤ نہین
کیون دکھاتے ہو میرا زخم جگر ۔ جسمین بخیہ ہو یہ وہ گھاؤ نہین
تھا مقدر مین جو ہونا وہ ہوا ۔ دل کو کھویا ہے تو پچھتاؤ نہین
اچھے ہو جاؤ گے جلدی عاشق ۔ مرض عشق سے گھبراؤ نہین

غزل ۱۷۹

بھلا ہو تیرا ای ساقی رہے آباد میخانہ ۔ مئے گلرنگ سے بھردے فقیرون کا بھی پیمانہ
کہون کیا تجھسے ای زاہد مرا مشرب ہی رندانہ ۔ کبھی جاتا ہون کعبہ کو کبھی مین سوے بتخانہ
میرا بھی قصد ہی صحرا نوردی کا مبارک ہو ۔ کوئی کہدے یہ مجنون سے کہ اور آتا ہی دیوانہ
سوال بوسۂ لب پر نکیون نکر منھ پھرائین وہ ۔ مری عادت فقیرانہ مزاج اُنکا امیرانہ
پسند آئے نہ کیون عاشق مزاجون کو یہ ای عاشق ۔ کلام اپنا ہی رندانہ غزل اپنی ہی مستانہ

غزل ۱۸۰

کرون تعریف کیا زلف رسا کی ۔ یہ ہی اُڑتی ہوئی ناگن بلا کی
سنبھالا ہوش جب اُس سنگدل نے ۔ مجھی پر مشق کی پہلے جفا کی
جہانتک جی مین آئے ظلم کیجے ۔ سنونگا مین کبھی صاحب سے شاکی

گئے سب چھوڑ کر دل سوز مجھکو	فقط اک شمع تربت پر جلا کی
یہی جاری ہی فرقت مین زبان پر	کوئی صورت دکھاوے دلربا کی
مرا جانا ہو کب تک دیکھون عاشق	ہی نیت روضۂ خیر الوراکی

غزل ۱۸۱

تڑپ رہا ہون مین جسکے فرقت مین اُسکو مطلق خبر نہین ہی
یہ کیسے نالے ہین میرے یارب کہ جنمین کچھ بھی اثر نہین ہی
نقاب رخ سے اُٹھا دو صاحب جمال اپنا دکھا دو صاحب
نہ خوف کو دل مین جا دو صاحب یہان کوئی بد نظر نہین ہی
کرون زبان سے اُسسے بیان کیا ارادہ جو کچھ تھا مرغ دلکا
یہ اُڑکے تمتک ابھی پہونچتا مگر ہی مجبور پر نہین ہی
لکھون مین کیا اُنکو حال فرقت ہی مجھکو درد جگر کی شدت
بڑی تواسمین یہ اب ہی وقت کہ کوئی یان نامہ بر نہین ہی
مین کس سے پوچھون بچشم حیران رہ عدم کے پتے کو اس آن
سوائے اندوہ و یاس و حرمان کوئی میرا ہم سفر نہین ہی
بھرا ہی لاشون سے کوے قاتل تڑپ رہے ہین ہزارون بسمل
عجب تماشا ہی دیکھا ای دل کسیکے تن پر بھی سر نہین ہی

غزل ۱۸۲

نہین رونے سے رکتی ہی طبیعت آہی جاتی ہی	حسین جب سامنے آتے ہین الفت آہی جاتی ہی
اُڑاؤن دھجیان کیونکر نہ وحشت مین گریبان کی	بہار گل مین زورون پر طبیعت آہی جاتی ہی
کنارے ہون برنگ خار گو مین ناتوان لیکن	مجھے اُس گل سے کچھ بوے محبت آہی جاتی ہی
حسینون سے نہین خالی ارے صاحب یہ دنیا ہی	نظر یان یک نہ یک دلچسپ صورت آہی جاتی ہی

خیال قامت موزون ہی جسسے دلکو ای عاشق | نئی ہر روز اک مجھپر قیامت آہی جاتی ہی

غزل ۱۸۳

نیند آنکھون مین بھری ہی کہان رات بھر رہے | کسکے نصیب تمنے جگائے کدھر رہے
ناوک مین راستی ہو کجی ہو کمان مین | ٹیڑھی اگر بھوین ہون تو سیدھی نظر رہے
ہر دم جتائیے نہ محبت شب وصال | جب یہ نگاہ آپکی آنکھون پہر رہے
ہر دم گلے سے اپنے لگائے رہون انھین | یہ ہاتھ ہین وہی جو ترے سینہ پر رہے
بھاگو ہزار کھینچ ہی لائینگے ایک دن | مظہر کی آہ وہ نہین جو بے اثر رہے

غزل ۱۸۴

باہر نہین ہون حکم سے ای جان آپکے | دل سے نثار جان سے قربان آپکے
زلفون کی آڑ مین لیے بوسے تو بول اُٹھے | نکلے اندھیری رات مین ارمان آپکے
اللہ رے ناز دیکھی جو پرچھائین زلف کی | ناگن سمجھ کے اڑ گئے اوسان آپکے
صورت دکھاکے ذبح کیا جان پڑ گئی | بندے کے سر پہ آنکھون پہ احسان آپکے
مظہر بغل مین رہتی ہین پریان تمام رات | رہتا ہی روز گھر مین پرستان آپکے

غزل ۱۸۵

صنم دل لیکے تڑپایا نہ کیجے | کسی عاشق کو ترسایا نہ کیجے
پڑیگا صبر دل تجھپر مری جان | وگرنہ ہمکو کلپایا نہ کیجے
نہ جانون کیا خطا صادر ہوئی ہی | جو کہتا ہی یہان آیا نہ کیجے
ہزارون مرغ جان ہوتے ہین بسمل | چمن مین سیر کو جایا نہ کیجے
اسیر دام الفت کرکے ای جان | دل مضطر کو تڑپایا نہ کیجے
نظر جسکی پڑیگی ہوگا گھایل | خدا را بام پر آیا نہ کیجے
مین عاشق ہون ترا دل سے مری جان | مجھے للہ ترسایا نہ کیجے

کہا مانو وگرنہ ہوگے بدنام
بہت اُس کوچے مین جایا نہ کیجے

حسینون پر بہت اس دل کو اپنے
خدا کے واسطے لایا نہ کیجے

نظر لگجائیگی تمکو مری جان
مکان سے در پہ یون آیا نہ کیجے

جو مانگے کوئی تمسے ایک بوسہ
اُسے للہ ترسایا نہ کیجے

حفیظ اللہ دل دیکر بتون کو
کبھی پیچھے سے پچھتایا نہ کیجے

غزل ۱۸۶

خوشی سے کاٹ دے دلدار گردن
کہ حاضر روبرو ہی یار گردن

جو عاشق ہین نہین مرنے سے ڈرتے
کٹاتے ہین سر بازار گردن

تم اپنی زلف کی پھانسی بناؤ
جھکاتا ہون ابھی سو بار گردن

اسیر دام الفت کی مری جان
نہین چھٹنے کی ہی زنہار گردن

مرے معشوق کے دو ہی پتے ہین
کمر پتلی صراحی دار گردن

حفیظ اللہ گر ہی عشق صادق
تو سرکانا نہ تم زنہار گردن

غزل ۱۸۷

کسی کے عشق مین بیتاب دل ہی
مثال ماہی بے آب دل ہی

نہین ہی ایکدم یان چین پیارے
نہ جانین کیسے یہ بیخواب دل ہی

اُٹھائے ہجر کے صدمے یہ کبتک
مری جان اب بہت بیتاب دل ہی

پھنسا ہی دام الفت مین کسی کے
اسی باعث سے یہ بیتاب دل ہی

گلستان محبت کا پریشان
جدائی نے کیا ہر باب دل ہی

وہی سمجھیگا رمز عشق جانان
حفیظ اللہ جو ارباب دل ہی

غزل ۱۸۸

کسی پر آگیا شاید مرا دل
کہ افسردہ سا رہتا ہی بنا دل

حسینانِ جہان کے گیسوون سے / بچایا تھا بہت پر جا پھنسا دل
مین خود حیرت مین ہون بیٹھے بٹھائے / کہ کسنے چھل لیا میرا بھلا دل
چلے کسطرح اُسسے زور اپنا / جو ہو مشہور عالم بیوفا دل
کرون کیا ہاے سوے کوے جانان / لیے جاتا ہی دیکھو کھینچتا دل
ملا کر آنکھ وہ ہمسے پریرو / نہ جانین کسطرح سے لیگیا دل
تپان ہی ہجر سے تیرے میری جان / مثالِ مُرغِ بسمل یان مرا دل
اگر تو مانتا کہنا ہمارا / تو کیون ملتی یہ تجھکو اب سزا دل
کسی گلفام کے فرقت مین یارو / ہین نالے ہر گھڑی مثلِ عنادل
جہان کے خوبرویون پر ہمارا / ہمیشہ سے رہا دل سے فدا دل
نہین ہوتا نہین ہوتا اثر کچھ / عجب ہی سخت پتھر سے ترا دل
سلام اُسوقت کرتا مین تجھے گر / کسی پر تیرا آتا ناصحا دل
حفیظ اللہ خان ساندلی سے کبتک / کریگا عزم سوے کربلا دل

غزل ۱۸۹

اسیر زلف جانان دل ہوا ہی / حفیظ اللہ خان حافظ خدا ہی
نہین معشوق کی فرقت سے بڑھکر / ہمارے واسطے کوئی بلا ہی
شب تار لحد کا خوف کیا ہو / کہ داغ دل ہمارا پُر ضیا ہی
سنبھالون کسطرح دل کو مین اپنے / وہ قابو مین نہین میرے رہا ہی
تری فرقت مین نالون نے ہمارے / اُٹھا یہ آسمان سر پر لیا ہی
دل نادان نے کی غلطی ہمارے / جو تم سے بیوفا پر آگیا ہی
نہین موقوف کچھ مجھپر مری جان / حسینون پر ہر اک ہوتا فدا ہی
پریشان رہتے ہو ہر وقت پیارے / وبال دل مرا شاید پڑا ہی

اگر دو تم قدر اسکی میرے پیارے
کہ دل سے تمپہ دل میرا فدا ہی

حفیظ اللہ خان تمکو مبارک
کہ آیا آج تیرا دلربا ہی

غزل ۱۹۰

نہین آسان کسی سے دل لگانا
کہ خونِ دل سدا پڑتا ہی کھانا

بہت مشکل ہی اے دل عشق بازی
ہزارون رنج و غم پڑتا ہی کھانا

ملین ہم کسطرح اُس ماہ رو سے
کہ ہی دشمن ہمارا سب زمانا

خطا پاؤگے بیٹھیک ایک دن تم
نہین لازم وہان ہر روز جانا

تمھارے ہجر مین نوبت یہ پہونچی
کہ ہنستا ہی ہمین سارا زمانا

خدا کے واسطے آکر مری جان
لگا جا ہاتھ سے اپنے ٹھکانا

منع کرتا ہون دل کو وان نجا تو
نہین رُکتا ہی لیکن یہ دِوانا

بھروسا کیا ہو اُسکی زندگی کا
چُھٹا ہو جسکا کب سے آب و دانا

کسی کے ایک بوسہ مانگنے پر
نہین لازم تمھین کرنا بہانا

مری جان عاشق صادق سے اپنے
نہین لازم تمھین کرنا بہانا

حفیظ اللہ خان اُس ماہ رو سے
مبارک ہو تمھین دل کا لگانا

غزل ۱۹۱

بسطرح حال ہی پیارے ترے دیوانے کا
جلد آ اب آکر نہین وقت ہی شرمانے کا

ہوگیا ہون مرض عشق سے لاغر ایسا
ہی یقین سبکو مری روح نکل جانے کا

دل کو دے پیچھے تمھین پہلے ارادہ کرلے
لخت دل پینے کا اور خون جگر کھانے کا

دل مین رو رو کے کہا کرتی تھی لیلی اپنے
حال کیا جانے ہوا ہی مرے دیوانے کا

مرغ بسمل کی طرح دل ہی تڑپتا میرا
سُن لیا حال ہی جبسے کہ ترے جانے کا

کشش دل نے اثر آج دکھایا شاید
ورنہ کیا کام تھا تشریف ادھر لانے کا

اسطرح پیار سے بُھلا کے تو ہین آپ اپنے
ماجرا کون سُنیگا ترے دیوانے کا

شمع رویون سے نہین دل کا لگانا اچھا
حفیظ کیا حال ہوا دیکھے پروانے کا

غزل ۱۹۲

دل ناداں جو تو بدنام ہوا خوب ہوا
رنج و غم کھانا ترا کام ہوا خوب ہوا

بارہا مین نے کہا تو نے نہ مانا کہنا
سبکی نظرون مین تو بدنام ہوا خوب ہوا

مرمٹا تو تو محبت مین و لیکن اے دل
راضی تجھسے نہ وہ گلفام ہوا خوب ہوا

لخت دل کھانا پڑا خون جگر کو پینا
دل لگانے کا یہ انجام ہوا خوب ہوا

عشق مین اُس بت کافر کے پھنسا کر دل کو
حفیظ تو تارکِ اسلام ہوا خوب ہوا

غزل ۱۹۳

ہنس کے دل چھین لیا تو نے ہمارا جب سے
چین ہے عاشقِ مضطر کو کہاں اب تب سے

غیر حالت ہے مری کنج قفس مین صیاد
چھوٹ گیا کوچۂ دلدار ہمارا جب سے

حال کیا اپنا کہوں تیری محبت مین صنم
کسی قابل نہ رہا چھوٹ گیا مین سب سے

مضطرب حال سراسیمہ پریشان خاطر
نام کیا کیا ہوئے مشہور [illegible] تب سے

ہائے کس درد و مصیبت سے تجھے پالا تھا
دشمنِ جان ہوا میرا دلِ ناداں کب سے

ایک دل سیکڑون دلدار حفیظ احمد خان
دل نذر کسکو کرون کون ہے بڑھکر سب سے

غزل ۱۹۴

قفس بلبل کا سوے گلستان لانے سے کیا حاصل
وہ اگلے چہچہے پھر یاد دلوانے سے کیا حاصل

نفس کی آمد و شد ہے نہ جنبش نبض مین باقی
ترے بیمار کو آئینہ دکھلانے سے کیا حاصل

درِ زندان تلک آنے کی بھی طاقت نہین تن مین
ہمارے پانون کی زنجیر کٹوانے سے کیا حاصل

ترا بیمار وقت نزع یہ رو رو کے کہتا ہے
جہان سے اُٹھ گئے جب ہم تو پھر آنے سے کیا حاصل

مرا باغ تماشا چہرۂ رنگین خوبان ہے
مجھے پھر تماشا باغ مین جانے سے کیا حاصل

غزل ۱۹۵

نہ گرد کعبہ نہ بتخانے کا غبار ہون مین
اگر ہون خاک تو پھر خاکپاے یار ہون مین

نہ کوہکن سے ہی نسبت مجھے نہ مجنون سے
فنون عشق مین یکتاے روزگار ہون مین

نگاہ لطف جو کرتے نہین وہ بتان نہ کرین
خدا کے فضل و کرم کا امیدوار ہون مین

شگفتہ رہنے دے اک دم تو مجھکو باد خزان
کہ اس چمن مین گل آخر بہار ہون مین

بتون کے ظلم سے ہرگز نہ منھ کو موڑون گا
جفا شعار ہی وہ اور وفا شعار ہون مین

کٹی ہی یاد الٰہی مین عمر رفتہ مری
نہ جاننا مجھے غافل کہ ہوشیار ہون مین

غزل ۱۹۶

نگاہ یار ہمسے آج بے تقصیر پھرتی ہی
کسیکی کچھ نہین چلتی ہی جب تقدیر پھرتی ہی

مرقع ہی مری آنکھون مین کیا یاران رفتہ کا
جو نظرون کے تلے ہر ایک کی تصویر پھرتی ہی

ترا دیوانہ جیسے اٹھ گیا صحراے وحشت سے
بگولے کیطرح سے ڈھونڈھتی زنجیر پھرتی ہی

تری تلوار کا منھ ہمسے پھر جائے تو پھر جائے
ہماری آنکھ کب قاتل تہ شمشیر پھرتی ہی

کبھی تو کھینچ لائیگی اُسے گور غریبان تک
کہ مدت سے ہماری خاک دامنگیر پھرتی ہی

بیان کس منھ سے ہو کوئی یار کی شیرین بیانی کا
زبان پر اپنے ابتک لذت تقریر پھرتی ہی

مقام عشق مین شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہی
زلیخا ہر گلی کوچے مین بے توقیر پھرتی ہی

در باب اثر تک ایک دن جاتے نہین دیکھا
خدا جانے کہان یہ آہ بے تاثیر پھرتی ہی

خدا شاہد ہی اسکا پھر نہین ملتی نہین ملتی
طبیعت جس سے اپنی اوبت بے پیر پھرتی ہی

ہم اُس لیلی کے دیوانے ہین اے غافل جو صحرا مین
بغل مین اپنے مجنون کی لیے تصویر پھرتی ہی

غزل ۱۹۷

پابند گیسوے سیہ یار ہم ہوے
دانستہ کس بلا مین گرفتار ہم ہوے

بیگانہ وار اس چمنستان مین کی بسر
ہرگز نہ آشناے گل و خار ہم ہوے

آتے ہی اُس گلی مین ہوا درد دل فزون
دار الشفا مین اور بھی بیمار ہم ہوے

چھوٹے تمام عمر نہ زنجیر زلف سے
دام بلا مین ایسے گرفتار ہم ہوے

اُسکی روش مین تیغ کے چلنے کے ڈھنگ ہین
پہلے قدم مین کشتۂ رفتار ہم ہوے

پوچھیگا کون مجرم الفت کو حشر مین
اچھا ہوا جو تیرے گنہگار ہم ہوے

فرہاد و قیس و وامن و غافل علی الخصوص
کامل یہ فن عشق مین دو چار ہم ہوے

غزل ۱۹۸

چھٹے رفیق گذر گئے نشان باقی ہے
ہین داغ فرقت یاران رفتگان باقی

فلک کی تفرقہ سازی سے چھوٹ گئے سب دوست
نہ صحبتین ہین نہ یاران رفتگان باقی

جو ظلم چاہیے عاشق پہ کیجیے مشفق
ستم نہ کوئی رہے مجھپہ مہربان باقی

نہ مدحت لب رنگین یار چھوڑون گا
مرے دہن مین ہے جبتک مری زبان باقی

بتاؤ کس سے پتہ پوچھون اپنے یوسف کا
نہ کاروان ہے نہ اب گرد کاروان باقی

غزل ۱۹۹

گنہ کا ہے بوجھ سر پہ بھاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
ہے اپنے فعلون سے شرمساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

زنا و مکر و فریب کاری غرور و بخل و غناشعاری
گئی انھین سب مین عمر ساری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

نہ کی غریبون کی پاسداری نہ کی یتیمون کی غمگساری
سُنی نہ مفلس کی آہ و زاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

خطائین ہین اسقدر ہماری زبان ہے جنکے بیان سے ہاری
قلم ہوا لکھتے لکھتے عاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

مدام غفلت رہی یہ طاری دعا نہ کی یا جناب باری
کہ تجھسے ہے چشم رستگاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ترا جو ہے فیض عام جاری ہے رکھتا فرحت امیدواری
ترے کرم کی ہے انتظاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

غزل ۲۰۰

ذرا تو سوچ اے غافل کہ کیا دم کا ٹھکانا ہے
نکل جب یہ گیا تن سے تو سب اپنا بگانا ہے

مسافر تو ہے اور دنیا سرا ہے بھول مت غافل
سفر ملک عدم آخر تجھے درپیش آنا ہے

لگا تا ہی عبث دولت پہ کیون تو دل کو اب ناحق
نجاوے سنگ کچھ ہرگز یہان سب چھوڑ جانا ہی

نہ بھائی بند ہی کوئی نہ کوئی آشنا اپنا
نجز لی غور کر دیکھو تو مطلب کا زمانا ہی

لگا رہ یاد مین اُسکی اگر اپنی شفا چاہیے
عبث دنیا کے دھندون مین ہو اگلُ کیون دوانا ہی

غزل ۲۰۱

خارِ حسرت قبر تک دل مین کھٹکتا جائیگا
مرغِ بسمل کیطرح لاشہ پھڑکتا جائیگا

سر مرا جب کاٹ کر تشہیر فرماوینگے آپ
خون اِن آنکھون سے قدمون پر ٹپکتا جائیگا

جان جائیگی جو عشقِ عارضِ گلرنگ مین
تختۂ تابوت مثلِ گلُ مہکتا جائیگا

وہ مین کشتہ ہون کہ میری نعش پر ای دوستو
اک زمانہ دیدۂ حسرت سے تکتا جائیگا

جُنکے افشان بام پر بہرِ خدامت جائیو
ای صنم جو دیکھ لیگا سر ٹپکتا جائیگا

مر گیا ہون مین کیسکی حسرتِ دیدار مین
قبر تک لاشہ بھی میرا راہ تکتا جائیگا

ای ظفر قائم رہیگی جب تلک اقلیم ہند
اخترِ اقبال اُس گل کا چمکتا جائیگا

غزل ۲۰۲

یا مجھے افسرِ شاہانہ بنایا ہوتا
یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا

خاکساری کے لیے گرچہ بنایا تھا مجھے
کاش خاکِ درِ جانان نہ بنایا ہوتا

اس خرد نے مجھے سرگشتہ و بدنام کیا
کیون نہ خردمند بنایا نہ بنایا ہوتا

نشۂ عشق کا گر ظرف دیا تھا مجھکو
عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا

ای پری حور لقا نور قدم سے اپنے
رشکِ جنت مرا کاشانہ بنایا ہوتا

روز معمورۂ دنیا مین خرابی ہی ظفر
ایسی بستی سے تو ویرانہ بنایا ہوتا

غزل ۲۰۳

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا

رہا شباب مین باقی جو ولولہ دل کا
تو خاک نکلیگا پیری مین حوصلہ دل کا

جہان مین جو کہ ہی مشہور قاتل عالم
پڑا ہی اُس سے اب آکر مقابلہ دل کا

وہ زندہون کہ مجھے ہتکڑی سے بیعت ہی
ملا ہی گیسوے جانان سے سلسلہ دل کا

وہ ظلم کرنے مین ہمپر تو لوگ سہتے ہین
خدا بُرے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا

پھرا نہ کوچہ کاکل سے یار کے کوئی
سُنا ہی لٹ گیا رستے مین قافلہ دل کا

ہزار فصل گل آئے جنون وہ جوش کہان
گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا

بہار آتے ہی کنج قفس نصیب ہوا
ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا

خدا کے سامنے ہی اپنا ای قلق انصاف
بتون سے حشر مین ہوگا مقابلہ دل کا

غزل ۲۰۴

یار تھا گلزار تھا مے تھی صبا تھی مین نہ تھا
لائق پابوس جانان کیا حنا تھی مین نہ تھا

محفل دلدار مین غیرون کی جا تھی مین نہ تھا
لوٹ جب گلشن مین تھی باد صبا تھی مین نہ تھا

ہاتھ کیون باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا
یہ سراپا شوخی دزد حنا تھی مین نہ تھا

بیخودی مین لیلیا بوسہ خطا کیجے معاف
یہ دل بیتاب کی ساری خطا تھی مین نہ تھا

ہاے ساقی یہ ہو سامان اور عاشق وان نہو
یار تھا سبزہ تھا بدلی تھی ہوا تھی مین نہ تھا

مین سسکتا رہگیا اور مرگئے فرہاد و قیس
کیا اُنھین دونون کے حصے مین قضا تھی مین نہ تھا

مین نے پوچھا کیا ہوا وہ آپکا حسن و شباب
ہنس کے بولا وہ صنم شان خدا تھی مین نہ تھا

ای ظفر یہ دل پہ میرے داغ کیسا رہگیا
خانہاے باغ مین خلق خدا تھی مین نہ تھا

غزل ۲۰۵

بیٹھے بٹھائے مفت مین سودا لیا ہوا
دل مبتلاے الفت زلف دوتا ہوا

کعبہ کا ہی خیال نہ خواہش ہی دیر کی
دل ہی تمھاری چال سے ایسا ہوا

رویا شب فراق مین نیسان کیطرح مین
ہر قطرہ آنسوؤن کا دُر بے بہا ہوا

افسوس زندگی مین نہ آیا کہین نظر
مرقد پہ میرے آکے وہ سر پر کھڑا ہوا

انجم یہ حسن بندش شمار کیا سبب
یوسف کا ہم شبیہ مگر آشنا ہوا

غزل ۲۰۶

ہو گیا دل جب سے مائل زلف پیچان کیطرف
آنکھ بھر کے پھر نہ دیکھا سنبلستان کی طرف

قصد بھی جانے کا کرتا ہون کسی جانب اگر
دل لیے جاتا ہی مجھکو کوے جانان کی طرف

بعد مجنون ہو گیا خالی بیابان یک قلم
پھر نہ آنکلا کوئی اس دشت ویران کی طرف

دیکھ لے گر کوئی میرے یار کے رخ کی چمک
عمر بھر دیکھے نہ پھر وہ ماہ تابان کی طرف

پھر ہوا جوش جنون دل شہر مین لگتا نہین
دھیان پھر جانے لگا کوہ و بیابان کیطرف

یک قلم عالم جو تمنے ترک دنیا کو کیا
دھیان شائد آگیا کچھ دین و ایمان کیطرف

غزل ۲۰۷

ہمارے استاد منشی شنکر پرشاد صاحب صبح بلگرامی ہیڈ ماسٹر کرہی اسکول

نہ تو آرزو مجھے نام کی نہ تو جو صا ہی نشان کا
نہ ہی شوق گنبد قبر کا نہ لحد کے اونچے مکان کا

تجھے دیکھ لے جو کہین ذرا ہی یہ آدمی کی مجال کیا
تری بارگاہ مین اے خدا نہین دخل کچھ بھی گمان کا

تو کمان ہی اے دل شیفتہ ہوا ابرو و تپہ فریفتہ
مری بات باندھ گرہ مین تو ہی خطر وہان تری جان کا

نہ قد خمیدہ پہ جائیے یہ بلا کی آہ ہی الحذر
کہ تو آ فلک کا بھی توڑ دے وہ ہی تیر اپنی کمان کا

نہ بڑھیگا آگے کو تو ذرا نہ اٹھیگا آگے قدم ترا
ارے نامہ بر اسے یاد رکھ یہ نشان ہی [illegible]

شب وصل مین ہمین ایسے ہی وہ ہزار دن بتاتا ہین
ابھی ہاتھا پائی نہ کیجیے کہین بال ٹوٹے نہ کان کا

سر چار دہ تہ ابر ہی نہین چہرہ زلفون مین آگیا
ہی ہلال ایک تہ شفق نہین نگ لب پہ ہی پان کا

کہین چھلکے دھونی رمائیے ترے عاشقی کے اٹھائیے
ابھی جل کے خاک سیاہ ہو یہ مکھیر آستانہ تہا ترکا

مرے مرنے کی جو خبر سنی تو آئے کہتے جنازے پہ
کہ یہ صبح کیا ہی جوان تھا مجھے غم ہی ایسے جوان کا

غزل ۲۰۸

میری آہون کا دھوان ہونے دو
دل کی گنجلک تو عیان ہونے دو

ہونے دو شور و فغان ہونے دو
راز پوشیدہ عیان ہونے دو

واعظو جبّہ و دستار کی خیر
اب کی مجھکو خفقان ہونے دو

جو صلے نکلین گے انشاء اللہ
پیر سے انکو جوان ہونے دو

ہم موذن کا گلا گھوٹین گے
صبح کو آج اذان ہونے دو

جان جاتی ہے خدا کو مانو
وصل تو اے مری جان ہونے دو

ساقیو صبح کو منگوا دو شراب
ہے جو ماہِ رمضان ہونے دو

غزل ۲۰۹

پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا
اُسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجھا دیا

مجھے دفن کرنا جی جسگھڑی تو یہ اُس سے کہنا کہ او پری
وہ جو تیرا عاشق زار تھا تہ خاک اُسکو دبا دیا

دم غسل سے مرے پیشتر اُسے ہمدمون نے یہ سوچ کر
کہین جا کے اُس کا نہ دل جلے مری لاش پر سے ہٹا دیا

مری آنکھ جھپکی تھی ایک پل مرے دل نے جا نا کہ اٹھکے چل
دل بیقرار نے او میان اُسے چٹکی لیکے جگا دیا

مین نے دل دیا مین نے جان دی مگر آہ تو نے نہ قدر کی
کسی بات کو جو کبھی کہا اُسے چٹکیون پہ اڑا دیا

غزل ۲۱۰

عمر سب غفلت مین کھو یا کیے نادان رہے
دل مین پایا جسے اُسکے لیے حیران رہے

دن تو منھ دیکھنے کی ہوتی ہے محبت سب کو
جب مین جانون کہ مرے بعد مرا دھیان رہے

ہمتو جاتے ہین صنم ملک عدم دیکھین گے
کسکو سونپون ترا اللہ نگہبان رہے

بعد مرنے کے مری قبر پہ خنجر رکھنا
کشتۂ ابروئے خمدار کی پہچان رہے

نزع کے وقت ملاقات نہونے پائی
دل کی دل ہی مین مری جان سب ارمان رہے

اب کسی گل مین نہین بوئے محبت باقی
وہ زمانہ نہ رہا اور نہ وہ انسان رہے

حق تعالے سے دعا ہے یہ علی گوہر کی
تندرستی رہے ایمان رہے جان رہے

غزل ۲۱۱

مجھے جام الفت یار نے جو پلا دیا کبھی بار ہی — مری آنکھوں میں رہی ابتلک بخدا اُسی کا خمار ہی
جو صبا کرے تو اُدھر گذر تو یہ اُس سے کہنا مری خبر — غم ہجر تیرے نے اوصنم کیا کیسا زار و نزار ہی
مری بات جا کو یاد ہے مگر اتنا کہتے ہیں اوصنم — نہ پھرینگے عشق سے تیرے ہم مرا دل تو تجھپہ نثار ہی
ترے ہجر میں جو سہے ستم نہیں اسکا شکوہ کرینگے ہم — جا ہو سر کو تن سے کرو قلم بخدا نہیں مجھے عار ہی
مجھے خوف حشر خلیل کیا کہ ہو شاہ نجف دم پیشوا — کوئی مانے یا کہ نمانے ہان مرا دل تو اُنپہ نثار ہی

غزل ۲۱۲

غم دل کا چھپاؤن تو چھپائے نہین بنتا — بگڑا ہی وہ ایسا کہ بنائے نہین بنتا
پاس اُسکے مین جاؤن تو کٹھن ہی اگر اسکو — پاس اپنے بلاؤن تو بلائے نہین بنتا
ون رات گذرتے ہین تصور مین اُسی کے — یاد اُسکی بھلاؤن تو بھلائے نہین بنتا
وہ شرم سے منھ سامنے کرتا نہین میرے — آئینہ دکھاؤن تو دکھائے نہین بنتا
کہتا ہی جو اک آن نچھوڑونگا مین تجھکو — جی اُس سے چھوڑاؤن تو چھڑائے نہین بنتا
قاصد یہ پیام اُس سے تو کہدیجو چپکے — گر خط مین لکھاؤن تو لکھائے نہین بنتا
بیکل کوئی کرتا ہی تراب اپنے کو ایسا — دل تجھسے اُٹھاؤن تو اُٹھائے نہین بنتا

غزل ۲۱۳

گلے مین ڈالکے مالا پہن کے کان مین بالا — لیے جاتا ہی دل میرا یہ لڑکا برہمن والا
خرام ناز آفت ہی وہ بالا ین قیامت ہی — دکھاتا اُسکا قامت ہی عجائب عالم بالا
پری چہرہ بت طناز و خوش اسلوب خوش اندام — بدن نازک سراپا ناز کیا سانچے مین ہی ڈھالا
ہوا جب زلف پر مفتون وہ ہر دم ہی اور مجنون — نہین اس سانپ کا افسون غضب ناگ ہی کالا
نہ پوچھو یارو اُسکا گھر کہان رہتا ہی وہ دلبر — جہان بستے ہون جادوگر وہی ہی ملک بنگالا
وہ چشم سرمگین پیاری غضب کرتی ہین خونخواری — تراب اُس سے نکر یاری مجھے کل قتل کر ڈالا

غزل ۲۱۴

ترے فرقت زدہ کا ہائے کس حسرت سے دم ٹوٹا
کیا مردہ تپاک کے سر جو ہین تیرا قدم چھوٹا

تو کہتا ہی قسم اپنی نہ غیرون سے ملونگا پھر
کسی سے یون بھی کرتا ہی کوئی قول و قسم جھوٹا

ملا آخر رقیبون سے ہوا ناخوش حبیبون سے
نصیب اُسکا کہو پھوٹا کہ جس سے وہ صنم چھوٹا

کیا جسطرح سے غارت مرا دل اُسنے ہتون سے
نہو گا یون کسی کافر نے کوئی بیت الحرم ٹوٹا

مکرر ناتھا اُسسے یار و تراب ایسے کی دلشکنی
یہ دل ٹوٹا نہین ہاتھو نسے اُسکے جام جم ٹوٹا

غزل ۲۱۵

نہایت بیوفا نکلا صنم سے دل مرا ٹوٹا
نہین اب کچھ امید اُس سے یہ بالکل آسرا ٹوٹا

لگاوٹ سے پھر اُسکی یہ شکن دلسے نہ جاویگی
نہین جوڑے سے ملتا ہی جہان شیشہ ذرا ٹوٹا

ہمارے شیشۂ دلکو سنبھل کے ہاتھ مین لیجو
نزاکت اسمین ہی اتنی نظر سے جب گرا ٹوٹا

بہت پیری مین دانائی کا تھا تجھکو گھمنڈ اے دل
جنون مین ہاتھ سے لڑکون کے دیکھا سر ترا ٹوٹا

تراب اُسکو غنیمت جان جو دم سوا ہو دا جگ مین
محبت مین ہوا فانی ترا جون دحبہ اٹوٹا

غزل ۲۱۶

چھوٹ ست بلبل کو اے صیاد ہنگام بہار
صبر کر چندے گذر جانے دے ایام بہار

کہہ سکتے ہین کیون نہو مرغ چمن کو بیکلی
بھول جاتے تھے خوشی سے سنکے جو نام بہار

کیون مزے مین بلبل و گل کے خلل ڈالے ہی تو
دور کر صیاد دام اپنا با یام بہار

بچپنے سے تا جوانی یون رہا اُسکا جمال
جسطرح گل ہو دم آغاز و انجام بہار

کسطرح وہ رنگ و بوے گل کے مائل ہو تراب
ہو گئے صبح خزان دیکھے گئے شام بہار

غزل ۲۱۷

اُدھر دسے ظالم و سرکش لیے تلوار بیٹھے ہین
ادھر ہم سر جھکائے ناتوان بیمار بیٹھے ہین

کمر پھر اُسنے میرے قتل پہ باندھی ہی بسم اللہ
کہ جی دینے پہ ہم بھی مستعد تیار بیٹھے ہین

کدھر ہووے وہ متوجہ کدھر آنکھیں ملاوے وہ | کہ چاروں سمت اُسکے طالب دیدار بیٹھے ہین
سنا ہی ہمنے ای بلبل یہان آئیگا گل وہ گل | چمن مین اسلیے پوشیدہ ہم یون خار بیٹھے ہین
تراب اس بت سے کہدینا سمجھ کے یان قدم رکھے | کہ کتنے یان برہمن توڑکے زنار بیٹھے ہین

غزل ۲۱۸

ہوے ہم کامران خون مین نہا کے
بہت پچھتائے وہ مقتل مین آکے
گئے ٹھوکر سے غیرون کو جلا کے
ملایا خاک مین ہمکو جلا کے
سرشکون نے دیا داغ جدائی
رکھا تھا اُنکو آنکھون سے لگا کے
عبث کرتے ہو تکلیف ای مسیحا
دوا کے ہین نہ قابل ہم دوا کے
بڑھا ہی عشق خط سے عشق گیسو
ہوئے ظلمت کے ہادی خضر آکے
شب وصلت کٹی جاتی ہی یا رب
مگر اُٹھتے نہین پردے حیا کے
گئے لخت جگر بھی اشک کے ساتھ
کسے رکھین گے چھاتی سے لگا کے
یہی عشق خط اخضر اگر ہی
کسی دن سو رہینگے زہر کھا کے
نہ سمجھے تھے کہ مثل شمع محفل
کرینگے خاک وہ ہمکو جلا کے
مین وہ افسردہ دل تھا بعد مردن
نہ لایا شمع کوئی بھی جلا کے
لبون کی یاد مین ہمکو غش آیا
مرے ہم چشمۂ حیوان پہ جا کے
محبت کھینچ لائی بعد مردن
وہ روئے تربت عاشق پہ آکے
اُلجھتی زلف ہی شانہ سے کیا کیا
بگاڑا تمنے اپنے سر چڑھا کے
نہ زندہ کرسکے عاشق کا مردہ
مسیحا بھی چلے شانہ ہلا کے
کہا قاتل نے اُسکے قبر پہ سعد
اُٹھو سوئے بہت آرام پا کے

غزل ۲۱۹

سبھتا ہی کون کس سے کہون ماجرا دل | بہتر تو ہی کسی سے نہ کوئی لگائے دل

کیونکر رہین جو اس جو تا بوے جاے دل
باتین وہ دلفریب ادائین وہ دلربا
بیمہر و بیمروت و نا آشنا ہو تم
شیرین کا یہ کلام ہی ہر وقت ہر گھڑی

اے کاش موت آسے کسی پر نہ آسے دل
ایسے پری جمال پہ کیونکر نہ آے دل
تمسے خدا کرے نہ کوئی بھی لگاے دل
جسکو خدا خراب کرے وہ لگاے دل

غزل ۲۲۰

نشان ہی دلمین اپنے ناوکِ مژگان جانان کا
نہ پوچھو ہمدمو کٹتا شب تاریک ہجران کا
جنون یہ کشمکش ہمسے عبث ہی تجھکو زندان مین
بجاے گل ہی زخم دل بجاے ابر چشم تر
مجھے گریہ کی رخصت دے تو اے وحشت دکھادونمین
خرابی مین پڑے گا تو پریشان دل ترا ہو گا
جنازہ جلد پہونچا دو مرا اُس بت کے کوچہ مین

مداوا ہو سکے کیا چارہ گر سے زخم پنہان کا
دم شمشیر تھا گردن پہ ہر دم خم گریبان کا
چھڑا دے قید سے ہمکو تو رستہ لین بیابان کا
مثال تار بارش تار ہی اک اک گریبان کا
جو عالم ہی بیابان کا وہی نقشہ ہو زندان کا
ارے ناصح نہ سن قصہ مرے حال پریشان کا
کہین جھونکا نہ لگ جائے نسیم باغ رضوان کا

غزل ۲۲۱

کوئی بشر مجھے ایسا نظر نہیں آتا
رفیق وان کوئی جاتا ہی رحم کھاکے اگر
مریض درد محبت کا دل نہ توڑا اپنے
مسیح ہی یہ جلانا مرا نہین منظور
ہوا ہی حال حیا کا یہ ہجر مین تیرے

گر ترے کوچے سے تھامے جگر نہیں آتا
تو پھر وہ بھول کے رستہ ادھر نہین آتا
نہین یہ منھ سے نہ کر تو اگر نہیں آتا
مرے جنازے پہ وہ جان کر نہین آتا
کہ اب تو دم بھی ہی دو دو پہر نہین آتا

غزل ۲۲۲

لبون پہ جان ہی یان وان سوال جانے کا
بھرین ہین آن کے سینے مین حسرتین ایسی

کہان ہی ہم مین دم اس صدمہ کے اُٹھانے کا
کہ اب ٹھکانا نہین دم کے بھی سمانے کا

خیر جان سے لیے آزار غم نہین جاتا
خدا کسی کو نہ دے روگ دل لگانے کا

نگاف سینہ مرا چاک دل جگر ٹکڑے
اور اُسپہ بھی ہی خیال اُسکو آزمانے کا

رقیب سوزش دلکے مزے کو کیا جانے
کہ حوصلہ نہین رکھتا جگر جلانے کا

خدا ہی ہی کہ رہے توبہ کعبہ جانے تک
قدم قدم ہی تصور شراب خانے کا

غزل ۲۲۳

تشنہ کاموں نے شہادت پہ ترے دل کھولا
آب شمشیر سے روزہ دم بسمل کھولا

الامان کی در و دیوار سے آتی ہی صدا
کس نے زخم جگر عاشق بیدل کھولا

سینہ کوبی سے بہ تنگ آے تھے یا تنگ احباب
کہ نہ چھاتی سے مرا ہاتھ تہِ گل کھولا

داد بیداد کی چاہی تو کیا اور ستم
خوب انصاف پہ دل حور شمائل کھولا

ہاے رسے ہاے محبت کہ صفائی کے لیے
خط مرا غیر کے آگے سر محفل کھولا

غزل ۲۲۴

سُنا ہی آپ ذکر عاشق ناشاد کرتے ہین
جزاک اللہ مجھ بھولے ہوے کو یاد کرتے ہین

عروس گل کی مہندی آج ہی کیا صحن گلشن مین
کہ مرغان چمن شور مبارکباد کرتے ہین

اُتر آتی ہین پریان صاف اُنکے شیشۂ دل مین
نہین معلوم کیا جادو یہ آدم زاد کرتے ہین

نہین معشوق و عاشق اپنے اپنے شغل سے غافل
وہ صحن باغ کو ہم دشت کو آباد کرتے ہین

کتر کر نوچ کر پر توڑ کر یا باندھ کر فرحت
وہ مرغان چمن کو قید سے آزاد کرتے ہین

غزل ۲۲۵

قصۂ ہجر بتان ہوش مین آلون تو کہون
تھام لون ضبط کرون دلکو سنبھالون تو کہون

دیکے دل دام جو پوچھے تو کہا یوسف نے
اے زلیخا اسے بازار دکھالون تو کہون

زر رخسار کے بوسے کی ہی دیون کیا قیمت
چاشنی دیکھ لون کس دیکھ لون تا لون تو کہون

سلسبیل دہن پاک کی پوچھو نہ خبر
ہاتھ منھ دھولون وضو کر لون نہالون تو کہون

تلخ ہی ترش ہی شیرین ہی کہ پھیکا ہی کہ تیز
میوۂ بوسۂ غبغب کا مزا لون تو کہون

سرگذشتِ غمِ گیسو سے وہ برہم ہونگے
اپنے سر بیٹھے بٹھائے جو بلا لون تو کہون

رازِ دل کی نہ کسی کو ہو خبر کانون کان
زحمتِ اغیار کو جب بزم سے ٹالون تو کہون

غزل ۲۲۶

یہ زمانہ عالمِ خواب ہی پئے تشنہ مثلِ سراب ہی
جو مکین ہی نقش برآب ہی جو مکان ہی شکلِ حباب ہی

رگِ برگِ گل ہی رگِ بدن رخِ صاف غیرتِ یاسمن
جو وہ تن ہی رشکِ گلِ چمن تو پسینا عطرِ گلاب ہی

نہ پھرے عدم کو جو چل بسے ہی سزا جزا کی خبر کسے
یہ ہین سب ہمین سے کھیل جتنے نہ عذاب ہی نہ ثواب ہی

نہ وہ وقت عیش و خوشی رہا نہ وہ لطفِ بادہ کشی رہا
نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمر ہی نہ شباب ہی

ہی سمندِ عمر رواں رواں شتر آگے پیچھے ہین سب دوان
ہی رواں ہمدم کو یہ کارواں جسے دیکھو پا بہ رکاب ہی

لہو چشمِ تر سے بہاتے ہین جگر اپنا غم سے جلاتے ہین
اسے پیتے ہین اسے کھاتے ہین یہ شراب ہی وہ کباب ہی

کبھی آتے آتے نہ آئے وہ اگر آئے بھی تو لجا وہ
رہے بیٹھے منہ کو چھپائے وہ جو کہا تو بولے حجاب ہی

تمھین طرفہ مشتری خبط ہی کہ جو بیوفاؤن سے ربط ہی
مگر اللہ اللہ یہ ضبط ہی کہ نہ جسکی حد نہ حساب ہی

غزل ۲۲۷

پلا ساقی مجھے ساغر شرابِ ارغوانی کا
کہ جوشِ فصلِ گل ہی اور عالم ہی جوانی کا

نہین موسم ہی کبھی تشریف لاتے ہو یہان صاحب
نہین کیا لطف حاصل ہوگا اپنی زندگانی کا

تمھاری بیت ابرو ہوگئی ہی یاد جسدن سے
کسی ساعت نہ بھولا شوق ہمکو شعر خوانی کا

ہنسا کرتے ہین خوبانِ جہان جو دیکھکر تمکو
اثر ہی تیرے عاشق کے یہ رنگِ زعفرانی کا

نہ کیونکر سر سے پا تک زرد ہوجاوے مرا لاشہ
کہ مین کشتہ ہون قاتل کے لباسِ زعفرانی کا

تری مخمور آنکھون نے کیا سرمست کیا مجھکو
فرو ہوتا نہین نشہ شرابِ ارغوانی کا

ذرا ای ماہ وقتِ نزع تو صورت دکھا جانا
رہونگا حشر تک ممنون تری اس مہربانی کا

میسر ہوے وہ معشوق اگر اکدم تو راحت ہی
وگرنہ خضر سان کیا لطف عمرِ جاودانی کا

غزل ۲۲۸

لگی ہی آگ دل سوزِ غمِ فرقت سے جلتا ہی
خبر دیتا ہی بیتابی کی جو آنسو نکلتا ہی

خدارا جلد سے آکر خبر لے ای عیسی دوران
ترے بیمار کا اب کوئی دم مین دم نکلتا ہی

مین سمجھی وہ خوش ہو کر آئین ہی گیا جبر اسکی
کوئی ناشاد حسرت سے کفِ افسوس ملتا ہی

وہ دن آئین کہ وہ پہلو مین ہون اور وصل کی شب ہو
زمانہ ہجر کا کب دیکھیے کروٹ بدلتا ہی

بجز غمخوار تنہائی نہ مونس ہی نہ ہمدم ہی
اگر ہان ای خیالِ یار تجھسے جی بہلتا ہی

خدا شاہد کسی کی اور الفت ہو تو کافر ہو
تمھین پہ جان جاتی ہی تمھین پر دم نکلتا ہی

پس مردن بھی اسکو اسقدر نفرت ہی ای رنگین
ہماری قبر سے منھ پھیر کر وہ شوخ چلتا ہی

غزل ۲۲۹

تمھارے عاشق کو کیا ہوا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے
وہ مست مجذوب بنگیا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بلاسے کوئی کھلائے
جسے کہ آسیب زلف کا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

کیا جسے تو نے محو حیرت دکھا کے آئینہ دار صورت
وہ تیری صورت کو تک رہا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

تمھاری وہ بات ہی دہن مین ہزار انداز ہر سخن مین +
چمن مین یہ غنچہ کیا بلا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

کھلی ہی جسپر کچھ حقیقت وہ کھول کر دیدۂ بصیرت
تماشے قدرت کے دیکھتا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

جو درد ہوتا تو غل مچاتا جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا
الٰہی دل کو مرض یہ کیا ہی نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

ظفر جسے اُس پری نے اپنا جمال دکھلایا حیرت افزا
وہ نقش دیوار ہو گیا ہے نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

غزل ۲۳۰

کسی پردہ نشین کا ہی شوق لقا کوئی طرح اب ایسی بتادے مجھے
کہ اُٹھا کے وہ پردۂ شرم و حیا ذرا اپنا جمال دکھادے مجھے

ترے دیکھنے کے تو ہین سیکڑون ڈھب نہین دیکھتا مین تو یہی ہے سبب
کہ تجلی حسن سے برق غضب کہین ایسا نہو کہ جلا دے مجھے

مجھے قتل کیا تو یہ اُسنے کہا کہ تو رنج و عذاب سے چھوٹ گیا
ترے ساتھ یہ مین نے سلوک کیا مرے کشتۂ ناز دعا دے مجھے

رہی اتنی بھی طاقت و تاب نہین کہ زمین سے اب اُٹھے یہ خاک نشین
ترے کوچے کی سمت بلا سے کہین مرا گریۂ شوق بہادے مجھے

کئی زخم تو کھائے پر آج تلک ملی لذت عشق نہ زیر فلک
مرے زخم جگر پہ چھڑک کے نمک مزا عشق و وفا کا چکھا دے مجھے

لگے بات کا میری ٹھکانا کہان کہ جب ایک سخن مین وہ سحر بیان
کبھی عرش برین پہ چڑھا دے مجھے کبھی فرش زمین پہ گرادے مجھے

نہو دام علائق جسم اگر کرون گلشن قدس کی سیر ظفر
کوئی ایسا ہو کامل پاک نظر کہ جو قید ہے اُس سے چھُڑا دے مجھے

غزل ۲۳۱

جسکو دلدار سمجھتے تھے سو دلبر نکلا
چارہ گر ہم جسے سمجھے تھے فسونگر نکلا

سرمۂ چشم بت شوخ کو سمجھا مین کیس
جس سے تیغ نگہِ ناز کا جوہر نکلا

خاک جو شوق شہادت مین ہوا ہون قاتل
سبزہ تربت سے مری صورت خنجر نکلا

خون کے یہ داغ نہین مہرین ہین گویا قاتل
ترا دامان ہی مرے خون کا محضر نکلا

حسرت قد مین ترے سینۂ گلزار سے آج
صورت آہ رسا سرو صنوبر نکلا

غزل ۲۳۲

جہان مین ہمنے آکر کیا نہ پایا
نشان لیکن محبت کا نہ پایا

برائی اپنے دل سے دور کرکے
یہان ہمنے کسے اچھا نہ پایا

کنشت و کعبہ و دشت و چمن مین
کہان یارب ترا جلوا نہ پایا

خبر لے کون یاران عدم کی
کسی زندہ نے وہ رستا نہ پایا

رہی نالان سدا بلبل چمن مین
مزا کچھ گل کی صحبت کا نہ پایا

چھپایا ہمنے یہ سوز نہان کو
کسی نے راز غم اپنا نہ پایا

بہت دیکھے اگرچہ مصر و بازار
کوئی یوسف مگر تجھسا نہ پایا

یہ دنیا واقعی ماتم کدہ ہی
نشان یان عیش و راحت کا نہ پایا

غزل ۲۳۳

کیا تڑپتا دیکھکر میرا وہ گھبرا جائیگا
سامنے قاتل کے خود مجھسے نہ تڑپا جائیگا

کیا مین تڑپون خنجر بران قاتل کے تلے
دیکھکر مجکو تڑپتا وہ تو گھبرا جائیگا

یہ تو کرتے ہین ستم پھر انکے کوچے مین کوئی
کیا دل شیدا کو اپنے خاک بہلا جائیگا

بسکہ شوق دید ہی پھٹ جائیگا سنگ مزار
وہ بت کافر مری تربت پہ گر آ جائیگا

عاشق کاکل کا وحشت سے ٹھہرنا ہی محال
لاکھ گو دیوانہ زنجیرون سے باندھا جائیگا

اسے فدا مس کر نہ تو محفل مین اسکے ہاتھ کو
وہ سراپا نازان باتون سے شرما جائیگا

غزل ۲۳۴

اشک سے میرے غبار کوے جانان بہ گیا
سے ترا کحل الجواہر چشم گریان بہ گیا

دختر گردون ڈبویا میری موج اشک نے
غرق ہونے مین عطارد ہی تو کیوان بہ گیا

کسقدر دنیا مین دریاے فنا ہی موجزن
دیکھ اِی غافل کہان تخت سلیمان بہ گیا

باغ جنت مین جو رو یا ہون فراق یار سے
غل ہی ارباب جہان کا یہ کہ رضوان بہ گیا

ای فدا سامان نخوت ہی خدا کو ناپسند
دیکھ کیونکر لشکر فرعون وہامان بہ گیا

غزل ۲۳۵

کھویا ایسا غم دلدار مین ڈھونڈھا نہ ملا
دل مرا اس جسد زار مین ڈھونڈھا نہ ملا

زخم جو ہین دل صد چاک مین میرے اگل
غنچہ ایسا کوئی گلزار مین ڈھونڈھا نہ ملا

جیسے ابروے قاتل مین جو ہی برائی
کاٹ ایسا کسی تلوار مین ڈھونڈھا نہ ملا

یوسف اپنا نہین معلوم کہان پنہان ہی
جسقدر کوچہ و بازار مین ڈھونڈھا نہ ملا

حسن کو خط نے ترے زنگ بنایا ہی
اب وہ آئینہ تو زنگار مین ڈھونڈھا نہ ملا

غزل ۲۳۶

فریاد کہ مین آیا تھا دلدار سمجھکر
مارا ہی مجھے تو نے گنہگار سمجھکر

واقف نہین کوئی مری بیماری دل سے
بالین پہ طبیب آتے ہین بیمار سمجھکر

دکھلاتا ہی ہر روز نئے رنگ کا انداز
عاشق مجھے اپنا وہ ستمگار سمجھکر

سب بھول گئے عالم ہستی مین صد افسوس
ہم آئے عدم سے تھے جو اسرار سمجھکر

واقف ہی مرے سوز نہان سے جو وہ کافر
کرتا ہی تبسم مرے اشعار سمجھکر

تعجیل کسی کام مین اچھی نہین ہرگز
دنیا مین فدا کیجیے ہر کار سمجھکر

غزل ۲۳۷

لیک اغیار کو آتا ہی ادھر سو سو بار
داغ غم دیتا ہی وہ رشک قمر سو سو بار

ہی کہان گل کا نشان فصل خزان مین جو ہزار
جا کے لیتی ہی گلستان کی خبر سو سو بار

سیر کو جاتا جو گلشن مین وہ رشک گلزار
جھکتی تسلیم کو ہر شاخ شجر سو سو بار

دل لگا کیا کہ ادھر اب ہی نکلنا دشوار
جایا کرتا تھا مین ہر روز جدھر سو سو بار

کسقدر شوق ہی تیرا سبب مجھے اے فصل بہار	روز زندان مین لیتا ہون خبر سو سو بار

غزل ۲۳۸

ایسے رکھتے تھے نہ روشن مہ کنعان عارض	ہین دو خورشید [illegible] جانان عارض
سبزۂ خط ہی جو ریحان تو ہی کاکل سنبل	گل ہین گو [illegible] گلستان عارض
دیکھکر ہی بت کافر پہ خطِ نو آغاز	پوچھتے ہین ترے [illegible] عارض
غیر کو بوسہ دو اور ہاے ستم یون مجھسے	تونے گھونگھٹ مین چھپائے ہین [illegible] عارض
عین حسن ہی وہ غیرتِ شمشاد فدا	لالہ و گل کے ہین گویا دو خیابان عارض

غزل ۲۳۹

ڈالا ہی کس بلا مین مجھے واے واے دل	ہر روز و شب جو لب پہ مرے ہاے ہاے دل
جی جاے جان جاے اجل آے موت آے	یارب مگر کسی کا کسی پر نہ آے دل
اُس بت کے غم مین اگر سلامت رہا اگر	کافر ہو پھر کسی سے جو بندہ لگاے دل
مجکو بلاے جان یہ دلِ بیقرار ہی	دردِ بتانِ شوخ ہی یارب بلاے دل
کیونکر نہ عزم کوے بتان مجھکو ہو فدا	ہی خضرِ اشتیاق مرا رہنماے دل

غزل ۲۴۰

ترے ہجر کی تاب نہین ہی صنم مجھے نالہ و آہ رسا کی قسم
مجھے عادت رنج و عنا کی قسم مجھے شیوۂ درد و بکا کی قسم
یہ جو آپ کے لب پہ ہی داغ ہوا نہین مجھپہ کچھ اسکا ہی راز کھلا
یہ بتاؤ صنم مجھے بہر خدا تمھین خالق ارض و سما کی قسم
مین : بوسہ جو تمسے کیا ہی طلب مری جان یہ سکوت کا کیا ہی سبب
مجھے دیجیے خیر جواب ہی اب تمھین پردۂ شرم و حیا کی قسم
صنم آتشِ غم سے کباب ہون مین کئی روز سے جو خواب ہو نہین

مری لیجے خبر کہ خراب ہوئین تمھین شافع روز جزا کی قسم

تری دید کے شوق مین رشک۔ تر مین سے نلی ہی عدم کی جو راہ سفر

مرے کبھو جنازے پہ تو بھی گذر تجھے کشتۂ ناز و ادا کی قسم

نہ کل کی خطا پہ خفا ہو پری کر و رات کو پھر یہان جلوہ گری

مین نہ چھیڑونگا اب بت رشک پری مجھے پاس و لحاظ و وفا کی قسم

غزل ۲۴۱

اُٹھا کر لیچلو میرا ابھی بستر کوے جانان مین
شفا پاتا ہی ہر بیمار و مضطر کوے جانان مین

عجب کیا ہم مریض غم جو رہتے ہین وہان ناصح
مسیحا کا گذر رہتا ہی اکثر کوے جانان مین

شمیم زلف مشکین ہی نہ پوچھ اے ہمدم نادان
کہ آتی ہی کہانسے بوے عنبر کوے جانان مین

گذر باد صبا کا بھی وہان دقت سے ہوتا ہی
غبار خاکساران پہونچے کیونکر کوے جانان مین

یہ شب ظلمت ہی اور آنسو ہین میرے چشمۂ حیوان
بنا ہون اے فدا مین بھی سکندر کوے جانان مین

غزل ۲۴۲

بہت مشکل ہی اب شفا مجھکو
مرض عشق اے فدا مجھکو

دو لنگا اے چرخ گالیان تجھکو
اُسنے تو نے کیا جدا مجھکو

چرخ فریاد اک بت سفاک
ذبح کرکے چلا گیا مجھکو

لیگیا دل اور اُسکے بدلے مین
دے گیا غم وہ دلربا مجھکو

مال و دولت سے کیا غرض یارب
اُسکے کوچے کا کر گدا مجھکو

ناتوان ہون دیار جانان مین
جلد اُڑا لیچل اے صبا مجھکو

غزل ۲۴۳

کیا بُرا عشق کا آزار لگا ہی مجھکو
کچھ موثر نہ دعا ہی نہ دوا ہی مجھکو

کام کچھ آب و خورش سے نہ رہا ہی مجھکو
ناشتہ خون جگر کا جو سدا ہی مجھکو

مشغلہ ہجر مین جو آہ و بکا ہی مجھکو
مونس جان حزین رنج و عنا ہی مجھکو

مس سے بوسۂ لب شیرین کا ملا ہی مجھکو
تلخ کامی مین جو شکر کا مزا ہی مجھکو

آج جو شربت دیدار ملا ہی مجھکو
بارے کچھ درد تپ غم سے شفا ہی مجھکو

نظر افضال خدا پر جو فدا ہی مجھکو
ہر در مشکل دارین کھلا ہی مجھکو

غزل ۲۴۴

ای پری حسن دل افروز دکھا دے مجھکو
تو جو لیلی ہی تو مجنون بھی بنا دے مجھکو

تاب دوری نہین اصلا مرے دل کو یارب
آتش ہجر بتان کاش جلا دے مجھکو

عمر کاٹی ہی ترے رنج و محبت مین مدام
بیوفائی سے نہ ای شوخ دغا دے مجھکو

سادہ رویونکی نہ سادہ ہی کوئی ناز سے بات
بھیجتا خط بھی ہی وہ شوخ تو سادہ دے مجھکو

بوسۂ زلف جو لے لون مین اسیہ مستی مین
بت میکش کبھی اک جام پلا دے مجھکو

ایک مدت سے فدا ہون ترا مشتاق کلام
غزلین دو چار تو آج اپنی سنا دے مجھکو

غزل ۲۴۵

زخم کھایا ہی جگر پر ابروے خمدار سے
ہو گیا مین ذبح او قاتل تری تلوار سے

سایۂ طوبی کی خواہش ہی نہ حورون سے غرض
کام رکھتا ہون بتون کے سایۂ دیوار سے

قبر پر کوندا کریگی سیری بجلی رات دن
مر گیا ہون مین کسی کے جلوۂ دیدار سے

ہجر مین اس سرو قامت کے نہ دو تکلیف سیر
مجھکو ہوتا ہی جنون پیدا گل و گلزار سے

پاک ہی نیت جو تیری ای فدا کچھ غم نہین
ہی عبث پرہیز کرنا صحبت دلدار سے

غزل ۲۴۶

جسے تم غیر سمجھے ہو اسے ہم یار کہتے ہین
جہان کو ہم سراسر جلوۂ دلدار کہتے ہین

نہو جس گل مین تیری بو اسے ہم خار کہتے ہین
جہان تو جلوہ گر ہووے اسے گلزار کہتے ہین

ادا جس چال مین نکلے اسے رفتار کہتے ہین
سخن جو جی کو لیجاوے اسے گفتار کہتے ہین

نہ منصور سے ہو یہ ہمین راہِ محبت مین
سرِ دار آئے جسکا سر اُسے سردار کہتے ہین

نگاہ مست تیری کسقدر خونریز عالم ہی
عبث آنکھون کو تیری نرگس بیمار کہتے ہین

نہین ہی اپنا شیوہ شاعری کا فردیہ ہمنے
کیا نذر نیاز اُنکے جو یہ اشعار کہتے ہین

غزل ۲۴۷

پری ہر شکل گوری سانولی معلوم ہوتی ہی
جوانی جس کسی کی ہو بھلی معلوم ہوتی ہی

منو ہی اُنکے پستان کا بہار آئی ہی جوبن پر
چھپکتی حسن سے گل کی کلی معلوم ہوتی ہی

شب فرقت فلک پر ہین ستارے یا کہ انگارے
یہ سقفِ کہنۂ گردون جلی معلوم ہوتی ہی

طبیعت کا عجب ہی ڈھنگ ہو معشوق کیسا ہی
بُری بھی ہی ادا اُسکی بھلی معلوم ہوتی ہی

خط اُنکا دیدۂ دل سے محبت مین جو پڑھتا ہون
عبارت بھی خفی لکھی جلی معلوم ہوتی ہی

کہا صیاد سے انداز دیکھا جبکہ بلبل کا
گلون مین رہ کے نازون کی پلی معلوم ہوتی ہی

نہین ہو جبہ لب پر خون کی لالی لگائی ہی
کسی پر تیغ قاتل کی چلی معلوم ہوتی ہی

لطافت ہند مین ہی مبتلا آکر خبر لیجے
رہائی اِس سے مشکل یا علی معلوم ہوتی ہی

غزل ۲۴۸

جو چھیڑو ہمین دل دکھائے ہوئے ہین
جُدائی کے صدمے اُٹھائے ہوئے ہین

ہوا شک آنکھ مین ڈبڈبائے ہوئے ہین
جگر پر کڑی چوٹ کھائے ہوئے ہین

بتون نے جلایا ہمین شمع صورت
خدا سے بس اب لو لگائے ہوئے ہین

نہ دے اِسقدر تو تکلیف ہمکو
ترے گھر مین مہمان آئے ہوئے ہین

شہیدون کی لاشون پہ بولا یہ قاتل
یہ سب خون مین کیون نہائے ہوئے ہین

گلا بخت کا کچھ نہ شکوہ فلک سے
دلِ غمزدہ کے ستائے ہوئے ہین

حیا وصل مین بھی نہین جاتی اُنکی
ڈوپٹہ سے مُنہ کو چھپائے ہوئے ہین

جو آجائے مشکل نہ گھبرا تو رنگین
علی بہرِ امداد آئے ہوئے ہین

غزل ۲۴۹

سم ہوئی حق مین ہمارے آشنائی آپکی / چاشنی گرم زرقت نے چٹائی آپکی
بے سبب اچھی نہین جانان رکھائی آپکی / جان لیگی ایک دن یہ کج ادائی آپکی
حال پرسی چاہیے ہے اے شہ خوبان ضرور / دستے ہین در پر کھڑے عاشق دہائی آپکی
آنکھ بھر کر بھی کبھی سے ہمنے نہ دیکھا حور کو / چاندسی صورت جو نظرون مین سمائی آپکی
ہوگئی اغیار کی جب سے رسائی بزم مین / وہ طبیعت ہمنے پھر اک دن نہ پائی آپکی
جب ملی مہندی ہوے دو چار خون عشاق کے / واہ وا صاحب حنا کیا رنگ لائی آپکی
بعد مدت کے قدم رنجہ کیا کیا نذر دین / نقد دل تو دے چکے ہین رونمائی آپکی
شب تڑپتے لوٹتے سر دھنتے گذری ہے مجھے / بیقراری بڑھ گئی جب یاد آئی آپکی
پھر گئے غیرون کی خاطر آپ اپنے قول سے / سخت مشکل اب ہے عالم سے صفائی آپکی

غزل ۲۵۰

جب سے مین بندہ ہوا ہون اس بت دلخواہ کا / شرم دنیا خوف عقبیٰ ہے نہ دھیان اللہ کا
کوئی چپ ہے کھینچتا ہے کوئی نعرہ آہ کا / سچ جو پوچھو یہ پتا ہے اسکے گھر کی راہ کا
حیلہ سازی کرکے مارے کیسے کیسے شیر نر / گنبد گردون نے سیکھا ہے چلن روباہ کا
کس گل خوبی کے آنے کی خبر ہے اے صبا / شور ہے چارون طرف گلشن مین بسم اللہ کا
یار کو دیکھا ہے اور یوسف کو سنتے ہین سہی / سچ تو یون ہے ہو یقین کسکے شنین افواہ کا
دونون عارض ہین ستارے کہکشان وہ مانگ ہے / روے دلبر ماہ ہے گیسو ہے ہالا ماہ کا
عشق تیرا کیون نہ کھینچے تیری جانب کو مجھے / تجھ مین عالم کہربا کا مجھ مین نقشہ کاہ کا
غرق بحر عشق مین لاکھون ہوے ہین آشنا / آج تک کھلتا نہین احوال اسکی تھاہ کا
روز ترساتا ہے وہ قاتل مجھے ہر بات مین / کیا اثر جاتا رہا اللہ میری آہ کا
آزمایش کے لیے کہتا ہے یہ ہمسے وہ شوخ / واہ جی آسان ہے کیا کرنا کسی سے چاہ کا

گرد بتخانے کے پھرنے سے ملا کیا فائدہ — کیجے چل کر طواف ای جوش بیت اللہ کا

غزل ۲۵۱

کسکو وحشی کسکو رسوا نہ کیا — حضرت عشق نے کیا کیا نہ کیا

چشم سرشار سے اُسکی تونے — سامنا نرگس شہلا نہ کیا

خاک دعوائے تھا مسیحائی کا — کشتۂ ناز کو زندہ نہ کیا

نقد اک بوسے پہ ہی اسکی خرید — تونے دل کا مرے سودا نہ کیا

تمنے کین مجھپہ جفائین لاکھون — مین نے پر ایک کا شکوا نہ کیا

بجلی کب ہنسنے سے تیرے نہ گری — فتنہ کب چال نے برپا نہ کیا

ہوگیا مائل رخسار صنم — بخدا دل نے کچھ اچھا نہ کیا

کیون نہ یکتا اُسے کہیے جسنے — اپنا ثانی کوئی پیدا نہ کیا

کھینچ لاتی اُسے میرے گھر تک — کام اُس آہ نے اتنا نہ کیا

دل کسے دینے مین کیا تمنے سوچ — جوش نے اپنا پرایا نہ کیا

غزل ۲۵۲

تکلف نہین ہمسے زیبا تمھارا — تمھارا ہمارا ہمارا تمھارا

لیا دل تو تو جان بھی کیون رہیگی — تمنا ہماری تقاضا تمھارا

یہ تصویر چہرہ اُتر کیون گیا ہی — کھنچے کس سے ہو گیا ہی نقشہ تمھارا

نہ تیر آہ کا دست قدرت مین اپنے — نہ شمشیر ابرو پہ قبضہ تمھارا

رقیبون سے لڑنے کا قصہ نہ پوچھو — فضیحت ہماری تماشا تمھارا

مین اپنے ہی جذبے کا قائل تھا لیکن — غضب ہی مری جان غصہ تمھارا

چلے ہمتو حسرت ہی لیکر رقیبو — مبارک رہے تمکو پیارا تمھارا

مجھے اور سے کیا مین عاشق ہون پیارے — تمھارا تمھارا تمھارا تمھارا

خفا ہوتے کیون ہو کہ رُکتے ہو پیارے | نہ جذبہ ہمارا نہ جلوہ تمھارا
نسیم اس چمن مین گُل تر کی صورت | سمٹے کپڑے رکھتے ہین پردہ تمھارا

غزل ۲۵۳

عجب کچھ لطف سے صدمے دل ناداں اُٹھاتا ہی | سزا اپنے کیے کی آپ یہ جبو وقت پاتا ہی
کبھی تو خون روتا ہی یہ دل گہ مُسکراتا ہی | کبھی صحرا مین جا کر خاک یہ سر پر اُڑاتا ہی
سمجھتا تو نہ ای ناداں کہ یہ باتین بناتا ہی | بہار آنے دے پھر دل دیکھنا کیا رنگ لاتا ہی
مرے نالون سے نالان ہو ملک فریاد کرتے ہین | کہ ای کمبخت کیون عرش برین ہر دم ہلاتا ہی
نہ ہونا پست پا ای دل تو میدان محبت مین | کہ تجھکو بعد مدت آج قاتل آزماتا ہی
کلام تلخ کرنے سے مجھے کیا فائدہ ظالم | مثال آبلہ خود دل ہی کیون اسکو دکھاتا ہی
اگر پوچھے وہ میرا حال تو قاصد یہ کہدینا | جگر مین درد ہی اور ضعف سے دل سنسناتا ہی
نہین ممکن ہی بے محنت کسی کو اپنا کر رکھنا | بہت مشکل سے دل پیارے کسی کا ہاتھ آتا ہی
اگر کہتا ہون اُس سے دیکھ مر جاؤنگا کچھ کھا کر | تو کہتا ہی بلا سے کسکو مرنے پر ڈراتا ہی

غزل ۲۵۴

دل مرا تیر ستمگر کا نشانہ ہو گیا | آفت جان میرے حق مین دل لگانا ہو گیا
ہو گیا لاغر جو اک لیلی ادا کے عشق مین | مثل مجنون حال میرا بھی فسانہ ہو گیا
خاکساری نے دکھایا بعد مردن بھی عروج | آسمان تربت پہ میری شامیانہ ہو گیا
خواب غفلت سے ذرا دیکھو تو کب چونکے ہین ہم | قافلہ ملک عدم کو جب روانہ ہو گیا
فصل گل مین بھی رہائی کی نہ کچھ صورت ہوئی | قید مین صیاد مجھکو اک زمانہ ہو گیا
بعد مردن کون آتا ہی خبر کو ای رسا | ختم بس کنج لحد تک دوستانہ ہو گیا

غزل ۲۵۵

ہماری آہ کی تاثیر دیکھو | ہلی وہ عرش کی زنجیر دیکھو

جدھر وہ ہی اُسی جانب کو اپنا — کھنچا جاتا ہی دل تاثیر دیکھو

دیا داغِ جگر ہی جسنے ہمکو — یہی ہی وہ بت بے پیر دیکھو

نہین دامن مین اُسکے سرخ سنجاف — ہمارا خون ہی دامنگیر دیکھو

اُداسی چھا رہی ہی بیکسی ہی — مزار عاشق دلگیر دیکھو

جو خط جاتا ہی پڑھ سکتا نہین وہ — مری تقدیر کی تحریر دیکھو

پھر آیا یار میرے در سے جاکر — مری اُلٹی ہوئی تقدیر دیکھو

گلے مین طوق دُہرے پا بزنجیر — اسیر عشق کی توقیر دیکھو

وہ بن بن کے بگڑ جاتے ہین سلطان — مری بگڑی ہوئی تقدیر دیکھو

غزل ۲۵۶

وہ میرے پہلو سے گھر سدھارے ادھر کی دنیا اُدھر ہوئی ہی
قیامت آئی ہی یا الٰہی یہ آج کیسی سحر ہوئی ہی

مریضِ اُلفت کی روح تن سے روانہ پچھلے پہر ہوئی ہی
تمام آفاق مین ہی چرچا تمھین کچھ اسکی خبر ہوئی ہی

تجھے ہی معلوم خاک زاہد کہ عاشقی مین ہی کیسی لذت
یہ پوچھ مجھسے کہ عمر میری اسی مین ساری بسر ہوئی ہی

خدا نے ایسا جمال روشن کیا ہی اُس سیمبر کو عنایت
جو روے تابان سے زلف اُٹھی تو شام کو بھی سحر ہوئی ہی

کبھی جو در تک مین اُنکے پہونچا تو مجھکو دربان نے دی یہ تسکین
بلائینگے وہ ضرور تمکو ذرا سا ٹھہرو خبر ہوئی ہی

نصیب دیکھو کہ ایک دن بھی مزاج اُنکا نہ ہمسے بدلا
اگرچہ سو بار سے زیادہ ادھر کی دنیا اُدھر ہوئی ہی

گذر گئی جب شب جوانی تو کیا رہا لطف شعر خوانی
زبان ہی بند اپنی صفدر خموش شمع سحر ہوئی ہی

غزل ۲۵۷

لیے پھرتا ہی مجھکو جا بجا دل
مرا بیچین میرا چلبُلا دل

ملایا خاک مین کیون اُسکو تو نے
بہت نازون کا پالا تھا مرا دل

ہزارون حسرتون کا خون ہوگا
ارے ظالم نہ مٹی مین ملا دل

اُٹھاتا کیون بتون کے ناز بیجا
اگر ہوتا مرے بس مین مرا دل

ادا و ناز جانان سے دُہائی
گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل

ملا روز ازل عالم مین سب کچھ
ہمین آفت رسیدہ اک ملا دل

ہمارا بھی کبھی تو آشنا تھا
ارے او بیمروت بیوفا دل

گلی سے اُنکی گھر تک آتے آتے
مچل کر سو جگہ رہ رہ گیا دل

خوشی ہو غم ہو کچھ ہو ہمنے صفدر
بس اب تو اک صنم کو دیدیا دل

غزل ۲۵۸

ہزار صدمے سہا کرینگے کبھی نہ آہ و بکا کرینگے
وہ لاکھ ہمپر جفا کرینگے ہم اُسکے بدلے وفا کرینگے

چمن مین بلبل چہک رہے ہین شگوفہ گل مہک رہے ہین
سرور مین ہم بہک رہے ہین نہ ہاتھ خم سے جدا کرینگے

جو جمع ہوتے ہین اہل مذہب تو مجھکو حسرت سے کہتے ہین سب
جو یہ نہ ہوگا تو زندہ شب اسی کا چرچا کیا کرینگے

بہت سی کی ہمنے سیر عالم بس اب ارادہ ہی یہ مصمم
گلی مین اس بت کی بیٹھکر ہم ہمیشہ یاد خدا کرینگے

اُسے ہی کیا خوف روز محشر کہ جسکے صفدر علی ہون یاور
یہان بھی حامی رہے برابر وہان بھی جنت عطا کرینگے

غزل ۲۵۹

کوئی گھڑی نہ وصل کی آئی تمام رات
باتون مین اُس پری نے گنوائی تمام رات

اُٹھکر جو آپ پہلو سے میرے چلے گئے
پہلو مین دل نے دھوم مچائی تمام رات

پیرون پڑے بلائین لین اور منتین بھی کین — سرکی نہ اُنکے منہہ سے دُلائی تمام رات

خوف اُنکو تھا کہ نیند مین بوسہ نہ لین کہین — گالون پہ دھر کے سوئے کلائی تمام رات

پالا پڑا ہی مجھکو عجب بدمزاج سے — جھگڑے تمام دن ہین لڑائی تمام رات

مونس پھر آج ہجر کی شب کاٹنی پڑی — نیند ایسی سوگئی کہ نہ آئی تمام رات

غزل ۲۶۰

عشق خدا کرون کہ مین یادِ خدا کرون — دو دن کی زندگی مین بتاؤ مین کیا کرون

تجھ بن مین ای مسیح بھلا جی کے کیا کرون — آجاے موت اگر تو مین شکر خدا کرون

ملجاے آسمان و زمین تسپہ بھی صنم — مجھکو قسم خدا کی نہ تجھکو جدا کرون

کی لاکھ جستجو نہوا وصل بھی نصیب — تقدیر مین لکھا نہین تدبیر کیا کرون

گلشن مین جاکے اور بھی وحشت ہوئی نصیب — اب قصد ہی کہ سیر بیابان کیا کرون

غزل ۲۶۱

پھر آئی فصل گل پھر زخم دل رہ رہ کے پکتے ہین — مرے داغ جگر پھر صورت لالہ لہکتے ہین

کوئی جاکر کہو یہ آخری پیغام اُس بت سے — ارے آجا ابھی دم تن مین باقی ہی سسکتے ہین

نہ بوسے لینے دیتے ہین نہ لگتے ہین گلے سے — ابھی کم عمر ہین ہر بات پر مجھسے جھجھکتے ہین

وہ غیرون کو اداسے قتل جب سفاک کرتا ہی — تو اُسکی تیغ کو ہم آہ کس حسرت سے تکتے ہین

رسا کی ہی تلاش یار مین یہ دشت پیمائی — کہ مثل شیشہ میرے پاؤن کے چھالے جھلکتے ہین

غزل ۲۶۲

قیامت ہی کسی کو پیار کرنا اس زمانے مین — قضا کا سامنا رکھا ہوا ہی دل لگانے مین

یہی عالم رہے بس موسم گل کا زمانے مین — رہین آباد بلبل اپنے اپنے آشیانے مین

بنائے دیر و کعبہ کا سبب کیا جانیے کیا ہی — نہین ہی دخل بندون کو خدا کے کارخانے مین

قدم رکھ دیکھکر بحر محبت مین ذرا اے دل — خطر ہی ڈوب جانے کا بھی دریا کے نہانے مین

صبا جو چاہتا ہی لبس گریبان چاک کرنے کو	کبھی راحت نہین پائی فلک کے شامیانے مین

غزل ۲۶۳

تری صورت بت کافر خدا نے وہ بنائی ہی	کہ بخوف خدا مائل تری ساری خدائی ہی
جنون کا جوش ہی ای گلبدن تجھسے جدائی ہی	ہوا لے دامن صحرا مرے سر مین سمائی ہی
ہوا ے زلف عنبر فام پھر سر مین سمائی ہی	قضا کا سامنا ہی موت پھر تشریف لائی ہی
کسی دن پان کھانے مین ہنسی انکو جو آئی ہی	دل پر خون اہل عشق پر بجلی گرائی ہی
ہوا منظور پھر تاراج کرنا کشور دل کا	جو فوج رنج و درد و ہجر کی مجھ پر چڑھائی ہی
ترے کوچہ سے جیتے جی نہ اٹھونگا نہ جاؤنگا	مجھے تیری قضا جان جہان یان کھینچ لائی ہی
ہماری قبر پر رو رو کے فرماتے ہین حسرت سے	یہ وہ عاشق ہی جسنے جان تک ہمپر گنوائی ہی
الجھ کر وہ سوال بوسۂ کاکل پہ یون بولے	تجھے سودا ہوا ہی یا کہ تیری موت آئی ہی
وہ عیسی دم جو پھر آتا تو جی اٹھتا یہ پھر مر کر	یہی تھا مشورہ سب کا مری جب لاش اٹھائی ہی
کوئی کہتا ہی مجنون اور کوئی کہتا ہی دیوانہ	تمھارے عشق مین پیارے یہ ذلت ہمنے پائی ہی
نہ کر اس سگ کو داغ جنون کو رائگان اخگر	کہ یہ تیرے بڑے گاڑھے پسینے کی کمائی ہی

غزل ۲۶۴

بدر کو رشک سے ہلال کیا	ماہرو نے مرے کمال کیا
چہرہ سے عاشق جمال کیا	قد دکھا کے مجھے نہال کیا
عشق گیسو نے تیرے آہ مجھے	ہی گنہگار بال بال کیا
باغ عالم مین ہون وہ برگ حنا	جسکے ہاتھ آیا پائمال کیا
کس ادا سے وہ بولے جاؤ بھی	مین نے آنسے جو عرض حال کیا
عکس پڑتا نہین ہی آئنہ مین	تمکو اللہ نے بیمثال کیا
سر بزا تو وہ ہین خفیف مین ہون	کسنے شب کا بیان حال کیا

شب وصلت مین خوف سے ہمنے — اپنا ہی مرغ دل حلال کیا
باغ عالم مین سبزہ رنگون نے — صورت سبزہ پائمال کیا
صدقے ہو جاؤن ایسی فرقت کے — ہجر ہی مین مراد وصال کیا
ق
ایک دن راہ مین ملے تنہا — بوسہ مانگا تو رد سوال کیا
الغرض طول جب ہوا قصہ — چار بوسون پہ انفصال کیا
بولے مٹھو مجھی کو تم اے سعد — دل مین گر اور کچھ خیال کیا

غزل ۲۶۵

سودا ہوا ہے سیہ مژہ چشم یار کا — تلودن کو اشتیاق ہے پھر نوک خار کا
اڑ کر چھوا ہے عارض پرنور یار کا — دیکھو تو حوصلہ مرے مشت غبار کا
اک پل کمی نہین ہے ترے شوق دید مین — آنکھون مین گھر بنا ہے ترے انتظار کا
رکھتا ہون زیر تیغ گلا شوق ذبح مین — ہے عشق جب سے ابروے خمدار یار کا
نشہ نہ اسکے زہر کا اتریگا تا بحشر — مارا ہوا ہون افعی گیسوے یار کا
مجھکو کیا قفس سے نہ صیاد نے رہا — افسوس ہے گذر گیا موسم بہار کا
یوسف بتون کے عشق مین مجبوبے خدا کی یاد — کچھ تمکو ڈر رہا نہین روز شمار کا

غزل ۲۶۶

یہ سمجھے جیتے جی ہم خلد کی تعمیر مین آئے — اٹھا کر گرد شین جب کوچۂ بے پیر مین آئے
عدم سے شوق وصل اس سیم تن کا دہر مین لایا — ہوس مین زر کی ہم خواہش اکسیر مین آئے
تمھاری زلف کے سودے مین آ دیوانگی ہم نے — بہت کرتا یان اٹھا کر خانۂ زنجیر مین آئے
لب معجز بیان سے اپنے گر تم لفظ قم کہدو — تعجب کیا اگر جان پیکر تصویر مین آئے
غنی وہ ہو گئے رنگ طلائی دیکھکر تیرا — گدا جو پاس تیرے خواہش اکسیر مین آئے
چھٹی عارض کی الفت یار نے جب سر مہری کی — حلب کو چھوڑ کر ہم خطۂ کشمیر مین آئے

دکھادو وہ دن بھی یارب جو کہین سب دیکھکر مجھکو
کہ لو یوسف رداے حضرت شبیر مین آئے

غزل ۲۶۷

اک طرح عشق مین یارب دل ناداں ہوجائے
یا تو آباد ہو یا کاش یہ ویران ہوجائے

مین تو کیا ہون کہ برہمن بھی کبھی دھوکے سے
تیری صورت کو جو دیکھے تو مسلمان ہوجائے

کیمیا کیسی اور اکسیر کہان تیری نگاہ
گر پڑے مور پہ وا اللہ سلیمان ہوجائے

بر ملا زلف کو چہرے پہ جو ڈالے وہ شوخ
کوئی کافر بنے اور کوئی مسلمان ہوجائے

عرض یہ ہی شہ خادم سے خلیل احمد کی
رنج سب دور ہون اور عیش کا سامان ہوجائے

غزل ۲۶۸

جیون مین نام لے لیکے تمھارا یا رسول اللہ
مجھے یہ نام لگتا ہی پیارا یا رسول اللہ

یہی ہی آرزو دل مین پڑھون تجھ نام کی تسبیح
کرون سب کام دنیا سے کنارا یا رسول اللہ

نہین ہی دوسرا کوئی قیامت مین شفیع میرا
مجھے اُس دن تمھارا ہی سہارا یا رسول اللہ

مدینہ مین جو پہونچادے خدا مجھکو تو بہتر ہی
کہ دیکھون جاکے مین روضہ تمھارا یا رسول اللہ

ترے کوچے مبارک کو جو پلکون سے بہارون مین
تو حاصل ہو سبھی مطلب ہمارا یا رسول اللہ

اندھیری گور مین رکھکر اکیلا چھوڑ کر جادین
ہٹے برکت تمھاری سے اندھیرا یا رسول اللہ

غزل ۲۶۹

حسینان جہان جب سیر کو گھر سے نکلتے ہین
دلِ عشاق ہر ہر گام پر پانون سے ملتے ہین

حنا ملتا ہی تو ہاتھون مین وہ ظالم خدا سے ڈر
ہزارون عاشق شیدا کفِ افسوس ملتے ہین

سوے گور غریبان ایک دن آیا نہ وہ قاتل
الٰہی دیکھیے کس دن مرے ارمان نکلتے ہین

عجب قسمت ہماری ہی کہ بعد از مرگ بھی کافر
عوض مین فاتحہ کے قبر کو ٹھکرا کے چلتے ہین

نہین معلوم یہ کس شعلہ رو کی سوز فرقت مین
ہماری آہ آتش بار سے اخگر نکلتے ہین

کسی محبوب کے جوش محبت کا تقاضا ہی
نہین ہو جب اپنی آنکھ سے آنسو نکلتے ہین

تن نازک مین نور آئینل پڑ جاتے ہین پھولون سے
جو آہستہ بھی فرش گل پہ وہ کروٹ بدلتے ہین

ارے او بیوفا پہ بھی سمجھے پروا نہین اسکی
جدائی مین تری عاشق مثال شمع جلتے ہین

شفیع عاصیان اپنا شفیع روز محشر ہی
نثار احمد ہو کیا غم گر عدو حسرت سے جلتے ہین

تمام شد

اشعار متفرق

لکھا کلک عقیدت سے جو مطلع نعت احمد کا
سپر دیوان مرے طغرا بنا مُہر نبوت کا

جسنے دیکھی ہو ترے رخسار روشن کی بہار
کب خوش آتی ہو اُسے ای دست گلشن کی بہار

لائے نصیب کھینچ کے بیداد کی طرف
دن بھر پھرا پھر آیا تو جلاد کی طرف

آب شمشیر سے محروم نہ رکھ ای قاتل
سوکھے جاتے ہین لب زخم مرے تر ہو کر

دل لیکے ہمارا کہین برباد کروگے
لو دل تمھین ہم دیتے ہین کیا یاد کروگے

نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبل جدا پھری
چلیے بس اس چمن سے کہ یان کی ہوا پھری

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے مین
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے مین

طاقت نہ صبر کی ہے نہ دل اختیار مین
یارب کوئی لبشر نہ پڑے انتشار مین

ہم درد الم رقت مین ہین میری کہانی سے
ترقی جسطرح ماتم کو ہووے نوحہ خوانی سے

دہن کے کشتون کو زندہ کیا جان بخشی لب نے
حد ملک عدم ملحق ہے ملک جاودانی سے

جگر کا سوز گریہ سے بڑھا یہ ماجرا کیسا
جہان مین آگ کو بجھتے ہوے دیکھا ہے پانی سے

شکایت کی عوض ہم شکر کرتے ہین صنم تیرے
مزا دینے لگے کچھ سہتے سہتے اب ستم تیرے

پہونچی برون سینہ سلگ کر جگر مین آگ
ای اشک دیدہ دوڑ لگی بال و پر مین آگ

ای بخیہ معاف یہ احسان کر نہین
چھپ جائین منہ دکھا کے وہ زخم جگر نہین

سب ستم سارے وہ سامان مصیبت یاد ہین
ہم بھی تو کنج قفس سے مرغ نو آزاد ہین

بیتابی فراق سے عالم بدل نہ جائے
نالہ فراز عرش سے آگے نکل نجائے

عجب عالم ہی اُس گل پیرہن کی یاد مین لگا
کہ نالہ منھ سے نکلا زمزمہ بنکر عنادل کا

آئینہ بنکر رہون ہر وقت پیش روے دوست
وہ مجھے دیکھا کرے دیکھا کرون مین روے دوست

سیر جنت خوب جب رضوان تجھے دکھلا چکا
بے تامل منھ سے نکلا ہاے لطف کوے دوست

جا ہی قطرۂ خون جگر شمشیر دشمن پر
تماشا ہی یہ گل پھولا نہیا دیوار آہن پر

عزت دیوانگی بخشی ہے مجھے تقدیر نے
طوق نے کی بندگی چومے قدم زنجیر نے

قفس بر دوش صیاد جفا طینت کا پھیرا ہی
مقام گلشن ایجاد دم بھر کا بسیرا ہی

غور سے سمجھو تو مشکل ہی نباہ
دوستی کرنا بہت آسان ہی

نگہ عاشق مشتاق پہونچ جاتی ہی
لاکھ گھونگھٹ کو کرے کوئی حصار عارض

مر گیا عاشق تمھارا ہو گیا قصہ تمام
کوئی دم مین جائیگا لاشہ ادھر سے دیکھنا

خون جگر پیا نہو جسنے وہ مے پیے
کھائے وہی کباب کہ جو دل جلا نہو

نئے ڈھب کا کچھ جوش وسودا ہوا ہی
خدا جانے ابکی مجھے کیا ہوا ہی

کسی صورت تو دل کو شاد کرنا
ہمین دشمن سمجھ کر یاد کرنا

دل مین رہتا ہی ضیاے داغ سے روشن چراغ
گھر ہی عاشق کا یہان جلتا ہی بے روغن چراغ

لب بام آکے گر بیٹھو تماشا تمکو دکھلائین
کمند آسا چڑھین تار نگہ پہ ناتوان ہوکر

روح پرواز ہوئی کام نہ آئی زنجیر
نہ رُکا قید بھی ہوکر ترا دیوانۂ عشق

حجاب ابر مانع ہی گذر کیونکر ہو گلشن تک
وہ شبنم ہون پہونچ سکتا نہین پھولون کی آنکھ تک

زلف نے تیری کیا بے سر وسامان مجھکو
آپ سا کر دیا کافر نے پریشان مجھکو

قاصد تو کیونکہ پاکے مرے یار کا مزاج
پوچھا ہی اُس غریب نے سرکار کا مزاج

پریشان زلف آنکھین سرخ منھ زرد
کہان تھے رات اُس بگڑی ادا سے

بلبلین کیونکر اگرچہ غلبۂ الفت کی شدت ہی
اُٹھین ہی پاس عزت کا ہمین لوگون کی دہشت ہی

اس زلف سیہ فام کو چھیڑا نہیں کرتے
ناداں بہت سانپ سے کھیلا نہیں کرتے

نہ نامہ ہے نہ قاصد ہے نہ پیغام زبانی ہے
یکایک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگہانی ہے

آپ کے نامہ کو آنکھوں سے لگایا ہمنے
مرض ہجر کا تعویذ بنایا ہمنے

بہت روزوں کے پیچھے آج آیا آپکا نامہ
لفافہ پڑھ کے آنکھوں سے لگایا آپکا نامہ

آنکھیں نہ لڑایا کرو ہر بار کسی سے
اس بات میں چل جائیگی تلوار کسی سے

تمھاری زلف نہ ٹھہری کوئی بلا ٹھہری
ہماری جان گئی اور تری بلا ٹھہری

قاصدا جو رہ دیتا ہوں میں تجھکو جان تلک
پہونچا دے میرے نامہ کو اُس مہربان تلک

آیا جو نامہ تیرا بہت انتظار میں
ٹھہری نہ جان زار خوشی سے کنار میں

کچھ ایسا ناتوان اب دل ہوا ہے
کہ اٹھنا بیٹھنا مشکل ہوا ہے

اے دل تو عبث نالۂ و فریاد کرے ہے
وہ بھول گیا جسکو کہ تو یاد کرے ہے

خال مشکیں بھی ہو اور زلف سیہ فام بھی ہو
مرغ دل کیوں نہ پھنسے دانہ بھی دام بھی ہو

ستائے جب تلک چاہے زمانہ آسماں ہوکر
ستارا اپنا چمکیگا کبھی تو کامران ہوکر

چلا ہے او دل راحت طلب کیا شادماں ہوکر
زمین کوے جاناں رنج دیگی آسماں ہوکر

ہم ہیں اور سایہ ترے کوچے کی دیواروں کا
کام جنت میں ہے کیا ہمسے گنہگاروں کا

نمک جبتک کہ زخموں پر نہ چھڑکے کوئی کیا جانے
کہ لذت عشق میں کیا ہے محبت کا مزا کیا ہے

اے بلبلاں شعلہ دم اک نالہ اور بھی
گم کردہ راہ باغ ہوں یاد آشیاں نہیں

لب بند ہوں تو روزن سینہ کو کیا کروں
تھمتا تو مجھسے نالۂ آتش فشاں نہیں

نہ آیا خط کوئی پرزہ ہی آتا کاش جاناں کا
اُسے نسخہ سمجھتے ہم دواے درد ہجراں کا

کعبہ میں رہیں یا کہ رہیں دیر میں جاکر
ہر جا تمھیں اے جان جہاں یاد کرینگے

چراغ جلتا ہے لیکن بہ شام جلتا ہے
یہ دل ہمارا ہے ہر دم مدام جلتا ہے

قاصد شتاب جاکے خبر لا تو یار کی
طاقت نہیں رہی ہے مجھے انتظار کی

جو ہو کے ترش رو مجھے گالی ہزار دے
یہ وہ نشہ نہین جسے ترشی اُتار دے

باغبان کے ڈر کے مارے باغ مین جاتے نہین
جو نیا گل ہو اُسے ہم دیکھنے پاتے نہین

باغبان نے بند جب سے باغ کا رستہ کیا
ہمنے گل کھا کھا کے اپنا ہاتھ گلدستہ کیا

دیا مژدہ مجھے دل نے کہ غش سے ہوش مین آ تُو
پیام خط ابھی آیا ہی قاصد کے قدم لے تو

جواب نامہ کیا آیا تن بیجان مین جان آئی
گیا یان سے کبوتر وانسے آیا مرغ جان ہوکر

شکوا نہ ظلم کا نہ شکایت جفا کی ہی
اُنکو ستم کی خو ہمین عادت وفا کی ہی

پھینک دیتے ابھی ہم چیر کے پہلو اپنا
تجھپہ قابو نہین دل پر تو ہی قابو اپنا

موت مرہم ہی کلام سخت غیرت دار کو
اندمال زخم شمشیر زبان ہوتا نہین

ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہی راہ
دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہی کہان کا

عبث آرائشین ہین غافلو جسدم قضا آئی
بنے گا نخل ماتم قد فنا ہوگی یہ رعنائی

حال ابن نوح جو دیکھا تو یہ ثابت ہوا
صحبت بد سے بگڑ جاتے ہین یون اشراف

غافلو ایسی کڑی ہی منزل ملک عدم
رہروون کے پاؤنکا جسمین نشان ملتا نہین

نہین درد دل منہ پر لانے کے قابل
یہ قصہ ہی اُسکے سُنانے کے قابل

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر ترے عہد سے آگے کبھی دستور نہ تھا

مردون کو جلاتی ہی تری ناز کی آواز
اعجاز کا اعجاز ہی آواز کی آواز

دل دیکے اور پری سمجھے دلبر بنا دیا
ایسے ستم سہے کہ ستمگر بنا دیا

واجب القتل ہین خنجر کے سزاوار ہین ہم
ہان میان سچ ہی کہ ایسے ہی گنہگار ہین ہم

تیرے کوچے مین تڑپنے کا سبب آج کھلا
تھا اسی خاک پہ آخر ہمین بسمل ہونا

بیٹھے تھے مطمئن ہو کہ ہے آئے وان سے دل
اسکی نہ تھی خبر کہ وہین پھر وہ ہو رہا

بند ہو گا نہ مرے پر بھی کھلا رہنے دو
یہ وہ دیدہ ہی جو حسرت کش دیدار رہا

الفت کا نقشہ جب کوئی مرجائے تو جلائے
یہ درد سر ایسا ہی کہ سر جائے تو جائے

صراط عشق پر از بسکہ ہی ثابت قدم میرا — دم شمشیر قاتل پر بھی جم جاتا ہی دم میرا

دل یہ جسکے لیے پہلو مین طپان رہتا ہی — یون سُنا ہی کہ اُسے بھی خفقان رہتا ہی

آرزو دل کی ہو تم جان کا ارمان ہو تم — بلکہ پہلو مین ہو دل دل مین مری جان ہو تم

اے چارہ گرو قید سے رُکتے ہین کہان ہم — کیا جا نہین سکتے ہین تصور مین وہان ہم

اس دم جو تونے کی طلب بوسہ پر نہین — جی چاہتا ہے لون تری ضد سے پر نہین

صحبت آلودگان مین پاک دامن پاک ہین — خاک سے دھبا نہ آئے چادر مہتاب مین

در دیدہ نظر یا تو چرا لیگئی دل کو — یا آنکھ لگاوٹ سے لگا لیگئی دل کو

جانتا حفظ ہی دل مین مجھے عاشق لیکن — اپنی کیا بات بھی کھو دے جو تجاہل نہ کرے

ہان نہ بگڑو کہ جا سنتے ہین ہم — اک ادا حسن کی عتاب بھی ہی

واہ وا کیا تازہ پانی خنجر قاتل مین ہی — اسکا زخمون کو مزا زخمون کی لذت دل مین ہی

سطح سینہ پہ ترے ادبت نوخیز یہ کیا — ابھرا ابھرا نظر آتا ہی کچھ اُٹھا اُٹھا

یار اغیار ہو گئے اللہ — کیا زمانے کا انقلاب ہوا

مرض عشق مین کوئی بھی گرفتار نہو — دوست تو دوست ہی دشمن کو یہ آزار نہو

ہمیشہ آگ نکلتی ہی اپنے سینے سے — الٰہی موت دے گذرا مین ایسے جینے سے

کیسی ہنسی کہان کی خوشی کیسا اختلاط — ہمکو نہ چھیڑو تم کہ وہ اب ہم نہین رہے

ہمارے گل کو مت پوچھو بڑی اسکی کہانی ہی — نشانی اُنکی چھلا ہی یہ چھلے کی نشانی ہی

قسمت کو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی ہی کمند — دو تین ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

تھے تابع فرمان پریزاد ہزار دن — کہلاتے تھے ایجان سلیمان کبھی ہم بھی

سچ ہی کہ روز بد مین کسیکا کوئی نہین — پتے بھی بھاگتے ہین خزان مین شجر سے دور

تری موج دریا مین لاکھون ہی ڈوبے — مگر ہم نہ ڈوبے سنبھلتے رہے ہین

ہم ہین مشتاق سخن اور اُسمین گویائی نہین — اسلیے تصویر جانان ہمنے کھنچوائی نہین

ایک سے جب دو ہوئے تب لطف یکتائی نہین
اسلیے تصویر جانان ہمنے کھنچوائی نہین

کوچ کی اسنیے اب طیاری ہی
تیرا حافظ جناب باری ہی

اس درد دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
قسمت مین جو لکھا ہی آلہی شتاب ہو

سچ بتاؤ کہ دھیان کسکا ہی
دل مین غم میری جان کسکا ہی

رنج حسرت شعلہ رو کا کھاتے ہو
شمع کی طرح پگھلے جاتے ہو

کون سی ماہ رو پہ مرتے ہو
سچ کہو کسکو پیار کرتے ہو

ہاے بیتابیون سے دل کو نہ مین دل سمجھا
کبھی پارہ کبھی بجلی کبھی بسمل سمجھا

نہین جنت نہ سہی خیر جہنم ہی سہی
اتنا تھوڑا ہی مجھے تو کسی قابل سمجھا

گذرا فلک کے پار گیا لامکان تلک
او تیر آہ بے ادبی یہ کہان تلک

مر مر گئی بلبل جو گیا وا چمن کو
غربت مین خدا یاد دلائے نہ وطن کو

ستاتا ہی کڑھاتا ہی جلاتا ہی رلاتا ہی
خبر ہوتا نہین عاشق سے وہ نامہربان برسون

کیسے نالون سے اٹھا لون مین زمانہ سر پہ
فائدہ کیا ارے صاحب کوئی سنتا بھی ہی

آنکھین تو قتل کرین ہونٹھ جلا لین کیا خوب
تم تو قاتل بھی ہوا ور یار مسیحا بھی ہو

نہین غم زاہدان خشک کو خورشید محشر کا
سلامت ہی اگر سایہ ہمارے دامن ترکا

ہوا جب دل شکستہ پھر صفائی غیر ممکن ہی
گرہ پڑجاتی ہی جسوقت دھاگا توڑکر جوڑا

قامت سوزن سے کیون ہی رشتۂ سوزن دراز
بدنما ہوتا ہی قد سے ہو جو پیراہن دراز

کیا ترا اے غیرت لیلی مین سودائی نہین
سوچ بوسے زلف کی بیڑی جو پہنائی نہین

چلن انفاس کے ہین اندنون کچھ نکہت گل سے
کہ آمد شد ہی اسکی کوچۂ منقار بلبل مین

امیدوار کیون نہون مین تجھ کریم سے
نومید کون ہی ترے فضل عمیم سے

جان تک تیری محبت مین گنوا بیٹھے ہین
ہاتھ جینے سے سہر دست اٹھا بیٹھے ہین

کیا بھروسا اسکا ہی جب یار ہو دس بیس کا
ماہ رمضان جسطرح نکلے ہی یوسے تیس کا

فرقت مین تری جان تلف کی نہین جاتی
اری جان جہان جان تو یون دی نہین جاتی

دل دے دیا ہی اک بُت کافر کے ہاتھ مین
اب حق مین دیکھیے مرے اللہ کیا کرے

نہ تم بر مین نہ دل پہلو مین رہ مین آہ کس کسکو
مقام شکر ہی دیکھین فلک کیا کیا دکھاتا ہی

دنیا مین اگر ڈھونڈھیے تو کیا نہین ملتا
پر چاہنے والا نہین ملتا نہین ملتا

آبلے پانؤن کے کیا تو نے ہمارے توڑے
خار صحرائے جنون عرش کے تارے توڑے

کیے ہین خوب سے نظّارے باغ ہستی کے
جہان کو بس مرے پروردگار دیکھ چکے

بانٹ لے کوئی کسی کا درد یہ ممکن نہین
بار غم دنیا مین اٹھواتے نہین مزدور سے

نہ چھٹے بعد فنا کوچۂ جانان ہمسے
یارب آباد ہو روضۂ رضوان ہمسے

ایسے رُسوا ہوئے ملنے سے پریزادون سے
خوش نظر آتے ہین سب انسان ہمسے

گنہگارون کے تن سے جسطرح سے دم نکلتا ہے
نکلنا یون ہوا مشکل ہمارا کوے جانان سے

اسکو جانا تھا تو کیون موت نہ آئی اللہ
ایسی رسوائی کا جینا ہمین درکار نہ تھا

ساحل دکھائی دیتا ہی مجھکو نہ تھاہ ہی
دریائے عشق مین مری کشتی تباہ ہی

جہان مین عرصۂ عشرت سے سوا وہ چند ہی غم کا
اگر ہی عید کا اک دن تو عشرہ ہی محرم کا

آہ دریا پہ کرون نالہ کرون صحرا مین
مچھلیان دشت مین پیدا ہون ہرن دریا مین

حال کیا کہیے بھلا اُس بلبل ناشاد کا
آنکھ کے کھلتے ہی دیکھا جسنے گھر صیاد کا

کہین بہت آہین مگر انکو خبر مطلق نہین
نام بھی ہمنے ڈبویا نالہ و فریاد کا

بھلا وہ کیا ہو مرے حال زار سے واقف
نہین ہی جو ستم روزگار سے واقف

اجازت وصل کی شب دی جو چرخ کینہ پرور نے
تو زاہد ذبح کر ڈالا ترے اللہ اکبر نے

چمن سینچا یہان تک باغبان نے خون بلبل سے
کہ آخر رنگ ہو کر پھوٹ نکلا چہرۂ گل سے

جتائے قسمتہم مین حق کو گواہ کرتے ہین
ہٹو تلے سے فلک کے ہم آہ کرتے ہین

پیمبر مین نہین عاشق ہون جانی
رہے ہے موسے نہی سے یہ لن ترانی

اے جان لڑکپن کی تری مست نہین جاتی
لگا ہے تیر دل پر آہ کس کافر کی مژگان کا
مین کس کس شعلہ رو کو سینۂ صد چاک دکھلاؤن
کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرت انسان پر
مانگ اُس کافر کی کالی رات تھی ظلمات مین
نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا پاٹ لگے
دیکھون تو لے ہے جان ملک الموت کس طرح
جبتک مری بالین پہ وہ دلدار نہ آوے
لگیگا سنگ خجلت شیشۂ ناموس پر تیرے
زندگی آخر ہوئی آیا نہ وہ دلدار حیف
مین داد پاؤن کہان کیا کرون کہون کس سے
ارے او بیوفا جب سے طبیعت تجھپہ آئی ہے
جو اعلی ہے سو اعلی ہے جو ادنی ہے سو ادنی ہے
درد دوری کا مبتلا جانے
جو گذرتی ہے میری جان پر میری
مین وہ ہون گمنام جب دفتر مین نام آیا مرا
اے حفیظ دل مین ہے نہ ملینگے کسی سے ہم
جو طرا کھلا تو زلف سیہ فام مین پھنسا
نہو تو بیٹھے بٹھائے خراب اے ہوس
ابھی سے ڈرتا ہے اتنا بری جمالون سے
تمھاری فرقت مین ہا پیارے چلے ہین کیا کیا نہ دل پہ آرے

ہان سچ ہے کہ بگڑی ہوئی عادت نہین جاتی
نشان سوفار کا معلوم ہوتا ہے نہ پیکان کا
رکھا تھا ایک دل سو جل گیا کیا خاک دکھلاؤن
فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر
خضر کو بھی ہو مسافت ایک دن دو رات مین
کشتی عمر یہ اب دیکھیے کس گھاٹ لگے
تم وقت مرگ پاس سے اُٹھنا نہین ذرا
کہدو ملک الموت خبردار نہ آوے
عبث ہم بے گنا ہون کو نہ کر بدنام اے واعظ
مرتے مرتے بھی نہ دکھلایا مجھے دیدار حیف
فراق کو کوئی ہیگا جو دے سزا سے فراق
بجائے روح قالب مین تری اُلفت سمائی ہے
نہین کچھ قدر سایہ کی بڑھا گو قد انسان سے
دل بے درد کی بلا جانے
مین ہی جانون ہون یا خدا جانے
رہ گیا فقط قدرت بس جگہ کو چھوڑ کر
تو بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم
چھوٹا تھا دل قفس سے سو پھر دام مین پھنسا
لڑا نہ اُس بت خانہ خراب سے آنکھین
کسی پہ حفیظ ترا دل یہ آئیگا پھر کیا
ارے تمھین کچھ خبر نہین ہے کہ ہم جانون کا حال کیا ہے

مر گئے اور نہ دیدار ہوا ہائے نصیب
سیکڑوں عاشق جانباز حفیظ اللہ خان

حنا مل مل کے ہاتھوں سے جو دریا میں بہاتے ہو
غضب کرتے ہو صاحب آگ پانی میں لگاتے ہو

تمہارے ہاتھ جو مہندی سے آج لال ہوئے
کوئی پسے نہ پسے ہم تو پائمال ہوئے

یاد آتی ہے جو صورت کسی متوالی کی
گو مسلمان ہوں پہ بول اٹھا ہوں جے کالی کی

شکل ناگاہ جو دیکھی بت بنگالی کی
دل سے بیساختہ نکلی مرے جے کالی کی

حسرت سے رہ گئے ہم ہمدم تلک نہ پہونچے
دم ہم تلک نہ پہونچا ہم دم تلک نہ پہونچے

یہ کسکی زلف کی ناگن نے اے دل مار ڈالا ہے
کہ کوسوں تک مری تربت پہ پھیلا کوڑیالا ہے

زلف گھونگھٹ سے نکل مکھڑے پہ بل کھائی ہے
ناگنی ڈسنے کو بانبی سے نکل آئی ہے

ساری جگت پہ یار میں ڈھونڈتا پھرا ہوں
ساقن یہ وہ رسیلی پھر چاہ پر نہ آئی

میں گیا تھا وہ چاہ کنوئیں پہ
مجھکو دیکھے سے ڈول ڈال گئے

جب رات کو وہ ماہ لب بام پر آیا
خورشید اسے دیکھ کے نیچے اتر آیا

اچھا کیا ہے تمنے جو باندھا ہے ہمسے بیر
جلتے رہے تو سمجھینگے اور مر گئے تو خیر

کیا ہمیں سیر چمن سے کام ہے اے مہربان
خار آنکھوں میں نظر آتا ہے تجھ بن بوستان

آپ ہم ڈوبے ہوئے ہیں اپنے غم کے رنگ میں
کس سے کھیلیں پھاگ کسکے ساتھ گائیں ہولیاں

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی
عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی

طبیعت کو ہو گا قلق چند روز
ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائیگی

جدا کسی سے کسی کا کبھی حبیب نہو
یہ درد وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو

کبھی صدمہ بگولے کا کبھی صرصر کی زحمت ہے
ہماری خاک یوں اڑتی پھری اے ابر رحمت ہے

کوہ کن کوہ میں اور قیس مرا صحرا میں
سر ٹپکنے کو رہا کوئی نہ ہمسر اپنا

یا درد دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو
قسمت میں جو لکھا ہے الٰہی شتاب ہو

سبق صبر و ستم یاد ہوے جاتے ہیں
ہم بھی اور آپ بھی استاد ہوے جاتے ہیں

کیا پوچھتے ہو ہمدم مجھ جسم ناتوان کی
رگ رگ مین مثل غم ہے کہیے کہان کہان کی

دل دلاسے سے ہے کرتا بیقراری بیشتر
خانۂ ماتم مین ہو پرسے سے زاری بیشتر

اب آگے کیا کہون احوال جی تو سننا آتا ہے
زبان کرتی ہے لکنت اور کلیجہ منھ کو آتا ہے

یہ آدمی ہے کہ برسون جمال رہتا ہے
وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہے

داغ فرقت زلیست بھر سوز جہنم بعد مرگ
ان بتون کو کس توقع پر خدا یا چاہیے

اسقدر مجھسے قوی میری نقاہت ہو گئی
بار اپنے جسم پر اپنی ہی رنگت ہو گئی

ابر رحمت سے تو محروم رہی کشت مری
کوئی بجلی ہی فلک تو نے گرائی ہوتی

نبض بیمار کی اپنے جو مسیحا دیکھی
آج کیا آپ نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی

بے زبانی نے ہمین قید قفس سے دی نجات
کب رہا ہوتے جو ہم صیاد کے گھر بولتے

نغمۂ بلبل سے ہوتا تھا جنھین دوران سر
زاغ دیکھے سیکڑون آنکی لحد پر بولتے

کوچۂ قاتل تلک ای دل رسائی کیجیے
[illegible] سر ہاتھ مین لیکر گدائی کیجیے

ناتوانی سے جیون میرا یہ حال زار ہے
توڑنا تار نفس کا بھی بہت دشوار ہے

ایک دم بھی زلیست ہجر یار مین دشوار ہے
آمد و رفت نفس گویا چھری کی دھار ہے

نہ کیا ذبح گیا چھوڑ کے نسبمل قاتل
دہن زخم پکارا کیے قاتل قاتل

ایذائین اٹھائے ہوے دکھ پائے ہوے ہین
ہم دل سے بہ تنگ آئے ہین اکتائے ہوے ہین

ای جان دم نزع ہے آنا ہو تو آؤ
یون بعد ہمارے اگر آئے تو ہمین کیا

قید قفس مین آج چمن یاد کر کے آہ
کیسا پھڑک کے مرغ گرفتار رہ گیا

مین نے تمکو دل دیا تمنے مجھے رسوا کیا
مین نے تمسے کیا کیا اور تمنے مجھسے کیا کیا

اب جو چھپایئن تو چھپانے سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

تا فلک آہ شرربار یہ فرقت کی گئی
غل پڑا عالم بالا مین کہ سیونکا پھونکا

وعدے پہ تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے
کہنے کو بات رہ گئی اور دن گذر گئے

ہی عرش آستانۂ دولتسرائے دل — اللہ رتبۂ حرم کبریائے دل

راحت گئی اگر تو کیا رنج نے گذر — خالی رہی و زیر نہ مہمانسرائے دل

گو ہر اشک سے لبریز ہی سارا دامن — آج گل دامن و دولت ہی ہمارا دامن

نظروں سے دور رہنے کا پیارے گلہ نہین — دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہین

سہل ہی دل سے بھلا دون سارے عالم کو مین — یاد تیری بھول جاؤں یہ بہت دشوار ہی

مر مر گئی بلبل جو کیا یاد چمن کو — غربت مین خدا یاد دلائے نہ وطن کو

بعد از فنا زمین سے نہ اٹھا مرا غبار — ایسا کوئی کسی کی نظر سے گرا نہو

آہ کھینچوں تو بہائے ابھی تجھ آنسو — نکل آئین شرر سنگ سے نبکر آنسو

کون جیتا ہی ای صنم مر کے — آؤ تو دیکھ لین نظر بھر کے

ہوا ہی عشق تازہ ابتدا سے آہ ہوتی ہی — مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہی

زر دیا زور دیا مال دیا گنج دیے — ای فلک کونسی راحت کے عوض رنج دیے

صحرا کیسے ہین پیدا بڑھکر غبار دل نے — کھینچا ہی دور ہمکو اس دشت متصل نے

سینے پہ مرے زخم ہین کیا بے نشان لگے — جرّاح ہاتھ ملتا ہی پھاہا کہاں لگے

صدائے نالۂ دل آرہی ہی نکہت گل سے — چلی آتی ہی شاید کوچۂ منقار بلبل سے

دیکھ پچھتائیگا او بت مرے ترسانے سے — اٹھ کے کعبہ کو چلا جاؤنگا بتخانے سے

آئینہ مین دیکھکر وہ زلف سلجھانے لگے — ہند کے کافر حلب مین جاکے لہرانے لگے

عجب طرح کا یہ مخمصہ ہی حصول کیونکر ہو کار دنیا — نبھانے پاتے ہین اُس تلک ہم نہ زندگی کا قرار دنیا

کسی بیکس کو ای بیدادگر مارا تو کیا مارا — جو آپھی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا

روح نے پھر کے جب تن بیجان چھوڑا — جسکو جی جان سے چھوڑا اُسے بس ہاں چھوڑا

زلف کا عاشق ہی کوئی کوچۂ یار کا — دل نہین قابو مین ہر اک کافر دیندار کا

مہربان مجھپہ ہوا ہی مہ انور میرا — آج تقدیر سے چمکا ہی مقدر میرا

کشتۂ تیغ ناز ہین ہم لوگ — داو کیا سرفراز ہین ہم لوگ

منزل مقصود تک پہونچینگے کیونکر ہم ضعیف — پانون اُٹھ سکتے نہین اور ہی ارادہ دور کا

تشنگی سے عاشقون کا کام ہوتا ہی تمام — تیغ کے پیر اپنے کسدن آب تو رکھوائیگا

مقدر مین اگر ہوتا بر آنا مطلب دل کا — نہ رہتا تا مری جانب کو اُٹھکر ہاتھ قاتل کا

نہین آسان تڑپتے دیکھ سکنا ہے بسمل کا — یہی باعث ہی جو منہ پھیر گیا شمشیر قاتل کا

عزیز اُس سے نہ کیجے گروہ مانگے جان شیرین بھی — جواب تلخ سے دل توڑیے ہرگز نہ سائل کا

قتل عشاق پہ گر باندھی نہین تمنے کمر — ہر طرف کو ہی یہ پھر گنج شہیدان کیسا

حال دل جس سے چھپاتا تھا مین اپنا غافل — وہی مونس وہی ہمدم وہی ہم راز ہوا

کتنی برگشتہ ہی تقدیر حفیظ اللہ خان — دل دیا جسکو وہی درپے آزار ہوا

ہم سے کیا راز چھپاتے ہو حفیظ اللہ خان — ترے چہرے سے ہین آثار محبت پیدا

یاد آتے ہین یہ کسکے بھول سے رخسار حفیظ — [illegible] روتے ہوگئی جو چشم دریا بار سرخ

شرط الفت ہی یہی حفیظ کہ تو نے ہمکو — بھول کر بھی نہ مجھے یاد کیا میرے بعد

وحشت دل سے جو گھبراتے ہین ہم — کوسون صحرا کو چلے جاتے ہین ہم

خدا بھی دوست رکھتا ہی نہایت اپنے شیدا کو — جلے تیری تجلی سے نہ آئی آنچ موسیٰ کو

ای صنم دیکھی جو تیری خودنمائی آنکھ سے — گر گیا سارا تماشاے خدائی آنکھ سے

امارت جسکو ہو برسون نہین جاتی ہی بو اُسکو — جہان پھوڑا نکلتا ہی نہین مٹتا نشان سوزن

سرمہ دے چشم مین گر صید فگن تو نکلے — ہدف تیر نگہ ہونے کو آہو نکلے

چمن مین جب ہوا سے صبح شاخ گل لچکتی تھی — تو بوے گل مہکتی تھی ہر اک بلبل چہکتی تھی

خیال آجاے رونے کا جو میری چشم گریان کو — برنگ ابر کر دون سبز کوسون تک بیابان کو

حسن کے بادشہ نے کوچ کیا — دیکھیے خط تمھارے آیا ہی

دل کو ای عشق سوے زلف سیہ فام نہ بھیج — رہزنون مین تو مسافر کو سر شام نہ بھیج

دل کی جگر کی سینہ کی پہلو کی جان کی
آتش بجھا دین اشک یہ کس کس مکان کی

دل لیکے ہمارا بھی کوئی طالب جان ہی
ہم خوب سمجھتے ہین کہ جی ہی تو جہان ہی

نہ رکھا ہمکو دنیا کا نہ رکھا دین و ایمان کا
الٰہی ہو برا دونون جہان مین عشق جانان کا

آہ کیون کھینچ کے ای حفیظ بھر آئے آنسو
کیا تجھے عالم غربت مین وطن یاد آیا

ہو رقم کس قلم شوق سے ای غنچہ دہن
اشتیاقیسکہ بدیدار تو دارد دل من

دور حسبدان سے ہوا تجھ چمن حسن سے مین
نہ مجھے باغ خوش آتا ہی نہ گلشن نہ چمن

کیا لکھون جیسی گذرتی ہی مرے دل پہ نظر
دل من داند و من دانم و داند دل من

در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہین
رخصت ای اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہین

بے تاب ہون مین دل ہی طلبگار کسیکا
یارب نہ جدا یار سے ہو یار کسیکا

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کا
سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے

قدر گل بوٹے غضب ہین گلشن ایجاد کے
ہائے کیا کیا صورتین ہین صدقے آدم زاد کے

لاکھ پردے مین چھپ کے تم بیٹھو
دیکھ ہی لینگے دیکھنے والے

بعد مرنے کے ہوا ای قدر یہ بار گناہ
ہوگئین تابوت مین لاکھون ہی من کی اینٹیان

کیا پوچھتے ہو قصۂ شور و فغان دل
بیٹھو تو کچھ سنائین تمھین داستان دل

دو روز ایک وضع پہ رنگ جہان نہین
وہ کون سا چمن ہی کہ جسمین خزان نہین

کیا حال تمھارا ہی ہمین بھی تو بتاؤ
ہو جب کوئی شیفتہ آف آف نہین کرتا

دم آنکھون مین اٹکا ہی ذرا شکل دکھا دو
جلد آؤ کہ لبریز ہی پیمانہ ہمارا

قہر ہی بیٹھنا آ آکے لب بام بہت
خود تری ذات کریگی تجھے بدنام بہت

تری دوری سے ای پیارے یہ دل پر درد اور غم ہی
کہ روز عید بھی گویا ہمین ماہ محرم ہی

ہم بھی تھے حفیظ درد جہان خراب مین
بدلی کبھی نہ شکل ذرا انقلاب مین

شاید کسی کا دل ہی بہت اضطراب مین
وہ کروٹین بدل رہے ہین آج خواب مین

نامۂ اعمال محشر مین جو مانگیگا خدا
جاؤنگا تقدیر کا لکھا دکھانے کے لیے

اے صنم کیا پوچھتا ہی حال اس رنجور کا
دل نہ اٹکائے کہین اللہ بے مقدور کا

سرمہ ہی سفاک شہرہ ہی نگاہ یار کا
سچ کہا ہی باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا

مرے نالون سے چپ ہین مرغ خوش الحان زمانے مین
صدا طوطی کی سنتا کون ہی نقارخانے مین

کبھی تھے آنے کو خاطر سے ہماری برسون
ہوے برسون نہوئی پردہ تمھاری برسون

ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہوتی
ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہوتی

ڈسا ہو کالے نے جسکو ظالم تو وہ فسون کے اثر سے کھیلے
دہان گیسو کا تیرے مارا نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

اگر پوچھے کوئی مجھسے کہ کیون لاغر ہی لون کہ دو دن
محبت سے محبت سے محبت سے محبت سے

دل کہان سیر و تماشہ پہ مرا لگتا ہی
جی کے لگجانے سے جینا بھی برا لگتا ہی

کتنے مفلس ہوگئے کتنے تو انگر ہوگئے
خاک مین جب ملگئے دونون برابر ہوگئے

نہ موت ہجر مین آئی نہ مجھکو خواب آیا
یہ کس عذاب مین ہون مین یہ کیا عذاب آیا

پیام مرگ یہان آگیا مگر وان سے
جواب نامہ کا میرے نہ باصواب آیا

الٰہی آج ہوا کیا و گرنہ تھا یہ حال
ادھر گیا مرا خط اور ادھر جواب آیا

انتخاب ہشت باغ خلد ہی مشکوے دوست
رشک صد چرخ برین ہی اک زمین کوے دوست

تمام شد

فارسی غزلین

غزل ۱

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا — دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

کشتی شکستگانیم اے بادِ شرطہ برخیز — باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرفیست — با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

درکوے نیکنامی مارا گزر ندادند — گر تو نمے پسندی تغییر کن قضا را

آئینۂ سکندر جام جم است بنگر — تا بر تو عرض دارد احوال ملک دارا

ہنگام تنگدستی در عیش کوش مستی — کین کیمیاے ہستی قارون کند گدارا

ترکان پارسی گو بخشندگان عمراند — ساقی بشارتے دہ پیران پارسا را

حافظ بخود نپوشید این خرقۂ می آلود — ماشیخ پاک دامن معذور دار مارا

غزل ۲

منبع فیض و کرم معدن لطفِ یزدان — یک نظر سوے غریبان بکن ہم لے جان

اے صنم بہر خدا تو رخِ زیبا بنما — تاکہ تسکین شود خاطر این خستہ دلان

ساقیا لطف و کرم کن تو براے خالق — منتظر ساغر وصل اند ہمہ تشنہ لبان

چند سوزد بفراق تو دلِ خستۂ من — رحم فرماے تو برحال من بیمیدان

آہ چون ماہی بے آب طپیان مے ماند — در فراق تو شب و روز حفیظ اللہ خان

غزل ۳

خط سبز و لبِ لعل و رخ زیبا داری — حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری

شیوہ و شکل و شمائل حرکات و سکنات — آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تا تبسم نکنی عقل نگوید هرگز — که تو در آب خضر لولوے لالا داری

سنبل و یاسمن و نسترن و سرو سهی — از سر زلف و عذار و قد بالا داری

دل و دین برده همه هوش و خرد صبر و قرار — دیگر از خسرو بیدل چه تمنا داری

غزل ۴

نصیحت به نسازد دور دلم زخم جدائی را — نباشد در شکست شیشه دستی مومیائی را

بخاک و خون نشاندی همچو گل ما را درین گلشن — شعار خویش کردی تا چو شبنم بیوفائی را

حیات خویش را چون شمع صرف دیگران کردم — کسے چون من ندارد پاس رسم آشنائی را

بهر صورت برویت چهره همچون عکس میگردد — بلے ناکس نمیداند طریق آشنائی را

امید از دست مردم چارهٔ دل بر نمی آید — ز مرهم به نمی سازد کسے داغ جدائی را

غزل ۵

کافر عشقم مسلمانے مرا در کار نیست — هر رگ من تار گشته حاجت زنار نیست

ما غریبان را تماشاے چمن در کار نیست — داغهاے سینهٔ من کمتر از گلزار نیست

از سر بالین من برخیز ای نادان طبیب — دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

ناخدا در کشتی من گر نباشی گو مباش — با خدا کار است ما را ناخدا در کار نیست

خلق میگوید که خسرو بت پرستی میکند — آرے آرے میکنم با خلق و عالم کار نیست

غزل ۶

هر شب منم فتاده بگرد سراے تو — هر روزه آه و ناله کنم از براے تو

جانان باین شکسته دلے بیوفا مشو — عمرے گذشت تا شده ام آشناے تو

روزی که ذره ذره شود استخوان من — باشد همیشه شیفته دل در هواے تو

یک دم شب وصال میسر نه شد مرا — اے واے بر کسے که شود مبتلاے تو

بر حال زار ما نظرے کن ز راه لطف — تو بادشاه حسنی و خسرو گداے تو

غزل ۷

من آن پروانهٔ عشقم که در آتش وطن دارم
چو فانوس آتش دل را بزیر پیرهن دارم

منم بلبل صفت از عشق تا گفت و شنود ارد
نهان در زیر هر حرفے گلستان سخن دارم

به محشر گر بپرسندم چه آوردی همین گویم
شهید خنجر عشقم گواه خود کفن دارم

نه پنداری که در هجرت مرا صبر ست آرامی
ز افغان داغها بر داغ مرغان چمن دارم

اگر در گلشن عشرت ندارم راه اے مخفی
بحمد الله که باری گوشهٔ بیت الحزن دارم

غزل ۸

مارا بغمزه کشت و قضا را بهانه ساخت
خود سوے ما ندید و حیا را بهانه ساخت

رفتم به مسجدے پئے نظارهٔ رخش
دستے بر دکشید و دعا را بهانه ساخت

دستے بدوش غیر نهاد از سر کرم
مارا چو دید لغزش پا را بهانه ساخت

اقرار وصل کرد و نیامد هزار حیف
در روز وصل پا به حنا را بهانه ساخت

رفتم بمحفلے که دیدار حسن او
دورم نشاند و تنگی جا را بهانه ساخت

خون قتیل بیگنهے را بپاے خویش
مالید آن نگار و حنا را بهانه ساخت

غزل ۹

روحے [illegible] لقب
آشوب ترک و شور عجم فتنهٔ عرب

کس نیست در جهان که شدست عجب نما
اے در کمال حسن عجب تر ز هر عجب

هر کس نیافت جرعهٔ از جام وصل تو
زین تشنه‌گاه تشنه جگر رفت و خشک لب

مازاغ [illegible] تو شب است و [illegible] آفتاب حسن
واللیل و والضحی است بر آور روز و شب

رفتن براه طریقت ادب نیست در رهت
ما عاشقیم دست نباید ز ما ادب

دل باد منزل غم و سر خاک بقدمت
کاین موجب شرف بود آن مایهٔ طرب

مطلوب جامی از طلبم گفته که چیست
مطلوب او همین که دهد جان درین طلب

غزل ۱۰

اے ماه عالم سوز من از من چرا رنجیدهٔ	دے شمع شب افروز من از من چرا رنجیدهٔ
یک شب ترا مهمان کنم تا جان و دل قربان کنم	جاے تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدهٔ
اے جان من جانان من سوے من نگر سلطان من	یک شب بیا مهمان من از من چرا رنجیدهٔ
من عاشق زار توام از جان وفادار توام	تا زنده ام یار توام از من چرا رنجیدهٔ
رنجیدهٔ رنجیدهٔ از من گناهے دیدهٔ	دائم گنه بخشیدهٔ از من چرا رنجیدهٔ
بنگر ز عشقت چون شدم سرگشته و مجنون شدم	چون لالهٔ دل خون شدم از من چرا رنجیدهٔ
من عاشق دیوانه ام اندر جهان افسانه ام	تو شمع و من پروانه ام از من چرا رنجیدهٔ
گر من به میرم در غمت خونم فتد بر گردنت	فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدهٔ
ای سرو خوش بالاے من وی دلبر رعناے من	لعل لبت حلواے من از من چرا رنجیدهٔ
من سعدی دل خواه تو ابرے تو چون ماه نو	من یار نیکو خواه تو از من چرا رنجیدهٔ

غزل ۱۱

روے تو

اے ببالا چون صنوبر روی ~~بخت~~ چون م ه	زلف داری همچو عنبر لب چو نوش رنگ و ر د
آفتاب عاشقان و ماهتاب دلبران	قبلهٔ آزادگانی اے صنم بار ر و خ
درمیان روے رخ اندر کشیده خ د ط	درد مندم مستمندم تن گرفته ت و پ
ت و پ آمد نگار من مرا از عشق تو	دارو سے دردم تو داری درمیان ل و ب
ل و ب تر ل و ب نباده باشد تا سحر	م و ی در پیش آید لبته باشد د د ر
اے نگارا گر تو مارا یک شبے مهمان بری	نقل خواهم از لبانت ب و و س ده
شاعران بسیار گفته شعرهاے پر نمک	کس نگفته شعر همچو س و ع د د ی

غزل ۱۲

به لبستان تجمل گلعذاری کرده ام پیدا	سراپا دلکشی رنگین نگاری کرده ام پیدا

قیامت قامتی بالابلای آفت جانی — بتی غارتگر دین سحرکاری کرده ام پیدا
نگاری کافری زاهدفریبی عشوه پردازی — عجائب دلربائی طرفه یاری کرده ام پیدا
جوانی نکته دانی طبع موزونی سخن سنجی — سر دیوان حسینی خوش شعاری کرده ام پیدا
بیا جانان تماشا کن چراغان تن سوزان — بداغستان دل رنگین بهاری کرده ام پیدا
جگر آتش تن آتش سینه آتش دیده ها آتش — بآیین هر چار آتش کاروباری کرده ام پیدا
گزار کاروان لخت دل از سینه می جستم — رهش از دیدهٔ خونبار باری کرده ام پیدا
سر و سامانم از عجز و نیاز و بیخود و خوابست — بزور ناتوانی حال زاری کرده ام پیدا

غزل ۱۴۳

الا یا ایها الساقی بنوشان جام می ما را — که نشناسم زند هوشی سر از پا وز سر پا را
سراپا بیخودم گردان ز قید هستی حرمان — چه در بند خودی خود یافتم جمله بلاها را
بلای عقد هستی سخت عقد مشکلی وارد — که مشکل می نماید حل او هر پیر و برنا را
بیا و جلوه گر شو بدلم ای راحت جانم — دگر بسپند بر من وعدهٔ امروز فردا را
بسر سیر دل بملک تن مهیا دارم ولیکن — گریزی نیست گر ناید بپسند آن شاه زیبا را
به شبهای فراق تو و در روزان مهجوری — اگر بیند مرا صد پاره گردد سینهٔ خارا
نیاز و انکسار و عجز من از حد گذر کرده — بده یکذرهٔ باری بدرگاه خودم ما را

غزل ۱۴۴

زهی عز و جلال بوترابی فخر انسانی — علی مرتضی مشکلکشائی شیر یزدانی
ولی حق وصی مصطفی دریای فیضانی — امام دو جهانی قبلهٔ دینی و ایمانی
امیر کشور فقری شه اقلیم عرفانی — خداگوئی خدابینی خدادانی خداشانی
انیس محفل انسی جلیس مجلس قدسی — سرور جان خاصانی نشاط روح پاکانی
نیازا اندر قیامت بی سروسامان نخواهی شد — که از حب تولای علی داری تو سامانی

غزل ۱۵

مست گشتم از دو چشم ساقی پیمانه نوش / الفراق ای ننگ و ناموس الوداع ای عقل و هوش

نیست اندر اختیارم ضبط حالت چون کنم / می برآید از درونم هی خروش و هی خروش

زهد و تقوی را فگندم زیر پای آن صنم / مذهبم عشق است و رندی مشربم جوش و خروش

خدمت پیر مغان بر خود گرفتم فرض عین / کمترین از بندگانش بنده ام حلقه بگوش

دی بدم من شیخ دین و سبحه خوان مسجد نشین / هستم اکنون بت پرست و کافر و زنار پوش

بر در میخانه بنشستم بصد عجز و نیاز / گشته ام از بهر یک دو جام می طاعت فروش

غزل ۱۶

ای از رخ تو در دل گلنار نار نار / وز موی تست نافهٔ تاتار تار تار

ای گل عذار بی گل روی تو تا به کی / نالم چو عندلیب بگلزار زار زار

شب ریختم بیاد قدت سرو ناز من / صد جوی خون ز دیدهٔ خونبار بار بار

باشد ز باغ حسن تو گلچین رقیب و من / دارم به سینه ای بت بسیار خار خار

ولی شب خیال زلف تو میداشتم که بود / هر موی بر تن من بیمار مار مار

دور از دیار و یارم و بی یار و بیکسم / تا چند باشد آه باغیار یار یار

گرید چرانه سوز دل خستهٔ نوید / افتادش آه با بت مکار کار کار

غزل ۱۷

جانان ز اشتیاق تو جان آمدم بلب / دریاب ساعتی که نشست از پی طلب

تا جان بود به تن ندهم دامنت ز دست / وصل تو در زمانه هوائیست منتخب

گه در خیال عارض و گه در خیال زلف / از کثرت خیال تو در روز من چو شب

رفتی و آمد از پی تو صد هزار دل / حیرت فزوده بر دل ازین نقش بوالعجب

کاین سحر سامریست و یا معجزهٔ کلیم / صیاد پیش میرود و صیدش از عقب

هندو کشید تیغ بملک فرنگ در دم — تسخیر کرده تو همه مصر تا حلب

ای کج خیال همچو سر زلف خود مدام — از حرف راست آنچه تو ئی باز گو سبب

شعر سعید زهره برقص آورد بچرخ — گر باربد بصوت کشد نغمهٔ طرب

غزل ۱۸

طاق محراب دعا یا خود خم ابرو است این — قبلهٔ حاجات عالم یا رخ نیکوست این

پرتو نور تجلی یا شعاع اقدس است — خندهٔ صبح قیامت یا فروغ روست این

حلقهٔ فتراک چشمش دام چین دلفریب — یا کمند عنبرین یا پیچش جادوست این

یا قیامت یا بلا یا فتنه یا آشوب شهر — یا نهال باغ جان یا قامت دلجوست این

نسخهٔ ربط پریشان رشتهٔ عمر سعید — مشک تاتار است این یا کاکل خوشبوست این

غزل ۱۹

هست از خار مگر دامن صحرا خالی — که نگردید دل آبلهٔ پا خالی

عزت شاه و گدا از زیر زمین یکسان است — میکند خاک برای همه کس جا خالی

چشم تعظیم ازین بیخبران نتوان داشت — هر کس جا نکند صورت دیبا خالی

شمع فانوس نیم لیک ز بی سامانی — شد میان من و پیراهن من جا خالی

از غم آباد جهان نیست بهم عیش مدام — گشت تا جام پر از می شده مینا خالی

غزل ۲۰

خلق از سوزش پروانه دارد — ز سوز عاشقان پروا نه داری

نبوده عاشق لیلی بجز قیس — تو صدها عاشق دیوانه داری

لبالب جام خواهم ساقی از می — چرا خالی لب پیمانه داری

دلم مستربان این مژگان دارد — عجب تیر و کمان ترکانه داری

طریق بیخودی مسدود گردد — اگر بسته در میخانه داری

تراب آوازۂ عشقت فسردن باد	کہ ہاے وہوے خوش مستانہ داری

غزل ۲۱

بہ بین در وقت رفتن حسرت دیدار نگاہ من	کہ از نقش قدم پیداست چشم انتظار من
نگہ از دیدن او چون پر پروانہ می سوزد	مگر دارد چراغ از داغ دل شبہای تار من
فلک را کرد از فرط حرارت کور آتش	معاذ اللہ فتد گر بر زمین مشت غبار من
اگر از سستی بختم سمند او نمی آید	بپاے او رسد ای کاش این مشت غبار من
بغیر از روے حسرت شکل دیگر در نظر ناید	ببیند گر کسے آئینۂ لوح مزار من
مبادا پاے تو در لغزش آید گر قدم نہی	صفا ہا صورت آئینہ می دارد غبار من

غزل ۲۲

وہ کہ جان و دل من گشت پریشان بی تو	زود باز آے کہ ہر یک شدہ حیران بے تو
وعدۂ وصل نکردی بمن خستہ وفا	جان من چند کشد محنت ہجران بے تو
واقفی از درد دل غمزدۂ جان حزین	چکنم نیست کسی اے شہ خوبان بے تو
واے صد واے کہ درد دل ما از ہجر	نکند چرخ فلک ذرۂ درمان بے تو
در دہن نیست بجز نام تو تا جان دارم	مونس جان حزین دیدۂ گریان بے تو

غزل ۲۳

از درد ہجر ارم فریاد رس الہی	کس نیست جز تو یارم فریاد رس الہی
بے یار و ناتوانم بر لب رسیدہ جانم	جز تو دگر ندارم فریاد رس الہی
ہر درد را دواے ہر رنج را شفاے	از تو کنم گداے فریاد رس الہی
سلطان بے وزیری خلاق بے نظیری	رزاق و دستگیری فریاد رس الہی
درد و مراد وا کن زحمت ز تن جدا کن	ایمان بمن عطا کن فریاد رس الہی
مسکین و دردمندم سوزندہ چون سپندم	دل جز تو در نہ بندم فریاد رس الہی

هستم شکسته خاطر در بندگیست قاصر　　هستی تو جمله ناصر فریاد رس الٰهی

غزل ۲۴

مرحبا سید مکی مدنی العربی　　دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم　　الله الله چه جمال است بدین بو العجبی

چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر　　ای قریشی لقبی هاشمی و مطلبی

نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را　　بهتر از آدم و عالم تو چه عالی نسبی

ما همه تشنه لبانیم و تویی آب حیات　　رحم فرما که ز حد میگذرد تشنه لبی

شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت　　بمقامی که رسیدی نرسد هیچ نبی

ذات پاک تو که در ملک عرب کرده ظهور　　زان سبب آمده قرآن بزبان عربی

نخل بستان مدینه ز تو سرسبز مدام　　زان شده شهرهٔ آفاق بشیرین رطبی

نسبت خود به سگت کردم و بس منفعلم　　زانکه نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

عاصیانیم ز مانیکی اعمال مپرس　　سوی ما روی شفاعت بکن از بی سببی

به در فیض تو استاده بصد عجز و نیاز　　رومی و طوسی و هندی و مدنی و عربی

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی　　آمده پیش تو قدسی پی درمان طلبی

غزل ۲۵

تویی که قبلهٔ ایمان و کعبهٔ جانی　　چگونه کس ننهد بر در تو پیشانی

تویی حبیب خدا یا رسول صلی الله　　ترا است شاهی کونین و شان سلطانی

بگرد بیت تو هر روز چرخ میگردد　　کند بمصرع لولاک منقبت خوانی

خدا ز نور ظهور تو خلق پیدا کرد　　تو آفتاب جهانتاب و نور رحمانی

کسیکه روی ترا دیده حق را دید　　که خود حدیث شریف تو هست من رآنی

بخواب هم ز جمالت کسیکه یافت نصیب　　ز چشم او شده زائل حجاب ظلمانی

ملاحت تو دل یوسف صبیح ربود — توئی همیپرمن رشک ماه کنعانی

خدا بوصف جمالت به صفحهٔ عارض — نوشت سورهٔ یوسف بخط ریحانی

ق

زآفرینش آدم تو بوده مقصود — ترا ملائکه کردند سجده میدانی

دگرنه مشت گلی بود طینت آدم — زتست عزت آدم تو فخر انسانی

تو بوده بجدا ناخدای نوح سبے — وگرنه کشتی او گشته بود طوفانی

کنون سفینهٔ است نگاهدار زغرق — که بحر جرم در آمد بحد طغیانی

نشسته است بفردوس منتظر رضوان — که در جناب تو جایش بود بدربانی

تراب نعمت کونین از تو میخواهد — زآفت دو جهان نیست امن و امانی

غزل ۲۶

ای چهرهٔ زیبای تو رشک بتان آذری — هر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

تو از پری چابک تری وز برگ گل نازکتری — وز هر چه گویم بهتری حقا عجائب دلبری

آفاقها گردیده ام مهر بتان ورزیده ام — بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیزی دیگری

عالم همه یغمای تو خلق جهان شیدای تو — دی نرگس رعنای تو آورده رسم کافری

هرگز نیاید در نظر نقشی زرویت خوبتر — من این ندانم تو ملک فرزند آدم یا پری

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی — تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

خسرو غریب است و گدا افتاده در شهر شما — باشد که از بهر خدا سوی غریبان بنگری

غزل ۲۷

ماه نو پیش رخت آئینه دار روی تو — قوس گردون رشک ابروان کمان ابروی تو

از سر بالین من جانم مشو یکدم جدا — تا دلم خوش میکند زلف معنبر بوی تو

حور و غلمان را مجال دعوی حسن تو نیست — منفعل گردد اگر خورشید بیند روی تو

فرقت تو مثل مجنون کرده حال زار من — زین شده جانم فقط در شوق جست و جوی تو

در گلستان زمان سرو سهی غیر از تو نیست | از بیان دانم فزون وصف میان موی تو
خواستم هر چند دربان تعلق را کشم | لیک هر دم جذبهٔ دل میکشد خود سوی تو
گاه پرسیدی نه احوال دل خانه خراب | چون کنم شکوه بتو ترسم ز چین ابروی تو
در شب وصلت که عهد نوعروسی تو بود | یافتم لذت عجب در شور های و هوی تو
گر کنی جور و جفاها یا کنی بر من عتاب | خوش نماید عاشقان را هر چه باشد خوی تو
وسیدم از کردگار خود همین خواهم دعا | تا نه بگزارد فلک آسایش پهلوی تو

غزل ۲۸

چه تدبیر ای مسلمانان که من خود را نمیدانم | نه ترسا و یهودیم نه گبرم نی مسلمانم
هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن | بجز یا هو و یا من هو دگر چیزی نمیدانم
نه همچون عاشقان عاشق نه همچون زاهدان زاهد | نه همچون کافران کافر نه دانشمند نادانم
مکانم لامکان باشد نشانم بی نشان باشد | نه تن باشد نه جان باشد نه باشد جان جانانم
نه شرقی ام نه غربی ام نه بری ام نه بحری ام | نه از ملک عراقی ام نه از خاک خراسانم
نه از خاکم نه از بادم نه از آبم نه از آتش | نه از آدم نه از حوا نه از فردوس رضوانم
الا یا شمس تبریزی چرا مستی درین عالم | بجز مستی و مدهوشی نباشد هیچ سامانم

غزل ۲۹

دلش گر مهربان بودی چه بودی | توان ناتوان بودی چه بودی
مکانم لامکان بودی چه بودی | نشانم بی نشان بودی چه بودی
بگردن ناقهٔ آن نازنینی | دل من ساربان بودی چه بودی
لب لعل تو آب زندگانی | بکام عاشقان بودی چه بودی
سگ کوی ترا بیچاره خسرو | یکی از همرهان بودی چه بودی

غزل ۳۰

اى سرور هر دو سرا اى رحمة للعالمين — اى صاحب تاج و لوا محبوب عالم آفرين

اى رهبر جن و البشر اى صاحب شق القمر — اى منبع علم و خبر اى مهبط روح الامين

اى شاه اقليم سخا اى شحنۂ ملک هدى — اى جامع اعجازها اى شارح حبل المتين

افلاكيان خاک رهت شاهان گداى درگهت — از بندگان مهر و مهت هر يک ز نورت مستعين

كردى سفر تا زين جهان اى دستگير آستان — نورى نه دارد اين مكان در لامكان گشتى مكين

دائم ترا خوانم بدل جانم بيادت مشتغل — مهر توام در آب و گل شوق جمالت دلنشين

اے پيشواے انبيا اے شافع روز جزا — بنما جمال دلربا بخشم آرزو دارد رهين

غزل ۳۱

نه من بيهوده گرد كوچه و بازار ميگردم — مذاق عاشقى دارم پئے ديدار ميگردم

خدايا رحم كن بر من پريشان وار ميگردم — خطا كارم گنهگارم بحال زار ميگردم

شراب شوق مى نوشم بگرد يار ميگردم — سخن مستانه ميگويم ولے هشيار ميگردم

خطايم را عفو فرما گناهم را محو گردان — مريض ناتوانم بيكس و ناچار ميگردم

گهے خندم گهے گريم گهے افتم گهے خيزم — مسيحا در دلم پيدا و من بيمار ميگردم

هزاران غوطه ها خوردم درين درياے بى پايان — براے گوهر معنى بدريا قعر ميگردم

بيا ساقى عنايت كن تو مولاناے رومى را — غلام شمس تبريزم قلندر وار ميگردم

غزل ۳۲

بس تشنه‌ام در حال خود حيران منم يا مصطفى — بهر خود و هم آل خود فرياد رس يا مصطفى

از بهر صدق صادق و از بهر عدل عادلے — و ز بهر ذى النورين خود از سوے حيدر مرتضى

هم بهر پير پيرمن كان پير پيران جهان است — جمله از و شد مقتدى او هست از تو مقتدا

آورده ام حيثيت شفيع نام بندگان از يقين — از نام شان اسهل لنا و اشفع لنا يا مصطفى

آمد سليمى بر درت دريوزه خواهان چون گدا — يعنى لنا من وصلك اى مالك ملک هدى

غزل ۳۳

شدم بر صورتے عاشق کہ برپا میکند غوغا | چہ صورت صورت دلبر چہ دلبر دلبر زیبا
اگر رو پیش نمی بینم دو چشمم چشمۂ گردد | چہ چشمہ چشمۂ لولو چہ لولو لولو لالا
خیالی را کہ میدارم غمم را ہمدمے باشد | چہ ہمدم ہمدم محرم چہ محرم محرم دلہا
نگار من بصد خوبی دو زلفش نکہتے دارد | چہ نکہت نکہت عنبر چہ عنبر عنبر سارا
مرا از ہجر جانانی نظامی شربتی باید | چہ شربت شربت قابل چہ قابل قابل جانا

غزل ۳۴

مسند شوکت شاہانہ مبارک باشد | شادی حسن درین خانہ مبارک باشد
گل گلزار زری پوش طرب ساز ہمین | می سرایند کہ جانانہ مبارک باشد
شیشہ بندی چو خوش آویز گل آرائش | خوشنما ہمچو پریخانہ مبارک باشد
پاندان ارگجہ و جام مے و عطر و گلاب | رونق بزم امیرانہ مبارک باشد
خوب این تازہ غزل تو بتلاش آوردی | طلب ہمت مردانہ مبارک باشد

غزل ۳۵

اے دل من صید، دام زلف تو | دام دلہا گشت نام زلف تو
زلف تو بالاے سردار و مقام | بس بلند آمد مقام زلف تو
بند شد در زلف تو دلہا تمام | دام بند آمد تمام زلف تو
داد تشریف غلامی بندہ را | زلف تو اے من غلام زلف تو
لائق رخسار گلرنگ تو نیست | جز نقاب مشکفام زلف تو
رم کنند از دام مرغان چہ عجب | جانب آرام رام زلف تو
صبح اقبال است طالع ہر نفس | بندہ جامی راز شام زلف تو

غزل ۳۶

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلالی پاک بی ہمتا توئی

نازنین دلربا محبوب رب العالمین
نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی

در شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب
پا نہادہ بر سر یر گنبد خضرا توئی

یا رسول اللہ تو دانی استانت عاجزاند
عاجزان را رہنمای جملۂ سامان توئی

شمس تبریزی چہ داند نعت پیغمبر زبر
مصطفی و مجتبیٰ و سید اعلا توئی

غزل ۳۷

یا رسولِ عربی شاہسوار مدنی
بلبل مکہ و بطحا و سہیل یمنی

در حریم حرم خاص تو جبرئیل غلام
کمترین بندۂ درگاہ اویس قرنی

تو کہ در باغ رسالت چو قدت سرو نہ رست
سرو باغ ملکوتی و گل یاسمنی

رُخ بران روضہ کنی ہمچو کند زش شو جامی
زانکہ تو بلبل آن باغ دفاے چمنی

غزل ۳۸

بدام آن پری خورشید رخسار
گرفتارم گرفتارم گرفتار

چو مجنون در طریق عشق لیلے
پرستارم پرستارم پرستار

زلیخا وار بہر عشق یوسف
خریدارم خریدارم خریدار

لبش میگفت با ما در تبسم
شکر بارم شکر بارم شکر بار

بگرید می سعدیا از من تو الفت
وفادارم وفادارم وفادار

غزل ۳۹

جلوۂ حسن یار مے بینم
قدرت کردگار مے بینم

چہ بلا بود ناوکِ نگہش
مرغ دل را شکار مے بینم

در فراق تو صورت بسمل
دل خود بیقرار مے بینم

کردہ ام در غمش گریبان چاک
در کفن جسم زار مے بینم

چشم تو گرچه آهوی چین است — زلف مشک تتار می بینم
گلشن دهر را بقائی نیست — گه خزان گه بهار می بینم
صدمهٔ مرگ هم کم است ازو — آنچه در انتظار می بینم
خود بخود پیش یار ای عاشق — راز دل آشکار می بینم

غزل ۴۰

مرحبا احمد بی میم محمد لقبی — عین ربی به حقیقت و مجازاً عربی
گشت خورشید فلک شهرهٔ جان بخشی تو — آمده عیسی مریم سپی درمان طلبی
هجر تو مرگ وصال تو حیات است حیات — جسم را جانی و جانانی و روح قلبی
گر بگویم که ایاز است خدا محمود است — بس عشق قسم این نبود بی ادبی
یا حبیبی ارنی گفت خدا مثل کلیم — حق پسند این چه جمال است بدین بوالعجبی
برو ای خضر دلم تشنهٔ دیدار کسی است — نخورم آب بقا جان دهم از تشنه لبی

غزل ۴۱

ای سران هر دو عالم را تو در عالم سری — ختم شد بر ذات پاکت منصب پیغمبری
پا نهادی بر فراز عرش زین دهلیز پست — نیست از خاکی نژادان با تو کس را همسری
آبروی دین و ایمانی تو ای در یتیم — از تو زینت یافت در کونین تاج سروری
بیش از لوح و قلم نور تو شد جلوه طراز — جمله موجودات عالم را تو خود سردفتری
یا رسول الله چه گویم وصف ذات پاک تو — هرچه میگویم ازان صد مرتبه بالاتری
چون نباشم یا محمد از تو من امیدوار — کارساز عاجزان در عرصه گاه محشری

غزل ۴۲

هر کجا باشم اسیر دام آغوش توام — بسکه نزدیک توام از دل فراموش توام
میکنی یادم ولی یادت نمی آیم هنوز — مصرع دلچسپ از خاطر فراموش توام

درتپ از کم حرفی لعل لب نوش توام	من کباب آتش بسیار خاموش توام
گل بجیب مہر ریز دشکستنہای ماہ	آنقدر کز خویشتن رفتم درآغوش توام
طوق قمری جلوۂ چشم پری با من کند	اینقدر دیوانۂ سرو قبا پوش توام

مخمس فارسی

اے شہ فخر بشر صل علے مجتبے	ہست ذات تو خلاصہ زہمہ جملہ نبی
ہمہ را در وہمین است ز شرقی غربی	مرحبا سید مکی مدنے العربی

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

یافتم آئنۂ وصف رخ تو طٰہٰ	والضحٰے انور جبین تو زہی صل علی
سورۂ شمس بتوصیف رخت گفت خدا	نسبتے نیست بذات تو نبی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

عرش پر نور شد از ذات تو ای نور قدم	حور وغلمان سرخو در افگند پیش توخم
گفت یوسف کہ بہ حسن تو زہی مشتاقم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بو العجبی

روی تو مطلع خورشید عنایات تمام	شاد گشتند ز تولید تو ہر خاص وعام
یافتہ گلشن کونین خوشا نزہت تام	نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی

ہست دربان درپاک تو روح الاعظم	فخر دانند گدائے تو شاہان نعم
عذر ما را بپذیرای تو چشم عالم	نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوی تو شد بے ادبی

فخر کونین توئی آمدہ ای مایۂ نور	ذکر تو ہست بہ توریت نہ تنہا مسطور

نیز وصف تو خدا کرد در انجیل و زبور
ذات پاک تو که در ملک عرب کرده ظهور
زان سبب آمده قرآن بزبان عربی

وصف ذات تو چه گوید شه والا درجات
با لعاب دهنت قند رسد هم نه نبات
عرض داریم ز تو بعد هزاران صلوات
ما همه تشنه لبانیم و تویی آب حیات
لطف فرما که ز حد میگذرد تشنه لبی

التماس است ز تو مالک روز محشر
چون شود شعله فشان روز جزا حدت خور
از تو امید همین است قسیم کوثر
چشم رحمت بگشا سوی من انداز نظر
ای قریشی لقبی هاشمی و مطلبی

بر دمی عرصهٔ کونین چو اسپ تو نوشت
آدم و نوح زده بر سر فتراک تو دست
رتبهٔ تو ز حد مرتبه بالاتر رفت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامی که رسیدی نرسد هیچ نبی

یک نظر سوی من انداز شه بنده نواز
حکم فرما به امیدم بزبان اعجاز
ما همه بی سر و سامان و تو ما را همه ساز
بدر فیض تو استاده بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و هندی یمنی و حلبی

ایستاده است خلیل احمد پیش تو نبی
نظر مهر بر او کن شه عالی نسبی
ز آتش هجر تو بگذشت ز حد تشنه لبی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمده پیش تو قدسی پی درمان طلبی

مخمس دیگر

ای مبتلای عشق تو جن و البشر حور و پری
روشن ز عکس حسن تو آئینهٔ پیغمبری
نور رخت را مشتری هم زهره و هم مشتری
ای چهرهٔ زیبای تو رشک بتان آذری
هر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

نے حور دارد نے پری با تو جمال ہمسری — از دلبران ہم دلبری ختم است بر تو دلبری
تو فخر مہر خاوری تو رشکِ ماہِ انوری — تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری
و از ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

من بلبلِ شوریدہ ام کز برگ گل نچیدہ ام — ہر جا رسوا نالیدہ ام در جستجو کوشیدہ ام
ہر غنچہ را بوئیدہ ام از ہر چمن گل چیدہ ام — آفاق ہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

اے نور یزدان سر بسر از طلعتِ تو جلوہ گر — اے خلعت وحدت ببر تاج حقیقت زیب سر
مشعل بکف گردد اگر خورشید تابان در بدر — ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوب تر
شمسے ندانم یا قمر فرزند آدم یا پری

حق گویدت کای عین حق جان بودی و جانان شدی — از نور من پیدا شدی در ذات من پنہان شدی
من جوہر معنی شدم تو صورت انسان شدی — من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

خورشید نقش پای تو گردون چمن پیرائے تو — در ہر سرے سودائے تو در ہر دلے غوغائے تو
ای عرش اعظم جائے تو ای عاشقت مولائے تو — عالم ہمہ شیدای تو خلق خدا شیدائے تو
این نرگس رعنائے تو آوردہ رسم کافری

دربارگاہِ مصطفیٰ میکرد این ہاتف ندا — ای شافع روز جزا و اے خواجۂ ہر دو سرا
سر تا بپا ای مہ لقا ہمچون شہید بے نوا — خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

اشعار متفرق فارسی

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم — توتیائے چشم سازم دمبدم

نه تنها عشق از دیدار خیزد
بسا کین دولت از گفتار خیزد

ز لبس مکتب غم عشق لاغری کردم
تنم بکاغذ مسطر کشیده میماند

گر شود لطف و کرم در شان من
جلوهٔ طاعت و بد عصیان من

ز جوش گریه اشکم گشت گلگون
شده مژگان من فوارهٔ خون

دو گونه رنج عذابست جان مجنون را
بلای صحبت لیلی و فرقت لیلی

چه غم ز دیوار امت را که باشد چون تو پشتیبان
چه باک ز موج بحر آنرا که دارد نوح کشتیبان

گناه گرچه نبود اختیار ما حافظ
تو در طریق ادب کوش و گو گناه من است

گر دورم از تو نقش تو ام در نظر بس است
دل پیش تست دولت من اینقدر بس است

بی تو جان قطره ایست بر لب شوق
ور تو دیر آمدی چکید اینک

گنج قارون که فرو میرود از قهر هنوز
خوانده باشی که هم از غیرت درویشانست

دور از تو سراسیمه ترا زدود چراغم
بی بزم تو خون میچکد از چشم ایاغم

ندانم آن گل خندان چه رنگ و بو دارد
که مرغ هر چمنی گفتگوی او دارد

آتش مزاج من بگذار این عتاب را
چین بر جبین ندید کسی آفتاب را

هر که او نیک میکند یابد
نیک و بد هر چه میکند یابد

تا طبع نازکت نه پذیرد ملالتی
آن به که نامه را بدعا مختصر کنم

ما زیاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم

روزم به غم و شب به الم میگذرد
عمرم همه با محنت و غم میگذرد

وا دوست دست حق که بدست آوردی
دارد و گرنه بهتر ازین پشتمار دست

گفتگوی نا ملائم نیست رسم عاقلان
از بلای نرم گفتن شد زبان بی استخوان

ما بیاد تو سلامت بخیال تو خوشیم
غیر نادیدن تو هیچ پریشانی نیست

گناه من ار نامدی در شمار
ترا نام کی بودی آمرزگار

رسید مژده از انجا و فرخ گشت پدید — چنانکه قطرهٔ باران به کاه خشک رسید
ازین نوید زخم شد شگفته و شاداب — چنانکه باغ ز شبنم چنانکه گل ز نسیم
مرا یک چشم خوابے نیست بر بستر ز تنهائی — به هر آواز پائے چشم بکشایم که می آئی
آب چون در روغن افتد ناله خیزد از چراغ — صحبت ناجنس باشد ثمرهٔ آزارها
درین سرائے کہن خوے کن بخوش سخنی — که بهتر از سخن خوب یادگارے نیست
تا زنده ایم لطف خود از من مکن دریغ — بعد از وفات کس به کس احسان نمیکند

اشعار در ذکر نامه و پیام

بپایان آمد این دفتر حکایت همچنان باقی — بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی
نامه سهل است نوشتن به تو لیکن ترسم — که تو آن نامه نخوانی که در و نام من است
نامهٔ شوق ترا من مختصر خواهم نوشت — بیشتر از بیشتر از بیشتر خواهم نوشت
لختهائے دل بود پیچیده در مکتوب من — از شکست نامه خواهی یافت مضمون مرا
نویسم نامه و از بسکه خون میگریم از هجرت — تو گوئی کاغذ مکتوب من رنگ حنا دارد
در کنار نامهٔ اغیار یادم کرده — تا بدانم بعد ازین قدر فرامشکاریت
می نویسم نامه و مشتاق دیدار توام — بسته ام نرگس صفت بر نامه چشم خویش را
قاصد رسید و نامه رسید و خبر رسید — در حیرتم که جان بکدامی کنم نثار
چه می پرسی ز من حال دل غمدیده ات چون شد — دلم شد خون و خون شد آب و آب از دیده بیرون شد
شرح شوقت مینوشتم دیدهٔ خونبار گفت — جاے سر خطش بگذاری که من خواهم نوشت
قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم — شکایت شب هجران تمام بنویسم
شکایت شب هجران و فرقت و دوری — ز حد گذشت ندانم کدام بنویسم
بر دیگران نوشت بسے نامهٔ وفا — بر حاشیه سلام هم از من دریغ داشت
از برائے نامه‌ها قاصدے در کار نیست — کاروان اشک ما منزل بمنزل میرود

اشعار شوق و تمنا

بعد گذشت جدائی میان ما ای دوست / بیا بیا که فدای تو ام بیا ای دوست
بیا که بی تو بجان آمدم ز تنهائی / بیا که نیست مرا بیش ازین شکیبائی
بیا که بی گل رویت بهار دلگیر است / دهان غنچه ز خشکی چو طفل بی شیر است
نگه نمیرود از ضعف تا در دیده / ازان زمان که تو رفتی نگاه بیمار است

اشعار فراقیه

آنچه من دیدم و من میکشم از جور فراق / که شنیداست و که دیداست و کرا پیش آمد
ز هجران دیده ام حالیکه کافر از اجل بیند / خدا کوتاه سازد عمر ایام جدائی را
غریب کوی توام با وطن چه کار مرا / سپرده ام بتو خود را من چه کار مرا
ندانم دل چه شد لیکن ز خون دیده دانستم / که مرغی داشتم در آشیان سینه بسمل شد
ای اجل روز فراق آمد و دلسوزی نیست / من اگر کشته شوم بهتر ازین روزی نیست

اشعار در ذکر وداع

امشب وداع یار ز مرگم علامت است / شام فراق نیست که صبح قیامت است
بگذار تا بگریم چون ابر در بهاران / کز سنگ گریه خیزد وقت وداع یاران
در وداعش گر نرفتم احتیاج عذر نیست / دوست میداند که استقبال هجران مشکل است
توان به هجر تو آسان وداع جان کردن / ولی وداع تو آسان نمی توان کردن
شب حرف وداع از لب دلدار شنیدم / آه این چه سخن بود که این بار شنیدم
رفتم از هوش وقت رفتن یار / او چنان رفت و من چنین رفتم
یار وداع میکند تاب وداع یار کو / وعدهٔ وصل میدهد طاقت انتظار کو
روز وداع بر سر کویت ز خون دل / صد جان نشان دیدهٔ پر نم گذاشتم

اشعار در انتظار

عمرے گذشت تا کہ در انتظار بودن
طاقت نماند ما را بے روے یار بودن

اگرچہ وعدهٔ خوبان وفا نمے دارد
خوش آن حیات کہ در انتظار میگذرد

براہِ وعدہ اے گل خوبان نشستہ ام
تنہا بیا تو نیز کہ تنہا نشستہ ام

نشستہ بر سر راہ است گریہ در آہم
بیا کہ گوش بر آواز و چشم بر راہم

انتظار طلب و وعدہ تکلیف چرا
خانهٔ تست دل اے خانہ بر انداز بیا

شبم بگریہ و روزم در انتظار گذشت
خوشم کہ روز و شب من بفکر یار گذشت

زاہد مگو عذاب قیامت است
ہجران ندیدہ کہ بدانی عذاب چیست

می افگنی تو بر تن من آتش فراق
وز دور می نشینی و نظارہ میکنی

شب ہجران تو از روز قیامت کم نیست
نما ابا روز قیامت شب ہجران باشد

زمان زمان دلم از آہِ آتشین سوزد
کسے کہ از تو شود دور اینچنین سوزد

نرگس را تلخ بما حسرت دیدار تو کرد
ورنہ جان دادن ما انیمہ دشوار نبود

شبے لیلی بقوم خویش گفت از درد محرومی
کہ رسوا کرد ناحق در عرب عشق فلان ما را

گویند روز حشر بپایان نمے رسد
صد روز آن بیک شبِ ہجران نمی رسد

دور از حریم وصل تو شرمندہ ماندہ ام
شرمندہ ام کہ بے تو چرا زندہ ماندہ ام

بیدرد من بہ محنت ہجران کشش مرا
کز خیل اہل درد ہمین بندہ ماندہ ام

ز رویت تا کجے نومید برگردد نگاہ من
دہد خود را تسلی تا کجے چشم براہ من

بدام انتظار او من آن صید گرفتارم
کہ جانم میرود تا بر سرم صیاد می آید

اشعار متعلق بہ قدوم مسافر

بگوشم مژدهٔ وصل از در و دیوار می آید
دلم ہم می طپد در سینہ شب یار می آید

قاصد رساند مژدہ کہ جانان من رسید
ای درد واے بر تو کہ درمان من رسید

بہجر سعیم چہ آئی ای سرم پامال تو
باش تا جانم بر دن آید باستقبال تو

باز هم زیار وعدهٔ دیدار میرسد	دل در طپیدن است مگر یار میرسد
امروز عجب مضطربم بے سببے نیست	گر یار سر وقت من آید عجبے نیست

اشعار وعده و عهد و پیمان

اے صبر پایدار که پیمان شکست یار	کارم ز دست رفت و نیامد بدست یار
فریب وعدهٔ امروز فردا کار نکشاید	که من امروز فردا را نمیدانم نمیدانم
صبح امید شب وصل در ایام تو نیست	دیده ام دفتر پیمان بتان حرف بحرف
ای عهد شکن با تو اگر کار نبودے	کار دلِ ما این همه دشوار نبودے
دل به مهرش چه نهم تکیه بعهدش چه کنم	که بیک صحبتِ اغیار دگرگون گردد

اشعار مناسب بزرگان از خردان

شنیده ام که ز من یاد میکنے گاہے	خوش آن گدا که گہے یاد او کند شاہے
شد آرزوے تو از حد امیدواران را	چو اشتیاقِ به عید روزه داران را
غریب کوے توام یاد وطن چه کار مرا	سپرده ام بتو خود را من چه کار مرا
ز ذوق الطاف تو اے کاش نمی یافت دلم	یاد هر لطفِ تو اکنون سبب صد الم است
سازم قدم ز دیده دایم ببوسے تو	تا هر قدم بدیده کشم خاک کوے تو

اشعار جواب نصائح

من پند کسان نمے کنم گوش	این را به کسے دگر بگو بیشد
ناصحا بیهوده میگوید که دل بردار از او	من به فرمان دلم یا دل بفرمان من است
نمیدانم ز منع گریه نفعی چیست ناصح را	دل از من دیده از من آستین از من کنار از من

اشعار در شکریه

بلند مرتبه زان خاک آستان شده ام	غبار کوے توام گر بر آسمان شده ام
احسان دوست در حق من بی نهایت است	من بے زبان کدام یکے را بیان کنم

اشعار اظهار بیگناهی خود

دلم را به چه تقصیر متهم کردی
چه کرده ام که من التفات کم کردی

نمیدانم گناهم چیست کز من سرگران داری
سرت گردم قصوری در وفای خود نمی بینم

آنکه از چشم تو افگند مرا بی تقصیر
چشم دارم به همین درد گرفتار شود

اشعار بیوفائی خوبرویان

هر جفای که کنی راحت جانست ولی
رسم انصاف مباد از جهان برخیزد

تو شرط یاری و رسم وفاداری نمیدانی
همین دل میتوانی برد و دلداری نمیدانی

یار بی پروا و فریاد دل من بی اثر
هم ز دل فریادها دارم هم از فریادرس

گر یار ز احوال من آگاه نمی بود
درد من سودا زده جانکاه نمی بود

بعد کرشمه و نازم شکار خود کردی
کنون کناره گرفتی چه کار خود کردی

مدتی شد که ره مهر و وفا مسدود است
نه کسی میرود آنجا نه کسی می آید

چو می بینم کسی از کوی تو دلشاد می آید
فریبی کز تو اول خورده بودم یاد می آید

روا مدار جوانی بمیرد از غم تو
تو هم جوانی و از خود امیدها داری

اشعار شکایت

شرط عشق است که از دوست شکایت نکنند
لیکن از شوق حکایت بزبان می آید

هزار شکر که ما را سر شکایت نیست
وگرنه قصهٔ جور ترا نهایت نیست

بنشین دمی که شکوه ز دور زمان کنم
جوری که کرده ئی بتو خاطرنشان کنم

با درد هجر شکوه ز جانان نمی کنم
گیرم همان که وعده نمود و وفا نکرد

از شکوه بس کنم که دل یار نازک است
خوبی کرشمه نازک و دل بسیار نازک است

اشعار در اظهار دوستی غائبانه

نزدیک شد که عشق نهان برملا شود
چشم نیاز و ناز بهم آشنا شود

زمانه دشمن و ما بیدلیم و بخت سیاه
تو رحم گر نکنی کار مشکل افتاد است

با خلق آشنا نشود مبتلاے تو
بیگانه باشد از همه کس آشناے تو

میخواهم از خدا بدعا صد هزار جان
تا صد هزار بار بمیرم براے تو

اشعار شوقیه و شکایت آمیز

بیا بیا که جدائی نهایتے دارد
طپیدن دل بے صبر غایتے دارد

تا بکے از بزم وصلت دور میداری مرا
تا بکے آوارهٔ مهجور میداری مرا

نمی آئی نمی خوانی نمی جوئی نمی پرسی
چرا از آشنایان اینقدر کس بیخبر باشد

اشعار طعن آمیز به معشوق

تو وفا با دگران کن که من خستهٔ دل
زنده از بهر همین ام که جفاے تو کشم

با غیر من نشیند و دشنام میدهد
ما را هنوز بوسه به پیغام میدهد

خریدار تو بسیار اند بهر امتحان باری
طلب کن نقد جان تا قیمت یاران شود پیدا

اشعار رشک

ز جور وی عتاب و نه کین میکشد مرا
با غیر لطف میکنی این میکشد مرا

رشک آن تازه گرفتار توام میسوزد
کز تو حیران شود و تکیه بدیوار کند

اشعار حالات حسن

خوشحال آنکه دید ترا و سپرد جان
آگه نشد که هجر کدام است و وصل چیست

آنچنان بیگانه ام از مردمان در عشق تو
کاشناے من همان نا آشناے من بود

رسم کجا است این تو بگو در کدام شهر
دل میبرند و چشم به بالا نمیکنند

روز محشر چو بپرسند که خون تو که ریخت
آه حسرت کشم و سوے تو نظاره کنم

نه درد میرود از دل نه تاب مے آید
نه صبح میشود امشب نه خواب مے آید

نگه تا کے گریزان دارم از تو
گرفتارم چه پنهان دارم از تو

آگه از عشق نبودم که چسان میباشد	بخیه کرد چنانم که خبردار شدم

اشعار در وصف جمال

نمیداند کسی در عشق او غیر از حنا حالم	عجب حال بدی دارم درین سودا خوشا حالم
هیچ میدانی چها ای سرو قامت میکنی	میکشی و زنده میسازی قیامت میکنی
بدل زد یا بسر زد یا بپا زد	چه داند کس محبت بر کجا زد

اشعار ذکر آه و ناله

سیل اشکم رفته رفته در گلو زنجیر شد	طفل دامنگیر ما آخر گریبان گیر شد
گریه‌های خانگی دل را تسلی بخش نیست	در بیابان میتوان فریاد خاطرخواه کرد
تنگ آمدم ای نالهٔ دلخواه کجائی	فریادی ام از دست تو ای آه کجائی

اشعار حسرت و محرومی

خبر من برسانید به مرغان چمن	که هم آواز شما در قفسی افتاده است
مدتی شد که ز خاک قدمش محرومم	در میان من و او بوسه به پیغام افتاد
مارا ز خاک کویت پیراهن است بر تن	آنهم ز آب اشک حسرت صدچاک تا بدامن
بعالم هر کرا بینم بدل درد و غمی دارد	ز دست غم منال ای دل که غم هم عالمی دارد

اشعار آه و درد

من هر چه دیده ام ز دل و دیده دیده ام	گاهی ز دل بود گله گاهی ز دیده ام
چه شور بود که عشقت بمن کرامت کرد	کنار سینه قیامت و دلم قیامت کرد
دل را نوید آمدن او نمیدهم	ترسم بحال خود بگذارد دگر مرا
روز مارا ساخت چون شب تیره آه از فراق	چند سوزیم از فراق آه از فراق
الهی نرم گردان از کرم دلهای خوبان را	وگرنه عشق را ناپدید کن یا عشق بازان را
دلها همه مجروح فتادند به یک سو	این کوچهٔ آن شوخ ستمگار نباشد

اشعار مکتب و ادیب

ماهِ من در مکتب من بر سر رہ منتظر
ای معلم یکزمان آن سرو را آزاد کن

ما و مجنون هم سبق بودیم در دیوان عشق
او بصحرا رفت و ما در کوچه ها رسوا شدیم

ممنونم که دادای تند خو تعلیم بیدارت
تو هرگز این قدر بد خو نبودی کیست استاد

ز قید مکتب اندوه آزادم بحمد الله
ز خوشحالی دلم طفل معلم مرده را ماند

اشعار متفرقه

صائب دو چیز میشکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

صائبا خجلت سائل بزمینم در کرد
بے زری کرد بمن انچه بقارون زر کرد

اگر چه مرغ نیم بسمل مانده ام در قید تو
یا بکش یا دانه دِه یا از قفس آزاد کن

ای جان تو اگر جان طلبی جان بتو بخشم
از جان چه عزیز است بگو آن بتو بخشم

نه پرسشے ز گلے نی پیام از خارے
درین چمن بچه دل خوش کند گرفتاری

جگر ز زخم تو معمور دل به غم شاد است
به یمنِ جورِ تو اقلیم درد آباد است

بر دبکار خود ای واعظ این چه فریاد است
مرا فتاده دل از کف ترا چه افتاد است

دلِ من لفظ و یادِ تو معنے شد
معنے از لفظ کے جدا باشد

گر دورم از تو نقش توام در نظر بس است
دل پیش تست دولت من اینقدر بس است

شب تاریک و بیم موج و گرداب چنین هائل
کجا دانند حالِ ما سبکساران ساحل ها

اشتیاقیکه بدیدارِ تو دارد دلِ من
دلِ من داند و من دانم و داند دل من

سواد دیده حل کردم نوشتم نامه سوی تو
که تا هنگام خواندن چشم من افتد بروی تو

این شکایت نامهٔ نامهربانی هاے تست
انچه دیدم از جدائی ها جدا خواهم نوشت

حال من دیدست قاصد احتیاج نامه نیست
گر نویسم زنده ام بر خویش تهمت میکنم

مدتی شد که رہ مهر و وفا مسدود است
نه کدامی رود آنجا نه کسے می آید

دل بتو دادم و افسوس نمے دانستم	کہ پس از بردن دل شوخ چنین خواہی شد
اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را	نمیکردم بدل روشن چراغ آشنائی را
یاد تو شب و روز قرین دلم است	لطف و کرمت گوشہ نشین دلم است
ز حلقۂ بندگیت بیرون نشوم	تا نقش حیات در نگین دلم است

مستزاد اردو

مستزاد اول

حال دل کس سے کہون کوئی بھی غمخوار نہین غم فرقت کے سوا
اور اگر پوچھے کوئی قابل اظہار نہین چپکا رہنا ہی بھلا
زلف کے پیچ سے چھوٹ سکتا نہین کوئی دل اور یہ پیچ پہ پیچ
کونسا دل ہی کہ جو اسمین گرفتار نہین ہی عجب دام بلا
سیکڑون ہین جگر افگار ہزارون دلریش ترے ہاتھون لیکن
پاس تیرے کوئی خنجر کوئی تلوار نہین ہان مگر ناز و ادا
کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہی کہ جہان ہی بدمست
جسکو اب دیکھو وہ بدمست ہی ہشیار نہین اے بت ہوش ربا
مر مٹے خاک در یار پہ عشاق ظفر کہ جو ہونا ہو سو ہو
اٹھکے اب جائین کہان طاقت رفتار نہین مثل نقش کف پا

مستزاد دوم

حیف صد حیف مجھے عشق کا آزار ہوا مفت بیمار ہوا
وہ مسیحا نہ معالج مرا زنہار ہوا ایسا بیزار ہوا
پڑتے ہی آنکھ یہان اپنا ہوا کام تمام آیا الفت کا پیام

ہر سرِ نیزۂ مژگانِ صنم یار رہا مین دل افگار رہا

آپکے آنے کی واللہ نہایت تھی خوشی بس تمنا تھی یہی

مہروش کا بہ غم مطلعِ انوار رہا خوش دلِ زار رہا

یا رب مہر و وفا ہی یہ نہ تھا دل کو یقین تا دمِ بازپسین

رحم کا اُسکے نہ ہین آہ سزاوار رہا وہ نہ غمخوار رہا

کوئی مقصد نہ بر آیا مرا تو واے نصیب پھر کجا وصل حبیب

میرا دشمن یہ عبث چرخ ستمگار رہا غم کا انبار رہا

طاہر اُس شوخ کو پرہیز تو تھا حد سے فزون کیون نہ اب شکر کرون

وصل پر بارے رضامند وہ دلدار رہا مجھ سے اقرار رہا

مستزاد سوم

جا پھنسا طائر دل اپنا بصد شوق پری تری کاکل مین صنم

ہائے آزار کسی ڈھب کا اسے دے نہ ذری لطف کرا در کرم

ہجر کے جور کی اب تاب نہین ہی مجھ مین سچ یہ کہتا ہون اجی

دلبری اب تو ذرا بہر خدا کر تو مری جانِ من کر نہ ستم

تری ہستی کی دھڑی پان کی سُرخی نے پری قتل کر ڈالا مجھے

دیکھ تو خنجرِ مژگان نے کیا کیا پرزے رہا ہو نہ ٹھونیہ یہ دم

جانِ من تیری ہی الفت مین یہ برباد ہوا سو گلہ کس سے کرون

مثل سیماب کے بیتاب ہون فرقت مین تری اے صنم تیری قسم

دین و دل دونون یے دولت ایمان بھی دی اس ہمایون نے تجھے

دلبری تسپہ کبھی تو نے نہ ذرا ہائے کری یہ ہی سینہ پہ الم

مستزاد چہارم

اس عشق نے یارو مجھے دنیا سے اُٹھایا دیوانہ بنا کے
زلفوں مین پری رو کے گرفتار کرایا پھر شانہ بنا کے
پھر شوق کے شیشے مین شراب عقل کی اپنی بھر بھر کے پلائی
پھر میرا تماشا یہ سب عالم کو دکھایا مستانہ بنا کے
بیدل کیا دلبر نے عبث لیکے مرا دل کس مکر و ہنر سے
پھر اپنی لگا کان کی بالی مین جھکایا دُردانہ بنا کے
نزدیک رقیبون کے صنم رات کو بیٹھا مجلس کیا روشن
پھر اپنی شمع رو کے اُپر ہمکو جلایا پروانہ بنا کے
غیرون کو بُلا کر وہ لگا پاس بٹھانے مدت کے گویا دوست
ہم دوست یگانہ کو لگا دور بٹھانے بیگانہ بنا کے
اکبر کی یہی عرض ہے اب حق سے شب و روز اپنا تو طالب
دنیا مین اگر رکھنا ہو تو رکھوے خدایا مردانہ بنا کے

مستزاد مخمس

مین ہون عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہین کہ ہے غم میری غذا
تو ہے معشوق تجھے غم سے سروکار نہین کھائے غم تیری بلا
دل و دین تیرے حوالے کیے کرتے ہی طلب اور جو کچھ کہا سب
پھر جو بیزار ہے تو مجھکو بتا اُسکا سبب میری تقصیر ہے کیا؟
بھیجے خط سیکڑون لکھ کر تمھین ہشیاری سے بڑی دشواری سے
تمنے بھیجا نہ جواب ایک بھی عیاری سے یہ ہے قسمت کا لکھا
طلب بوسہ پہ کیون اتنا برا مانتے ہو ہمین پہچانتے ہو
دیکھو ہم ہین وہی جانباز ہمین جانتے ہو کرتے ہین جان فدا

ہے حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل ترے ہاتھوں قاتل
تیرے آب دم شمشیر کو تیر البسمل سمجھے ہے آب بقا

کیا کہوں تیرے مین انداز و ادا کا عالم ہے ستم ہائے ستم
دیکھ کر ہوش رہین کیا کہ نکل جائے ہے دم ای بت ہوش ربا

نہ تو تقریر سے ہو کام نہ تحریر سے ہو اور نہ تدبیر سے ہو
ہمتو کہتے ہین ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو ہے یہی بات بجا

مستزاد ششم

زلف پر پیچ مین دل ایسا گرفتار ہوا چھٹنا دشوار رہا
بیٹھے بٹھلائے نیا عشق کا آزار ہوا مفت بیمار رہا

ہمدم و ہم نفس و مونس و ہمراز و رفیق نہ رہا کوئی شفیق
درد و غم ہی کے سوا کوئی نہ غمخوار رہا غم فقط یار رہا

خاک صحرا کی ترے ہجر مین چھانی ایسی حیثیت تک نہ رہی
پا ر تلووں سے مرے دشت کا ہر خار ہوا کیسا ناچار رہا

ہمسے چھپ چھپ کے تم ای یار چلے جاتے ہو اسکا باعث تو کہو
کون ہے ہمسے سوا کس سے نیا پیار رہا کون دلدار ہوا

بار ہا تجھسے کہا ہاسے نہ مانا کہنا غم پڑا اب سہنا
آخرش دام محبت کا گرفتار ہوا خوب ای یار رہا

یار کی سنگدلی کی نہ خبر تھی اصلا ہمکو عالم بخدا
وائے تقدیر کہ وہ یار ستمگار رہا تن پہ سر بار رہا

مستزاد ہفتم

دیکھ سکتا ہے کوئی کب تجھے ای رشک قمر ہے کسے تاب نظر

نہ رہے حضرت موسیٰ کیطرح غش مین خبر چہرہ دکھلاؤ اگر
عاشق زار کو ہی درد دل و درد جگر ہی بہت حال بتر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر ای شہ جن و بشر
ای صبا ہو جو ترا کوچۂ جانان مین گذر کہیو بادیدۂ تر
ترے عاشق کی تپ غم سے ہی حالت ابتر کچھ نہین تجھکو خبر
ہو گئی عمر بسر عہد جوانی گذرا کچھ بھی وقفہ نہ رہا
غافلو جاگو اُٹھو صبح ہوئی باندھو کمر نج گیا کوس سحر
کیون یہ سنسان شب ہجر ہی کیا مر گئے سب نہین کھلتا سبب
بولے ہی کوئی مؤذن نہ کوئی مرغ سحر اور نہ بجتا ہی گجر
دل مین ہی یاد تری سر مین ہی سودا تیرا جان ہی تجھپہ فدا
تیرا ہی دیکھنا ہی آنکھ کو منظور نظر گوش مشتاق خبر
آکے لاشے پہ مرے پیارے نہ منھ کو ڈھانکو غمزہ بیجا نہ کرو
آنکھ مین مُردے کی رہتا ہی کہان نور نظر شوق سے دیکھو ادھر
خوب سمجھا ہون کہ ہر سب مین تجلی تیری کھل گئی آنکھ مری
عرش سے فرش تلک چاہے نظر جاے جدھر تو ہی آتا ہی نظر
نہ پسیجے جو ترا دل تو یہ ہی بات عجیب کیا کہون وا ے نصیب
سوز فرقت مین کرون نالۂ پُر درد اگر کرے تپھر مین اثر
کون ہی جسکو ترا عشق کہ ای یار نہین آسمان ہو کہ زمین
جستجو مین تری پھرتے ہین ادھر اور اُدھر رات دن شمس و قمر
یہ مرا دل یہ مرا حوصلہ میرا یہ جگر کر دیا سینہ سپر
ایک دم رشک بتان سے نہ کرین قطع نظر ہو گا ہر قطرہ گہر

جسم گیا جان ہی گیا نطق ہی گیا عقل ہی گیا نہ ملا اُسکا پتا
واسطے تو ہی بتا کون ہی آیا ہی کدھر کچھ بھی ہی تجھکو خبر

مستزاد ہشتم

مرضِ ہجر مین دل جب سے گرفتار ہوا کیسا ناچار رہا
اب تو عیسیٰ بھی مری شکل سے بیزار ہوا جینا دشوار رہا
جان آخر ہی بس اب ہونٹھون پہ آیا مرا دم شکل دکھلاؤ صنم
کس خطا پر مری صورت سے تو بیزار ہوا کیسا انکار رہا
ڈھونڈھتا ہون اُسے پہلو مین مگر پاس نہین ملنے کی آس نہین
حیف جس دن سے جدا مجھسے وہ دلدار ہوا ملنا دشوار رہا
خواب مین بھی نہین اب شکل دکھاتا وہ صنم ہاے کیسا ہی ستم
اب تو صورت بھی دکھانا اُسے دشوار ہوا ایسا بیزار رہا
ہوگیا تھا ترے سودائی کو وحشت مین سکون پھر ہوا اُسکو جنون
بعد مدت کے وہی پھر اُسے آزار رہا سخت بیمار ہوا
غیر کو چاہا نہین جب سے تجھے دیکھا صنم تیرے ہی سر کی قسم
جز ترے اور کسی سے نہ سروکار رہا سب سے انکار رہا
جب سے صورت کو تری دیکھا ہی ای ماہ لقا نہ رہا ہوش بجا
نشۂ عشق مین اس درجہ مین سرشار ہوا پھر نہ ہُشیار رہا
وہ بھی دن ہوگا آلٰہی کہ جو مین اُس سے ملون ہوکے خوش سب سے کہون
طالعِ خفتہ مرا اشکہ ہی بیدار ہوا وصل دلدار رہا
کونسا ملنے کا تیرے کرے عاشق سامان ای مرے جان جہان
باتون مین سلسلۂ ہجر گرانبار رہا ملنا دشوار رہا

مستزاد نہم

ای طبیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہین نکرو فکر دوا
اُس مسیحا کو دکھا دو تو کچھ آزار نہین ابھی ہو جاے شفا
بیوفا تجھسا جہان مین کوئی زنہار نہین کیجیے کس سے گلا
سچ تو یہ ہی کہ ہمین عشق سزاوار نہین تری تقصیر ہی کیا
فصل گل کی نہ چمن مین مجھے دی خوشخبری یان تک ہی بال و پری
لائق سیر چمن اب یہ دل افگار نہین کیون رُلاتی ہی صبا
کتنا چاہا کہ ترے عشق مین مرجائین ہم پر نکلتا نہین دم
ای صنم تو ہی مری شکل سے بیزار نہین ہی اجل بھی تو خفا
شمع رُخ کا تری پیارے کوئی پروانہ نہین اور اگر ہین تو ہمین
دام کاکل کا ترے کوئی گرفتار نہین پیچ یہ ہم پہ پڑا
ذبح کرتا ہی اگر مجھکو تو ای عربدہ جو خیر حاضر ہی گلو
کوئی ارمان مجھے جز حسرت دیدار نہین رُخ سے پردہ تو اُٹھا
قاصد اُس سے تو یہ کہ دیجیو ای ماہ جبین ہون ہلاکی کے قرین
ترے آنے کی توقع مجھے ای یار نہین جھوٹی قسمین تو نہ کھا
کبھی اقرار کیا اور کبھی انکار کیا ہی یہ انداز ترا
تو مرے حال سے افسوس خبردار نہین ہی یہ قسمت کا لکھا
دیکھ پچھتائیگا مونس تو نہ کھو مفت مین جان ترک کر عشق بتان
فائدہ اسمین سوا رنج کے زنہار نہین رکھ نظر سوے خدا

مستزاد دہم

ہمکو دن رات بجز عشق صنم کار نہین کبریا کی ہی قسم

کون دل ہی غم فرقت سے جو نا چار نہین ہی عجب طرح کا غم
یا دمین تیری مسیحا ہی لبون پر مری جان کیا کرون حال بیان
ہاتھ اٹھائینگے ترے عشق سے زنہار نہین گرچہ ہون لاکھ ستم
ہمدم و ہم سخن و مونس و ہمراز نہین اور نہ دمساز کوئی
جز غم و درد مرا کوئی بھی غمخوار نہین ہان مگر دیدۂ نم
زندگی خاک ہی بے تیرے مجھے ماہ لقا اسکا عالم ہی خدا
پاس افسوس مرے تجھسا طرحدار نہین ہو فزون کیون نالم
دل تو ہم دے چکے اب جان بھی دے ای دلبر ہو اگر منظر
ہمکو دنیا مین سوا تیرے سروکار نہین چاہے دے جسکی قسم
کیون ہراسان نہ ہو عالم ہین حیرت کا مقام ہی یہ مشہور کلام
چھوٹتا دام محبت کا گرفتار نہین جب تلک دم مین ہی دم

مخمسات اردو

مخمس اول

ملنے کا ترے رکھتے ہین ہم دھیان ادھر دیکھ
ہم چاہنے والے ہین ترے جان ادھر دیکھ
بھاتی ہی بہت ہمکو تری آن ادھر دیکھ
ہولی ہی صنم ہنسکے تو اک آن ادھر دیکھ
ای رنگ بھرے نوگل خندان ادھر دیکھ

ہم دیکھتے تیرا یہ جمال اس گھڑی ایجان
تو دل مین نہ رکھ ہمسے ملال اس گھڑی ایجان
آئے ہین یہی کرکے خیال اس گھڑی ایجان
نکھرے پہ ترے دیکھ گلال اس گھڑی ایجان
ہولی بھی یہی کہتی ہی ایجان ادھر دیکھ

ہولی کی طرب ہی جو ہر اک جا ہین نمودار	سنتے ہین کہین راگ کہین مے سے ہین سرشار
ہر دل ہین ہمین تو تری نظرون سے سروکار	پچکاری ہمارے تو لگا یا نہ لگا یار

ہمکو تو فقط ہی یہی ارمان ادھر دیکھ

ہی دھوم سے ہولی کی کہین شور کہین غل	ہوتا نہین کچھ رنگ چھڑکنے مین تامل
دن بجتے ہین سب سنتے ہین اور دھوم ہی بالکل	ہولی کی خوشی مین تو نہ کر ہمسے تغافل

ایجان ہمارا بھی کہا مان ادھر دیکھ

ہی دید کی ہر آن طلب دل کو ہمارے	جیتے ہین فقط تیری نگاہون کے سہارے
ہین یان جو کھڑے آن کے اس شوق کے مارے	ہم ایک نگہ کے ترے مشتاق ہین پیارے

ٹک پیار کی نظرون سے مریجان ادھر دیکھ

ہر چار طرف ہولی کی دھومین ہین اہاہا	دیکھو جدھر آتا ہی نظر روز تماشا
ہر آن جھمکتا ہی عجب عیش کا چرچا	ہولی کو نظیر اب تو کھڑا دیکھے ہی یان کیا

محبوب یہ آیا ارے نادان ادھر دیکھ

مخمس دوم

مزاج نازک صیاد سے مجھے تھی یاس	کہ جی نہ لگتا تھا رہتا تھا رات دن مین اداس
جو پوچھیے تو کیا انتہا کا میرا پاس	قفس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس

سنا کیا مری تا صبح داستان صیاد

مین وہ ہون رونق گلزار ہی مرے دم سے	اڑا اے نغمہ سرائی ہین ہوش بلبل کے
ابھی نہین ہی ستمگار میری قدر تجھے	کریگا یاد مرے زمزمون کو بعد مرے

ہون چند روز ترے گھر مین میہمان صیاد

عزیز کہتے ہین میخوار ساغر مل کو	بغیر گل نہین آرام و چین بلبل کو
صدآفرین ہی مرے صبر اور تحمل کو	کہ جھانکتا نہین چاک قفس سے بھی گل کو

کہ تا نہو مری جانب سے بدگمان صیاد

مرا خیال ترے دل مین کب گذرتا ہی کبھی نہ مانونگا مین تو خدا سے ڈرتا ہی
غرضکہ میری ہلاکت پہ تو بھی مرتا ہی پرون کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہی
قفس کو لیکے مین اُڑ جاؤنگا کہان صیاد

اُدھر ہی تاک مین الجھانے کے ترے سنبل ادھر ہی دام بچھائے ہوے محبت گل
پھنسا ہی لینے کی ہی فکر جا بجا بالکل نکالیو نہ قدم آشیان سے او بلبل
لگائے بیٹھے ہین پھندے جہان تہان صیاد

اگرچہ میری بھی کی اُسنے خانہ بربادی مگر کبھی نہ کسی روز مین ہوا شاکی
پر اب تو ظلم پہ جلاد نے کمر باندھی چمن مین رکھا نہ بلبل کا نام تک باقی
خدا کرے یونہین ہو جاے بے نشان صیاد

نہ اسکے دام مین آتا مین زینہار اے رند یہ کشمکش نہ اٹھاتا مین زینہار اے رند
کبھی قریب نہ جاتا مین زینہار اے رند فریب دانہ نہ کھاتا مین زینہار اے رند
نکرتا دام اگر خاک مین نہان صیاد

مخمس سوم

بخشی ہی خالق نے تجھے سب سرورون کی سروری پیغمبرون کی دی تجھے اللہ نے پیغمبری
صورت سے تیری ہی عیان شان خدا کی برتری ای چہرۂ زیبا ے تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

ہین ختم تیری ذات پر اوصاف امت پروری اللہ کے محبوب سے کسکو مجال ہمسری
پائی ہی کس مخلوق نے یہ برتری یہ سروری تو از پری چابک تری وز برگ گل نازکتری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

مین نے مصور سے کہا بے مثل ہی یہ نازنین تصویر اسکی کھینچ سکے تجھسے تو یہ ممکن نہین

یہ بات سچ کہتا ہون مین ہووے اگر مجھکو یقین   صورت گر نقاش چین در صورتے نازم ہمین

یا کش تو صورت این چنین یا ترک کن صورت گری

ہی سارے عالم مین کوئی تجھسا ہمین دکھلائے تو   دعوے ہو جسکو حسن کا محفل مین تیری آئے تو
احوال تیری مدح کا جبرئیل سے سن جائے تو   عالم ہمہ لیغماے تو خلق خدا شیدا اے تو

این نرگس رعناے تو آوردہ رسم کافری

جبریل سے معراج مین کہنے لگا یون وہ صنم   تمنے تو دیکھا ہی جہان بتلاؤ تو کیسے ہین ہم
روح الامین کہنے لگا ای مہ جبین تیری قسم   آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

ہمسر ترا ہرگز نہین حور و ملک جن و بشر   مکھڑے سے تیرے ہی عیان شان خدائی سر بسر
لیکر چراغ مہر اگر ڈھونڈھے فلک بھی در بدر   ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوبتر

شمسی نہ دانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

ہم بیکسون کا چارہ گر کوئی نہین تیرے سوا   ای بادشاہ ہل اتی اوے خواجۂ ہر دو سرا
مسکین شہید بے نوا ہی آستانہ پر پڑا   خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

مخمس چہارم

عشوہ سے ظاہر سر بسر ہی جلوۂ حور و پری   غمزے مین تیرے ہو بہو نہان فن جادوگری
جتنی کہ خوبی چاہیے ہی تیری صورت مین بھری   ای چہرۂ زیباے تو رشک بتان آزری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

نقاش قدرت نے تجھے جس دم بنایا سر بسر   جتنے کہ اگلے نقش تھے بے روپ سب آئے نظر
سارا مرقع دہر کا ہر چند دیکھا غور کر   ہرگز نیاید در نظر نقشے زرویت خوبتر

شمسے ندانم یا قمر حورے ندانم یا پری

مشتِ خرامِ ناز سے تو جلوہ کرتا ہی جہان — جون سایہ رہتے ہین پڑے عشاق بے تاب و توان
چاہین کہ اُٹھین خاک سے ہم مین یہ طاقت کہان — ای راحت و آرام جان با قد چون سرو روان
زانسو مرو دامن کشان کارام جان ہر پری

رہتی تھی عاشق سے تجھے یہ کسقدر بیگانگی — مانند نور و سایہ کے کچھ اور آمیزش نہ تھی
پر انتہاے عشق مین دیکھا کہ یہ صورت ہوئی — من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

در پر جو اپنے دیکھ کر مجھکو وہ شوخ بیحیا — ہو کر غضب کہنے لگا تو کون ہی اُٹھ یان سے جا
معروف مین نے رو دیا اور رو کے یہ مقطع پڑھا — خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

مخمس نجم

ہون تو عاشق مگر اطلاق یہ ہی سب بے ادبی — مین غلام اور وہ صاحب ہی مین مست وہ نبی
یا نبیؐ یک نگہے لطف بہ اسمے دابی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مظہر نور حسن اشکل ہی محسود صنم — محو تیرے ہین ملک و حور و پری و آدم
کیا ہی عالم ہی کہ تصویر ہی کا سا عالم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

دشتِ عالم مین سراسیمہ گذاری اوقات — آج تک منزل مقصود نہ پائی ہیہات
مددای خضر کرامت کہ نہین پاے ثبات — ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

خود کہا ابن ذبیحین تو ظاہر ہین کہا — جوہر پاک کی خوبی ہی فرشتون سے سوا
سر سے لے پانون تلک نور خدا نام خدا — نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

صاحب خانہ سے ہوتا ہے مکان کا اکرام — وہی جنت ہے جہان مین ہو جہان تیرا مقام
آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام — نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبے

ہوئی انجیل کہان ناسخ توریت و زبور — تیری خاطر سے خدا نے یہ نکالا دستور
ہر رعایت تری ہر بات کی کتنی منظور — ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

کر سکے پایۂ عالی کا ترے کون ادراک — تیرے درجے کو نہ عیوق ہی پہونچے نہ سماک
گرچہ کافی تھی فضیلت کو حدیث لولاک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

جوش مین شوق کے کچھ یاد رہی مدح نہ ذم — یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا جانے ہے اور کیا ہین ہم
خود ستائی ہے زبس رسم فصیحان عجم — نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

مومن زار کی صحت کا نہ تھا کچھ اسلوب — نہ دوا اور نہ پرہیز مرض حرص و ذنوب
پر ترا لطف ہے اعجاز مسیحا سے بھی خوب — یا طبیب الفقرا انت شفاء القلوب

زان سبب آمدہ قدسی پے درمان طلبی

مخمس ششم

کیا تو نے حال اُس سے مرے درد کا کہا — اور ہجر کے انتظار کا کیا ماجرا کہا
رنج فراق کچھ نہ کہا تو نے یا کہا — قاصد صنم نے خط کو مرے دیکھ کیا کہا

حرف عتاب یا سخن دلکشا کہا

آتا ہے ہول اب تو مرے دل مین ہو بہو — صبر و قرار ہو گئے ہین خاطر سے ایک سو

حسن جس طرح کی باتین ہوئین تیرے روبرو — تجھکو قسم ہی کچھ نہ پوشیدہ مجھ سے تو
کہیو وہی جو اُسنے تجھے برملا کہا

مین تو کمال ہجر مین ہون اُسکے بیقرار — دن رات اُسکے آنے کا رکھتا ہون انتظار
جلدی سُنا مجھے جو ہوا تجھپہ آشکار — قاصد نے جب تو سُنکے کہا کیا کہون مین یار
پہلے تجھی کو اُسنے بہت ناسزا کہا

میرے جو ہوش سنتے ہی اس بات کے اُڑے — گھبرا کے جلدی مین نے قدم راہ مین رکھے
آیا ہون پر شتاب خبر کرنے کو تجھے — میری تو کچھ خطا نہین تو ہی سمجھ اسے
بیجا کہا یہ اُسنے تجھے یا بجا کہا

تجھپر تو اُس نگار کی خو بو تھی سب عیان — کیون نامہ لکھ کے تونے کیا دردِ دل بیان
اب آنا کریگا وہ کیا کیا خرابیان — کہتا تھا مین تجھے کہ نہ بھیج اُسکو خط میان
لیکن نظیر تونے نہ مانا مرا کہا

مخمس ہفتم

میان تو ہمسے نہ رکھ کچھ غبار ہولی مین — کہ روٹھے ملتے ہین آپسمین یار ہولی مین
مچی ہی رنگ کی کیسی بہار ہولی مین — ہوا ہی زورِ چمن آشکار ہولی مین
عجب یہ ہند کی دیکھی بہار ہولی مین

اب اس مہینے مین پہونچی ہی یان تلک یہ چال — فلک کا جامہ پہن سرخیِ شفق سے لال
بنا کے چاند و سورج کے آسمان پہ تھال — فرشتے کھیلے ہین ہولی بنا عبیر و گلال
پھر آدمی کا بھلا کیا شمار ہولی مین

گلون نے پہنے ہین کیا کیا ہی جوڑے رنگ برنگ — کہ جیسے کپڑے یہ معشوق ہین پہنتے تنگ
ہوا سے پتون کے بجتے ہین تال و مردنگ — تمام باغ مین کھیلین ہین ہولی گل کے سنگ
عجب طرح کی مچی ہی بہار ہولی مین

یہ سیر ہولی کی ہمنے تو برج مین دیکھی
کوئی تو ڈوبا ہی دامن سے لیکے تا چولی
کہین نہو ویگی اس لطف کی بیان ہولی
کوئی تو مرلی بجاتا ہی کہئی بیاجی
ہی دھوم دھام یہ بے اختیار ہولی مین

جو کچھ کہاتی ہی ابلا بہت پیا ماری
گلال دیکھ کے پھر چھاتی کھول دی ساری
چلی ہی اپنے پیا پاس لے کے پچکاری
پیا کی چھاتی سے لگتی ہی چاہ کی ماری
نہ تاب دل کو رہی نہ قرار ہولی مین

جو کوئی سیانی ہی انہین تو کوئی ہی نا کند
کوئی دلاتی ہی ساجن کو یار کی سوگند
وہ شور بور ہین سب رنگ سے نیٹ ایک چند
کہ اب تو جامہ و انگیا کے ٹوٹے ہین سب بند
پھر آکے کھیلینگے ہو کر دو چار ہولی مین

مخمس ہشتم

کب لالہ و گل کر سکین عارض سے تیرے ہمسری
محبوب تجھ سے سیکھین ناز و ادا و دلبری
قد سے خجل سرو سہی رفتار سے کبک دری
اے چہرۂ زیبا سے تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیبا تری

ہی شور تیرے حسن کا لیکر زمین سے چرخ تک
دیکھے ہی جو تیرے تئین کہتا یہی ہی یک بیک
دن رات صورت کو تری شمس و قمر رہتے ہین تک
تا نقش می بندد فلک کس را ندیدہ است این فلک
حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

تیرا رخ رعنا صنم بھر کر نظر دیکھے ہی جو
دیوانے تیرے عشق مین ویسے نہین کچھ ایک دو
کھووے ہی وہ ایمان کو باندھے ہی وہ زنار کو
عالم ہمہ یغمائے تو خلق جہان شیدائے تو
این نرگس رعنائے تو آوردہ رسم کافری

ہی خلق و خوبی مین بھرا اس طور سے وہ نازنین
گر اس بیان راست کا آتا نہین تجکو یقین
بہزاد و مانی دیکھتے تو ہوتے وہ حیرت قرین
صورت گر دیبائے چین رو صورت خویشش ببین

صورت کشی تو نیکنی یا ترک کن صورت گری

ہین خلق مین ہر سو عیان رنگین ادا زیبا صنم
کی غور تو سچ ہی یہی مجھکو محبت کی قسم
گلگون قبا نازک بدن صد زیب و زینت سے بہم
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

آیا نظر جس روز سے تجھ سا شکر لب مہ لقا
اپنے وطن کو چھوڑ کر مثل نظیبہ مبتلا
ابرو کمان جادو نظر شیرین سخن و عشوہ زا
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

مخمس نہم

آہ کیس شعلہ رو سے طبع اب مایوس ہی
اور تپ غم کی تپش اس چہرے پر محسوس ہی
جو سپند آسا جگر اس آگ کا مانوس ہی
کسکی نیرنگی یہ برق شعلۂ فانوس ہی
جو شرر اس سے اٹھا سو جلوۂ طاؤس ہی

بزم مین تیری صنم جسدم یہ چشم تر گئے
دیکھ تیرے حسن سے برباد کیا کیا گھر گئے
مر گئے پھر جی اٹھے تڑپا کیے دکھ بھر گئے
صبر اور تسکین یہان سے کوچ کب کے کر گئے
اب وداع ننگ ہی اور رخصت ناموس ہی

مین نے جانا بلبلین گے یہ گلستان کی طرف
ز دہ صحرا لیگئے ذی باغ دبستان کی طرف
یا کنار آب یا تو کوے جانان کی طرف
سیلگئے اک بار تو گور غریبان کی طرف
جس جگہ جان تمنا سو طرح مایوس ہی

مین جو وان پہونچا تو اسجا ڈھیر دیکھے خاک کے
رستے مین عبرت پکڑ کے ہاتھ میرے خوف سے
کوئی بے سایہ کہین سایہ کسی پر کیا کرے
مرقدین دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہی یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہی

یہ وہ ہین جنکو کہ ہفت اقلیم دیتی تھی خراج
یہ وہ ہین جنکو کہ ہفت افلاک سے اترا تھا تاج

یہ وہ ہین جنکا فرشتونکو نہ ملتا تھا مزاج — پوچھ تو اُنسے کہ مال وحشت و دنیا سے آج

کچھ بھی اُنکے پاس غیر از حسرت و افسوس ہی

کر دیا ہی عشق کے غم نے تو بے طاقت تجھے — اس مرض کی بطرح لیلی ہی اب آفت تجھے

بس یہ کہتا ہی نظیر اب نکتہ حکمت تجھے — گر نہ بخشے شافع محشر شفا قدرت تجھے

عارضہ سے تیرے تو حیران جالینوس ہی

مخمس دہم

سرورا تو وہ نبی جسکے نہین بعد نبی — دیکھ کر شان تری عرش کی بھی شان دبی

انبیا تجھ سے کہین وقت شفاعت طلبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہی ترے جلوہ سے مسجود ملائک آدم — ہی ترے نور سے پر نور حدوث اور قدم

دیکھکر حسن کے شیدا ترے دونون عالم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

تجھکو گر خالق کونین نہ پیدا کرتا — پھر تو یہ ارض و سما ہوتے نہ اصلا پیدا

گرچہ اولاد مین آدم کی ہوا تو پیدا — نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ابر احسان و کرم سے ترے سیراب انام — ثمر خلق سے ہی تیرے جہان شیرین کام

اہی تر و تازگی افزاے ریاضِ اسلام — نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین رطبی

موسیٰ و عیسیٰ و داؤد جہان تھے مامور — وہین نازل ہوئی توریت و انجیل و زبور

اُنکی ہر خاص زبان مین کہ ہو فہم سے دور — ذاتِ پاکِ تو درین ملک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

جب گیا سوے فلک کرکے زمین کے طی دشت | دیکھے سب باغ و بہشت ایک سے لیکر تا ہشت
کرچکا کاشن نہ چرخ کا جب تو گلگشت | شب معراج عروج تو زافلاک گذشت

بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

وہ فرشتہ کہ جو ہو حاملِ عرشِ اعظم | آکے در پر ترے آنکھونکو اگر کرکے قدم
تو ادب سے یہ کہے کھاکے ترے در کی قسم | نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگِ کوے تو شد بے ادبی

سوز عصیان سے جگرسوختہ جب مخلوقات | آوینِ صحراے قیامت مین طلبگار نجات
کہیں سرچشمۂ احسان ہی شہا تیری ذات | ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی

ہی ظفر کے دلِ بیمار کا بھی حال وہی | اور اسی طرح سے اب چارہ طلب ہی وہ بھی
کہ گیا آکے ثنا مین تری جیسے قدسی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پے درمان طلبی

مخمس یازدہم

کوئی جاوے جو اُدھر شام و پگاہے گاہے | تو کہے اُس سے یہ با نالہ و آہے گاہے
چاہییے رحم سر حال تباہے گاہے | اسطرف بھی تمھین لازم ہی نگاہے گاہے

دمبدم لحظہ بلحظہ نہین گاہے گاہے

دلپہ سوزش ہی سدا لب پہ ہی ہر دم دم سرد | اشک سرخ آنکھون مین ہر رنگ ہی رخسار کا زرد
ہمدمو یہ پوچھو نہ تم حال دل غم پرورد | ہی بلا کثرتِ اندوہ و ہجوم غم و درد

دل کو فرصت نہین اتنی کہ کراہے گاہے

فرصت اکدم کی نہ دی دل کو ہجوم غم نے | خون کے دریا کیے جاری کئی چشم نم نے
جو نہ کہنا تھا کہا تیرے لیے عالم نے | اب تو یہ عہد کیا چاہ کے تمکو ہم نے

روسیہ ہو جو کسی اور کو چاہے گا سے

جیسے مین عشق مین اُس شوخ کے بن تیخور د خواب
دیکھنا اسکو بھی اک دن یونہین با چشم پر آب
گر فغان لب پہ ہر د چشم سے جاری خوناب
وہ بھی ہو جاویگا میری ہی طرح سے بیتاب

اسکو پہونچا جو ظفر صدمہ آہے گا ہے

مخمس دوازدہم

گفتگو اورونکی شامل کبھی ایسی تو نہ تھی
رہتی اس بزم مین کل کل کبھی ایسی تو نہ تھی
ہوتی خفت ہمین حاصل کبھی ایسی تو نہ تھی
بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی

جیسی اب ہر تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

پوچھتا ہون دلِ بیتاب سے مین یہ ہر بار
پھر جو تو مضطرب اتنا ہی بتا تو ہی یار
کہ نہ سیماب نہ تو برق نہ شعلہ نہ شرار
لے گیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار

بیقراری تجھے اے دل کبھی ایسی تو نہ تھی

ہون تو مدت سے ترا شیفتۂ روے نکو
بس نظر ملتے ہی دل یہ نہ رہا کچھ قابو
پر جو اب حال ہوا ہے یہ نہ دیکھا تھا کبھو
تری آنکھون نے خدا جانے کیا کیا جادو

کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی

جلوہ اپنا جو مہِ چاردہ سنے دکھلایا
آج جو اوج پہ تو اتنا چمک کر آیا
مین نے پوچھا یہ نیا نور کہان سے پایا
عکس رخسار نے کسکے ہی تجھے چمکایا +

تاب تجھ مین مہ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی

نہین پروا اُسے افسوس کہ میرا بسمل
نہین معلوم کہ کافر ہی کدھر کو مائل
تڑپے ہی خاک پہ اتبک کہ گیا خاک مین مل
نگہِ یار کو اب کیون ہی تغافل اے دل

وہ ترے حال سے غافل کبھی ایسی تو نہ تھی

جانتا ہی اُسے تو خوب کہ ہی عاشق زار
وہ کسی بات پہ تجھ سے نہین کرتا تکرار
دل تو کیا جان کے دینے مین نہین ہی انکار
کیا سبب تو جو بگڑتا ہی ظفر سے ہر بار
خو تری حور شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی

مخمس سیزدہم

ہمیشہ از ندامت اشکبارم
زجرم خویشتن خود شرمسارم
مگر از رحمتت امید وارم
الٰہی واقفی از حال زارم
تو میدانی کہ جز تو کس ندارم

گناہون کا مرے ازبس ہی طغیان
رہے ہی موجزن طوفان طوفان
تری بے دستگیری ہون ہراسان
الٰہی غرقہ ام در بحر عصیان
زدست رحمت افگن برکنارم

جہان ہی مجمع ارباب غفلت
مہیا ہین سبھی اسباب غفلت
یہان پی کر شراب ناب غفلت
الٰہی رفتہ ام در خواب غفلت
بدہ بیدارے زین کاروبارم

ترے آگے نہین مانند تصویر
زبان عذر کو یارائے تقریر
مری کیا رسنگاری کی ہو تدبیر
الٰہی کردہ ام بسیار تقصیر
وزان حضرت نہایت شرمسارم

بجا ہی گر دل مضطر کراہے
کہان ٹھہرے جو کچھ آرام چاہے
نہ پائی منزل مقصود گاہے
الٰہی برکشا از غیب راہے
زچندین سال دمہ در انتظارم

تجھی کو زیب دیسے ہی حکمرانی
کہ تیرے ہاتھ موت اور زندگانی

نجا نون مین غضب ز مہربانی	الٰہی گر برانے ور بخوانی
تو دانی بندہ بے اختیارم

سیہ کاری مین ہون غلطان و پیچان | پریشان حال مثل زلف خوبان
کردن کیا اپنی جمعیت کا سامان | الٰہی خاطرم راجمع گردان
کہ مسکین و پریشان روزگارم |

نہ گریہ مین نہ سوز دل مین تاثیر | گناہونکی ندامت سے ہون دلگیر
تجھی سے ہی امید عفو تقصیر | الٰہی از کمال لطف بپذیر
دل سوزان و چشم اشکبارم |

رہا مین جیسے یہان خورسند و فیروز | یونہین ہون حشر کو بھی جلوہ افروز
رہون دونون جہان مین بہرہ اندوز | الٰہی گر عزیزم کردے امروز
مکن فردا بہ نزد خلق خوارم |

ظفر ہی جنکو ایمان اپنا درکار | دعا ایمانکی وہ مانگے ہین ہربار
کہے ہی دیکھ تو کیا مرد ہشیار | الٰہی بر جناب ایمان نگہدار
کہ اینست اصل جاہ و اعتبارم |

مخمس چہاردہم

یکایک آئی کہان سے بلا کہو تو سہی	یہ کیون اُتر گیا منہ چاند سا کہو تو سہی
ہوئی ہی کاہشون کی وجہ کیا کہو تو سہی	یہ حال عشق مین کسکے ہوا کہو تو سہی
ہلال کیون ہوئے ای مہ لقا کہو تو سہی

جبین سے نور وہ کیا ہو گیا کہو تو سہی | ضیا سے رخ نے کدھر رخ کیا کہو تو سہی
مری طرح ہو کہین مبتلا کہو تو سہی | یہ حال عشق مین کس سے ہوا کہو تو سہی

ہلال کیون ہو سے اے مہ لقا کہو تو سہی

خدا کے واسطے بتلاؤ کیا ہین یہ ساماں — کہ رنگ رخ متغیر ہے اے مہ تاباں
نہ وہ ادا نہ وہ غمزہ نہ وہ خوشی کے نشان — نہ وہ مزاج نہ وہ چہچہے نہ وہ ہنسیان

اُداس رہنے کا باعث ہے کیا کہو تو سہی

بیان ہمسے کرو کون سا تمہین غم ہے — یہ بے سبب نہین اصلا مزاج برہم ہے
ہوا ہے کچھ نہ کچھ ایسا کہ فکر ہر دم ہے — یہ کیا سبب ہے کہ لب خشک چشم پرنم ہے

کرو حجاب نہ بہر خدا کہو تو سہی

نہین ہے وصل پہ راضی اگر تم اے خوش خو — تو چاہیے لب رنگین کا ایک بوسہ دو
کرو نہ شرم جو منظور ہے تو صاف کہو — جواب کچھ مری باتون کا دو خموش نہو

زبان سے اپنی برا یا بھلا کہو تو سہی

نہین ہے خوب رقیبون سے ربط اے خوش خو — بدی کرین گے یہ سمجھا رہے ہین تجھکو
اگر عقیل ہو تو نیک و بد کو بھی سمجھو — جواب کچھ مری باتون کا دو خموش نہو

زبان سے اپنی برا یا بھلا کہو تو سہی

ہمین کو رنج دم قیل و قال دیتے ہو — رقیب کو نہین ایسا ملال دیتے ہو
جواب غیر کو قبل از سوال دیتے ہو — ہماری بات جو سنتے ہو ٹال دیتے ہو

مزا ہے دل کے جلانے مین کیا کہو تو سہی

ملال کی تو کوئی بات تھی نہ اے خوش خو — گئے تھے چھوڑ کے ہمکو ہنسی خوشی تمکو
بھرا رقیب نے شب کو اگرچہ تم نہ کہو — کلام آج رکاوٹ کے ساتھ کرتے ہو

مرا قصور بتا دو خطا کہو تو سہی

ہزار دن گذرے ہین لیلی جمال قیس مزاج — ہمیشہ ہوتے ہین عاشق گدا و صاحب تاج
نہ قحط جنس محبت تھا اسطرح جو ہے آج — ہوا وفا کے عوض بیوفائیون کا رواج

یہ کیون زمانے کی بدلی ہوا کہو تو سہی

بڑھا مین الفتین پہلے وہ گرمجوشی کی
شریک بزم رہے خوب بادہ نوشی کی
نہ تھا حجاب نہ عادت تھی یون خموشی کی
بیان صاف کرو وجہ چشم پوشی کی
سنا کسی سے جو ہو برملا کہو تو سہی

ہین یاد تمکو دغابازیان زمانے کی
ہمیشہ سے یہی عادت ہی قسمین کھانے کی
فقط یہ گھات ہی یان سے اب اٹھ کے جانے کی
عبث عبث نہ قسم کھاؤ کل سے آنے کی
کیا ہی کون سا وعدہ وفا کہو تو سہی

بہار کا بھی نہین ہی مدام نظم و نسق
خزان نے دفتر گل کے الٹ دیے ہین ورق
خوشی کیواسطے ہی اک نہ ایک روز قلق
غرور حسن دو روزہ یہ ہی تمھین ناحق
شباب کسکا رہا ہی سدا کہو تو سہی

سراسری ہی یہ تقریر انکی شائستہ
کبھی ملے تو کہا کان مین یہ آہستہ
مزاج کیسا ہی کیا ہو کسی کے وابستہ
اسیر زلف سے وہ پوچھتے ہین دانستہ
اس انتشار کا کچھ ماجرا کہو تو سہی

بیان ہو نہین سکتا ہی اسکی شوخی کا
جواب ہی نہین دیتا سوال کا سیدھا
سڑی بنا دیا مجھکو یہ واقعہ ہی بنا
ہوا مین سائل بوسہ تو ہنسکے کہنے لگا
مزاج کیسا ہی بہر خدا کہو تو سہی

کرو بیان خدارا کچھ اپنی وحشت کا
وبال جان ہوئے پیچ کیا پڑا ایسا
ہوا ہی کیون تمھین محبوب کیطرح سودا
تمھارا دل تو نہ عالم اسیر گیسو تھا
یہ کسطرح سے ہوا مبتلا کہو تو سہی

مخمس پانزدہم

مجھے تو کہتے ہو رنگ تیرا گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

زمانہ کی طرح ڈھنگ کسکا گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی
نہ آج مانو لگا کل کا وعدہ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی
کسے بھروسا کہ دم کا نقشہ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

گھڑی کی صورت لگا ہی کھٹکا گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

دلانہ کر غم سے اشکباری کہ آس مین ہی امیدواری
جو یون ہی ٹھہرگی بیقراری تو ہو چکی زندگی ہماری
یہ خوبی اعمال کی ہی ساری کسی کی عزت کسی کو خواری
یہ رنج و زحمت ہی اعتباری نہ عیش و عشرت ہی اختیاری

کبھی ہی دھوپ اور کبھی ہی سایہ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

مین ہون مریض تپ محبت عیان ہی بیتابیون کی صورت
مین دل جلا ہون دم عیادت نہ جی کے سنبھلنے کی آئے نوبت
جو کوئی دم پاسے گرم صحبت تو پھونکے جا صورت سحر الفت
نہ کیجیو ہمدم ذرا بھی غفلت کہ مثل اخگر ہی دل کی حالت

جو دم مین زندہ تو پل مین مردہ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

فراق ہی موت کی نشانی جواب دیتی ہی زندگانی
محال ہی ضبط خون چکانی کمال ہی زور ناتوانی
عبث ہو اس درد کی کہانی عیان ہی منھ پر تپ نہانی
مین کیا کہون نامہ بر زبانی یہ کہیو دم بھر رہا ہی جانی

نہ کیجو آنے مین دم کا وقفا گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

نہ عہد دورانکو استواری نہ قصر گردون کو پائداری
جہان مین بیمہری اُسکی جاری عیان ہی ماہیت اسکی ساری

فلک کو شبنم سے اشکباری زمین کو پھولون سے داغداری
نہ پوچھو اے مہروش ہماری کہ کیا ہی ہر آن بیقراری
زمانے کا رنگ مثل حربا گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

مخمس شانزدہم

جان ما سید مکی مدنی العربی ۔ شد فدا سید مکی مدنی العربی
احسنا سید مکی مدنی العربی ۔ مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کرد از جلوۂ خود مقتبس این عالم را ۔ کردۂ عرش برین جایگہ مقدم را
نظرے کن بعنایات خودش عالم را ۔ نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

عشق داران مدینہ ز تو سرسبز مدام ۔ رہ گرایان مدینہ ز تو سرسبز مدام
گشت میدان مدینہ ز تو سرسبز مدام ۔ نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

بخدا از خط و خال تو عجب حیرانم ۔ از قد سرو مثال تو عجب حیرانم
نرسد مہ بکمال تو عجب حیرانم ۔ من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بو العجبی

دعوی وصف ترا دارم و بس منفعلم ۔ تن بتوصیف تو در دادم و بس منفعلم
خویش را عاشق تو دانم و بس منفعلم ۔ نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوے تو شد بے ادبی

موسی از آمد توریت حسب کرد ظہور ۔ عیسی انجیل چو آورد نسب کرد ظہور
چونکہ آن صاحب لولاک نسب کرد ظہور ۔ ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

جان جان سوختہ جانیم و توئی آب حیات	سر بسر لفتہ لسانیم و توئی آب حیات
پس ترا چونکہ نخوانیم توئی آب حیات	ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

چشمۂ فیض رسا سوے من انداز نظر	قبلۂ اہل ضیا سوے من انداز نظر
عین رحمت بخدا سوے من انداز نظر	چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشے لقبے ہاشمی و مطلبی

رتبۂ منزلتش از ہمہ ادراک گذشت	تا سر چرخ برین از مہد خاک گذشت
چون تو از عرش برین صاحب لولاک گذشت	شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

پیش تو شاہ و شہنشاہ کند عجز و نیاز	کیست آنکس کہ بآنکس نرسد عجز و نیاز
این ہمہ از تو نمایند زحد عجز و نیاز	بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

زنگی و رومی و طوسی یمنی و حلبی

سرور اہل ہدا انت شفاء القلوب	محرم راز خدا انت شفاء القلوب
اے خلیل غربا انت شفاء القلوب	یا طبیب الفقرا انت شفاء القلوب

آمدہ پیش تو قدسی پئے درمان طلبی

مخمس ہفتدہم

واہ کیا شان ہے کیا رتبہ ہے سب سے عالی	مستفیض اند ز نوازش عربی تا عجمی
کس پیمبر کو سوا آپ کے معراج ہوئی	مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تجھ سے ہے عرش معلی کو جلا اور ضیا	ہست شمع تو شبستان قدم راز خدا

۶۰

نسل آدم مین ہی تو گرچہ بظاہر پیدا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

ترے دیدار کا مشتاق ہون مین شاہ امم
حسن رخ کی ترے تعریف ہی قرآن مین قسم
برفگن پردۂ رخسار خود از رحم و کرم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

ای شہ جود و سخا تجھپہ درود اور سلام
اک نظر میری طرف کیجے باحسان تمام
باعث کون و مکان جلوۂ حق خیر انام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

تجھپہ جان میری نثار ای شہ سردار امم
عرض کرتے تھے ہر اک لحظہ یہ غوث الاعظم
ہمہ زان دم کہ گذشتی تو ز عرش اکرم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی

مصدر علم لدنی ہی تری ذات حضور
مظہر نور خدا عاشق و محبوب غفور
یک نظر سوے من انداز کہ باشم مسرور
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

ہین اطاعت مین تری حور و ملک اور جنات
واہ ہر ایک تری بات ہی مانند نبات
تو لی محبوب خدا شافع یوم العرصات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و تو لی آب حیات
لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

دہشت روز جزا سے ہون سراپا مضطر
سر بسر بوجھ گناہون کا ہی میرے سر پر
عاصیا نراست تو لی بہر شفاعت سرور
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

تھا فلک سیر ترا اشہب خوشرو یکدست
عیسے و آدم و موسی و ملائک یک لخت

کہتے تھے رتبۂ عالی سے ہین ترے ہم پست — شب معراج عروج تو زافلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

مجھکو بھی کیجیے فیضان نظر سے ممتاز — گشت کونین زفیض تو ہمہ سرافراز
اک نظر میری طرف بھی شہ عالی اعجاز — بدر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و ہندی یمنی و حلبی

نفس امارہ کے ہاتھون سے ہوا ہون مغلوب — حافظم باش کہ ہستی تو خدا را محبوب
ہی گناہون سے خلیل احمد عاصی محجوب — یا طبیب الفقرا انت شفاء القلوب
آمدہ پیش تو قدسی بے دربان طلبی

مسدس اردو

اول

جہان مین نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا — وے نہ دیکھا تھا درد و الم جدائی کا
دیا فلک نے ہمین یہ ستم جدائی کا — برا ہی مرگ سے ایک ایک دم جدائی کا
غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

گھڑی گھڑی مین اٹھے ہی تڑپ کے دلسے آہ — جگر کے ٹکڑے نکلتے ہین اشک کے ہمراہ
جو کوئی شکل مری دیکھتا ہی اب واللہ — یہی کہے ہی وہ سینہ سے سرد بھر کر آہ
غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

مجھے نہ کیونکہ ہے دل مین دادا در بیداد — کہ تھے جو عیش و طرب سب وہ ہوگئے برباد
نہ جی کو چین نہ آنکھون کو نیند نہ دل ہی شاد — بھلا مین کس سے اب اس ظلم کی کرون فریاد
غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا

خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

کبھی تو یار کے آنے کی راہ تکتا ہون — گلی مین اسکے کبھی جا کے سر ٹپکتا ہون
کبھی تو آہ سے جنگل مین جا کے بلکتا ہون — نکلتی جان نہین اور پڑا سسکتا ہون

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

پھرون ہون دشت و بیابان مین رات دن غمناک — جلاتا آہ کے شعلہ سے سب خس و خاشاک
خراب حال جگر خستہ اور گریبان چاک — یہ جسپر آن پڑے غم وہ کیا جیے پھر خاک

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے نہ غم جدائی کا

کبھی چمن کو جو گھبرا کے ہون نکل جاتا — تو وان بھی ہاے ذرا دل نہین ہی ٹھہراتا
جدھر کو جاؤن ادھر غم جگر کو ہی کھاتا — عجب خرابی ہی کچھ ہاے بن نہین آتا

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

نہ بھوکھ لگتی ہی نی نیند منھ دکھاتی ہی — جو دن بیتے ہی لہو رات مجھکو کھاتی ہی
نہ دل لگی نہ کوئی چیز مجھکو بھاتی ہی — کلیجہ لوٹتے ہی اور چھاتی اُمڈی آتی ہی

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائیے غم جدائی کا

جدائی ہاے محبت کی کیا بری ہی شی — کہ دل نہ بزم مین بہلے نہ خوش لگے ہی ہی
نظیر ہجر کے اب غم کو روئیے تا کی — بہت برا ہی یہ عاشق کے حق مین کہہ ہی ہی

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا

دوم

جب سے تمکو لیگیا ہی یہ فلک اظلم کہین
ہم پہ جو گذرا ہی وہ گذرا کسی پر کم کہین
جی ترستا ہی کہین اور چشم ہی پرنم کہین
نی تسلی ہی نہ دل کو چین ہی اکدم کہین

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھونسے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

ہر گھڑی آنسو بہانا دیدۂ خونبار سے
آہ و نالہ کھینچنا ہر دم دل بیمار سے
رات دن سر کو ٹپکنا ہر در و دیوار سے
ہی برا احوال اتنو ہجر کے آزار سے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

نی کسی سے مہر و الفت نی کسی سے پیار ہی
دل ادھر سینہ مین تڑپے جی ادھر بیمار ہی
نی کوئی اپنا رفیق اور نی کوئی غمخوار ہی
کیا کہین اتنو بہت مٹی ہماری خوار ہی

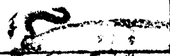
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

پر نہین اڑ کر تمھارے پاس جو آ جائیے
چشم تر اور داغ سینہ کے کسے دکھلائیے
جی ہی جی مین کب تلک خون جگر کو کھائیے
دل سمجھتا ہی نہین کیونکر اسے سمجھائیے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

اب جو اپنے حال پر ہم خوب کرتے ہین نگاہ
ہی جو کچھ ظلم و ستم ہم پر کہین کیا تمسے آہ
ہر گھڑی مثل نظیر اس غم سے ہی حالت تباہ
بن ہوئے اتنو نظیر اپنا نہین ہرگز بناہ

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین



سوم

اپنے غمخواروں سے کوئی آن ہنس سے بول لے
دردمندون کا نکال ارمان ہنس سے بول لے
پھر کہان یہ دلبری یہ شان ہنس سے بول لے
دم غنیمت ہے ارے نادان ہنس سے بول لے

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس سے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہے مہمان ہنس سے بول لے

آج تجکو حق نے دی ہے حسن و خوبی کی بہار
چاہنے والون سے کرلے کچھ سلوک و مہر و پیار
کوندنا بجلی کا اور جوبن کا مت گن اعتبار
کاٹھ کی ہانڈی نہین چڑھتی ہے پیارے بار بار

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس سے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہے مہمان ہنس سے بول لے

اسقدر مت کر مریجان اپنے جوبن پر گمان
یہ نہین رہتا سدا کافر کسی کے پاس ہان
کچھ کا کچھ عالم ہوا پھر کیا ہے اسمین میرجان
قہقہہ ٹھٹھا ہنسی اٹھکھیلیان پھر یہ کہان

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس سے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہے مہمان ہنس سے بول لے

کیا ہمارا حال دل خوبی سب مجھے کہتی نہین
یا ہماری چاہ تیرے ناز کو سہتی نہین
آہ کھیتی حسن کافر کی ہری رہتی نہین
ناو کاغذ کی پیارے یہ سدا بہتی نہین

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس سے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہے مہمان ہنس سے بول لے

کیسے کیسے خوبرویان ہوگئے ہین میرجان
اپنے غمخوارون سے کیا کیا کرگئے ہین خوبیان
تو جو روٹھا روٹھا ہمسے رہتا ہے نامہربان
دیکھ پچھتاویگا غافل حسن پر مت کر گمان

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس سے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہے مہمان ہنس سے بول لے

حسن کا عالم ستمگر ہر گھڑی ملتا نہین
مجھ سے تیرا روٹھنا ہر دم کا اب جھلتا نہین

گل بھی کھل کبار یہان پھر کبھی کھلتا نہین
دودھ اور دل جب پھٹا پیارے یہ پھر ملتا نہین

ہان رے کہنا مرا ایجان ہنس رے بول رے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس رے بول رے

اب نظیر آگے ترے رہتا ہی دا عمر صبح و شام
پھر کہان یہ دلبری یہ عیش کی باتین مدام

پیار سے ہنس بول پیارے پی لے مے الفت کا جام
کچھ نہ رہویگا رہیگا آخرش اللہ کا نام

ہان رے کہنا مرا ایجان ہنس رے بول رے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس رے بول رے

چہارم

جہان ہی جب تلک یہان سیکڑون شادی و غم ہونگے
کنار و بوس اور عیش و طرب بھی دمبدم ہونگے

ہزارون عاشق جانباز اور لاکھون صنم ہونگے
مگر جتنے یہ اپنی صف کے ہین یہ عدم ہونگے

نہ یہ چہلین نہ یہ دھومین نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

تمھارا اب ہی جتنا حسن کا عالم غنیمت ہی
ہمارا دیکھنا اور عاشقی کا دم غنیمت ہی

اگر ہی بیش تو بہتر وگرنہ کم غنیمت ہی
بھروسا کچھ نہین دم کا عزیزو دم غنیمت ہی

نہ یہ چہلین نہ یہ دھومین نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ہماری چشم ہیگی اور تمھارے عارض گلگون
گھڑی بھر بیٹھ کے ہم پاس کر لو عیش بوقلمون

غرض تم وقت کے لیلی ہو پیارے اور ہم مجنون
کسی کے کہنے سننے پر نہ جاؤ دیکھو کہتا ہون

نہ یہ چہلین نہ یہ دھومین نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اگر تمنے ہمارے دل کو دکھ دے دیکے ترسایا
گیا جب وقت کافر ہاتھ سے پھر ہاتھ کب آیا
غلط فہمی تمھاری یا یہ جسنے تمکو سکھایا
غرض ہمنے تو اب تھی اور تمھین آگے کبھی سمجھایا

نہ یہ چہلین نہ یہ دھومین نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ابھی یان الفتین بڑھتی ہین اور وان نازکی گھاتین
جب آنکھین مند گئین سب ہو چکین جیتون اشاراتین
غنیمت ہین طمانچے پیار کے اور چاہ کی لاتین
کہان پھر دن یہ ہم کے اور کہان یہ عیش کی راتین

نہ یہ چہلین نہ یہ دھومین نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ہمین ہی بیقراری اور تمھین ہردم طرحداری
نظیر اب کیا کہے آگے غرض آخر بنا چاری
غنیمت ہی ہماری اور تمھاری گرم بازاری
کہان پھر ہم کہان پھر تم کہان الفت کہان یاری

نہ یہ چہلین نہ یہ دھومین نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

نعت

حبذا ختم رسل ہاشمی و مطلبی
ثمر پیش رس دوحۂ عالی نسبی
کہ پس از تو نہ فرستاد خدا ہیچ نبی
بز با نہا شدہ موصوف بہ شیرین رطبی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تو ہی محبوب پسندیدۂ رب الارباب
تمام سے کھکا و بیچارہ ہین نہین شرط آداب
ہی بڑا مرتبۂ عالی ہی بہت تیری جناب
اسلیئے کرتے ہین یون یاد بذکر القاب

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپکی ذات مقدس کا ہوا جبکہ ظہور — ہوئی مخلوق خدا سب دل و جان سے مسرور
جن و انسان و ملائک کا تو کیا ہے مذکور — کہتے تھے اپنی زبانون مین یہ سب وحش و طیور

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تھے جو مشتاق لقا عاشق صادق جانباز — دل سے فدوی تری درگاہ کا خاص اہل نیاز
دشنۂ ہجر سے مجروح بصد سوز و گداز — اُنکے ہر ایک لب زخم سے آئی آواز

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ذکر خیر آپکے وصفون کا جہان ہوتا ہے — منزل رحمت ایزد وہ مکان ہوتا ہے
دل سے ہر ایک کے عیان شوق نہان ہوتا ہے — اہل مجلس کو بھی یہ ورد زبان ہوتا ہے

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

واہ کس درجہ تجمل شب معراج مین تھا — لائے جبریل سواری جو طلب حق نے کیا
شوق سے غاشیہ بردار سرافیل ہوا — آسمان پر جو گئے آپ فرشتون نے کہا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ جسوقت شفاعت سے فراغت پائین — جائزہ لینے کو امت کا جنان مین آئین
کہ جو داخل ہنوا ہو وے اُسے بلوائین — حور و غلمان پئے تعظیم زبان پر لائین

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اسی نغمہ سے پر آوازہ جہان بالکل ہے — جسطرح کان لگا کر کے سُنا یہ غل ہے

گلستان مین یہی آواز شکست گل ہی ۔ سر ہر شاخ یہی زمزمۂ بلبل ہی :

مرحبا سید مکی مدنی العربی :
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سرو پر بیٹھ کے ہر قمری شیرین گفتار ۔ شکرستان مین ہر اک طوطی شیرین منقار
دُرۂ کوہ مین ہر ایک تدرو کہسار ۔ اس ترانے کی کیا کرتے ہین ہر دم تکرار

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

باعثِ راحت و آرام دل و جان ہی یہی ۔ سخن روح فزا سے جن و انسان ہی یہی
نغمہ پردازی ہر مرغ خوش الحان ہی یہی ۔ طائر گلشن فردوس کی دستان ہی یہی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

صدق دل سے ہون غلام ونکا ترے حلقہ بگوش ۔ رو سیاہی سے گنا ہون کی مگر ہون روپوش
جب تلک منھ مین ہی اور تا کہ رہے باقی ہوش ۔ یہ سخن کہنے سے یارب نہ رہین لب خاموش

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سامنے آنکھون کے آیا جو خیال اطہر ۔ پیشوائی کے لیے بڑھنے لگے بیک نظر
پھر قدمبوس کی دولت سے مشرف ہوکر ۔ وجد مین اُن کے کہنے لگے با دیدۂ تر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

دل مین جب چہرۂ انور کا تصور آیا ۔ گر سیہ خانہ وہ تھا خانۂ خورشید ہوا
نجم ثاقب کی طرح خال سویدا چمکا : ۔ خیر مقدم کی پھر آئی وہین دل سے صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آرزو ہے کہ کبھی بخت مرا ہو بیدار
خواب مین ہون مین زیارت سے مشرف اکبار

دور سے دوڑ پڑون دیکھ کے نور رخسار
سر کو رکھ رکھو کے قدم پر یہ کہون مین ہر بار

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قبر مین آئین نکیرین جب از بہر سوال
پوچھین یہ بات دکھا کر مجھے تیری تمثال

کہ بتا کون ہے یہ مہر سپہر اجلال
ہو کے صورت سے مخاطب یہ کہون مین فی الحال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جبکہ ہو حاکم دیوان عدالت باری
خوف ہو مجھ سے گنہگارون کے دل پر طاری

تو شفاعت کو اٹھے اور ون کو ہونا چاری
پیچھے پیچھے چلے ہادی یہ ہو لب پر جاری

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

رباعیات و قطعات

قطعہ

یاران وہم رفیق و شفیقان دوستدار
سب آشنا ہین زندگی مستعار کے

جب مند گئی یہ آنکھ تو اے دوست کون مگر
بیٹھے ہے کون گرد کسی کے مزار کے

قطعہ

کہان نطق فصیح از طبع ناہنجار ہو پیدا
فغان ناغ سے طوطی کی کب گفتار ہو پیدا

اگر ملک عرب تک مادہ خر سو بار ہو آوے
کہان اس مین عراقی کی مگر رفتار ہو پیدا

رباعی

جو کوئی کسی کو یار کلپاویگا
یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پاویگا
اس دار مکافات مین سن ای غافل
بیداد کریگا آج کل پاویگا

رباعی

تو ہی نے دیا عقل و ادراک ہمین
تو ہی نے کیا ہی شرک سے پاک ہمین
یارب ہو بخیر خاتمہ احقر آہ
زندہ نہین چھوڑنے کی خاک ہمین

رباعی

آیا ہی خیال بیوفائی
کیون جی وہی گفتگو پھر آئی
او بت نہ سنیگا کوئی میری
کیا تیری ہی ہوئیگی خدائی

رباعی

امید وفا تھی بیوفا تو نکلا
عاشق کش و دشمن آشنا تو نکلا
حق بات یہ ہی کہ ہمنے دھوکا کھایا
کیا سمجھے تھے ہاے اور کیا تو نکلا

رباعی

ناحق ہی تمھین دغدغۂ روز حساب
عشاق کو بیخوف سے لیے جاؤ خراب
لکھتے ہین ملائک کہین اچھون کی خطا
کرتا ہی خدا کہین حسینون کو عذاب

رباعی

مدت ہوئی ہمکو جانفشانی کرتے
کیا ہو جاتا جو مہربانی کرتے
لخت جگر و کباب دل تھے تیار
تم آتے تو ہم یہ میہمانی کرتے

رباعی

نے دل کو قرار بیقراری کے سبب
نے چشم کو خواب اشکباری کے سبب
واقف نہ تھے ہم تو ان بلاؤن سے کبھی
جو کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب

رباعی

کچھ پوچھو نہ ہمنشین کہ کیسا ہی مزاج — اچھا ہی خدا کا شکر جیسا ہی مزاج
دیکھو اب بھی اُچھل رہا ہی دل دو دو ہاتھ — سنبھلا ہی مزاج اُسپر ایسا ہی مزاج

رباعی

ہم اور وہ گو عشق کے نشے مین ہین چور — پر دونون طرف چرخ نے ڈالا ہی فتور
ملنے نہین دیتے ہین ہمین اُنکو عزیز — مجبور ادھر ہم ہین اُدھر وہ معذور

رباعی

ہر دم کی جفاؤن کو چُرائین کب تک — لب پر نہ فغان و آہ لائین کب تک
ای پردہ نشین راز کا اخفا تا کی — کھل کھیلو جو تم تو ہم چھپائین کب تک

قطعہ

الحمد للہ الذی بلغ العلی بکمالہ — احکام فضل ایزدی کشف الدجی بجمالہ
ای تارک فعل بدی حسنت جمیع خصالہ — انعام فیض احمدی صلوا علیہ و آلہ

قطعہ

حضرت سے چلے معراج کو بلغ العلی بکمالہ — سب جگ مین اُجیالا ہوا کشف الدجی بجمالہ
اُنکے خصائل نیک تھے حسنت جمیع خصالہ — حور و ملک سب یون کہین صلوا علیہ و آلہ

قطعہ

جستجو مین دل کے بہلانے کی دل کھونا پڑا — وہ ہنسی کی بات تھی سو اُسکا اب رونا پڑا
نقد دل اپنا لگا یون جرأت اسکی ہاتھ مفت — راہ چلتے جسطرح پاوے کوئی سونا پڑا

قطعہ

چمن کے تخت پر جسدن شہ گل کا تجمل تھا — ہزارون بلبلون کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا
خزان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں — بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا

قطعہ

آہ رہے آہ کیا کیا ہمنے
پھنس گئے دام مین ترے آکر
ایسے نادان کو دل دیا ہمنے
ہو خوشی خون دل پیا ہمنے

قطعہ

اگرچہ پتھر پہ تخم الفت کا اے ستمگر ہم اپنا بوتے
تو تھا یقینا کہ اُسکے سایہ کے نیچے اکدم کبھی تو سوتے
جو تیری خاطر گلی گلی ہم کرے ہین نالہ پھرے ہین روتے
خراب و خستہ ذلیل و رسوا نہ تمسے ملتے نہ ایسے ہوتے

رباعی

جیسے وہ گئے اُدھر نہین یاد کیا
ہم یاد مین جسکی آہ سب کچھ بھولے
بھیجی نہین کچھ خبر نہین یاد کیا
اُسنے ہمین بھول کر نہین یاد کیا

رباعی

اگر جور و ستم پہ طبع آئی اچھا
یان روز جدائی کی آس ہی روز فزون
ہی شوق محبت آزمائی اچھا
کر لیجے جو ہو سکے بُرائی اچھا

رباعی

جب پاس وفا اُسے ہمارا نہ رہا
قربان مین کس ادا سے کہتا ہی تمھین
ہمکو بھی خیال دوستی کا نہ رہا
اتنے ہی مین عاشقی کا دعوی نہ رہا

رباعی

لکھا نہ گیا اگرچہ دفتر لکھا
حیران ہون کہ جو حال پریشان ہی مرا
لکھا وہی بالکل کہ ہی دل پر لکھا
یہ کاتب تقدیر نے کیونکر لکھا

رباعی

تشریف وہ یان نہ لائے افسوس افسوس — مرتے دم بھی نہ آئے افسوس افسوس
سب رہ گئیں دل کی حسرتین دل ہی مین — افسوس افسوس ہائے افسوس افسوس

رباعی

پھر کوئی صنم پسند آئے مجھکو — کوئی بت مہر جلوہ بھائے مجھکو
جسدن سے دکھائین یہ اندھیری راتین — وہ دن اللہ پھر دکھائے مجھکو

رباعی

سارے معشوق بیوفا ہوتے ہین — اپنے مطلب کے آشنا ہوتے ہین
توبہ توبہ غلط یہ کہتا ہون مین — ای ضیغم یہ سب ایک سے کیا ہوتے ہین

رباعی

بیفائدہ غصہ پی کے غم کھاتے ہو — محتاج و فقیر مفت کہلاتے ہو
جسنے پالا وہی دینے والا — ناحق ای ضیغم تمتو گھبراتے ہو

رباعی

وان تمکو سفر ہوا جو مجبوری سے — یان ناک مین دم ہی درد مہجوری سے
تم پہونچے وہان اور مین یہان پر پہونچا — مرنے کے قریب آپ کی دوری سے

رباعی

جو کھائے یہ داغ شعلہ زا خاک جیے — جو زیست سے جلتا ہو بھلا خاک جیے
ہوتے جاتے ہین خاک اجزائے وجود — یک چند جو یون جیے تو کیا خاک جیے

رباعی

دل درد کا مبتلا خرابی یہ ہے — تو یار سو بیوفا خرابی یہ ہے
مین جان دون تجھپہ ہو نہ تجھکو معلوم — ای خانہ خراب کیا خرابی یہ ہے

رباعی

افسوس شکایت نہانی نہ گئی | دلبر سے فریب کے گرانی نہ گئی ؛
الطاف سے تھے بسکہ روبروے دشمن | اُس شوخ سے مجھکو بدگمانی نہ گئی ؛

رباعی

مومن یون بھی کسی پہ مرتا ہی کوئی | اسطرح بھی جان سے گذرتا ہی کوئی
خود کام کو کیا سمجھ کے دل توتے دیا | نادان ایسا بھی کام کرتا ہی کوئی ؛

رباعی

ہی اور ہی ایک سوزش پنہانی | یہ بات طبیبون نے کہان پہچانی
سمجھو نہ عرق کہ دیکھکر دل کی جلن | تب شرم سے ہو گئی ہی پانی پانی

رباعی

عاشق ہوے کیا کہ اک مصیبت آئی | جون روز نشور شام فرقت آئی
گویا یہ مکان تھا تنگناے عالم | جسوقت کہ دل گیا قیامت آئی

رباعی

تو ہی نہ اگر ملا کریگا ؛ ؛ ؛ ؛ | پھر عاشق جی کے کیا کریگا
آنکھون سے مین اپنی اُسکو دیکھون | ایسا بھی کبھی خدا کریگا ؛ ؛

قطعہ

چارون زندگی کے تھے افسوس | سو اسی کاروبار مین گذرے
آرزو مین گذر گئے دو دن | دو رہے انتظار مین گذرے

رباعی

مجنون کا تمام شور کسنے دیکھا | فرہاد کا سارا زور کسنے دیکھا
اے دل جو تڑپ تو اُنکے در پر جالگا | ناچا جنگل مین مور کسنے دیکھا

رباعی

داغون کا بنا تھا جو زور ہمنے دیکھا
ناسور پڑا جگر مین ناسور مین داغ
زخمون مین رہا جو چور ہمنے دیکھا
یہ چور کے گھر مین مور ہمنے دیکھا

رباعی

اے قدر عبث موت تجھے کھلتی ہے
ہر تار نفس سوئے ہر گھنٹے گن لے
ساعت بھی حساب سے کہین ٹلتی ہے
یہ دل کی دھڑک نہین گھڑی چلتی ہے

رباعی

کب تک قاضی سے مین ڈر دونگا توبہ
دیوانے ہوز اہد وبہار آئی ہے
کب تک مفتی کا دم بھر ونگا توبہ
اس فصل مین مین توبہ کرونگا توبہ

رباعی

اللہ پہ شاکر ہون خدا اسکا گواہ
بندہ بندون سے کیا توقع رکھے
دیتا ہے وہی رزق وہی عزت وجاہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

رباعی

پہلے کھانے سے پیٹ خالق بھر دے
جب پیٹ بھی بھر دیا شرابین بھی دین
بھر جائے جو پیٹ پھر نئے اثر دے
پھر تو کوئی معشوق پری پیکر دے

قطعہ

چکنم بیان کمال او بلغ العلےٰ بکمالہ
من وجبرئے زخصال او حسنت جمیع خصالہ
چو فروغ کرد جمال او کشف الدجےٰ بجمالہ
دل وجان باد خیال او صلوا علیہ وآلہ

تمام شد

حصۂ دوم

جسمین

دوہا وکبت ملی ہوئی غزلین - بھجن - ہولی - ٹھمری - چوماسا - بارہ ماسا - وادرا
دوہا - سورٹھا - کبت - سویا - خطوط منظوم بزبان بھاشا لکھے ہین

دوہا وکبت ملی ہوئی غزلین

اول

چرا از آشنیان بیگانہ گشتی	کہ قصر دل مرا ویرانہ گشتی
مات پتا سے بیر کبھیو کاہے کیو بیاہ	سوامی کارن ای سکھی بیٹھی تاکون راہ
چو آئی سوے من ای جان جانان	شوم مرہون منت من فراوان
کیسے ہیہ دھیرج دھرون دیکھو لوگو ہاے	تلپھ تلپھ جیہ جات ہی پیتم ملین کب آے
چہ باشد گر طریق مہربانی	براے وصل من خود را رسانی
ہنست کھیلت مین تو چلون جو پیہ جم آس	راکھون پت مین ای سکھی جاے خضر کے پاس
باین سودا رسم شاید لبو دے	رسان از من بہ پیغمبر درد دے
کلپیت بیتی رین یہ پیتم ملے نہ آے	جنکے کارن ہی سکھی تن من دیو جلاے
خیال ہجر یارا گرد محتاج	چو در ماند بہ پیش باز دُرّاج
ندی تال سوکھے بہے سوکھی سگری راہ	کوئی نہ آیو آج لو ہر دم تاکون راہ
بہر گل رخ چو کردم سرخ دیدہ	کنون از ہر مژہ خونم چکیدہ

پران پیا جب سے گئے سدھ ہو لین نہ ہاے — درشن آسا لگ رہی چھاتی کون لگاے
تو بر حال من بیدل بہ بخشاے — زبان در سنج گوہر بار بکشاے
لکھ لکھ سولی سیجیان جل بھر آوت نین — حافظ جی کیسے کردن پڑے نہین جیا چین
گہے در گریہ گہ در خندہ میشد — گہے مے مرد و گاہے زندہ میشد

دوم

رہا کر دے ارے صیاد اب فصل بہاری ہی — قفس مین کب تلک تڑپون نہایت بیقراری ہی
تن مین تنکو لوبت ناگری جات سب بینہہ — یا ہی گرت بس ہوت ہی جو کوئی کرے سینہہ
ہجوم ناتوانی سے بہت اب جان عاری ہی
تن سو کھ کنگری بھیو رگین بھئین ستار — رو وان رو وان دُھن اُٹھے کہ باجت نام تہار
مرے ہر استخوان سے اب بہی آواز جاری ہی
پریت تو ایسی کیجیے جیسی کرے چکور — کھینچ ٹوٹ گردن ملے چتوے وا ہی اور
محبت اسکو کہتے ہین یہی بس شرط یاری ہی
تن سمندر سن مر جیا کہو تو غوطہ دیون — پاے نکلون لعل کو یا لعل کارن جیو دیون
سنو ایجان نثار و تم یہ وقت جان نثاری ہی
تن سو کھ پنجر بھیو رہیو رکت نا ماس — پران چھپ بیدہ رہ گئے نکسن چاہت سانس
ارے دم باز آجا کہ یان تو دم شماری ہی
لکڑی جل کوئلا بھئی کوئلا جل بھیو راکھ — مین پاپن ایسی جلی کہ کوئلا بھیو نہ راکھ
جگر تو جل چکا سارا فقط اب تن کی باری ہی
نا کچھ کیا نا کر سکی رین گنوائی سوے — خالی ہاتھون جات ہون دیکھون کیا گت ہوے
لحد مین سب سے یہ سنتے ہین کہ پہلی رات بھاری ہی
دھوپ پڑے دھرتی تپے تاپر چیکو گھام — دوڑی تا بہت جات ہون تہو نہ چہوت سیام

مقدر اسکو کہتے ہین عجب قسمت ہماری ہی

آو پیارے موہنا ہین بیچ تو ہے لیون | نا ہین دیکھون اور کو نا تو ہی دیکھین دیون

یہی ہی آرزو امداد اور حسرت ہماری ہی

سوم

رسول اللہ کی جس دل مین ہردم بیقراری ہی | قرار جنت الفردوس کی تدبیر ساری ہی

وہ دولتمند دین ہی جسیہ یہ انعام باری ہی

دیس نبی کے جا رہون دھور بھر ہون کیس | راکھون وا ان مین آپنا سدا فقیری بھیس

دیار شاہ مین عزت ہماری خاکساری ہی

سانچی وا کی بات ہی اور سانچا وہ ہی نبی | وا کے سندر بول پر وارون اپنا جی

کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہی

دیکھین دیس رسول کا جا وین سدھ بدھ بھول | جیہہ کارن ہم ہو رہے ہین دیا کے دھول مین ڈھول

ہمارے حق مین بیہوشی وہان کی ہوشیاری ہی

اگر مدینہ دور ہی چین کہان سے ہو لے | درشن بن بیاکل رہون چھن چھن یہ آوے رونے

ہمین تو زلزلہ یان جنبش باد بہاری ہی

دستر دیہہ سجا ے کے جو اترا وے آج | بیہہ نبی کے کامری اوڑھے آوت لاج

یہان ہر اہل زینت اس لباس دین سے عاری ہی

پوری ہو من کامنا نت رہے ہیہ چین | مندر مین جو ہیو سکے رہا کرون دن رین

ہمین اس معبد مختار کی بے اختیاری ہی

تج کر باٹ رسول کی نت کرین جو پاپ | سن سن میری نہہ جیا دکھین ستاوت تاپ

فقیر اس ملک مین اک تو بھی تلمیذ بخاری ہی

چہارم

فراق یار مین ہر دم لبون پر آہ و زاری ہے

پریتم کس کر نین کا ایسا مارا تیر — تن من سارا چھد گیا اُٹھت کریجے پیر

تمھاری تیغ ابرو کا جگر پر زخم کاری ہے

من بھاوت دن گیا مہا کٹھن ہے رین — ہاے دئی کیسی کرون بن دیکھے نہین چین

گلے سے آکے تو لگ جا یہی امید ساری ہے

تن پر اچیرا نار ہو باڑھو گئے سب کیس — سدھ بدھ اب کچھ نا رہی ہنست ہے سگرا دیس

تمھارے عشق مین پیارے عجب حالت ہماری ہے

رکت ماس تن مون نہین کاسے پہونچون دھاے — پاین بیڑی لاج کی ذرا نہ سر کو جاے

عدم کی دور ہے منزل کہ سر پر بوجھ بھاری ہے

پریتم دُکھیا کیو سکھ کو لیگیو ساتھ — رین بچھوہا ہوے کیو ملتی رہ گئی ہاتھ

اسیر کاکل جانان کی اب ہولی تیاری ہے

پیارے تم مت جائیو تم بچھڑے موہ چین — جیسے بن کی لاکڑی سلگت ہو دن رین

گزرتی حال پر میرے نہایت بیقراری ہے

پردیسی کی پریت پر سبکو من للچاے — داموں اتنی کھوٹ ہو رہے نہ سنگ لیجاے

محبت اسکو کہتے ہین کہ برسون انتظاری ہے

پیت لگو واسون کیجیے جا سون من پتیاے — جیتے جنے کی پیت مون جنم اکارت جاے

جگر پر چھا رہی پیارے محبت اب تمھاری ہے

گہری ندیا اگم ہے زور بہت ہے دھار — کھیوٹ سے پہلے ملو جو اترا چاہو پار

سنو تم آشنا یہی نصیحت اب ہماری ہے

پنجم

سنو ہو شیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہی
ہماری جیو کی جیون سدا پیارے کنہائی ہی

اہو شیام سن لیجے و سنے کیے برج بال | پران پیارے پران پت پران ناتھ گوپال

کٹے دن تو نہین رتیان تریتی بتین رے چھتیان
دیا ندہ نام کی بتیان نپٹ کر تب کہائی ہی

تم بچھرت بچھرے سکل سکھ سماج آنند | لکھین منو نشن چندر بن جامن جم بن چند

صورت کرا گلی بتیان ملو ہر انگ بھر چھتیان
کپٹ چھل چندر کی بتیان تجو تب ہی بھلائی ہی

پرتھم تجن کی صورت کر ملے پریتم دھاے | تج باتین گھاتین کپٹ ہی موہین جبر وراے

چلے برج چند برج کو جانکی پر شادمن بنتی
درس پیاسا بجھاے ہی ہر کہہ چھتیان لگائی ہی

سنو لوار برج چند جو برج بالا کی بین ؛ | برج نایک برج مون گئے برج بہار برج این

سبب کیا ہی تجی گو ہن پری کیا چوک من موہن
نین جگ یک دگر جو ہن جیرن رج دھورلائی ہی

تجی کون اپراد ہوتے من موہن برج گرام | تو درشن کے آسرے مین کھڑی تگ دھام

سنو ہو شیام برج بالا برہ بنتی سنائی ہی
ہمارے جیو کے جیون سدا پیارے کنہائی ہی

ششم

رہا کر دے ارے صیاد اب فصل بہاری ہی | قفس مین کب تلک تڑپون نہایت بیقرار ہی

برہ روگ تن من دی کل نہ پڑے دن رین
حافظ کا ہو کے کہون لاگین ہاے نہ نین

نہیں زخمی بچا اسکا یہ وہ میٹھی کٹاری ہی

پریت ریت تم انگلی سبھی دی بسرائے ۔ ایسی کو وکرت ہی جیسی تم کی ہاسے

نہیں معلوم کیا ہمسے ہوئی تقصیر بھاری ہی

پریتم پریت لگائے تم کہاں گئے پردیس ۔ برہ روگ بس ہوئے یہاں جٹا جوٹ بھئے کیس

ترس آتا ہی دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہی

حافظ تج کل کان سب تم سن گینی پریت ۔ تم نرموہی نٹھر ہوئے کرن لگے ابریت

اسی کا نام الفت ہی یہی کیا شرط یاری ہی

پریت کرے سے نا بھئی گائون دھرو سب نام ۔ حافظ داہی گت بھئی مایا ملی نہ رام

بجائے اشک آنکھوں سے یہاں اب خون جاری ہی

گرجن ہٹ کی ناسنی دہائے کری ہم پریت ۔ سوئے اب سب لکھو پرے دین لگے دکھ میت

نہیں تقصیر کچھ انکی یہ سب قسمت ہماری ہی

پریت کری سکھ لین کو تن من دھن بسرائے ۔ سو لاگے دکھ دین ات کرہی کون اپاے

نہایت ایسے جینے سے ہماری جان عاری ہی

ارے پپیہا نردئی بول نہ آدھی رات ۔ برہ آگ تن من دہی جرو جاے سب گات

تری آواز یہ پیو کی ہمیں لگتی کٹاری ہی

پیارے تمھری سدھ ہمیں ایک گھڑی کی بسرنے ۔ تلپھ تلپھ جیا جاے اب سلے نہیں چیت چین

نہیں معلوم کیا ہونی یہ اب حالت ہماری ہی

ہم بیاکل تڑپیں یہاں وہاں کرو تم چین ۔ ای پیارے من موہنا پریت ریت یہ ہی نہ

نہ یہ طرز محبت ہی نہ کوئی شرط یاری ہی

حافظ لاگی نا چھٹے کرے کوٹ اپاے ۔ گروجن اروسب گائون گھر جو چاہے سمجھاے

نہیں معلوم ای حافظ یہ کیسا قہر باری ہی

ہفتم

خدا جانے کہ کیون ہمسے وہ اب تکرار کرتے ہین
لگا کر دل وہ اورون سے ہمین بیزار کرتے ہین

بدھا کا ہوکی کھون لاگین ہاسے نینن
تلپھ تلپھ جیا جات ہے چھن پل پڑے نہ چین

بہت غمگین اور حیران یہ آخرکار کرتے ہین

پریم روگ دن دن بڑھے اور چھن چھن دھڑکا سے
بیدا بید جانے نہین جن سب کرو اُپا سے

کہین درد محبت کی دوا بیمار کرتے ہین

تلپھت بیاکل ہین پڑے گھر گھر گوپی گوال
اودھو گر جن سب کہین یون پیارے نندلال

کہ کھوکر سے مسیحائی دم رفتار کرتے ہین

پران پیارے موہنا درشن دیہو اب آسے
تلپھت بیتی یہ دوس سو اب موہو نہ جاسے

محبت کرکے عاشق کو نہین یون خوار کرتے ہین

اگن برہ تن من دہی نکسن چاہت جان
درشن آسا لگ رہی کرپا کرو اب آن

نہین تو کوچ دنیا سے ہم اے دلدار کرتے ہین

اودھو دیکھو حال جو سو کہیو سب جاسے
برہ روگ دن دن بڑھے سو جیرا اکلائی

بھلا اس طرح سے کوئی کہین اے یار کرتے ہین

جوگ ہوک کیسے مٹے جب نو جان نہ جاسے
چلت سمے اودھو اُنھین کہیو نہ کوڈ دہاسے

بھلا غفلت کہین ایسی کوئی ہشیار کرتے ہین

ہشتم

ہر سون جیا سے کہو یہ کوئی
تلپھت ہون درشن کب ہوئی

ہم سون پریت بڑھاسے تم چلے گئے پردیس
نرموہی ایسے بھئے بھیجو نہین سندیس

معاف کرو خطا جو ہوئی

ہم جانی کچھ دن تو نبھے گی یہ پریت | ہائے دئی سو کا ہمی کہان گئی تم بیت

کاسون کہون کہ سنے نہین کوئی

جاؤن کتے پوچھون کہان پڑے نہین جیہ چین | گھائل سی تڑپت پڑی بکل بہا دن رین

سو دیدا ہم کا سن روئی

جو مین ایسو جانتی نرموہی ہین آپ | کبھون نا ہین لبساہتی پریت ریت کو پاپ

جائے کہان تم کا اب جوئی

ری من موہن آپ بن پل چھن پڑے نہ چین | تلپھ تلپھ بیتین ہین حافظ یہ دن رین

داغ نہین چھوٹے جو دھوئی

حافظ جو مین جانتی آپ دے ہین لبسرائے | کبھون تو کرتی نہین یہ پریت ریت مجہائے

سو اب جگت جیلے نہین کوئی

بہو ون بیتی درشن بن کرپا کرو اب آئے | بیاکل حافظ لکھ ہین ہیہ سون لیوہ لگائے

ہائے بھاگ کب یہ اب ہوئی

کبجا ستہ پیاری ہوئی بیری گوپی گوال | انکے رنگ مون جاری ہین چھانڑ بچال

حافظ ایسو کری نہین کوئی

درشن آسا لگ رہی تمسین ناہین پران | اگر جوری دنتی کرون کرپا کرو آپ آن

چھن مون دور بہا سب ہوئی

اور سوارن [illegible] تم ہین دیو بسرائے | کون چوک حافظ پڑی جان پڑی نہین ہائے

سو اب حافظ کرپا کب ہوئی

نہم

اودھو کب آسئے ہین بنواری
درشن کو ترسین برج ناری

ایسی تمکو چاہیے کہو تو گوپی ناتھ　　جیسی تم ہم سون کری چھوڑ ہمارو ساتھ
کبجا بھئی تمھین ات پیاری

ہر سون پریت بڑھات کے پُردہین چھتیان　　ہم جانی نہہ جائیگی اُن کُھوا اور مٹھان
بیٹھ رہے وہ صورت بساری

حافظ مُدمری بان پر کرئیے کون وسواس　　جیسی کچھ ہر سون بھئی ہتی نہ ایسی آس
سو سب بھاگ کی لاگ ہماری

لکھ لکھ سونی سیجیان جل بھر آوت نین　　حافظ اب کیسی کرون پڑے نہین جیہ چین
بھول گئین سگری ہشیاری

حافظ پیارے شیام کی بتھا ہی نہین جات　　مور چھپت ہوئی دھرنی گرون بار بار چھتیات
کون لکھے یہ دشا ہماری

برہ بان ایسے لگے نکسن چاہت پران　　سو غریب ہم کا سمجھ کرپا کرو اب آن
تم بن کو سدھ لے ہماری

تلپھین ات بیاکل پڑی برج بالا سمارے　　نکسن چاہت پران ہین کرپا کرو اب آے
دے ہین اسیس سبئی برج ناری

ایسے ہی دن چار لو کری اور رجو دیر　　کھائے ہلاہل یہ سبی ہوی رہ ہین بس ڈھیر
پھر کاکر ہو آئی مُراری

برج مون گھر گھر سوگ ہے تم بن ای نند لال　　مور چھپت ہوے دھرنی گرین کراہ کراہ سب بال
ڈھونڈھت پھرین سبی یہ ناری

دہم

تم بن چین ہمین نہین پیارے

تلپھ تلپھ جیہ جات ہے پڑے نہین ہیہ چین　　جب تے پرتیم تم گئے روت ہین یہ نین

تا پر برہ دیت تن جارے

گجا ات پیاری بھئی ہین دیو بسرائے — کون ہماری پریت اب کھاکر و تم آئے

بھلے پھنسے اب نندو لارے

حافظ اب کیسی کرون بن دیکھے نہین چین — جیسے جل بن ماچھری تلپھت ہے دن رین

سوگت کہی جات نہین پیارے

ای من موہن سانورے درشن دیہو اب آئے — یا تو تم ہم سبن کو وہان لیہو بلوائے

لٹین برہ کے دکھ ہمارے

مگ ہیرت انکھیان تھکین پریو برہ کو پھیر — درشن آسا لگ رہی کرو شیام جن دیر

دیکھن کو ترسین اب سارے

جو حافظ یہ جانتی پریت کیے دکھ ہوئے — نگر ڈھنڈھورا پیٹتی کہ پریت نہ کیجو کوئے

پیروش پھنسے نئین رجھوارے

پڑے حال بیحال ہین سب یہ گوپی گوال — تم بن موہن آئے کے پوچھے کون احوال

بیاکل ہین سب یہ برج وارے

پیارے تیری یاد مین پڑی رہون بیچین — مورچھت ہوئے دھرنی گرون یہی حال دن رین

جب تے ہو تم شیام سدھارے

حافظ پیارے پریت کر لہیو نکو وسکھ — بار ھت پرت دن ہی رہے شوک روگ اور دکھ

سواب کہت سبنہ نہ ہمارے

پانزدہم

اودھو دیکھہ سیلے سو کہیو

ہم کا کچھ بھاوت نہین گرجن کو اپدیش — تم بن سونو سب لگے جیسے من بن سیش

حافظ کا سون کہون تن دہیو

اودھو لاوہ شیام سون چل کے ہمین ملاے — ناہین سب ایکدوس یہ مرر ہے ہین بس کھاے

کر پوچھپسر جو کچھ تم چہیئو

برہ جوگ دھارن کرون جٹا بناؤن کیش — کہیۂ اُڑاؤن تن دھوُن جیسے سوانگ بھیش

یاہی ہمین رچواب چہیئو

ہمری سُدھ بسراسے تم وہان رہے کا چھاے — تلپھ تلپھ جیہ جات ہے درسن دیہو اب آئے

ناہین من پچھتاسے رہیئو

نینن آسا لگ رہی کب مل ہو تم آئے — حافظ چھن ہون کل نہین تلپھ تلپھ جیہ جاے

اب سہو جات نہین تن دھیئو

اودھو اب جرہ نہین جان پڑی برہ روگ — مل لو اُنکو لکھ پڑے ندی ناؤ سنجوگ

لکھن پڑو درشن اب لیئو

دوازدہم

زبانی حال یون کہنا تو جاکر نامہ بر پہلے
تڑپ کر آہ سوزان سے تو کر دینا خبر پہلے

نینا ہاے لگاسے کے کل نہ پڑے دن رین — دے بچھڑے جب سے سکھی نہین جیا کو چین

لگا وے آنکھ جو تمسے کرے جان کا سفر پہلے

نینن کی کر کوٹھری پتلی دیون بچھاسے — پلکن کی چک ڈال دون کہ سائین بیٹھین آے

کرون خدمت مین آنکھون سے بچھاؤن چشم پر پہلے

جن نینن سون دیکھتی کھان بسے وہ نین — تِل تِل پریت بڑھاسے کے اب لاگے دُکھ دین

ہماری کیا خطا پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے

بھونرا لوبھی درسن کا کلی کلی رس لے — کانٹا لاگا پریم کا بار بار دُکھ دے

اسی اُلفت کے کوچے مین نفع دیکھے ضرر پہلے

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے | بدھنا ایسی رین کر کہ بھور کبھون نا ہوے

سحر گر یار جائیگا تو اپنا ہی سفر پہلے

پیتم پیارے اب ڈرے گئے ندی کرار کرار | آپ تو پار اُتر گئے ہین چھانڑ منجدھار

جو میری جان لینا تھا تو کر دیتے خبر پہلے

پنکھ نہین بے پنکھ ہون بے پر اُڑو نہ جاے | درشن پیارے شیام کے کیہہ بدھ ہودین ہاے

مرے صیاد ظالم نے اُکھاڑے بال و پر پہلے

سیزدہم

ہوئی غیرون سے اُلفت ہمسے اب تکرار کرتے ہین
خفا ہوتے ہین ہردم رنج بھی سو بار کرتے ہین

باٹ باٹ رو کت پھرت کرت نئی ہٹھ رار | بھیج گہ مانگت دان دودھ جھومت نند کمار

عبث اب ہمکو رسوا بر سر بازار کرتے ہین

چال چلت گجراج کی پائل شبد سناے | مانو پڑھ کچھو منتر سون بدھنہ دیت جگاے

وہ ٹھوکر سے مسیحائی دم رفتار کرتے ہین

پریم روگ کیسے بجھے لگو برہ کو بان | ہمکو اوکھد چاہیے مت ہو بیدا جان

کہین درد محبت کی دوا بیمار کرتے ہین

متھرا کاشی بھرمئی ہین دیت دشواس | گھٹ ہی بھیتر ہر بسین کیون کھوجت آکاس

سدا دل ہی مین ہم اپنے تلاش یار کرتے ہین

چہاردہم

لگا دے آنکھ کیا تسے کوئی میرے صنم پہلے
خدائی قہر ہو جسپر وہی رکھے قدم پہلے

بیاکل جل بن مین جیون تلپھ تلپھ جیہ دیئی | سوئی گت حافظ بھئی کوؤ خبر نا لئی

تمھین لینا مناسب تھا خبر سب سے صنم پہلے

برچھی لاگی پریم کی پڑے نہین جیا چین
برہ بتھا سر سات ہی حافظ جی دن رین

یہ قدرت نے لکھے تھے مری قسمت مین غم پہلے

گُبجات پیاری بھئی ہمین دیو بسرائے
ایسی تمھین نچاہیے ہی پیارے دان جائے

کیے اقرار تھے ہمسے یہی تمنے بہسم پہلے

نکست ناہین پران ہین حافظ تمھری آس
نین پیاسے درس کے رٹت پیاس پیاس

بھولائے تمنے جو کچھ تھے کیے قول و قسم پہلے

سمجھائے سمجھت نہین رووت ہین نج نین
بیاکل حافظ درس بن تلپھت ہین دن رین

تمنا دل مین کیا کیا تھی سو پائے رنج و غم پہلے

چاتک چاہت سوانت جل چکئی چاہت بھور
حافظ تو ملبو چہے جیسے چندر چکور

ہوا جو کچھ سو جانے دو بھولاؤ دل سے غم پہلے

پانزدہم

خدنگ ہجر کا جب سے جگر پر زخم کاری ہی
صنم کی آرزو مین رات بھر اختر شماری ہی

کوک کرون تو جگ ہنسے چپکے لاگے گھاے
ایسی کٹھن پریت کا کہ دوھ کرون اوپاے

الٰہی کیا کرون مین اب نہایت جان عاری ہی

جو مین ایسا جانتی پریت کرے دُکھ ہوے
نگر ڈھنڈھورا پیٹتی کہ پریت کرے نا کوے

اگر مین جانتی پہلے سے اس مین ایسی خواری ہی

وہ گے بالم وہ گے ندی کنار کنار
آپ تو پار اُتر گئے ہمین چھانڈ منجھدھار

بھلا کیون چاہیے ایسا ہی کیا یہ شرط یاری ہی

کنک سول کاغذ بھیو مانگ مس بھیو بول
قلم بھئی کئی لاکھ کے لکھت نہین دوی بول
کبھی بھیجا کرو خط تو یہ کیا عادت تمھاری ہے

نا میرے پنکھ نہ پانون بل اور پیا ات دور
اُڑ نہ سکون گر گر پڑون رہت بسور بسور
نہین طاقت ہے جانے کی نہ یان دل کو قراری ہے

کاگا سب تن کھائیو چُن چُن کھیتو ماس
دو نینا مت کھائیو پیا ملن کی آس
معنٔز بعد مرنے کے تمنا یہ ہماری ہے

شانزدہم

غم دوری سے جی جلتا ہے اشک آنکھوں سے جاری ہے

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے
بدھنا ایسی رین کر بھور کبھی نا ہوے
کھو سیلی سے ای پیارے سحر رخصت ہماری ہے

لکڑی جل کوئیلا بھئی کوئیلا جل بھیو راکھ
مین برہن ایسی جلی کوئیلا بھئی نہ راکھ
جگر تو جل چکا پیارے مگر اب تن کی باری ہے

اک تو نینا مد بھرے دوجے انجن سار
ای بورے کوئی دیت ہے متوارن ہتھیار
نگاہ یار جادو ہے کہ بوندی کی کٹاری ہے

کاگا نین نکاس دون پیا پاس لیجاے
پہلے درس دکھاے کے پاچھے لیجو کھاے
جمال یار سے کب عاشقون کو آنکھ پیاری ہے

ارے پپیہا باورے آدھی رین نہ کوک
دھیرے دھیرے سلگتی تو کیون دینے پھوک
ارے ظالم تری آواز نے آفت اُتاری ہے

جا بید اگھر آپنے تو کیا جانے سار
عاشق چنگے کن کیے بن دیکھے دیدار
مرے اس درد کی دارو سے افلاطون بھی عاری ہے

ہم تو لو بھی پریم کے پریم ہمارو دیس | سُدھ نہین پائی پیو کی تب لینھو یہ بھیس

نہ تھا معلوم قسمت مین ہماری خاکساری ہی

تن سوکھ لکڑی بھبور گین سوکھ بھئین تار | روم روم سر اُٹھت ہی باجت نام تہار

مرے ہر استخوان سے بھی یہی آواز جاری ہی

دیہہ سوکھ پنجر بھئی رکت رہو نہین ماس | خالی پنجرا رہ گیو باقی بھی نہین آس

اجل لاری خبر جلدی سے ہم پر زیست بھاری ہی

ہفتدہم

زبانی حال یون کہنا تو جاکر نامہ بر پہلے
ہماری آہ سوزان کی تو کردینا خبر پہلے

بھونرا لو بھی ورس کا کلی کلی رس لے | کانٹا لاگا پریم کا ہیر بھیر جیا دے

ترے اُلفت کے کوچے مین نفع پیچھے ضرر پہلے

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے | بدھنا ایسی رین کر بھور کبھی نا ہوے

سحر گر یار جائیگا تو اپنا ہی سفر پہلے

جن نینون سے دیکھتی کہان گئے وہ نین | پریتم پریت بڑھائے کے اب لاگے دُکھ دین

ہماری کیا ہوئی پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے

پنکھ نہین بن پنکھ ہون کہ بدھ اُڑکے جاؤن | درس پیارے شیام کو بن پر کیسے پاؤن

مرے صیاد ظالم نے اُکھاڑے بال و پر پہلے

وہ گئے بالم وہ گئے ندی کنار کنار | آپ تو پار اُتر گئے ہین چھوڑ منجھ دھار

ستمگر تھا تجھے لازم مری لینا خبر پہلے

آو پیارے نین مین موند پلک توہ لیون | نا مین دیکھون اور کو نا توہ دیکھن دیون

کرون خدمت مین آنکھون سے بٹھاؤن چشم پر پہلے

اگلے دن پاچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت — اب پچھتائے ہوت کا چڑیان چن گئین کھیت

خرد جاتی ہی اس کوچے مین ای ضامن گذر پہلے

ہیجد ہم

فراق یار مین دل کو نہایت بیقراری ہی — لبون پر جان شیرین ہی یہ تیری یادگاری ہی
پیتم تمھرے عشق مین رہو رکت ناماس — باقی جو یہ پران ہین نکس رہی ہی سانس

شتابی جان آو تم تمھاری انتظاری ہی

فقط اس درد سے ہر دم مین آہ ونالہ کرتا ہون — نکلتا دم نہین ہی زندگی کے دن مین بھرتا ہون
تم بن پیارے شیام جی تڑپت ہون دن رات — جیسے جل بن ماچھری تلپھ تلپھ مرجات

تمھارے عشق مین پیارے ہوئی یہ گت ہماری ہی

سزا اُسکی ہی یہ پیارے جو تمسے دل ہین ہم ہارے — تمھارے دام اُلفت مین بہت کچھ دست وپا مارے
پیتم پربت بڑھاے کے کاہے تم کم کین — ناکچھو دیکھو ہم تمھین ناکچھو لینھو چھین

خطا تیری نہین پیارے بُری قسمت ہماری ہی

اگر ہم جانتے ایسا نہ ہرگز دل تمھین دیتے — محبت تمسے جب کرتے قسم ہم پہلے لے لیتے
جیسے تم ہمسے کری کرے نہ کوئی سنگ — سُدھ آئی چھاتی پھٹے کانپے سگروانگ

تمھارے ہجر کا دل مین ہمارے زخم کاری ہی

جو کچھ اب دلپہ گذرے ہی نہین مجھسے کہاجاتا — نہین اب دل فرقت کا صنم مجھسے سہا جاتا
ٹوٹی ڈور پتنگ کی کون ملادے آے — جو بدھنا کے من بسے آپ آے ملجاے

اسی کو دھر کہتے ہین یہی تو فضل باری ہی

صنم اس حال فرقت کو بیان کیجے تو کیا کیجے — نہانی راز دل اپنا عیان کیجے تو کیا کیجے
کوئی ایسو ہی چتر جو پیو سے کہے سندیس — پیو کی ماری ہون مرت دن دن بڑھت کلیس

جگر مین آہ سوزان ہو نہایت بیقراری ہو

خدا کے واسطے نصرت اب آؤ جلد تم آؤ	تم اپنا روے اقدس اب شتابی ہمکو دکھلاؤ
تم بن ہمر و ناتھ جی ناتھ نہین دکھلات	ہمری تو اب ناتھ ہو ناتھ تمھارے ہات

یہ تمپر جان قربان ہو تمھاری یادگاری ہو

بھجن

۱- رادھا پیاری ناچت لال جی کے سنگ- تک تک تھئی تھئی پچنت رادھکا سنگ پچنت گوبند- ڈھپ ڈمرو مردنگ کھانجری مکھ موہر مرچنگ- رادھا پیاری- اندرلوک سے اندر آئے برہما آئے سنگ چھتیس کوٹ دیوتا آئے سن راجا ہرچند- رادھا پیاری- شیو آئے کیلاسی باسی سرپ لپیٹے انگ- بھومندر کو دیکھ تماشا جمنا اُٹھی ترنگ- رادھا پیاری- برندا بن مون رہس مچو ہو سب کوپی آنند- کہین کبیر سنو بھائی سادھو دھن یہ دھن یہ گوکل چند- سو رادھا پیاری-

۲- اودھو پریت کیے پچھتانی- ہم جانے ایسے نبھیگی اُن کچھ اوری ٹھانی- کاری تن کو کون پتیانو بولت مدھری بانی- ہمکو لکھ لکھ جوگ پٹھاوت آپ کرت رج دھانی سونی سیج شیام بن مون کو تلپھت رین بہانی- مور شیام پر جھوہل کے بچھڑے تانی مت جو ہرانی- اودھو پریت کیے پچھتانی-

۳- کرم گت ٹارہ ناہ ٹرے- کہان بسے راہو کہان بسے رب شش آن سنجوگ پرے- گر بشسٹ پنڈت ات گیانی رچ پچ لگن دھرے- پتامرن اردھرن سیا کو بن مین وپت پڑی- بھارتھ مین بہری کو انڈا گھنٹہ ٹوٹ پرے- ہری چندر سے دانی راجا پنچ کو پانی بھرے- تین لوک بھاوے کی بشن مین سر نر دینھ دھرے- سُور داس پج نی

سوی ہوئی ہر کا ہے کو سوچ کرے۔ کرم گت ٹارہ ناہ ٹرے۔

۴۔ میرے من اتنی شول رہی۔ وے بتیان چھتیان لکھ راکھین جے نند لال کہی۔ ایک دیوس مورے گرہ آئی ہین تھی متھت دہی۔ رت مانگت ہین مان کیو سکھی سو ہر گسا گہی۔ سو چت ات پچھتات رادھکا مرجھیت دھرن ڈہی۔ سوورداس پربھو کے بچھڑے تین بتھا نہ جات سہی۔ میرے من اتنی شول رہی۔

۵۔ اودھو سب سوار تھ کے لوگ۔ آپ توکیل کرت کبجا سنگ ہمین سکھاوت جوگ۔ بھرم بن جات سانوری مورت جن دیکھین وہ روپ۔ اب رس راس پلن جمنا لی کرت لاج بھئی بھوپ۔ ان دن نین نمیکھن لاگت بھیو برہ پت روگ۔ ملؤکانہ کمار اشونی مٹین سووراس سب سوگ۔

۶۔ پریت کر کا ہو سکھ نہ لیو۔ پریت پتنگ کری دیپک سون اپنو پران دھیو۔ ال گن پریت کری جل ست سون سمپٹ شکھ گہیو۔ سارنگ پریت کری جو ناد سون شو نکٹھ باندھ سہیو۔ ہم ہون پریت کری مادھو سون چلت نہ کچھو کہیو۔ سووراس پربھو بچھڑے رادھکا نینن نیر بہیو۔

۷۔ نش دن برکھت نین ہمارے۔ سدا رہت پاوس رت ہمکو جب تے شیام سدھارے۔ ورگ انجن لاگت نہین کبھون ارکپول بھئے کارے۔ کنچک شوک تنہ شن سبھی کچ بچ بہت نپارے۔ سووراس پربھو اب بڑھو ہے گوکل لیہوا دبارے۔ کہاں لگ کہون شیام گھن سندر وکل ہوت ات بھارے۔

۸۔ اودھو من ناہین دس بیس۔ ایکے ہوسو گیو ہر کے سنگ کو ارادہ تو ایس بھئین ات شتھل سبھے مادھو بن جتھا دیہہ بن سیش۔ سانسا انک رہی آسا لک جیوہ کوٹ برلیش۔ تم تو سکھا شیام سندر کے سکل جوگ کو ایش۔ سووراس رس کن کے بتیان پردہ من جگ دیس۔

۹- اودھو ہوت کہا سمجھائی۔ چت چبھ رہی سانوری مورت جوگ کہاں تم لائی۔ پالاگون کہیو ہر جو سون درس دیہو اک بیر۔ سور داس پربھو سون بنتی کر یہی سناوہ پیر۔

۱۰- ہر بچھرت پران نلج رہی رے۔ پیہ سمیت سکھ کی سدھ آوے شول شریر نہ جات سہی رے۔ نس واسر ٹھاڑھے مگ جووت یہ دکھ ہم نہ سنین نچہی رے گون کرت دیکھن نہین پائی نین نیر بھر بہس بہی ری۔ تے باتین بس رہین ہیہ مین اولٹ بچن کہی ری۔ سور سیام بن پرب برہ بس مانو رب شش راہ کہی رے۔

۱۱- بھس نج نین اناتھ ہمارے۔ سندر شیام دہان تے سجنی سینت دور سدھارے وے جل ہین ہم ہین سکھی ری کیسے جیوہ ہین نیارے۔ ہم چکور چاتک امید تر سدھا برکھ پرت وارے۔ مدھ بن بست آش درشن سکے جوی جوی مگ ہارے۔ سور شیام کینھی ودھ ایسی مرتک ہوتی پھر مارے۔

۱۲- ناتھ اناتھن کی سدھ لیجے۔ تم بن دین دکھت ہین گوپی اودھو کو پتیان لکھ دیجے نین سکل بھر آئے ہر بن کرین شکر میری گھہ لیجے۔ سور داس پربھو آش ملن کی اب کی ہر پھر آون کیجے۔

۱۳- جپت ہون تیرے نام کی مالا۔ تمھرے کارن جوگن ہونگی باندھ کمر مرگ چھالا۔ اک بن ڈھونڈھ سکل بن ڈھونڈھا کھون نپائی نند لالا۔ سور داس پربھو تمھرے درس کو ہون برہنی بھالا۔

۱۴- وے دیکھت مدھ بن کے روکھ ہرے۔ تامین شیام ہمارے پریتم جنن ہری میری نیند بھو کھ رے۔ اون بن مون پے رہونہ پرت ہی بن دیکھے نینن کو دوکھ رے سور داس پربھو موہن ناگر کو برہ کو لھو بھیوتن اوکھ رے۔

۱۵۔ تمھرے دیش کہا مس کھوٹی۔ بھوکھ پیاس سب نیند گئی آل ہر بن بر د لیو تن لوٹی
وَادِ زِ مور پپہیا بولت ادوھ بھئی سب جھوٹی۔ پاچھے آتے کہا تم کرہو جب تن
جیے چھوٹی۔ گوپ سندیشو ہر پے چھوٹ پر تھم پریت کیون ٹوٹی۔ سورداس
پر بھو یون جانت ہون بیر کرینگے کوٹی۔

۱۶۔ اودھو کب آئے ہین نند لال۔ ہیرت پنتھ بہت دن بیتے سب برج بال بہال
گھیر لیو ہیہ ان اور پریم بس پوچھت گوالن گوال۔ سورداس پربھو تمھرے
ملن کو پھر کرہین پرت پال۔

۱۷۔ شیام و نودے رے مدھ بنیان۔ اب ہر گوکل کاہے کو آوین چاہت نو
جوبنیان۔ وے دن مادھو بھول بسر گئے گو دکھلائے کنیان۔ گہہ گہہ دیت
نند جسو داننک کانچ کی منیان۔ ونان چارتے پھرن سیکھے پاٹ پتامبر تنیان
سورداس پربھو تجے کا مرے اب ہر بھئی چکنیان۔

۱۸۔ نند نندن بن کل نہ پڑے۔ ات الور آگ بھرے۔ جوتی سب جہان شیام تہان
چت دھرے۔ بھون گئی من تہان نہ لاگے۔ گرجن ات تراس کرے۔ وے
کچھ کہین کرین کچھ اور ی ساس نند تن پر جھرے۔ یہی تمھین بہت مات سکھایو
بول کرت نہین رس جرے۔ سورداس پربھو سو چت اور جہو یہ سمجھے گیان دھرے

۱۹۔ مارت پتا ات تراس دکھاوت۔ بھرا تا مارن کو موہ دھروے دیکھے موہ نہ بھاوت۔
جننی کہت بڑے کی بیٹی تو کو لاج نہ آوت۔ پتا کہے کیسے کل اوپجے من ہی من رساوت
بھنی دیکھ دیت موہ گاری کاہے کلہ لجاوت۔ سورداس پربھو سون یہ کہہ کہہ
اپنی بتھا جناوت۔

۲۰۔ ہم پر ہیت کرے رہیو۔ وہ دن اودھو سبرت ناہین پھر پھر کا چھیو۔ دیکھے جات
ہو اپنی انکھیان یان تن کو دہیو۔ یان برج کو ہیو بار الیسو بھیو سب پربھو سون کہیو۔

شیام سر پر گکل دل لوچن کب درشن لیہو۔ سب سکھ لاڑ لڑاے سورداس پربھو وہ دھرا ے رہو۔

۲۱۔ جوگ ٹھگوری برج نہ بکے ہے۔ یہ بیوپار تمارو اودھوا یسو ہی پھر جے ہے۔ جاپے لے آے ہو مُدھ کرتا کے اُر نہ سمے ہے۔ داکھہ چھوڑ کے کٹک بنواری کو اپنے مُکھ کیے ہے مُوری کے پاتن کے کُوین گُو کلتا ہل دے ہے۔ سورداس پربھو گُنی چھوڑ کے کو نرگُن نربے ہے۔

۲۲۔ رادھے نے بنشی چھپرائی اب ناجیون موری مائی۔ کھیلت رہون کدم کی چھیّان سب سکھین بلمائی۔ بانھ پکڑ موری مُرلی چھین لی کانھ روت گھر جائی۔ لے کنیان سمجھاوے جسومت بار بار اُرولیت بلائی۔ بانس کی بنسی جان دے موہن سونے کی دیون گرھائی۔ سُر پُر تے بنشی یہ آئی بابا نند منگائی۔ سو بنشی میرے پران بست ہے اب کیسے جات بنوائی۔ اتنی سُنکے گوال چھکت بھئین کرشن کو کنٹھ لگائی۔ سورداس بل جات جسومت کانھ کو انت نہ پائی۔

۲۳۔ اودھو کا تقصیر ہماری۔ جب اکرور گوکل آے کنس راج ہتکاری۔ رتھ چڑھاے لیگئے مدھ پُر کو کر گیو ہمین دُکھاری۔ جو ہمکو برج چھوڑا کیلے آپ جا کر ہی تیاری تب سے بکل رہت نش واسر جیسے مین جل نیاری۔ کھان پان بھوکھن نہین بھاوے نابھاوے تن ساری۔ سب سنگار تجے ہم اُن بن تج دی سیج اٹاری۔ کہین سردار آس چرنن کی ہون مین سرن تہاری۔ دین دیال دیا اب کیجے بکل سبئے برج ناری۔

۲۴۔ اودھو مین برہن متواری۔ جب سے گئے نہین آئے شیام سرے لاگی ہردے دیواری۔ کون جتن مین کرون میری آئی رہت مدن تن جاری رجو بن اُمنگ اُمنگ بھر آئے جیسے کُسم رنگ باری۔ بن پیا انکو کون منا وے کرے بہت دھراری

جا ے چھپی کہون کو ردرگن کی ل گئی سوت ہماری - تم تو بھوگ کرت ہو پیارے
ہمکو جوگ بتھاری - کہین سہرد ار بہت دن بیتے مگ ہیرت مین ہاری -
کرپا سندھ موہ ملو دیا کر آؤ دیگ بہاری - پیا بن مین برہن متواری -

۲۵- پھر گئین انکھیان شیام تمھاری - ہم تم موہن ایک نگر کے تم شیامل ہم گواری - وادن کی سدھ بھول بسر گئی لاکھن دیت جب گاری - گلین گلین ہم ودھ بیچین تم چڑھے ہاتھی عماری - سو تم اب مہراج بھئے ہو کا ہے کا سُنو ہماری - کرپا کرو اب بیگ درس دو تلپھت ہین برج ناری - حافظ داس کہین کرجوری ہو منموہن کنج بہاری -

۲۶- جو گردھر مُرلی مین پاؤن - تمھری تان کہون تمھرے سنگ جو سُر نیک مُدھ کرپاؤن - تم بس کری سکل برج بنتا مین بس کر کے تمھین رجھاؤن - جو گیسُر پنڈت مُن گیانی تنھون آر آنند پڑھاؤن - سنک سنندن او رکھ نارد نہادیو کو دھیان چھڑاؤن - مارت بند کرون رب سس گت پربل پرباہ پرچنڈ بھاؤن - انہد ہین بجاے ہین سارنگ ترنگ سہت اب رتھ بلھاؤن - شنکر ہو دیال میرے اُر اس من ہوے سنگے سنگ گاؤن سورداس برکھبان نندنی دھر ادھرن پراچل چلاؤن -

۲۷- سینو برج کی دشا گوشائین - رتھ کی دھو ہیا پیت پٹ بھو کھن دیکھت ہو اُٹھ دھائین - جے تم کہین جوگ کی باتین تے ہم سب سے سُنائین - بار بار سندیش جسومت کہت دد ار لو آئین - ہتو کچھو ہم ہون سونا تو دین بند بسرائین - سُورداس جے بالاپن مین تم پر بھو گاے چرائین - تن گیین کو گوال نہ گھیرت مانو بھیرت پہ ائین -

۲۸- کہیو جسومت کی آسیس - جہان رہو تہان نند دولاری جیوہ کوٹ برسیس -

مُرلی دئی دوہنی گھرت بھر اود صو دھرلئی سیس۔ یا گھرت ہی واہی شری کو جو
پیاروجگدیش۔ اود صو چلے سکھا جُر آئے بل دس پانچک بیس۔ اب کے برج
تم پھیر بساوہ سُورداس کے ایس۔

۲۹۔ مُرلی مکٹ پیت پٹ پاؤن۔ تم بسیر تو بدن براجے تو بنشی مین شیام بجاؤن۔
مورمکٹ مورے سرسو ہی تھرے سیندور مانگ بھراؤن۔ پیتا نبر تھر وین
اُڑھون نیل امبر نج تمھین اُڑھاؤن۔ شیام بجین برکھبھان نند لی
مین جسودا کو لال کہاؤن۔ گھونگھٹ کاڑھ چلو تم موہن مین مکھ سے تو
چیر اُٹھاؤن۔ پھیر پھیر مکھ مان کرو تم مین چرنن دھرشیش سُناؤن۔
حافظ شری اور رادھکاجی کی کون کون ابھلاکھ بتاؤن۔

۳۰۔ مُرلی مُکٹ شیام جو پاؤن۔ تمھر وبھیش بنائے سانورے اوبھت چرت
دکھاؤن۔ شری برکھبھان سُنا تم باجو مین شری نند کو لال کہاؤن۔ تم
کیول برجے بس کینھو مین بس کر ترسے لوک دیکھاؤن۔ شرنر مُن تم دھیان
چھوڑائے مین تمھر وجب گیان چھوڑاؤن۔ تم موہن سِگری برج بالا
مین اب موہن تمھین دکھلاؤن۔ تم جمنا جل تھکت کیو ہی مین ربشش
چھن مون بلماؤن۔ وان ہیت روکت تم راہین مین جب یا ہی ٹھور
منگاؤن۔ تم برج بال نچاوت اُریں تک تھئی تک تھئی تمھین نچاؤن۔
ایسی تان کہون من موہن برمھادک کو دھیان چھڑاؤن۔ حافظ اب
شری لاڈلی جی کی کون کون ابھلاکھ سُناؤن

۳۱۔ دیا ندھ توری گت لکھ نا پڑے۔ دھن سے دھرم دھرم سے ادھرم اکرم
کرم کرے۔ پِتا بچن ٹارے سو پاپی سو بیر ہلاد کرے۔ تا کے بند چھوڑاد نکو
پر بھو نرسنگھ روپ دھرے۔ ایک گنو جو دیت و پر کو سو سُر لوک

ترے۔ کوٹ گئو راجہ نرگ دینی سو بھوگوپ پڑے۔ گر بششٹ ات ہی گن اگر رُچ رَچ لگن دھرے۔ سیتا ہرن مرن دسرتھ کو بپت مین بپت پڑے۔ بید بدت تیر و جس گاوے سو بل جگ کرے۔ تاکو باندھ پتال پٹھایو کیسے سُور ترے۔

۳۲۔ کہو رے پتھک شیام کب آون۔ مین مدھ بن کی سُرت کرت تھی وہ ہر کے سنگ دھین چراون۔ تے ہر اودھو بچ گئے ہمکا جاے بسے کبری سے کے داون۔ تاہی سمے اک بھنور پٹھایو اُڑ بیٹھو رادھاجی کے پاؤن۔ اُڑو بھونرا ب جاؤ یہان سے تمہری سورت کے نٹھ کھاؤن۔ ہم کا جوگ بھوگ کبری کو برہا برت اُرکل نہین پاؤن۔ بھشم رماے رہن کے سُندر اب ہم جوگن روپ بناؤن۔ نین چلت پنتھ نہین سُوجھے جب سے بچھڑ گئے من بھاؤن۔ سُور داس اودھو کچھو کہہ گئے رادھا کرشن کرشن رٹ لاؤن۔

۳۳۔ ہمارے پربھو اوگن چت نہ دھرو۔ سم درشی ہے نام تہارو سوئی پار کرو۔ ہمارے پربھو اوگن۔ اک ندیا اک نار کہاوت میلو نیر بھرو۔ جب مل گئے تب ایک برن بھئے گنگا نام پرو۔ ہمارے پربھو اوگن۔ اک لوہا پوجا مین راکھت اک گھر بدھک پرو۔ سو دُبدھا پارس نہین راکھت کنچن کرت کھرو۔ ہمارے پربھو اوگن۔ اک مایا اک برمھ کہاوت سُور شیام جھگرو۔ کے یاکو نرباہ کرو پربھو نہین پرن جات ٹرو۔ ہمارے پربھو اوگن چت نہ دھرو۔

۳۴۔ ان مین کون رادھکا رانی۔ ہنس رُکمن پوچھت سکھین سے گوڑھ بچن مرُدبانی۔ نیلمبر جاکے تن سوہے مُکھ پر لٹ لپٹانی۔ سو کہیئت۔

برکھبان نندنی مُدھر مند مسکیانی۔ رس کے بس کینھے من موہن سنیت چتر سیانی۔ درشن بن ترسین ددوٗ نینان جیسے مین بن پانی۔ شیو برمھا جاکو دھیان دھرت ہین سو رادھا مہرانی۔ سُور داس سنتن کے کارج گردھر ہاتھ بکانی۔

۳۵۔ آج رادھکا نے روپ بنایو۔ البیلی الک تلک کیسر کو تا بیچ بندن بوند سہایو۔ مانو پورن چند رلکھیت چڑھ لڑ سر بھان سون گھائل آیو۔ دیکھت بنت کہت نہین آوے مکھ چھب اُپما اِندلجایو۔ کانن کی بیرین ات راجت مانو مدن رت چکر چلایو۔ کچن کچت مُرچت بنا لا بھوہن کے نگ بھرن سُہایو۔ مانو مرگ امرت بھر بھوجن پیت نہ بنت دیت ڈھرکایو۔ جیون دیپک اودیوت بھون مین تمر سکچ شر ناگت آیو۔ اتنی پر نہین ملت سُور پربھوسے دُوتن درپن دیکھلایو۔

۳۶۔ مدہ بن تم کیسے رہت ہرے۔ تمہرے ترسے ہر نبی بجاوین شاکھا ٹیک کھڑے ادھم نلج لاج نہین تم کا پھولن پھیر پھرے۔ ہمری آس تنک چھایا کی جب تب ہوت کھرے۔ تم نہ مری برکھبان نندنی بھٹیت انگ بھرے۔ جیسے جل بن مین ڈکھت ہی جل ہو کے جیو جرے۔ کنجن کنجن پھرت رادھکا نین نیر بھرے۔ جو آوے سو منگل گاوین سُن سُن حال جرے۔ سُور داس سُوامی تمہرے درس کو برج باسی بسرے۔

۳۷۔ ڈسو ہین شیام بہو جنگم کارے۔ روم روم بس چھاے گیو ہی چیتوت سو انا ڈارے۔ بیگ بُلاؤ گرڑ گو پالی جو یہ بس کا اُتارے۔ جنتری کرت منتر نہین لاگت کرا دپاے سب ہارے۔ بن بر جراج پیر کو جانے جو یہ بکھ کو اُتارے۔ کہا کہون کچھو بس نہین میرو بید گنی سب ہارے۔ برہ بتھا کی پیر کٹھن ہے

سو مونہہ ڈارت مارے - بھلی کری اودھو تم آئے بند دے چلے ہمارے -
سُور داس گردھر کب آے ہین رکھی ہین پران ہمارے -

۳۸ - ابکی راکھ لیوہ بھگوان - مین اناتھ بیٹھی درم ڈریا پارتھ سادھے بان -
کرشر سادھے ڈھکیو پارتھی اوپر اوڈرت سچان - دوؤ اور بھیوڈکھ میرے
کون اوبارے پران - رام کہت پرہلاد اوبارے ساکھی نگم پُران - من
کی دُبدھا چھانڑ بھنگم واکو دھرواب دھیان - ہر سمرت بلکھ ڈسو پارتھی
کرسی چھُوٹو بان - سور شیام شر لاگ اچانے جے کرپا ندھان -

۳۹ - بھجو من رام چرن دن راتی - رسنا کسن جیت کومل پد نام لیت السانی
جاکے جپے کٹت داڑن دُکھ تینون تاپ سراتی - کہت پوران سنجش رگھبر کو
سُن جوڑات ہیہ چھاتی - شر وتا سمت سوشیل سو ہرجن کرت صلاح سہاتی
رام چندر کو نام امیرس سورس کا ہے نکھاتی - سمبت سولہ سے ۱۶۳۱ اکنیسا جیٹھ
ماس چھٹھ سوانتی - تلسی داس اک دنی لکھت ہین پرتھم عرض کی پاتی -

۴۰ - وہان لگ نیک چلو نند رانی - دیکھو سُت اپنے کی باتین دُودھ ملاوت پانی
ہم سے تم سے بیر کہان کو ہین دکھاوے جوانی - میرے شر کی سُسمرخ
چونری لے رس گورس سانی - یا برج کو بسیو ہم چھانڑو جے نسیے کرجانی -
سُور داس اوسر کی برکھا تھوڑے جل اوترانی -

۴۱ - پوچھت جننی کہان رہو پیاری - کون یہ سیس بار گندہ دیکھے کن یہ سُندر
مانگ سنواری - کھیلت کھیلت گئی نند بیا گھر جسودا میا یہ مانگ سنواری -
کھانے کو دیو ماکھن مصری اوڑھن کو دئی سندر ساری - مو کر پکڑ پاس
بٹھایو تم کا لگا ہے ہین دین لاگین گاری - مُوتن چتے چتے ڈھوٹا تن تب
بدھنا تن گو دیپاری - سُور داس سنتن کی دایا من مان

دمپت بیاہ بچاری۔

۴۲۔ کہیو بھئین جوگنی رادھے۔ جب تے ہر مدھ پوری سدھارے تب تے سکل جوگ ہم سادھے۔ سوا نسا انل آس آون کی سیلی شیام نام کی باندھے۔ دھونی دھوان ہیو دند کت ہی نش دن کرشن کرشن انورادھے چھیدے تن بیدھے برہانل اوپر رہی ئین شر سادھے۔ سور شیام موہن جان تیاگ گئے جانت ناہین کون اپرادھے۔

۴۳۔ اودھو شیام سنیہی کا کے۔ ایسی لیلا کینھی برج مون پھیل رہے جش وا کے۔ جب رتھ ہانک چلے مدھ بن کو گوپن رو کے نا کے۔ ات متھرا اوت گوکل نگری بیچ پڑے ہین جھانکے۔ مور مکٹ کی اوٹ لٹک رہے بیٹھہ قدم تر جھانکے۔ آٹھہ ماس نو اودر مون راکھیو بھئے نہ اپنی ما کے۔ دودھ دہی گوکل مون کھایو نیک نہ برج تن جھانکے۔ آپ تو جا سے دوار کا چھائے کر کو برہی سنگ ناتے۔ سور شیام سون اتنی کہیو لاگت گل مون ٹانکے۔

۴۴۔ سنو جسومت تور کنھائی۔ ڈگر چلت مون سون رار مچائی۔ مین جمنا جل بھرن جات تھی۔ بانہہ پکڑ موہ ناچ نچائی۔ ماتھے مکٹ انوپم سوہے۔ نکھ سوبھا کچھو کہی نہ جائی۔ بانکے بہاری پربھو کے درسن کو بنے کرت ہی سیس نوائی۔

ہولی

۱۔ نام محمد دوؤ جگ پیارا۔ ایسا پرش مت بسراؤ دین کا کھنبہ تمھارا۔ جگت بھان پرکاش بھئے ہین سب جگ بھیو ہی اوجارا۔ پنتھ کر دیو ہی نیارا۔

۲- بادر وہی سکھی گیان ہمارا- بالاپن کھیلو سکھین سنگ بھولو قول قمرارا- جب سُدھ آوسے پیا اپنے کی کانپت تن من سارا- بھول گیو سب گیان ہمارا- گونے کے دن آنگچا نے پیا پٹھوانو ہارا- چار کہار ڈولی لیے ٹھاڑ اُترے ہین آسے دوارا- بدا کی مانگت بارا- سنگ سہیلی دکھین آئین چھوٹت ساتھ ہمارا- مات پتا دواع کر دیتھو ساعت کو کیو نہ بچارا- اب پردیس سدھارا- بھوگ ولاس سبے مورے چھوٹے چھوٹو جگ پردارا- چھٹو داس بھئے اب اکیلے کو ُنہین ساتھی ہمارا- داتا کرے اُپکارا-

۳- برج کے موہن موہین صورت دکھائی- صورت دکھائی موری سُدھ بسرائی ہیہ بیچ گیو ہد سمائی- رات دنا موہین چین نہ آوت کیسی یہ پریت لگائی- نہین موسے جات چھپائی- برندا بن کی کُنج گلی مان مل گیو کرشن کنھائی- کہت ہتی کچھ کہن نہ پائی- کیسو ہی ڈھیٹھ کنھائی- کرت ہمسے چُیترائی- ہوری نہین برجوری سانورے کُبجا سون آنکھ لگائی- یہ چھل بل تورو ایک نہ چل ہی ہم سے بات بنائی- پریت کہون اور لگائی- جب سے بھئے متوارسے خادم تب سے بھئی رسوائی- بھاگ کی لاج تورے ہاتھ ہی موہن گھٹ ہی سون صورت دکھائی- موری اتبوبن آئی-

۴- برج مون سکھی ری مین نارہ ہون- بن تقصیر شیام گریا وین ریت بھرے کے سہیون- دھرتی کہا مُلک جُھرمارا انتے جاسے لسہیون- آخر برج اب رہن نہ پیہون- مین توگوپی غریب ذات کی تم سن نا برائے ہون- تم شیام یہان برج نایک تاسے رار بچیون چھوڑ برج کہون انتے جیہون- کرکے سنگار اور پھرا بھو کھن مین ذدھ بچن جیہون- جھنڈ جھنڈ سکھین کے

بچ نہین گاری تمھاری سہیٔون - اپنی مرجاد بچے ہون - جو من آوت سو کہہ بھاجین ایسی ناابسہیون - بست نہین اُنکے کچھو کھیرے جو ایسی کہویون نکس کہون انتے جیہون - لچھمن داس مناوت موہن اچنت نا اب کہیون - شری کرشن کہین کر جورے اپنی بانہہ بسیہون - بھس کھوجن مین اب جیہون -

۵ - موری مانو سیکہ دش کندہ رگھبیر تے بیر کرونا - سو جو جن مرجاد سندھ کی سو کوئی باندھ سکے نا - تاہ باندھ اُترے رگھنندن سنگ بھال کپ سینا - سمر کو وجیت سکے نا - ہوری سی لنک جراے دئی ہی اب تم بھاگ بچونا - کر کر داپ بیر سب ہتاکے پاوک پربل بجھے نا - جگت کچھو ایک چلے نا - تم جیوت او بات ہارو سانچی کہو یہ بینا - کبھی رار نہین برایو نا سے جاے ملونا - بھاگ تہون لوک بچونا - مین تریا ہو بھانت سکھاؤن نشچر کان کرے نا - تلسی داس موڑہ بھیو راون چھوٹے ہیدکے نینا - یتہہ کچھو شو جھ پرے نا -

۶ - برج مون آج ہر ہوری مچائی - باجت تال مردنگ جھانجھ ڈھپ منجیرا شہنائی - عبیر گلال کے بادر چھائے کیسر رنگ برسائی - کھوب سب ہوری مچائی - آوت تے آئین سُگھر رادھکا ات تے کنور کنھائی - ہل ہل پھاگ پرسپر کھیلین شو بھا برن نجائی - نند گھر بجت بدھائی - بھلا برج مین ہرہوری مچائی - رادھکا سین دئی سکھین کو جھنڈ جھنڈ اُٹھ دھائین - لپٹ جھپٹ لائین - کرشن کنور کو پربس پکر سنگائین - لال کو ناچ نچائین - بھلا برج مین ہر ہوری مچائی - چھین لیو مکھ مُرلی پیتامبر سر سے چونری اُڑھائی - بیندی بھال نین بیچ کا جر نک بیسر پہنائی - منو نئی نار بنائی - بھلا برج مون

سمسکت ہونگھ مور مور کے کہان گئین چترائی۔ کہان گئے اب نند بباجی کہان جسومت مائی۔ لال کو لیت چھڑائی۔ بھلا برج مون ہرہولی مچائی پھاگ لیے بن جان نہ دیہون کر ہو کوٹ اپائی۔ یہون نکار کسر سب دن کی تم ہو چگل چبائی۔ سو آج پکر ہم پائی۔

۷۔ ہوری کھیلت اودھ بہاری۔ کریٹ مکٹ مکراکرت کنڈل کام کوٹ بلہاری لچھمن ہاتھ رنگ لیے ٹھاڑے رام ہاتھ پچکاری۔ باجت تال مردنگ جھانجھ ڈھپ اور بجت کرتاری۔ اڑت گلال گھٹا گھن گھورن لے عبیر مکھ ماری ہل مل پھاگ پرسپر کھیلت شیو سمادھ ہی ٹاری۔ شیامل گور کشور منوہر پریت رنگ ات بھاری۔ ات مین رام سکھا سب چھرکت امین راج دلاری کیسر کینچ مچی گلین مین گوری داس بلہاری۔

۸۔ ہوری کھیلت جنک دولاری۔ روپ کے تھال گلال بھرے ہین کنچن کی پچکاری گوربدن نیلا مبر اوڑھے مکھ پر ببیر نیاری۔ سکھین کے سنگ سدھاری پیتامبر کی کچھنی کاچھے سر کے پیچ سنبھاری۔ لچھمن اور بھرت رپ سودن چھینٹ گلال سنبھاری۔ سکھن کے مکھ پر ماری۔ جاکو بید بھید نہین۔ پادت شیش شاردا ہاری۔ لچھمن سنگ بھرت کنجن مین لے عبیر مکھ ماری سکھی سب دیت ہین تاری۔ گلین گلین دھوم مچی ہی پھاگ کھیلت نرناری گوری داس کہت کرجورے ہرچرنن بلہاری۔ بیگ شدھ لیو ہماری۔

۹۔ تم دھیرے سے پھینکو عبیر رنگ ذرا میری اور بچائی۔ شری برندابن کی کنج گلی مین لائے ہین گوال بلائی۔ ات تے رنگ چلت رادھے کو سکھین لے سنگ دھائی۔ گھیر چھون اور سے آئی۔ نند نندن کو پکڑ لیو ہے بھگوا مین یہون منگائی۔ سبز گھینگھری سرخ چوندری بھامن روپ بنائی۔ کرشن کو ناچ

نچائی۔ شیاما شیام پھاگ دوؤ کھیلت آنند رنگ مچائی۔ ایسی دھوم مچی۔ برج بھیتر شیو دیکھن نت جائی۔ بھیکھ گوپی کو بنائی۔ باجت تال مردنگ جھانجھ ڈھپ اور بجت شہنائی۔ **گوری داس** آس چرنن کی کا ہے کو دیر لگائی۔ شرت ہماری بسرائی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو ری گوری ہوری کو کھلیا۔ بنسٹ نلج لاج نہین دیا۔ دیکھو دیکھو ری گوری۔ چھماک چھمک پگ گھنگھرو بجاوت ناچت تا تھئی تھئی تھئی تھیا۔ دیکھو دیکھو ری۔ دے دے گاری ماری پچکاری چونری پھاڑ ڈاری کنور کنھیا۔ دیکھو دیکھو ری۔ برجوری موری بھیاں مروری ساری رنگ بوری پھوڑی دَدھ کی ملیا۔ دیکھو دیکھو ری۔ پرس بھئے آن چھنی ہون پیا **عظمت** موسے کرت ہنسیا۔ دیکھو دیکھو ری گوری ہوری کو کھلیا۔

۱۱۔ مین تو کرپا ندھ شرن تہاری۔ چھتر تپی راجا درجودھن لاگی سبھا ات بھاری۔ بیٹھے بھانت بھانت کے راجا تن بچ کرت اگھاری۔ کہا ہو مرضی تہاری۔ مین تو بھروسے تہارے رہت ہون سدا ہی کنج بہاری۔ آؤ بیگ دیا اب کرکے ناہین تو ہوت اگھاری۔ لاج جاسے بنواری۔ چیر پر بیٹھ بسیو پر بھو ترت بڑھو بسن ادھکاری۔ اینچت اینچت بھجا تھکت بھئے بیٹھو مان من ہاری چھانڑ دئی دُرپدکماری۔ کہین **سمر دار** سدا کے رچھک رادھا رمن مُراری آسے دیال بھئے داسن پر راکھی لاج ہماری۔ کری ہر برج کی تیاری۔ مین تو کرپا ندھ شرن تہاری۔

۱۲۔ اودھو جی نہین آئے کنھائی اُن موری سُرت بھولائی۔ ایسے نٹھر بھئے اب موہن جو دیکھو بسرائی۔ درشن بن ترست مین نش دن اُن کبہی کی سیج بنائی۔ ہمین برج مون ترسائی۔ ہمکو سوچ تمہارو رہت ہے چھن چھن خبر آکلائی۔

چونک چونک گر پرت سیج پر روسے روسے نیر بہائی۔ منون میگھوا جھرلائی۔
جیون چترک سوانت کے کارن نش دن ٹیر لگائی۔ تیسے پیا پیا ین ٹیرت
کب مل ہو جُدو راری۔ بتھا سگری مٹ جائی۔ کہین سردار سکل برج بنتا
کرین شوچ ادھکائی۔ تاہ سمے آئے جدو نندن ملین سبے اُٹھ دھائی۔ گئی
من جیون پھر پائی۔

۱۳۱۔ نہین مانت جتنو دانست تیرو۔ ین دد ھ بیچن جات سکھی ری موہ مارگ مین
گھیرو۔ دد ھ مٹکی لیکے مہ ٹکی پکڑ بار جھک جھیرو۔ کہا نہین مانت میرو۔
ناکھون انت سے آئے موہن ناکھون اور بسیرو۔ ہم جانین ہم کو تم جانو
یاہی دوہون کو کھیرو۔ رار کے ناہین نبیرو۔ جاسے کے کہیون
کنس رائے سے ہر برج واہی کیرو۔ سوچ سمجھ دیکھو جیہ اپنے نا ستے
تہین اب ٹیرو۔ ہر بھیو بہت ڈھٹھیرو۔ کہین سردار گئین سب سکھیان
دیکھی سکھا گھنیرو۔ لوٹ چلین اپنے اپنے گرہ دیکھو شیام انیرو۔
سبے پکر وند چیرو۔

۱۴۱۔ جب سے سکھی رُت پھاگن آئی۔ پھاگن پھاگ سبے سکھی کھیلین بن پیا
کچھو نہ سہائی۔ اُٹھت پیر دھیر تن ناہین برہ بتھا ادھکائی۔ کہون کا سو
دُکھ جائی۔ جب سے گئے موری سُدھ بسرائی لکھ پتیا نہ پٹھائی۔ ہیرت
مگ بنیت نش داسر نہین آئے پیو ہرجائی۔ پیت کہون انتے لگائی
جو کوئی آسے سندیس سُناوے تاکے مین لیون بلائی۔ جنم جنم کی چیری
کہاؤن لکھ لے کاغذ لائی۔ کہت ہون رام دُوہائی۔ ایسے سمے مین پیا
مورے آتے کر لیتون من بھائی۔ نرپت ہردسے لگاسے پریم بس
سب دُکھ دیون بھائی خوشی جیہ مان ادھکائی۔ جب سے سکھی رُت

پھاگن آئی۔

۱۵۔ سنیاں نے موری سُرت بساری۔ پیا بن جوبن بادجات جوبن سوچ جیہ بھاری۔ بیرت بات نین آندھر بھئے پتیان نہ پٹھئی اناری۔ بیٹھ رہے کر چھٹکاری۔ جوگن ہوتی کے بھبھوت رماتی۔ پہر کسم رنگ ساری۔ لوک لاج کُل کان تیاک کے رہتی مین بستر اگھاری۔ دَھرون نولاکھ اُتاری۔ برہا بتھا تن جرو جات ہیں لاگی کریجے دیواری۔ بیگ بجھاوت آسے جو نردی تج دیتیون من کی بیزاری۔ پُورن کرو آس ہماری۔ لچھمن داس سنگ سوتن کے گئی مت پلٹ تھاری۔ بس کرنے کی جگت ہو جانین موہ لئین پرناری۔ بڑے تم چتر کھلاری۔

۱۶۔ برج کے کانھ ایسی مُرلی بجائی۔ سووت تھی سکھ چین اٹریا مُرلی بھنک سن پائی۔ بیاکُل ہوئے کے مین اے ری سکھی ری اُٹھ پلنگا تے دھائی بھرون جیسے گھبرائی۔ مُرلی کی تان بان ایسی لاگی گھر انگنا نہ سُہائی۔ گھاؤ یہ گھا دلگیو ہے دسنج بیدا نہ دیت دکھائی۔ جا او کھد ویت بتائی۔ جب تے گیو مدنہ پُورمن موہن کبری ست پریت بڑھائی۔ تب تے گئے کوئی پاتی نہ پٹھئی ہری سُرت بسرائی۔ تنک تمہین لاج نہ آئی۔ جوبن جور بھئے میری آئی رت پھاگن کی آئی۔ خوشدل پیا کا مین پاؤن مندر مان تب جیہرا اہلسائی۔ کہت مین رام دُہائی۔

۱۷۔ سکھی ری اب رت پھاگن آئی۔ جب سے شیام گئے پردیسوا چھین چھین جیہ اکلائی۔ بھوجن بھون سبے ہم تیاگے کل کی لاج گنوائی۔ دھیان اُن ہی سون لگائی۔ کون سی چوک پڑی من موہن جو میری یاد بھلائی۔ ہم کا تیاگ بدیس اکیلو متھرا نگری بسائی۔ پریت کُبجا سون بڑھائی۔ ناکوؤ

اَدت جات بتو ہی ہو نہین پاتی بِچھائی۔بھول گئے سب نیہ کی باتین کہان گئین
مُچترائی۔جو تم دین بھلائی۔جیو اپیندن ناکچھو بھاوسے ناہنس بول سُہائی۔
کرپا کرو بہران دیا کر بیگ ملواب آئی۔کشٹ سبے کٹ جائی۔

۱۸۔ رات پیا بن نیند نہ آئی۔جب سے بچھڑ گئے من موہن برہا اگن جلائی۔
کوکل کوک مُوک اُبجت ہی ترس ترس رہ جائی۔شیام کو کوئی دیو ملائی۔
جو یا پیندان اور اہرکیا لیے مرنک نہ سُہائی۔دسے نندلال حال جو آے ہین
ناہین ہلاہل کھائی۔پران اب دیہون گنوائی۔سونی سیج ادھک ڈرلاگے
چھن چھن پرت گنوائی۔جوبن زور اُمنگ تھتین پربن پیا کون منائی۔سہی
انگیا نہین جائی۔کرم ریکھہ نہین مٹت مٹائے جو ودھ انک بنائی۔کہین
سور دار سوت بہنی کبجا راکھے شیام سکھائی۔ہمین برج مان ترسائی۔

۱۹۔ سانورسے کے چیرت سُنوری۔ایک سمے برج کی سب سکھیان جات ہتین
جل گوری۔منجن ہیت گھُسین جمنا مین کوئی سانول کوئی گوری۔کرت جل
مین جھپک جھوری۔تا ہی سمے برج راج سانورو امبر تٹ پہو نچوری۔لیکر چیر
قدم کے اوپر چڑھ گیو نندکشوری۔مدت من آنند سون رہی سٹے ٹرکی بہور واُچھری
جب ایک سکھی جل سون ری۔جمنا کے تٹ پٹ نہین دیکھے کہت سبن سون
سُنوری۔چیر سب کون ہرو ری۔تب سب مل پٹ ڈھونڈھن لاگین کوئی
نہین درشٹ پڑوری۔تا مین ایک چُتر برج بنتا کہت قدم پر کوری۔چیر
سب جاے دھروری۔بولت کرشن مدھر رس بتیان تم سب لاج تجوری
لاج چھوڑ سنگھ جب ایو تب پٹ پہو گوری۔ٹیک تم جانت موری تب
سب مل کے منمان بچارین کرشن ٹیک نہین چھوڑی۔لاج چھوڑ سنگھ چلی
آئین نکھ سکھ دیکھ ہنسوری۔چیر دیو سب کوری۔سور داس سوامی تھرے

درشن کو یہ ہوری رنگ بوری۔ جھن مان پا کرت جو ساگر من انکو یا ہوری۔
چلو سر جھادن کوری۔

۲۰- اب تو ملب نہین دیت دکھائی۔ بار بار مورے گرہ آوین نگری کے لوگ
چوائی۔ گھر گھر میرو نام دھرت ہین سیّان سے لاگ لگائی۔ سو اکدن
پت موری جائی۔ پت تو موہن تمھرے ہاتھ ہی پت گئے پت نہین پائی۔
ایسے جتن سے پریت نباہو چرچین نہ لوگ لگائی۔ پریت ہم تم سون لگائی۔
بیاکل یان نش دوس رہین سب برہا بتھا سر سائی۔ تلپھ تلپھ دھرنی گرین
سکھیان تم بن کرشن کنھائی۔ تمھین دیا نہین آئی۔ پریت تمھاری عطر
سوگند ہی مل مل انگ لگائی۔ اُٹھت سو گندہ باس بھلی آوے آپے آپ
بسائی۔ پریت نہین چھپت چھپائی۔

۲۱- سانورے سنگ سکھی ہین جیہون۔ ہونی ہوئے ہوے سو اب ہین جس
اجس کا نہ ڈرے ہون۔ کہا رساے میرو کوؤ کر ہی برجے سے پران گنوہون
اب برج مین نہین رہ ہون۔ آخر سب مل نام دھروہی اور کہا کھوے ہون
مات پتا ہٹکی نہین من ہون جاسے کے کنٹھ لگے ہون۔ پران نہین کلپے ہون
تلپھ تلپھ جیرا ہین اُن بن کب لو یان ترسے ہون۔ جو چاہین سب نام دھرین
اب ہین نہین نیک ڈرے ہون۔ نکس کھون انتے رہیون۔ من مانی
سب لوگ کہت ہین سوکب لو کھوے ہون۔ تاسے تج برج کو اب تجنی
جاسے کھون انت بسے ہون۔ حافظ مرجاد نبچے ہون۔

۲۲- ہرسے جاسے یہ کوؤ کھوری۔ جادن تے برج راج تجو برج تادن تے
بسروری۔ بھوکھن بسن آسن سنگھاسن سوانس اوسانس رہوری۔ بتھا
اب کا سون کھوری۔ آئے بسنت کنت نہین آئے پنتھ دلوک رہون ری۔

کوئل کوک ہوک سم لاگے برہا ہر دے دہوری۔ چھپن تن دیت جھکو ری۔ تر بدھ سمیر تیر سم لاگت پیر نجات سہوری۔ پلو پنج گنج مدھ گردھن شمن ہاج دہوری۔ دھیر نہین جات دھروری۔ جان اناتھ ناتھ ہت کرسم انت کرن پروری۔ چھیم کرن ہر آون سن کے تاتے پران رہو ری۔ بتھا کچھو د؟ گنوری۔

۲۳۔ بنشی بٹ ہوی رین ہوری۔ نند لال برکھبھان لاڈلی سمت پرشم کردری مور مکٹ ملکرا کرت کنڈل داورن ری دت ایک ٹھوری۔ شرون جھک ین کھوری۔ بنشی تان گان کنکن دھن سن من دھیان ٹروری۔ کنکن جھنک گھنک گھنگھرن کی کھگ مرگ موہ لیوری۔ جھکرت بن دیو بھیوری۔ کیسر رنگ انگ تاک مارت آنن عبیر ملوری۔ شری برکھبھان سُتا سکھین سنگ شری پت بانہہ گھوری۔ چتے مکھ مور ہنسوری۔ تر بدھ سمیر تیر جمنا کے پا بدم بھاگ رچوری۔ چھیم کرن جن ہیت کر پاندھ برج ماپر گٹ بھیوری سکل دکھ دور کروری۔

۲۴۔ گوریا بھئی ہین جو بنوان کے باری۔ کھیلت تھی اپنی لڑکیان سب سکھین مانجھ اوگھاری۔ جب چھینین پر اُگے جو بنوان بانہہ پکر بٹھیاری۔ کھیلن مت جاؤ دلاری۔ بیاہ کے باجن باجن لاگے انگنا مین ہوت تیاری۔ آگے آگے مورے سنیان چلت ہین پاچھے سے ڈولیا ہماری۔ بھئی سسرے کی تیاری۔ سبھے سنگھار سجن پرسے ہم کا نئی رسوم سجاری۔ ہمرے سنگ کی سکھی سہیلی رچ رچ مانگ سنواری۔ بھئی گونے کی تیاری۔

۲۵۔ اودھو ہمری تم سدھ بسرائی۔ آپ تو جاسے دوار کا چھائے ہمین یہان بلمائی۔ کیل کرین گبجا سنگ اپنا ہم کا جوگ پٹھائی۔ نئی یہ چپال چلائی۔

کاسون کہون اودھو دُکھ اپنا نہین کوؤ ویت دیکھائی۔ ہیر ہیر ہاٹ نین تھکت بھئے آسے نہین کرشن کنھائی۔ دہون کونے بلمائی۔ جیسے دُکھت جل بین مچھریا کلپ کلپ رہ جائی۔ تلپھ تلپھ جیو جات ہمارو نہین کوؤ چلت اوپائی۔ ملین ہرکا جو دھائی۔ دین دیال کرپا اب کیجے دیجے درشن آئی۔ نئے جنم برہنی پاوین روگ بتھا سب جائی۔ حافظ رام دُہائی۔

۲۶۔ سنو سکھی آج بلم رہے کہون کا نہا۔ گوکل ڈھونڈھا برندا بن ڈھونڈھا۔ نندگانون برسانا۔ کھیلت ہوے ہین کہون برج کی سکھن سون آسے ہین توکرین بہانا۔ بتے ہین نہین ساف ٹھکانا۔ ہسے کہے چلو بیچ بنا دُمتھرا کہا ہم مانا۔ ہمسے چتر ناری کوؤ برج مان تا کو دیکھ لبھانا۔ ہین من بھایو ستانا۔

۲۷۔ شیام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ شیام سنگ کھیلین۔ اِت رادھا اُت سری نندنندن دوؤ مل رنگ رچوری۔ برھا دک بھئے مگن گگن پر شور مچھو چہون اوری شیام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ ایک ہاتھ پکرو چندراول دُوجو للتا گوری رادھے چھین لئی مدھر مُرلیا پیتمبر پٹ چھوری۔ شیام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ نتی کرت آدھین سانورو رادھا کرت ٹھٹھوری۔ فرحت دھن دھن نندنندن دھن برکھبھان کشوری۔ شیام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔

۲۸۔ ینہہ لگو میرو شیام سُندر سون۔ بھلا ینہہ لگو میرو شیام سُندر سون۔ آیو بسنت سبھے بن پھولے کھیتن پھولی ہے سرسون۔ مین بیری بھئی پیہ کے برہ سے نکست پران ادھر سون۔ کہو جاے بنشی دھر سون۔ بھلا ینہہ لگو۔ پھاگن مین سب ہولی کھیلت ہین اپنے برسون۔ پیا کے بروگ جوگن ہوے مین نکسی دُھور اُراوت کرسون۔ چلی متھرا کی ڈگر سون۔ بھلا ینہہ لگو میرو اودھو جاے دُوار کا مین کہیو اتنی عرض موری ہرسون۔ برہا بتھا سے جیرا

جرت ہی جب سے گئے تم گھر سون - درس دیکھن کو مین ترسون - بھلا نیہہ لگو میرو شیام سندر سون - سُور شیام موری اتنی عرض ہی کرپا سُندھ گردھر سون - گہری ندیا ناو پُرانی ابکی اُبارا و ساگر سون - عرض موری رادھا برسون - بھلا نیہہ لگو میرو شیام سُندر سون -

۲۹- کریے کون بہانا گون ہمرا نگچانا - بھلا کریے کون بہانا - سب سکھین مان چونر موری میلی دو جے پیا گھر جانا - تیجے ڈر موہن ساس نند کا چوتھے پیا دہین طعنا - گون ہمرا نگچانا - کریے کون بہانا - پیم نگر کی راہ کٹھن ہی وہان رنگریز سیانا - ایک بور دیدیو چونر مون تاسے پیا پہچانا - گون ہمرا نگچانا - بھلا کریے کون بہانا - راہ چلت ست گُر ملے وجہن اُن کاہی نام بکھانا جب کرپا اُنکی ہوے ہی موپر تب لگ جے ہی ٹھکانا - گون ہمرا نگچانا - بھلا کریے کون بہانا -

۳۰- نند کی نند دیکھو ہوری مچائی - مین جمنا جل بھرن جات تھی مارگ بیچ لکائی کھینچ لئی موری نازک بہیان ساری گگریا بہائی - دیت مین رام دُہائی - بھلا نند کے نند دیکھو - سب سکھیان مل پھاگ کھِلت ہین - اُن مین اچانک آئی - جات رہی موری ماتھے کی بندیا ڈھونڈھ پھری نہین پائی - ساس اور نند رسائی - بھلا نند کے نند دیکھو - کیس جھٹک مورا سیس نوایو ایسی کینھی رُکھائی - برجو رہی موری چھینی مُندریا نازک مُرکی کلائی - مشتری پیا کو لاج نہ آئی - بھلا نند کے نند دیکھو ہوری مچائی -

۳۱- ارے سانورے برج کھیلت ہوری - عبیر گلال دو دُکر لینے گھونگھٹ کھول ملوری - بھر پچکاری سنکھہ ماری چونر رنگ تے بوری - شیام سکھی ڈھیٹھ بھیوری - ارے سانورے برج کھیلت ہوری - ہانکے بہاری

داس چرن کو ٹھاڑھو رہو کر جوری - بیگ کرپا کیجے نند نندن شدھ نا بسار
موری - سرن اتنو مین گیوری - ارے سانورے برج کھیلت ہوری -

۳۲- اری سکھیو مانگ سنوارو ہماری پیا ملن کی ہوت تیاری - بالا پن سکھین
سنگ کھیلو چھوٹت دھا دکھ بھاری - کون جتن کر پیو سمجھون کیسے کرب
ربکاری - بری گت ہوی ہے ہماری - گونے کے باجن باجن لاگے ڈلیا
دروزوا پہ ٹھاری - لوگ کٹم کے روودت سارے پیٹت باپ مہتاری
وداع اب ہوت ہماری - نا موہن گن ڈھنگ بارے جو بنوان باری بجھ
ہماری - ہولی کھیلت ہم کیسے پیا سنگ ہم ہین نپٹ اناری - پیا مورے
چتر کھلاڑی - ناگن سیکھے ہم کو ڈنادر نرگن کھیرے بھاری - نا کوڈ اب
سدھ کو لیو یا آس بنی جی تمھاری - کرین آپ چھٹکاری -

ٹھمری

۱- موری بے دردی سون لاگی پریت - ہردے بست ہے انکی صورتیا
اب موہن بھلے میت - جیت مرت ہین نین بھرت ہین بھول گئین سب
رس کی بتیان - مظہر کینھی ان ریت -

۲- متوارے نینان تہارے پیارے - جھوم آئے جیسے بدرا کارے
لٹ چھٹکائے عبیر لگائے چند نکٹ جس چھٹکے تارے - چھپاے لیا
دکھلائے کے مکھڑا ہنک کر جوا یہ برچھی مارے - جاے آپ پردیسوا چھائے جاے
جیا مورا دکھ کے مارے - اے رے پھک توری بنیان پریت ہون مورے

پیا کی کھبر یا لارے - جائے کھو کوئی منظر پیا سے جیہ جات مورا تو رے
مارے متوارے نینان -

۳- بنسی کو بجا کے سُنا کے سکھی من ہر لینھو کرباوریارے - کُنج سمیپ جمنا
کے تٹ بسیا بجاوے ٹھاڑھو گردھریارے - چپل نین چتون چھل چیت
بھوں مٹکاوت بنوریارے - ہلن دھرن ادھرن مُرلی کی سُندر تاکو
ساگر یارے - للن پیا وا چھب کے واری جُگ جُگ جیو شا ملیارے -

۴- ٹنک بجائے جیو رسے بسیائے بجو یا - بہت دن پیچھے مورے گھر آئے ہو
دھن دھن بھاگ بل جیا - للن پیا پر کرو کر پا اب بگرے کے بنو یا ٹنک
بجائے جیو رسے -

۵- جھولا جھولن ہین نا جاؤن رے کا ہے کو کنھائی بہیان گہت جارے -
روپ کی نویلی ہون اکیلی نا سہیلی کوئی کرت ٹھٹھولی سُوے جیون جیون
ہٹکت تیون تیون مانت نارے - جانت کنھائی ہون ڈھٹھائی جبرائی
توری کرو لنگرائی تھوری تم ہی انوکھے للن پیا چھیلا رے -

۶- چھیل ہلیا چھیل چھل گیوری وہ توشیا ملی صورت وار و شیا ملیا - سُہاگن
سو پریا اپنی اٹریا آن سُنائی موہ باسُریا - بوس کیو مُوہ لیو - للن
پیا اُن بنسی والے بن ملیا -

۷- پران پت اب آسے پر بھات کر سوتن سے بات - تم بن بکل نہ کل موہ
بالم تڑپ گنوائی رات - جاؤ جی ہٹو چلو موری بہیان نہ گہو سیان جن
چھوؤ ہمارو گات واہی سوتن کے مندر ہدھارو جہان نشہ جاگن جات
موسے نہ بولو گھونگھٹ مت کھولو یہ ڈھنگ ہمین نہ سُہات - اب نا ہین
بو لونگی مین توسے بیدردی تمہری ڈھوائی کھات - للن پیا توہ کا یہ

چھل بل کون سکھائی گھات۔

۸۔ پری یہ کون تہاری بان جو چھیڑت ہونت پرت اہلان۔ کل کے کانھ بھئے اب رسیا مانگت جوبن دان۔ ہمری گوردکھلاسے لڑکا اب تم بھئے جوان۔ پتا تمھارے نند راسے ہین جسومت مات سُجان۔ بل داؤ بھرانا لگھ تمرے نام تمھارو کان۔ ہین واسی برج باسی ابلا ٹھری مات سمان۔ للن پیا ہین جانت تم کا چل ہٹ رار نہ ٹھان۔

۹۔ کدرکو میری گنیاں کیسے بھیجون پاتی۔ ایک تو سوئی سیج ناگن دوجے کاری رین پاپن۔ تیجے میرا بالا جیاڈ سوڈ سو جاتی۔ کدرکو میری گنیان۔ ایک تو آدھی رین اندھیری دوجے موسے برہا گھیری پیہا کی دھن سُن سُن نیند نہین آتی۔ کدرکو میری گنیان کیسے بھیجون پاتی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو مانو موری پیت نہ چھوڑو رے۔ ہیت لگاے موسے منہ نہ موڑو رے۔ دیکھو دیکھو پنیان پڑت بنتی کرت ہون سلطان پیا مورا جیا ست توڑو رے۔ دیکھو دیکھو

۱۱۔ کیونٹ در بھیش مُراری سُن جکرت بھئین برجبار ہی۔ مورمکٹ سر دھاری الکین سوہین گھنگھواری۔ کنڈل کی جھلک نیاری۔ نیمال انگ ہر کاری۔ دھر مُرلی ادھر سدھ ساری تب شور بھیو برج بھاری۔ سُن مدن سکھن تن جارہی سکھی اُٹھین برہ کی ماری۔ سب لاگی کرن تیاری۔ اُڑھے پیتمبر ساری۔ سکھی موتین مانگ سنواری نرکھین پڑھ کنک اٹاری۔ سر دار ہر دسے بچاری۔ تم آؤ نکٹ بہاری۔ سکھی یا نہہ میل اُڑداری تب مٹا ہر دل کی بیزاری کیونٹ در بھیش مُراری۔

۱۲۔ پیا بن کیسے سکھی دھرون دھیر۔ جب سے گئے میری سُدھ ہو نہ لینھی

ایسے نٹھر بے پیر - کہان پان بھوکھن ہم تیاگے تیاگے تن سے چیر - نِش دن رن دہت اَنگ آلی پاتے ناجیہ دھیر - کہین سردار لگاؤ موہ پار بکل سب سکھیان ملو جدوبیر - پیا بن کیسے سکھی دھرون دھیر -

۱۳- سکھی ری تلپھ تلپھ بھیو بھور - ناہر آئے نہ ہین بجائی نابن بولے مور - سگری رین مونہہ تلپھت بیتی برہا ہتھا تن جور - مگ ہیرت درگ میرے تھکت بھئے جیسے چندر چکور - کہین سردار نہ بھاوے کچھو کار ملو تم پیارے میرے چیت چور - سکھی ری تلپھ تلپھ بھیو بھور -

۱۴- مُکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا - سگری برج مون شور بھیو ہی بکل بھئین سکھیا - بھال و شال تلک کیسر کو نرکھ چکین انکھیا - ہفنسی آے کھگ بزند تھکت ہوے لاگی ہیہ گسیا - کہین سردار نند نندن سون ادرنہین رسیا - مُکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا -

۱۵- سکھی ری بن پیا کیسی کرون - پٹ اتاری میری سُرت بساری ماری برہ کے مرون - اب کوئی جاوے ہر مجھاوے اکیلی سیج ڈرون - ملو پیا میرے نہ بھاوے کچھو بن تیرے نہین بھوکھن بسن دھرون - کہین سردار لگاؤ مت باریں ہرسن ماچرن پرون - سکھی ری بن پیا کیسی کرون -

۱۶- سکھی ری مگ ہیرت درگ ہارے - رات دنا چھن چھن جیہ بیاکل گنت گگن کے تارے - یہ نینا درشن کے پیاسے نوسروج رتنارے کنج کھنج مرگ مین لجاوت ہین سب سے اُجیارے - کہین سردار ادھک جیہ لرجے آؤ پران پیارے - سکھی ری مگ ہیرت درگ ہارے -

۱۷- سکھی ری مین ترسون بن پیا - پران ناتھ پردیس سدھارے برہ

جلادت جیا - سُن سکھی کوئی سنگار نا بھاوت جون مندر بن دیا - سکل لوک بیوہار چھوڑ کے مالا مُدرا لیا - کہین سردار پیا کے کارن مین جوگن تن کیا - سکھی ری مین ترسون بن پیا -

۱ - سکھی ری بن پیا بکل پری - اپنا جاسے سوت رنگ راچے ہمری سُدھ بسری - ہم کا مدن ستاوے نش دن چھین چھین گھری گھری - جو مین جنتی ایسے نٹھر ہو ناحق پریت کری - ترس ترس مین رہت سیج پر روسے روسے نیر بھری - کہین سردار ہمین نا بھاوسے تیرسے بنا ہری - سکھی ری بن پیا بکل پری -

۱۹ - درس بن ترس ترس رہے نین - گھر گھر چھین پل موہ نہ بھاوسے پیرت نہین دل چین - ایک تو سکھی برہ کی ماری دوجے ستاوت ہین - جب سے گوکل تج گیو شیام روکھ نہ گیو کچھ بین - کہین سردار شیام بن دیکھے کٹت نہین دن رین - درس بن ترس ترس رہے نین -

۲۰ - ودیسیا ہمارو لبھانو کہین رے - مگ ہیرت جیہ میرا بکل ہی ترست ہون پیا آسے نہین رسے - نا جانون سکھی کون دیش ہی اُن بن مین تو بتھا سہی رسے - میری بتھا نہین جانی پیارسے - شیام رسے کو ایسی نا چہی رسے کہین سردار ملو تم پیارسے ناہین تا ہین چل آون وہین رسے - ودیسیا ہمارو لبھانو کہین رسے -

۲ - بہاری توری لبھیا بجی بنمان - شر دن سشمید سُنو میری آئی اُٹھی ہُوک تنمان - جاسے ملون گوپال لال کون یاہی ہوت منمان - شیام سجل تن کٹ پٹ سوہی جیون دامن گھن مان - کہین سردار جوگ کی مُرلی باج اُٹھت چھین مان - بہاری توری لبھیا بجی بنمان -

۲۲- بھینی بھینی رات کا نھا بسیا بجائی رے - ادھر مُدھر دھن جیہ مان سمائی رے - جب سے بھنک پڑی کانن تب سے شیام بسو نینن مین - رام پرتاب لکھوری ٹھکوری اچھا میری سجیا پہ نندیا نہ آئی رے -

۲۳- کاہے کر موری گہہ لینھی کلائی رے - اچھا موری نرم کلائی بل کھائی رے دوڑ جھپٹ مورے انگ سون لپٹ گیو کرپکرت چولیا مسکائی رے -

۲۴- موری چھین مٹکیا پٹکی - دیکھو دیکھو ری سکھی ایسو چیتر کانھ ددھ کھائی ناحق رے کر جھٹکی - مین جمنا جل بھرن جات تھی للتا شیام ہٹکی - بار بار موہ پکر کھوارت مانت نا ہٹکی - لپٹ جھپٹ موری چولی مسکائی نہین کہت بنت گت نٹ کھٹ کی -

۲۵- لال موری سُرکھ چونریا رے - بدن موہن پیا جھگروجن کروا پنو بیت بیت لے - تم ہو شیام سجان سشرومن اب مین کیا رے کرون رے - چیتر بھج پربھو گردھرن لال کو ات کے باڑھو سینہہ -

۲۶- ایسے نٹھر شیام کبری کے بھئے سوتن کے بول سہے - نندجی کے لال کر گئے جال برکھ بھان سُتا تن من بچا ل اب دین لکھ پاتی گوپال پیارے جہان چھارہے - کر پریت لگائے ریجھائے شیام دئی برہا اگن تن مین لگائے اب سوچ سمجھ جی مین سمائے تم بن کیسے پران رہے - کر کیل کنجن مین للک للک رس بتیان کر جی ہُولس ہُولس اب سوچ سمجھ جی مین سمائے نینن سے نیر بہے -

۲۷- سکھی رہی کہان گئے بنواری - شری نندلال درشن بن تمہرے تلپھت رادھا پیاری - بیگ آئے سُدھ لیجے شھوامی ہے نہین مار کٹاری - تلپھہ تلپھ بیاکل نشی واسر ڈھونڈھت پھرت بچاری - دیکھ پھرین متھرا

برندا بن ناہین ملے گردھاری - بیاکل جیون جل بین مچھریا موئی گت بھئی ہماری
حافظ پیا دیکھ موہ بیاکل لوگ بجاوت تاری -

۲۸- بہیان نا پکڑو موری مُرک کلائی رے - کر پکڑت موری چوڑی مُسکائی رے
عرض برج موری ایکو نہ مانی - حیدر پیا کی مین دیت دُہائی رے - بہیان
نا پکڑو موری مُرک کلائی رے -

۲۹- ڈگر چلت موسے کینھی رار دَدھی بین مین نا جاؤنگی - لپٹ جھپٹ مٹکی موری
پھوری سگری چونر بوری چھل بلیا سے - مین توگئی ہار - ددھی بین مین نا جاؤنگی
ڈگر چلت -

۳۰- سکھی ری اُن بن پڑت نہین چین - اُجھک اُجھک گذرت ساری رین
سُرون نت چاہت سنت میٹھے بین - درس بن ترس رہے مورے نین
بھولت نہین پیارے تہاری سین - برہ بیت مون کٹت دن رین
سکھی ری اُن بن -

۳۱- پیارے سنیان چھانڑو موری بہیان - بنتی کرت ہون پاؤن پڑت ہون
بار بار سمجھاؤن جھمک جھمک موری پائل باجے جاگے ساس جٹھنیان -
پیارے سنیان چھانڑو موری بہیان -

۳۲- پیا کیسی پریت لگائی - آپ تو جاے سوتن گھر چھائے ہم کا دین بھولائی
حافظ پیا سون جاسے کھوکو دُکا ہے کرت ٹھرائی - پیا کیسی پریت لگائی -

۳۳- ہون جسپہ فدا گلہاے چمن دیکھی شیام برن اک کا منیا - ہون جسپہ فدا
گلہاے چمن - عارض ہین فریب ماہ فلک لٹ جھوم رہی جیسے ناگنیا - وہ
ابر مسی دندان کی چمک گھن بیچ دمکے جیسے دامنیا - ہون جسپہ فدا گلہاے چمن
گیسو مین پھنسا لے طائر دل چنچل مرگ نینی بامنیا - فرحت وہ ادا ہی قہر و بلا

من موہ لیت سُکھ دھامینا۔ ہون جسپہ فدا۔

۳۴۔ پن گھٹ پر موری گاگریا۔ نردئی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری گاگریا۔ جب نیر بھرن گھر سے نکسی اک کاگ بول گیو ماگریا۔ دہنی دھجار بلار گیو بائین کگ چھینکت چھاگریا۔ نردئی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری گاگریا۔ مورے سنگ کی سکھی سب نکس گئین جو سب گُن پوری آگریا۔ موہ جان اکیلی چھنیک لیو سر باندھے ٹیڑھی پاگریا۔ نردئی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری گاگریا۔ موری ارج برج ایکو نہین مانت بست کون دھون ناگریا۔ من اُٹھت کرودھ تن تھرتھرات یک پڑت سُدھ نہین ڈاگریا۔ نردئی شیام نے توڑ دئی پنگھٹ پر موری گاگریا۔

۳۵۔ تہارے گھونگروالے بال۔ ات کھونرا سے کالے کالے لٹ ناگن سی چال تہارے گھونگروالے بال۔ **قدر** پیا پریم کی پھانسی من موہنا کا جال۔ تہارے گھونگروالے بال۔

۳۶۔ بان جوراجوری موری بہیان مروری رے۔ برجوری کر بکرت پیہ چھتیان چھوٹ جوراجوری۔ دیکھو دیکھو ساری موری چُریان کرک گئین انگیا مسک گئی ایسی کوئی کرت ٹھٹھوری۔ لاج مرون کچھ بن نہین آوے موراجیا ڈرپاوے **عالم** دنن کی مین تھوری۔

۳۷۔ موراچاترشیام سے من اٹکا۔ بتا دُگویان کوئی جادو لٹکا۔ موراچاتر شیام سے من اٹکا۔ سلطان پیا بن چین نہ آوے مورامن رہت ہی بھٹکا بھٹکا۔ موراچاترشیام سون۔

۳۸۔ آج سنولیا مُرلیا بجائی رے۔ سُن دُھن تان پران سُکھ پائی رے۔ آج سنولیا مُرلیا بجائی رے۔ دُرم دُرم درکٹ درکٹ گت باجے چھپ چھاجے

من بھاونی۔ چھمک چھمک پگ جھمک دھرے تاتھئی تاتھئی تھئی کرت کنھائی رے۔ سنولیا مرلیا بجائی رے۔ نین درس لین پر سپرہنس ہنس من بس کین رے۔ فرحت شیام موسے گھتیان کرے۔ چھتیان چھوت رس بتیان سنائی رے۔ سنولیا مرلیا بجائی رے۔

۳۹۔ سنولیا توری باری مین ناجیہون رے۔ سنولیا توری باری۔ اس باری مین کیا کیا بویا عشق محبت یاری رے۔ مین ناجیہون رے۔ سنولیا توری باری مین ناجیہون رے۔

۴۰۔ قدر پیا آئے نہ سجیا مور۔ رہے کون سوتن کی اور۔ سگری رین موہے تلپھت بیتی اتنے مین ہوسے گیو بھور۔ قدر پیا آئے نہ سجیا مور۔

۴۱۔ سنولیا دے گیو گاری رے گویان کونے ناتے۔ سنولیا دے گیو۔ ناہم کا ہوکے گانون بست ہین نا سر بیچ نا ساری رے۔ گویان کونے ناتے۔ سنولیا ساس موری رانی سسر ہوسے راجا ہین برہن دکھیاری رے۔ گویان کونے ناتے

۴۲۔ ترچھی چتون پتیم پیارے من لورانا مورا رے۔ ترچھی چتون۔ اپنے پیا پر تن من واروں جو داردن سو تھوڑا رے۔ جاہِ پیا چاہے وہی سہاگن کیا سا نور کیا گورا رے۔ ترچھی چتون پتیم پیارے۔

۴۳۔ شیام کا سندیسا اودھو پاتی نا پٹھائی رے۔ متھرا اُجار گئے گوکلا بسائی رے۔ شیام کا سندیسا۔ کبری سے پریت کینھی رادھا بسرائی رے۔ شیام پاتی تو انیگ آئین بانچی نہین جائی رے۔ گھونگھٹ کی اوٹ پاتی چھاتی سے لگائی رے۔ شیام کا سندیسا اودھو۔

۴۴۔ اے ری گویان کیسے بھیجون پاتی کدر کو مین۔ اے ری گویان کیسے بھیجون پاتی ایک تو سونی سیج ناگن دوجے کاری رین پاپن تیجے میرا بالاجیا ڈس ڈس جاتی۔

کدر رکو مین - اے ری گویان کیسے بھیجون پاتی - ایک تو آدھی رین اندھیری
دو جے موسے برہا نے گھیری تیجے پپیہا کی دھن سن نیند نہین آتی - کدر رکو
مین - اے ری گویان کیسے بھیجون پاتی -

۴۵ - اچھے سیان چھانڑو موری بہیان - اچھے سیان - بنتی کرت ہون پرت تمہارے پیان
باربار سمجھیان - اچھے سیان چھنک چھنک موری پایل باجے جاگین ساس جٹھنیان - اچھے سیان

۴۶ - چھانڑو چھانڑو رے شیام موری بہیان مین تو پرت تہاری پیان - چھانڑو
چھانڑو رے شیام موری بہیان - تم چنچل چپل گردھاری برج
رسیا چیتر کھلاری مین تو ابلا نیٹ اناری موری باری بیش لڑکیان -
چھانڑو چھانڑو رے شیام - موری چلیا مسک گئی ساری ساری ٹوک
ٹوک کر ڈاری کہان آن پھنسی دئی ماری یہی بار بار کچھپتیان - چھانڑو چھانڑو
رے شیام -

۴۷ - چلی جھمک جھمک برجناری - رہی جھوم جھوم متواری - چلی جھمک جھمک
نینون سے جادو ڈالا - سینون سے مار گئی بھالا - جیتون بوندی کی کٹاری
چلی جھمک جھمک - کہین نجم گرے سو ہے ہرو اسر گاگر گاگر پر کر داجل
بھرن چلی پنہاری - چلی جھمک جھمک -

۴۸ - نادان گاری دے گیو - نادان گاری دے گیو - نا مین دا سے بولی چالی
نا کیو رے گمان - سانورے سے پیت لگا کے بھئی بدنام - نادان گاری
دے گیو -

۴۹ - سنولیا کو کوئے بن ڈھونڈھن جاؤن - سنولیا کو - گوکل ڈھونڈھا بزندابن
ڈھونڈا ڈھونڈھ پھری نند گانون - سنولیا کو - ڈھونڈھ پھری
کوئی نا ہین بتاوت آن ملے وہی ٹھانون - سنولیا کو - سور شیام موہے

آن ملاوہ چرنن کے بل جاؤن - سنولیا کو کونے بن -

۵۰- مُرلی دُھن مُدھر کھون باجی رے - مُرلی دھن مُدھر کھون باجی رے -
مدھو بن کبجن مین دیکھو میری آلی نیند نہ آوے مین تو ساری رین جاگی رے -
مُرلی دُھن مدھر - سشبد سُرن بن موہ لیو ہی بیاکُل ہوئین دُھن سُنکے نار -
اک لاکھ جتن سون مُرلی بجے سندر پیا مین توسے راجی رے - مُرلی دھن
مدھر کھون باجی رے -

۵۱- بہت کٹھن ہی ڈگر پنگھٹ کی - جو کوئی جائے وہی جات ہی بھٹکی - بہت کٹھن
ہی ڈگر پنگھٹ کی - گھر سے جونکسی پنیا بھرن کو کیسے مدوا سے بھر لاؤن مٹکی
بہت کٹھن ہی - بیر بھئی پیا جانت ہوئی ہین جان پرت کو ؤ اور سے اٹکی - بہت
کٹھن ہی - **نظام الدین** اولیا مورے مان بست ہین لاج رکھو مورے
گھونگھٹ کی - بہت کٹھن ہی ڈگر پنگھٹ کی -

چوماسا

۱- اودھو برج چھوڑ مُراری گئے صورت بھول ہماری - ساون سُکھ سیج نہین
بھاتی - بھادون بھیاون راتی - کنوار سے کیا کرون بچاری نہین کنت بنا گردھاری
- کاتک چندر چھب تارے - اگھن اُمنگے متوارے - پُوس تن پیر ہماری - تج
دیٹھی کنبھاری - ماہ مدن سر سانی - پھاگن ہر فہم بھلانی - چیت چھون اور نہاری
مین پھرون برہ کی ماری - بیساکھ بجھا تن چھائی - جیٹھ جتن لوک سمائی - اساڑھ سگن
بچاری - سردار ملے پیا پیاری - اودھو برج چھور مُراری - گئے صورت بھول ہماری

۲- سکھی چوماس بیری آیا - پیا مورا جا دیش چھایا - مہینا اساڑھ کا لاگا

گوری نے سنگھار سب ساجا- پہن چونری سار گھنا- کھڑی باٹ دیکھتی انگنا-
نیند مین دے گیو سپنا- سجن سے کب ہووے گا ملنا- جوگی ہو کے رم رہے مارا
عشق کا بان- سیلی دھاگا ڈار گلے مین پیت بڑا خلجان- سجن میرا آجہون نا آیا-
گھٹا ساون کی گھر آئی- محل پر بادری چھائی- کہک کوئل نے مچائی پپیہا دت
ڈھوائی- رین میری ساری گنوائی- گیر وے کر کے کاپڑے لین
کنگیری ہاتھ- پی اپنے کو ڈھونڈھن نکسی سُندر آدھی رات- سجن
میرا اجہون نا آیا- شور دادُر نے ماچائی- میگھ دیکھن کو دُہائی- نہینا
بھادون کا بھاری- پیا بن تڑپت ہے ناری- کہ جیسے برہن دُکھیاری-
نین سے ہوا نیر جاری- اُڑ و نہ کاگا جاؤ دکھن کا اتنا تم کہہ آو- سانجھ
لکھ کے دون پروانا پیا پاس لیجاؤ- سجن میرا آجہون نا آیا- نہینا اسوج
من بھاوے- گوری کا ساجن گھر آوے- سیج پلنگون پر بٹھلاوے- سجن
میرے اُس بھر لاوے- بچھڑے ساجن جو ملین تجھے یہ تن کی آگ- سکھی ری
پتیم آملے پورن اپنے بھاگ-

۳- ہماری صورت بسرائی کبری سے پریت لگائی- کاتک چندر اُجیاری-
الکھن یہ عرض ہماری- پوسے مین ملین کنھائی تن کی بتھا سب جائی- ساہی
من کو سمجھاوین- پھاگن مدن ستاوین- چیتے پھولی پھلوائی- مدھ کر اُڑ
شور مچائی- بیساکھ سکھی برج سونو جیٹھ برہ دُکھ دُونو- اساڑھے آس
لگائی- کب مل ہین ہمین جدورائی- ساون سکھی سگن بچاری- بھادون مین
سیج سنواری- سردار کہین من لائی- کنوار ملین پر بھوائی-

۴- سکھی برکھا بہُر آئی- پیانے صورت بسرائی- اساڑھ مین گھیرین گھٹا کاری-
چھٹا جیون چکین تردواری- اندھیری رین ڈرواوے- پیا بن نیند نا آوے-

دوہا - جب سے پی بچھڑن بھیو کبھی نہ دیکھے نین - نس دن مین سوچت رہون ناہین دل کو چین - خبر ابتک نہین پائی - سکھی برکھا بُہر آئی - ماہ ساون نہین بھاوے - ابر چہون دش تے گھر آوسے - فلک پر گھیری گھٹا کاری - اندر سنے برکھا کی جاری - دوہا - گھن گرجت چمکت چپل برکھت میگھا جور - برہا بھسا تن مون اُٹھے سُن مورن کو شور - رار برہن سنے ماچائی - بھون بھادون پڑا سُونا - پیا بن مجھکو دُکھ دُونا - پپیہا پی کا نام لیتا رات دن سونے نا دیتا - دوہا - ارسے پپیہا باورسے مت لے پی کا نام - اُڑ جاتو اس دیش سے یہان ترا کیا کام - ہمین کاہے کو ترسائی - سکھی برکھا بُہر آئی کنوار ہین کرکے مہر پیارسے - درس دے برہن کے دُکھ ٹارسے - ملے پیتم ہوا دل شاد - مکان اُجڑا ہوا آباد - دوہا - پی بچھڑے جبا کے ملے پوری نا کی آس - جیون پیا ساجل پایکے سب بُجھ جات پیاس یہ نُصرت چوماسا گائی - سکھی برکھا بُہر آئی -

۵ - سگئے پیا برکھا مان مونہہ چھوڑ - آگ لاگی تن مین کُہک رہے مور - مہینا اساڑہ کا آیا - ہمین پیتم نے ترسایا - وہ دیشی آپ جا چھایا - کسی سوتن نے بلمایا - سکھی مین دیکھون کسکی اور - آگ لاگی تن مین کُہک رہے مور - مہینا ساون کا بھائی - ہوا چلے سَن سَن پُروائی - گھٹا چہو دش تے گھیر آئی - اندر نے جھار ماچائی - کیا جوبن نے اب ہی جُور - آگ لاگی تن مین کُہک رہے مور - مہینا بھادون کا بھاری - رین ہوتی ہی اندھیاری - ہجر کا لگا تیر کاری - جان اُس برہے نے ماری - کیا کوئل نے بن مین شور - آگ لاگی تن مین کُہک رہے مور - مہینا کنوار ہوتا گھام - کلیجہ لیون ہاتھ سے تھام - چُھڑا دنے اُس سے میرا رام - کرون مین تا کے سنگ بسرام -

مسکا گاتے جوڑ کا توڑ - آگ لگی تن مین کہک رہے مور -

۶ - سکھی آیو چوماس دبے نت چھاتی - گیو جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی - لاگے ماہ اساڑھ گھٹا گھن چھائی - بجلی چمکے چھون اور جیا ڈرپائی - سکھی ایسے نٹھر کو ذرا دردنا آئی - لو دل سے دیا اُتار صورت بسرائی - نش دن تاکون مین راہ رہونا جاتی - گیو جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی - ساون مین سکھی نہ سجن ہمارا آیا - ناجانون کس سوتن نے دہان بلایا - سر پر میرے تیوہار سنینون آیا - سکھی سب کے پیا گھر آئے بلم کہان چھپایا - سب سکھی خوشی اور عیش مون ساون گاتی - گیا جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی - بھادون مین برستا نیر پیر تن بھاری - بن پیا دُکھ ہوا دونا جاے سنبھاری - تکتے نرموہی راہ ہوا جی عاری - سُن سُن پپیہا کی بین نین جل جاری - جو ہوتا پیا معلوم با نہہ گہہ لاتی - گیو جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی - کنوار مین کنت آئے درشن مونہہ دیکھا - جو لگے ہجر مین تیر پیر ہر لیکھا - بھر کے موتیون کا تھار رچھا در کینھا - نرپت تن من دھن وار اسی پر دیکھا - مل پی کو کنٹھ لگاے بھئی من بھاتی - گیو جب سے پیا پردیس لکھی نا پاتی -

بارہ ماسا

دُھن ہولی

۱ - اودھوجی کب آے ہین مُراری - چیت ماس کیسے جیہ لاگے دمل چندر اُجیاری - ایک ایک چھن پل جُگ بیتے کا تقصیر ہماری - بیٹھ رہے صورت بساری -

اودھو جی کب آسے ہین مُراری - بیساکھ وپت سون وارن سکھی سب کہیو یہ سبنھاری - شیتل سند سوگندھ پون بھی پھول رہی پھلواری - کرے پپہا نت راری
اودھو جی کب آے ہین مُراری - جیٹھ جوگ بتاوت ہمکا بھوکھن بسن اُتاری - انگ بھبھوت گلے مرگ سیلی کانن کُنڈل ڈاری پتے بیچ اگن سواری - اودھو جی
اساڑھ میگھ چہون دش دھادین لے دامن تر داری - ایسے کٹھور دیا نہین لاوین ڈھوڑھین ہم اس ناری - اگن برہ تن جاری - اودھو جی کب آے ہین مُراری - ساون گھر گھر گرسے ہین ہنڈولہ بہرسے کُسم رنگ ساری - کرسُورہو سنگھار اُمگ سون جھولین سبے برج ناری - کیے اُور آنند بھاری - اودھو جی
بھادون رین بھیاون سکھی سرس بھئی اندھیاری - دادُر مور پپہا جو بولین کل نہ پڑت اٹاری - اُٹھین تن سے چنگاری - اودھو جی کب آے ہین مُراری
کنوار ماس کبجانے چندن جادو کراس ڈاری - روپ سروپ کہان لو برنون کو برکی بلہاری - تاہ لکھ موہے مُراری - اودھو جی - کاتک ماس جب لاگے سکھی ری دیپک برسے دواری - بھری دِواری لئی کو بری نے برج مون پڑی اندھیاری - موہے دہان کنج بہاری - اودھو جی - اگھن ماس سیام گھر ناہین جو ہم جنتی اگاری - کھونٹ پکر اُنکے سنگ جاتین اب پچھتات پچھاری - بھول گئین سبے ہوشیاری - اودھو جی - پوس ماس پڑی سیج پر لوٹون منو مین ادھ ماری ایک تو جاڑا جور لگت ہی دوجے برہ کی جاری تیجے ہر سُرت بساری - اودھو جی ماہ ماس اُمنگ اُٹھے انگ انگ چکت بھئین سب ناری - رُت بسنت کو اگم جنایو سونی سیج ہماری - لگی جیسے ناگن کاری - اودھو جی کب آسے ہین مُراری - پھاگن پھیکو پیا بن لاگے دیہہ بھئی سب کاری - دھن دھن سورج مُن تم کا پانون پڑون بلہاری - سرت جن چھانڑیو ہماری - اودھو جی کب آے ہین مُراری

۲ - اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری - ساون سہم رہے سب پنچھی جھر کل آن دھری - تیاگت ناہین نار آپنے تم کیسے سُدھ بسری اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری - بھادون تال ندی اُمڑانی بہہ بہہ پنتھ دھری - دادُر مور چکور پپیہا برہ سٹ بد سگری - اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری - کنوار اگست آوے جوگن مون پھولے کانس کھری - پردیشی سبکے گھر آئے ہمری نٹھور رہری - اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری - کاتک چندر پرکاس کیو ہی پریت چکور کری - چتوت رہت درشٹ واہی سن گردن گھوم پری - اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری - اگھن آس لگی انہین سون نینن نیر جھری - ہر کے ینہہ شوچ سگری ہین بُوڑ بوڑ اُجھری - اودھو نہ اُچت - پوس سس پرے بیوت چھون دش دیکھت سیج ڈری - رین بھئی سوہ کاری ناگن تلپھ تلپھ گذری - اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری ماہ بسنت بہار سکھی ری مالن گھر گھر پھری - پیرے پھول بیر دتن مورالائی سَوت ہمری - اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری - پھاگن لال پھہار پڑے ری ہیچ کئی تن چُنری - چڑھت نہ دوجو رنگ کرشن بن کٹھن رنگ سانوری - اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری - چیت ماس پھولے بن ٹیسو مدھب گنج من ری - ہر دسے بسی سانوری مورت چیت تے نا اُتری - اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری - بیساکھ آگ بت گگن مون سو سب دینھ جری - بلکھ کت برکھبھان نندنی مرے سوت کُبری - اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری - جیٹھ ماس رب تپت مین سی ساگر تیر پری - پادت نیر پیر سو ہرے ہی من رہو

دھیر دھری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری
اساڑھ اگم چڑھ چڑھ بنہہ دھادین ڈھونڈھت آڑ پھیری۔ اُنکی آس رہی
جیون کی آسے ہین پھیر ہری۔ اودھو نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے
جوگ کری۔

۳۔ اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری۔ اساڑھ میگھ بنہہ دھادین
مُرو اُکھک بھر اوین۔ جھینگر بولت جھنکارے برہا ادھک مونہہ جاری
اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری۔ ساون سکھی ری لاگین سُہاون
اجھون نہ آئے من بھاون۔ پہرے کُسم رنگ ساری تن ماموریے اُٹھت
دِواری۔ اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری۔ بھادون سکھی ری بھئی
بے حالا دھر جوگ لیو کر مالا۔ بیٹھی سمادھ سنواری نئین کے موند کواری
اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری۔ کنوار سکھی کرم کو لیکھو ہر کو کہان
اب دیکھون۔ برکھا بگت بھئی ساری اجھون نا آئے گردھاری۔ اودھو بتھا
یہ ہماری۔ کاتک سکھی ری منگل ساجے مردنگ جھانجھ ڈھپ باجے گٹھ
بندھن کر سب یاری منجن کرین نر ناری۔ اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو
کر جوری۔ اگھن سکھی ری آتر ہوسے کے کر کمل تیر کالیکے۔ بیورے سنے حال
لکھو ری۔ سری کرشن کو بر جوری۔ اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری
پوس پری جو بال بیا گل بنا نند لال۔ سُونی سیج لگے بھاری ڈسے جات
ناگن کاری۔ اودھو بتھا یہ ہماری ہر سون کہیو کر جوری۔ ناتمام

۴۔ گئے جب سے سکھی پر تیم خبر اُنکی نہ پائی ہے۔ دوہا۔ چیت چاترک رٹت
ہین سوانت بُوند کے ہیت۔ ایسے پیو پیو مین رٹون اور خبر نا لیت۔ لگے
چیت چھون دش مین گھٹا پھولون کی چھائی ہے۔ لیتے رس بھونر متوارے

بٹھ پھولون پر لبھائی ہی- **دوہا**- بیساکھ برہ باڑھو سکھی جوبن دھرت نہ دھیر
جو موہن ملتے سکھی کہتی تن کی پیر- لگے بیساکھ سکھی جب سے بھاتن کی نہ جائی ہی
مین ہیرون باٹ پیارے کی اٹھون چھن چھن کو آئی ہی- **دوہا**- جیٹھ ماس لاگے
سکھی کیجے کون اپاے- پیارے پی آئے نہین برکھا پہونچی آے- جیٹھ لاگے
سکھی جب سے کرون مین کیا اپائی ہی- تپے رب جور سے سر پر یہ انگ
میرو سکھائی ہی- **دوہا**- اساڑھ ماس لاگے سکھی آے نا برج راج-
موہ اکیلے چھوڑ گئے تنک نہ آئی لاج- لگے اساڑھ سن سجنی پر گٹ برکھا جنائی
ہی پپیہا مور بن بولین کو ہک ہمکو سنائی ہی- **دوہا**- ساون مین سکھی آس کر سج
ہنڈول بنائے- نوست ساج سنگار تیہ پیو مارگ درگ لائے- لگے ساون
سبے سکھیان ہاتھ مہندی رچائی ہی- کسم رنگ اوڑھ سر ساری ہنڈولا جھول
گائی ہی- **دوہا**- بھادون مین لکھ کے گھٹا چڑھین اٹا ہر کھاسے- ماگ ہیرت
درگ تھکت بھئے ما آے جدو راے- لگے بھادون ہین ندیان نہ نپتھی پار جائی
ہی- میرے پیارے کو بس کر کے سوت کبری بھلائی ہی- **دوہا**- کنوار کانس
پھولے سکھی برکھا گئی بڑھاے- پیارے پی آئے نہین کیجے کون اپاے-
کنوار لاگے سکھی جب سے سرد چھون اور چھائی ہی- اکیلی سیج پر ترسون جگر
میرے سمائی ہی- **دوہا**- کاتک شش پوجت بھئین کر اپنو سنگار- کنک تھار
کرمون لیو دھر پھولون کے ہار- لگے کاتک سبے سکھیان ساج دیا (چراغ ۱۲) جلائی ہی-
کرین پوجا گوردھن کی جاے جمنا نہائی ہی- **دوہا**- اگھن اودھو جی ملے پاتی
دینھی آے- جوگ لیجے سمجھ کے دینھو سکل بتاے- لگے اگھن ملے اودھو بتھا
سگری سنائی ہی- ملاؤ شیام پیارے کو کرو دل کی صفائی ہی- **دوہا**- پوس
پون ڈولت سکھی سسکت میر وانگ- ہر بن سونی سیج ہی نہین بھاوے کچھ رنگ

پوس پل پل برہ دونون مدن کی سین دھائی ہے۔ پیت رنگ دُھبا پھیراسے سرت کی ادائی ہے۔ دوہا۔ ماہ ماس پھولے لتا آیو پرگٹ بسنت۔ پنتھ نہارت ہین تھکی اجہون نہ آئے کنت۔ لگے ہین ماہ امب بورے پھر براُ ہو آئی ہے۔ مدن کے بان یون چھوٹے لگی چنگی اُڑائی ہے۔ دوہا۔ پھاگن مین سب نارنر کاوت بھرے اُمنگ۔ چوواچندن ارگجا چھڑکت کیسر رنگ لگے پھاگن کے پیارے بھتا سگری مٹائی ہے۔ کہین سر دارہت کر کے پربب اپنے شنالی ہے

۵ — پیا بن اُٹھے برہ کی پیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ لگا جب سے اساڑہ آئی گھٹا چھائی کالی کالی۔ پیا پردیس عمر بالی محل مین پڑی سیج خالی۔ دوہا۔ اُمڑ گھمڑ آون لگے گھن گھمنڈ چہون اور۔ دادر ہنس چکور کو کلا مور مچاوت شور۔ جھمک جھر لگا برسنے نیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ شروع جب سے سکھی ساون لگے پیا پردیسی آون۔ خفا ہم سے ہو من بھاون دست سے چھڑا گئے دامن۔ دوہا۔ گھر گھر مین جھولین سکھین کرین تیج تیوہار۔ دمک رہی دامن سی کامن کر سورہ سنگھار۔ بدن مین پہن کُستی چیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ سکھی بھادون مین چشم نم کی لگی ہر گھڑی جھڑی غم کی۔ کھلا کیا ہمنے ہمدم کی محبت جو ہم سے کم کی۔ دوہا۔ ترساوے آوے نہین کر سوتن سون پریت۔ رخصت بھادون ہوا پیا بن جرے یہان کی ریت۔ میرا غم بیا کلیجا چیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ بھئی اسوج بکل بھامن کر سے رنجش کمال کامن۔ گگن گرجے دمکے دامن کٹے کیسے غم کی جامن۔ دوہا۔ یاد کی مین پائی نہین پردیسی کی بات۔ من کی من مین رہی پلنگ پر نا سوئی برسات میرا اس غم سے دل دلگیر۔ رہی مین ترس نہ آئے تیر۔ رہے کاتک

ودیش پیا قفس مین ڈال گئے جیا - عمر بالی مین بیاہ کیا چھوڑ کیون بیقصور دیا -
دوہا - عجب غضب دل پر سکھی دیا صنم نے داغ گھر گھر مین ہو رہی دیواری
روشن ہوے چراغ - کری ہے ہمنے کیا تقصیر - رہی مین ترس نہ آئے تیر
لگا نگ سر مین نے جانا کرین پیا اپنا من مانا - ارے قاصد و دیش جانا -
میرے ہمدم کو سمجھانا - دوہا - لڑکائین بیاہی گئی رہی جوانی چھپاسے -
اُمگا جوبن جات پیارے بجر کا کر ہوآست - بدن پہ ہے جوبن کی بھیر - رہی
مین ترس نہ آئے تیر - لو سس پتیم کی یاد آتی پٹے ہر دم غم سے چھاتی -
نہ بھیجی لکھ ہمین پاتی مصیبت سہی نہین جاتی - دوہا - من ملین تن چھین ات
بپت سہی نا جائے - ہے کوئی ایسا چتر سکھی ری پیا ملا وے آے - دیکھاوے
ہمدم کی تصویر - رہی مین ترس نہ آئے تیر - ماگھ مین رت بسنت آوے پیا
بن ہمین نہین بھاوے - کوئی مالن کو سمجھاوے - نہ میرے گھر بسنت لاوے
دوہا - بنا کنت کا من کہے لکھ بھوکھن انگار - چلو سکھی جر مرین پیا بن چڑھ پلاس کی
ڈار - مدن تن تک تک مارین تیر - رہی مین ترس نہ آئے تیر - لگا پھاگن
آئی ہولی - اُڑے بھر بھر گلال جھولی - عطر چویا چندن رولی سجن کے بدن ملین
گولی - دوہا - باجت تال مردنگ ڈھپ دُھن ستار مُنھ چنگ - رتن جڑت
کنچن پچکاری بھر بھر مارت انگ - قمقمہ برست اُڑت عبیر - رہی مین ترس نہ
آئے تیر - چیت مین کر جوگن کا بھیش سکھی مین چلی پیا کے دیش - ہمین
کوئی بتلاوے سندیش - ڈگر مین ٹھاڑھی کھولے کیش - دوہا - راہ باٹ
جانے نہین چلت مسافر پاے - سب سے پوچھے خبر پیا کی کر مل مل پچتاے -
کرون مین سو دل مین تدبیر - رہی مین ترس نہ آئے تیر - غرض بیساکھ ماس
آیا سکھی نے پی اپنا پایا - پلنگ دوری سے کھنچوایا - فرش پھولون کا بچھوایا

دوہا- کرسنگھار سولہ سکھی کھڑی پیا کے ساتھ- کیا رنج رخصت ہمدم نے ڈار
گلے مین بانہہ- ہماری کھلی آج تقدیر- رہی مین ترس نہ آئے تیر- جیٹھ حاصل مراد
ایجاد خدا نے کیا پلنگ آباد- کر دن حق سے ہردم فریاد- سکھی وہ شہر فرخ آباد-
دوہا- کونچہ سال اک راہ ہے لیس ٹکونا پاس- لیکھ راج فرزند چھند سمہ پورن بارہ
ماس- کری بندش گنیش گمبھیر- رہی مین ترس نہ آئے تیر-

۶- شیام سندر برج راج نہ آئے برکھا رت بیت گئی- شیام سندر جیٹھ تپت
دن رین اساڑھ مین گرج گھومر برسین ساون گرجے ہندول کرشن کبری سنگ
جھول رہے- شیام سندر برج راج نہ آئے برکھا رت بیت گئی- بھادون
برست میگھ کنوار بن مورو اکوک رہے کاتک نرمل چندر گگن پر تارے چھٹک
رہے- شیام سندر برج راج نہ آئے برکھا رت بیت گئی- اگھن اگم اندیش پوس
ما برت رہون ہر کے ماگھے مکر نہائے کرشن کی پاتی نہین پائی- شیام سندر پھاگن اڑت
گلال چیت بن ٹیسو پھول رہے- سور شیام کرشن بسیا کے بیان آن گئی- شیام سندر

۷- ساون بنا گردھاری سونی ہے سیج اٹاری
ساون مین سب سانوری جھولت پیہ کے سنگ | ہم رو تو نند لال بن جر جات سب انگ
بھادون بھون نہ بھاوے نت رین برہا ستاوے
بھادون مین سوہن کنت بن گھر انگنا نہ سہات | جیسے ماچھی شہد کی کر مل مل پچھتات
کنوار کنول جل چھوئے- کیہہ دیش و دیشی بھولے
کنوار ماس ہون سب کنول رہت ہین جل بچ پھول | ہمرے تو نند لال بن اٹھی کر بجے شول
کاتک ادھک دکھ پائی- ان بن کچھو نہ سہائی
کاتک پیارے کرشن جی کیل کرین چہون اور | ہم رو تو بن شیام کے بھیو جات ہے بھور
اگھن برن لاگو سیتا- آجہون نا گھر آئے میتا

اگھن مون بن شیام کے رووُن رووُن بھرا ت — سُدھ آئے چھاتی پھٹے پاتی لکھی نہ جات

پوس پیا جو نہ آئے ہین - جیوت ہمین نہ پیہین

پوس دُکھ کا سون کھون موسون کھو نجاے — اُن بن کو وُا سے سکھی نا ہین دیت دیکھائے

ماہے جگ نچ جینا - ہمین تبھا دن رینا

ماہ ماس ہین اے سکھی مری جات بن پیو — جیسے کھال لوہار کی سانس لے بن جیو

پھاگن پھاگ سب کھیلین - عبر گلال رنگ میلین

پھاگن مون یہ سونچ ہی ہر ہین کیہہ کے سنگ — ہمرو تو یہ سونچ مین سوکھ گیو سب انگ

رُت چیت سکل بن پھولے - کیہہ دیش سجن مان بھولے

چیت ماس مون پھول سب دیکھی ری پھُول — ہمرو تو نند لال ہر رہو برج مون بھول

بیساکھ ساکھ کیا پیو کی - جانی نہ تبھا مورے جیو کی

بیساکھ ماس کی تھی خبر اجھون نہ آئے شیام — ساکھ گئی موہ شیام بن بناک نہین آرام

جیٹھ تپن تن جاری - کھن نیچے کھن جات اٹاری

جیٹھ تپن موری اے سکھی جارے دیت ہے دیھ — پیو سنگھ مین اور ہم جرین ایسو ہوت سینھ

ماہ اساڑھ جب لاگا - پردیسی دیش کو بھاگا

اساڑھ ماس مون اے سکھی پیو نہین آئے تیر — اُن بن دونون نین سے رکت بہنے جم نیر

لوند مون نصرت آئے - دُکھ سب بسرائے

لوند یانس مون آے کے کنت لیو لپٹاے — تن کے دُکھ سارے جرے دیکھو سکھ موہین آئے

راگ متفرق

ا ۔۔ پیا سے پیا پردیس سکھی اب جوبن جور ستاوت ہے - جب سے گئے موری سُدھ ہو

نہ لینہی برہا دُکھ آ پجاوت ہے۔ نردئی دئی اب کیسے کرون موہ نس دن کیون تلپھاوت ہے۔ پنکھ نہین اُڑ کیسے ملون ا ب دھیر نہین جیہ لاوت ہے۔ آؤ بلم لگ جاؤ گلے نہین برہن پران پٹھاوت ہے۔

۲۔ شیام تم کیسے پریت لگائی۔ آپ تو جائے سوتن گرہ چھائے سگری رین گنوائی۔ حافظ پیا سون جائے کہو تم ایسی کرت ٹھرائی۔ شیام تم کیسے پریت لگائی۔

۳۔ بتاؤ سکھی کون گلی گئے شیام۔ نس دن موہ کا تلپھت بیتے بسر گئے سب کام گوکل ڈھونڈھا برندابن ڈھونڈھا متھرا مین ہوگئی شام۔

۴۔ بابل مورا نیہر چھوٹا جائے۔ جب ڈولیا دروزوا پہ آئی اپنا بگانا چھوٹو جائے انگنا تو پربت بھیو دھری بھئی ودیش۔ رے بابل گھر آپنا جات پیا کے دیش۔ بابل مورا نیہر چھوٹا جائے۔

۵۔ سنولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤن۔ گوکل ڈھونڈھا برندابن ڈھونڈھا ڈھونڈھ پھری نندگانون۔ سنولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤن سیوز شیام موہ آن ملا وہ چرنن کے بل جاؤن۔ سنولیا کو کونے بن ڈھونڈھن جاؤن۔

۶۔ اُن بن پل چھن پرت نہین چین۔ مونہہ تلپھ تلپھ بیتی ساری رین نہین آئے شیام رہے کونے دھام کہہ کی سیج دھون کینھی سین۔ مورے تن کی بتھا سنے سیجی مگ ہیر ہیر تھک رہے نین۔ کچھو کہت بنت نہین موسون نظامی جو کچھو ہر کر گئے سین۔ اُن بن پل چھن پرت نہین چین۔

۷۔ بن آئے گوپی ناتھ بید بنواری۔ پر بھو گھر گھر دیکھت پھرت سکھن کی ناری جنگل کی بوٹی لیے پھرت جھوری مین۔ گنجن مین کرت پکار مدھر بولی مین۔

کوئی پیری ہوسے بیار اسی ٹولی مین - ہم بتھاکرین سب دور ایک گولی مین یہ
مُنکے آئین نکس برج کی ناری - مدھ بن مین گوالن بید بید کر ٹیری - کوئی پری
سکھی بیار بتھائے گھیری - ہر ساس نند گھر نہین دوا کر میری - بھیتر سے گئے
"ن گوپال پیری برجوری - جھوری سے گولی دی گئی بیاری - برندابن مین
برج بال وشیکھا آئی - للتا نے گھونگھٹ مار نبض دکھلائی - ہر روگ دوکھ
کچھو نہین دیو سمجھائی - سردی گرمی سے اُٹھو جی گھبرائی - موہن برج بال
گوپال موہنی ڈاری - بن آئے **گوپی ناتھ** بید نبواری -

۸ - برکھبھان نندنی بار بار دُکھ ڈھانپ رووت دھار دھار - برہا آگ لگی تن
جرت مور تلپھ تلپھ موہ ہوت بھور کیسے گئے سکھی نند کشور مین توڈھونڈھ پھری
اُنھین ہار ہار - **حافظ** ہائے پڑت نہین چین مگ ہیر ہیر تھک رہے
نین کھون اَور جاے - اُن کینھی سین کا سون کھون سو پکار پکار -

۹ - کسکت مسکت کیسی چات چال - توری سانوری صورت گھونگھروارے بال
کسکت مسکت کیسی چلت چال - بندی بھال نین بیچ کاجر کہت **گجراج**
گوری جوبن سنبھال - کسکت مسکت کیسی چات چال -

۱۰ - موراچا ترشیام سون من اٹکا - بتاؤ سکھی کو ؤ جادو ٹوٹکا - **سلطان**
پیا بن چین نہ آوے مورا من رہت ہر بھٹکا بھٹکا - موراچا ترشیام سے
من اٹکا -

۱۱ - پیا پیارے اتنی عرض موری مان - گرے لاگن کی بھئی ارمان - اورن سے
سیان ہنست بولت ہین ہمسے کرت گمان - پیا پیارے اتنی عرض موری
مان - دیاکرشن کر جورے کہت ہین مت کر مان گمان - پیا پیارے اتنی
عرض موری مان -

۱۲- جو بنوا بارے سے تج دین- بیاہ کیو گونا نہین لینھو کون خطا ہم کین- جو بنوا بارے سے تج دین- مات پتا سب ہی رل تیا گو سنگ نہ ایکو لین- جو بنوا بارے سے تج دین- **خلیل** پیا تم رووت ناحق ہوسے ہی جو بدھنا لکھ دین- جو بنوا بارے سے تج دین-

۱۳- مدھ ماتی کویلیا ڈار ڈار- مورے آنگن بولت بار بار- برہن کے بدن پر مدن جور تا پر دئی مارو کرت شور موہ بلکھہ بلکھہ کے ہوت بھور مورے درگن تے بہت جل دھار دھار- مدھ ماتی کویلیا بار بار- جو بدھنا موہ پنکھ دیت اُڑ جاے سانس پیا پاس لیت **شیو پرساد** ہیت مین اچیت مین توڑ ھونڈھ پھری سارا ہار ہار- مدھ ماتی کویلیا ڈار ڈار-

۱۴- کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ- بھر بھر پچکاری مارت رنگ- کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ- اِت سیس مُکٹ اُت تلک بھال- اِت کنڈل اُت موتن کی مال- اِت پیاری اُت متواری چال- اِت چیونر لال اُت پٹ سُرنگ- کھیلت بسنت- اک من موہن اک چت چور- دونون چیتوت اِک اِک کی اُور- پیاری چندر بدن پیا درگ چکور- پیاری مانو دیپک پیا پتنگ- کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ- چندراول بھر جھوری لیے گلال- روری للتا لیے لال لال- ابرک کو بسیکھا لیے ہی تھال- کیسر رنگ چھڑکت انگ انگ- کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ- کوئی گھونگھٹ مین مکھ لیو چھپاے- کوئی دوڑ جھپٹ پٹ گھت آے- کوئی مارت قمقمہ دھاے دھاے- **فرحت** پیا پیارے کو ہی اُمنگ- کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ-

۱۵- شنکر شیو بم بم بھولا- کیلاش پتی مہراج دھراج- شنکر شیو بم بم بھولا- اوڑھے سنگھ کھال گرے بیال مال لوچن وشال ہین لال لال چندر بھال

ات سوہت براج - شنکر شیو بم بم بھولا - ارد ھنگ روپ جیسے چھپا اٹھ
دھوپ نرکھت انوپ بھبے چپکرت بھوپ کر ڈمک ڈوپ گت ڈمرو باج شنکر
شیو بم بم بھولا - ریشس ترنگ چھب انگ انگ لیے گورسنگ سونہ شیش
گنگ پیے بھنگ ڈھنگ سون کرت کاج - شنکر شیو بم بم بھولا - کہے داس
نظامی کر جور جور دے بھگت دان رکھ مان مور گہہ چرن تور کرتن جاؤن آج
شنکر شیو بم بم بھولا -

۱۶ - دیکھو لی چھب لکھن للا کی - گور وگات تاک کیسر جبت گول کپولن الکھ جھلا کی -
ترچھی نلن ہنس مکھ مرکن چلت غور گیند کلا کی - شری رگھو راج نرکھ چھب
موہت ایسی مارکون متھلا کی - دیکھو لی چھب لکھن للا کی -

۱۷ - تعریف کرون اب کیا کیا مین اُس مرلی ادھر بجیا کی - نت سیوا کنج بسیرا یا کی -
اور بن بن گو و چریا کی - گوپال بہاری سری بنواری دکھ ہرتا بھے کریا کی
گردھاری سندر شیام برن اوبل دھرجی کے بسیا کی - یہ لیلا ہے اُس
نندنندن من موہن جسومت چھیا کی - دھر دھیان سنو ڈنڈوت کرو سبے بولو
کرشن کنھیا کی -

۱۸ - دھرپد - دیکھے دامن سمان کامن سی جمنا تٹ جھمک جھمک چلے سو مکھ چکلے
دمکے للار - دیکھے دامن سمان کامن سی جمنا تٹ جھمک جھمک چلے سو مکھ
چکلے دمکے للار - دھنش روپ بھو ہین بانا در درنگ بانن سون باندھے
رس ترکش مرگ نینی کھیلت شکار - دیکھے دامن سمان کامن سی -
چنچل نین مون ڈورا ات سوہین روپ تال ترنی نے ڈار وریشم کو جار -
دیکھے دامن سمان کامن سی جمنا تٹ جھمک جھمک چلے سو مکھ چکلے دمکے
للار -

۱۹- ساون - ساون گھن گرجے گھوم گھوم - برست شیتل جل جھوم جھوم - ساون گھن گرجے گھوم گھوم - کوئل کیر کو کلا بولین - ہنس چکور چہودش ڈولین - ناچت بن ات کرت کلولین - مور مورنی چوم چوم - ساون گھن گرجے گھوم گھوم گگن کھنبھ ہنڈولا جھلکے - چندن پٹ مڑھے مخمل کے - چن چن بچھے بچھونا ہلکے - کلی کنج دل توم توم - ساون گھن گرجے گھوم گھوم - ڈولے تر بدھ ہیون پروائی سرجو نکٹ نیٹ چھب چھائی - جھولین جنک ستا رگھرائی - بھوپال جھلاوین جھوم جھوم - ساون گھن گرجے گھوم گھوم - گاوین راگ راگنی بھاون - دمک رہی مانو چھب دامن - جھونکا دیت رپٹ گج بامن - پائل باجے چھوم چھوم - ساون گھن گرجے - جے جے کرت سمن جھبر برکھت - اندر نشان بجاوت ہرکھت - داس گنیش جگل چھب نرکھت - چھائے رہو سکھ رُدم رُوم - ساون گھن گرجے گھوم گھوم

۲۰- (ملار) رس کے دِنن کسکے کریجوا سکے ہر چلیا ہمار رسے - رس کے دنن رین اندھریا چھائی بدریا انگنا مین پڑت پھوہار رسے - شور چکور کرت چھون اور امور واکرت گہار رسے - رس کے دنن کسکے کریجوا سکے ہر چلیا ہمار رسے باڑھو پریم روپ رس ساگر سوجھت وار نہ پار رسے - بن پیا کو موہنہ یار لگاوے نیا پھنسی منجدھار رسے - رس کے دِنن کسکے کریجوا سکے ہر چلیا ہمار رسے - کہین سکھی کر منجن دے انجن بسین پھر بر جنا ر رسے - کالے کرون سکھی باڑہ ابھو گھن کا پر تولہ سنگار رسے - رس کے دنن کسکے کریجوا سکے ہر چلیا ہمار رسے - سب سکھیان ملین اپنے بلم سون گاوت مدھر ملار رسے پیا فرحت پر مین ڈھونی رما بون بیٹھی ہیون آسن مار رسے - رس کے دنن کسکے کریجوا سکے ہر چلیا ہمار رسے -

۲۱- آج لکھیو گھنشیام آتے مگ ٹھاڑھو بجاوت بانسریا - مین جمنا جل

آج بھرن گئی میرے ڈاری گرسے بچ بھالنسریا۔ تن من کی سُدھ نادہی میری کسکن لاگی پانسریا۔ گنگا بخش سنئے ہر ریجھے میرے پائین پڑت نینن ڈاگریا۔

۲۲۔ نند نند دین بندتنک تودیا کرو۔ بنشی کی دُھن مین سُنکے نکل گھرسے آئی ہون بیتاب دل ہر چین نہین سوکریا کرو۔ جیسے کہ تم سنے تال بجائی تھی بانسری۔ ویسی بجاو پھیر ہمارا کہا کرو۔ اچھلا کھ ایاب اور یہ دل مین ہی پیاری لال نتھر تی جمنا جی کے گھاٹ پہ نت ہی ملا کرو۔

۲۳۔ دلا ونی۔ مائی نش دن گھیرسے گیل چھیل مدھ بن مین۔ جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین۔ مین ددھ بیچن کے کاج آج بن بھٹکی۔ بنشی بٹ مدن گوپال پکرکر جھٹکی۔ مین ہٹاک ہٹک ٹھ گئی نہ مائی ہٹکی۔ ناگرتٹ جمنا نکٹ پٹک دی شکی۔ ہوگئی نئی تکرار بات باتن مین۔ جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین۔ جبٹ پٹ بھیان جھک جھوری کرسے ٹھا ٹھولی۔ جھن جھٹ مین جھٹکا جھپٹ ہارانمولی۔ میری پلٹ پلٹ مائی پٹ گھونگھٹ کی کھولی۔ کر جھٹک چونری چیک مسک دی چولی۔ ہی بے لحاظ نار ہی لاج نینن مین۔ جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین۔ گھر آسے گاسے چراسے نندسکے لالا جسودانے لیو ملاسے نکٹ گوپالا۔ کر پکر کہی للکار غضب کرڈالا۔ کرنے آئین فریاد برج کی بالا۔ کیا نفع تمھین ددھ لوٹ لوٹ چپ انمن مین جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین۔ جسودا کی ہا ہا کرت پرت ہر پیان۔ مائی مین بنشی بٹ گیا چراسے گیان۔ جُر جُر ساج مائی آج قدم کی چھیان۔ میری بنسی لئی چراسے سکھی بن سیان۔ یہ ہی چنچل چٹ پٹی چتر سکھین مین جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین۔ ہر کہین سنو مائی مین ناہین ددھ لوٹی

یہ کرنے کو طوفان حویلی چھوٹی - یہ ریٹ پڑی گر پڑی مٹکیا پھوٹی - اُلجھ جھرن مین ہار لڑی سب ٹوٹی - ہری ماے سمجھاے مدھر بتین مین - جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین - سُن سری کرشن کے بچن سکھی سکیائی - چھب نرکھ منوہر بدن پرم سُکھ پائی - ہی لیکھ راج سُت پر سہاے کانہائی - بندش گنیش پرساد راگنی گائی - ہی بسیکرن موہنی مدن موہن مین - جوبن کا مانگین دان کانھ کنجن مین -

۲۴ - (خیال) نرگسین چشم گلبدن عمر ہی بالی - گھونگھٹ کی اوٹ کر یوٹ موہنی ڈالی - البیلی بانکی ادا وار بھامن ہی - کر کے سولہ سنگھار کھڑی کامن ہی - دل ہی میرا اشتاق خدا ضامن ہی - کیا پھبن ہی غنچہ دہن پان کی لالی گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی - اسقدر ترے رخسارون پر جوبن ہی - جسقدر فلک مین جھلک ماہ روشن ہی - کیا مدن کی آمد بدن مین نازک پن ہی - مخملی ملائم شکم جسم کندن ہی - کیا ادا سے رُخ پر لٹ ناگن لٹ کالی - گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی - کانون مین تیرے کرن پھول بالا ہی - بیندی میسر نور تن گر سے مالا ہی - رُخ جھوم جھوم جھمکون نے چوم ڈالا ہی - افسر جہان جوبن کا آجیا لا ہی - چھب عجب ناز انداز چال متوالی - گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی - کیا پری پری سی تیری پیشانی ہی - وہ ادا تری کُل جہان سے کے من مانی ہی - حق تعالے کی اسقدر مہربانی ہی - بندش گنیش پرساد شعرخوانی ہی چھب دکھا کے طبیعت بشیار اُلجھانی ہی - گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی -

۲۵ - شیام بن گھٹا شیام نہین بھاوے - کھن گرجین لرجین ہیے کا من تا پر مدن ستاوے - بیرن کوئل نِش دن بولت چترک شبد سُناوے - جب دامن دمکے آے اودھو ناگن سی لہراوے - تھر تھر انگ کنپت بن پیو کے اُٹھ بھاگے

ڈر پاوے - اودھو کب آئے ہین موہن بنسی سُناوے - کب نہال کرہین وے ہمکا راج بہادر گاوے -

۲۶ - رہی ہر گھڑی صبح اور شام - تصور مین ترے گلفام - سجو بی عجب الٓہی نور - ادا افسر مثال حور - چشم دو تیری موتی چُور - نگہ مین ہو حبا دو جھر پور -

دوہا - گل تیرے رخسار کے گُل کرتے ہین دید - آفتاب سے صاف تمھارا چہرا ماہ عید - ادا ہمدم تری سرنام - تصور مین تیرے گلفام - دیکھ ناگن کالی کاکل - ہوا گل پریشان سُنبل - میرا دل ہو عاشق بالکل - مثال جیون گُل پر بُلبل -

دوہا - چشمون مین رہتی بسی صنم تری تصویر - مدن بھرا گلبدن تمھارا ہو جوبن گمبھیر کرین گلشن گل تجھے سلام - تصور مین تیرے گلفام - مہربان تیری پیشانی - نہ ہو گل گلشن مین ثانی - خدا نے کری مہربانی - خوشنما تمھین ہوتے جانی -

دوہا - اب دل تیرے عشق مین گرفتار ہو یار - قتل کرو یا کرو رہا ہو یہ تمکو اختیار پھنسے تیری الفت کے دام - تصور مین ترے گلفام - ہوے بیوفا خفا ہم سے - کرو ہر دفع جفا ہمسے - لڑے کیون کئی دفعہ ہمسے - حال یہ کہو صفا ہمسے -

دوہا - دل بسمل بیمار کی دوا تمھارے تیر - نگہ مہربانی ہمدم کی یہ ہمکو اکسیر - رہے ہر دم دل کو آرام - تصور مین تیرے گلفام - عجب ہمدم ترا دم ہو فدا تجھپر گُل عالم ہو - محبت کیون ہمسے کم ہو - الٓہی یہ ہم کو غم ہو -

دوہا - اپنے اپنے یار کو سب کرتے ہین پیار - پیار کیا دل دیا بھلا پھر کیون کرتے تکرار - بُرا کچھ کیا نہ ہمنے کام - تصور مین تیرے گلفام - ہوا دل تجھپر دیوانا - شمع پر جیسے پروا - مناسب ہو دلبر دانا - ذرا سینے سے لگ جانا -

دوہا - شہر گل گلزار ہو چمن فرخ آباد - لیکھ راج فرزند چھند بندش گنیش پرساد - مکان ہو کوچہ سالک رام - تصور مین تیرے گلفام -

۲۷- کنجن مین باج رہی مُرلیا مدن بھری- ادھر دھری گوپال لال کے سن موہن برج بال مدھر دُھن کان پری- اب کوئی جتن نبے نہین سجھی کھٹکت ہی دن رین چین نہین پرت گھڑی- بیرن بیر بڑی دئی ماری چنچل چلانک چُٹ پٹی چٹاک ہری- ہت ہرمنس گنیش موہنی بسی کرن سنسار- تنک بن کی لکڑی- کنجن مین باج رہی مُرلیا مدن بھری-

بھاگ راگ

۱- بلم تیرے جھگڑے مین رین گئی- کہان گئے چندا کہان گئی بدری کہان گئی پریت نئی- کھُل گئی بدری چھٹک رہے تارے سوئی گنت رہی- بلم تیرے جھگڑے مین رین گئی-

۲- رنگ جوئی لاگا سوئی لاگا- ہنسا کی گت ہنسا جانے مرم نجانے کاگا- کہت کبیر سنو بھائی سادھو سونے مین ملت سُہاگا- رنگ جوئی لاگا-

۳- شیام تیری عجب رنگیلی انکھیان- آپ رنگیلے سیج رنگیلی اور رنگیلی سکھیان شیام تیری عجب رنگیلی انکھیان-

۴- جوبن موہ دیکھے جات دگا- ان جُوبن پر مان نہ کیجے جیسے کُسم رنگا- جوبن موہ دیکھے جات دگا- شیام سلونے آؤ اب تم کون کو رنگ لگا- جوبن موہ دیکھے جات دگا-

۵- کرم تم کہان کہان لیجھو- کیہہ کی دہری کیہہ کے انگنان کیہہ کے بول سنیھو- ساس کے آنگن نندجی کی دھری سیّان کے بول سہیو- کرم تم کہان کہان-

۶- مورے لیکھے مُدھ بن لگت اُجار- ایک سمے موتن کے دھوکے ہنسا چُننت

جھنکار۔ مورے لیکھے مدھوبن لگت اُجار۔ بیاکل تلپھت بھوم پر لوٹت کوؤ نہ
سُنت گوہار۔ مورے لیکھے مدھوبن لگت اُجار۔ جاون تے سہر ہاسے سدھارے
تج دینو گھربار۔ مورے لیکھے مدھوبن لگت اُجار۔

۷۔ آج ہر بین اُنیدھے آئے۔ ادھرن انجن ماتھے نہاورسیندر کپول لگائے۔
آج لبرنین اُنیدھے آئے۔ سورداس موہ یاہی اچنبھو تین تلک کہاں
پائے۔ آج ہرنین انیدھے آئے۔

۸۔ شیام کہاں تے آوت جگے۔ لٹ پٹ پاگ اُنیدھے نینا پالون پرت دگ
گئے۔ کانھ تم کہاں تے آوت جگے۔ شیش نہاور ادھرن کجراپان کپول لگے۔
لال تم کہاں تے آوت جگے۔ کن سکھین رس لیو سانوردکن سوتن گھر جگے
کانھ تم کہاں تے آوت جگے۔ سورشیام جاؤ انہین کے دسے ہین
تمھارے سنگ۔ شیام تم کہاں تے آوت جگے۔

۹۔ پہونچاوے ہمکا کوئی اُن تک۔ سب نکس جات مورے جیہ کی کسک چھائین
کالی گھٹا چڑھ دیکھواٹا جیہ مون مورے ہوت ہے دھک دھک۔ پگ ڈگمگات
تن تھر تھرات بجلی رہجاوے چمک چمک۔ تیری کنور کنھائی چیتر الی نٹھرائی اب
جان پڑی سوہ تنک تنک۔ متھرا برندابن یاد آوے اِن کان سُنی بنسی
کی بھنک۔ ہم توگر جی ہین درس پرس کے ہم کو نہ پیارے اٹک بھٹک
تج لوک لاج مقصود پیا دوازے کھڑے اب کھول پھٹک۔ پہونچاوے
ہمکا کوئی اُن تک۔

۱۰۔ میرا جگاسے کے جوبن لوٹا رے۔ بارہ برس کی رادھا پیاری ہاتھ کنگن میرا
چھوٹا رے۔ کر پکری برجوری کرت ہین موتن ہار مورا لوٹا رے۔ میرا
جگاسے کے جوبن لوٹا رے۔

۱۱- سکھی بن بنسی بجاوت شیام - برین میں ڈھونڈھن کو نکسین پریم ہست برج بام سکھی بن بنسی بجاوت شیام - بانس بنسریا ہر سُکھ لاگی پڑیت سلے لے نام آس پاس جو تین ٹھرآئین جسین سکل بس کام - بانکے بنتی کرت ہے درشن دیو گھنشیام - سکھی بن بنسی بجاوت شیام -

بھیروین

۱- کیہہ دودھ ملچائین گردھاری - ابہی کو وُبتن بتا وری باری - گوکل ڈھونڈھا برندابن ڈھونڈھا ڈھونڈھی متھرا ساری - کیہہ دودھ ملچائین گردھاری -

۲- سیان کے آون کی بھنی ہیریان دروجوا پہ ٹھاڑھی رہون - کدر پیا سون جاسے ملاد ونکسو جات مورا جیا ہو - سیان دروجوا ٹھاڑھی رہون -

۳- گل لالون مین رادھا پیاری بسین جاہی جوہی مین کنھیا بسین - گل لالون مین رادھا پیاری بسین - بیلا مین البیلا بسے - بیلون مین نئی البیلی بسے - گل لالون مین رادھا پیاری بسین - پیا کی سدا پیا باسا مین باسا شیاما مین شیاما نویلی بسے - گل لالون مین رادھا پیاری بسین - چاندنی مین چندا دل فرحت لاسے مین للتا سہیلی بسے - گل لالون مین رادھا پیاری بسین -

۴- بنا پاک پروردگار کون کھبریالے موری - چھونچھی بھرسے بھری ڈھرکا وسے ہاموسے قدرت نوری - جو چاہے سو کرسے بدھاتا چلے نہ کیھو کی برجوری - بنا پاک پروردگار کون کھبریالے موری -

۵- سیان کروٹیان لینے دسے - جاگی ساری رات بلم کروٹیان لینے دسے - سندر گوری مدھ بھری انکھیان رس ٹپکے واکی چھتیان - سیان کروٹیان لینے دسے -

۶ — اچھا مورا بابل دینھ گونوان - چلین پیا تیرے دیش نگر - میرو بابل نے دینھ گونوان چار ماس جاڑے کے لاگے رسے تھر تھر ہوت جو بنوان - چار مہینہ گرم رت لاگی ٹپ ٹپ چھووت پسنوان - پھر چار مہینہ چوسوا کے لاگے بھیج گئے رسے جوبنوان - اچھا مورا بابل دینھ گونوان -

۷ — رات کے سپنوان نندی سون پے ستموان کے گئے رسے - سیّان رے آئے سرخ چونریا اور دیورا لائے ہاتھ کنگنوان - سیّان گئے مورسے پردیسوان دیورا گئے پٹنوان - موپے ستموان کے گئے رسے -

۸ — کیسے بھرون پنیان گیّان - پنگھٹوا روکے نان - اک ڈر ہے مجھے ساس نند کو دوجے بیرن سوتنیان - پنیان بھرت موری انکھیان لجانین دیکھ ہنسین سب کامنیان - گیّان پنگھٹوا روکے نان - بنسی کی دھن سن بیاکل بھئین نکسو جات جیا - گیّان پنگھٹوا روکے نان -

۹ — ارے ہو یہان نہ بجاو و شیام مرلیا رسے - مرلی کی دھن سن جیا بیاکل بھورے نکسے جات مورسے پران - ارے ہو یہان نہ بجاو و شیام مرلیا رسے -

۱۰ — مدھ بن مین ٹھگری اٹھلات - چندر بدن سندر مرگ نینی سوبھا برنی نہ جات دھرے سیس گورس کی مٹکی پتلی کمر بل کھات - گھونگھٹ اوٹ چوٹ نینن کی لوٹ پوٹ کرجات - مانگے دان کانھ کنجن مین دیت کہا شرمات - جوانی دیوانی چار دنا کی ناہین برابر جات - داس گنیش مدن موہن چھب نرکھ نرکھ مسکیات -

۱۱ — جاہی جوہی مین کنھیا بسے گل لالون مین رادھا پیاری بسے - جاہی جوہی مین - چمنیا مین چتر بجھ بیلا مین بہاری لال دونا مروا مین گرور دھاری بسے جاہی جوہی مین کنھیا بسے گل لالون مین رادھا پیاری بسے -

۱۲ — تلپھ تلپھ ساری رین گجاری کروٹیا لینے دسے - بلم کروٹیا لینے دسے - نازک گوری

نین رسیلے کر نہ دھرت داری چھتین پر کروٹیان لینے دے۔ تلپھ تلپھ ساری رین گجاری بلم کروٹیا لینے دے۔

دادرا

۱۔ گئی یاری چھوٹ دغا دے گئے بالم۔ ہم جانی پیا اور نبھیو سب بتیان توری جھوٹ۔ کرم ہمارے مون یہ ہی لکھی تھی سو آسا اب گئی ہی ٹوٹ۔ کہت **خادم** اپنے صفی سون توری ڈگریا گئی مین لوٹ۔

۲۔ من بھاوے ہمین کاشی کی گلی۔ پیگ پیگ پر شیو درشن ہین سدھ ہراجت تھلی تھلی۔ من بھاوے ہمین کاشی کی گلی۔ **بھیرون** کال کرے کتوالی پاپ تاپ ترے ڈالے ملی۔ من بھاوے ہمین۔ شری من واکن موہ رہی ہی اچل بھئی پھرنا ہ چلی۔ من بھاوے۔ کاشی پوری مکٹ کی داتا تلسی سیوہ چھانڑ چھلی۔ من بھاوے ہمین کاشی کی گلی۔

۳۔ ماٹی کے مول بکائے جیر اخریدار و صنم کیون لیتے نہین۔ ذرا نینن کی سین مول ہی ہم دام رو پیا لیتے نہین۔ **للن** پیا پر پرکھت سبکو بیوفا کو دل ہم دیتے نہین۔ ماٹی کے مول بکائے جیر اخریدار و صنم کیون لیتے نہین۔

۴ پنیان بھرن جن جیوا کیلی۔ ٹھاڑھو ڈگر بیچ نند للا ہی چلیا کے ٹوک کرے البیلی۔ **حافظ** پیا من کا ہر لینھو ایسی کری بتیان وہ رسیلی۔ پنیان بھرن جن جیوا کیلی۔

۵۔ لٹ کھولے اٹریا پہ ٹھاڑھی سنین پیا مار ڈلہین۔ ساس نند موری جنم کی بیرن سیان کی پیاری دلاری۔ سنین سیان مار ڈلہین۔ لٹ کھولے

اٹریا پہ - توری فکر مان مورے ننند لالا ٹھاڑھی محلیا پہ کپھیرون مین ساری
سُنین سیّان مار ڈلہین - لٹ کھولے - **حافظ** پیا سون موہ ملا وہ پریم کی
برچھی لگی اب کاری - سُنین پیا مار ڈلہین -

۶ - پیا پاپی نہ جاگے جگاسے ہاری - اِت بہے گنگا اُت بسے کاشی بولے چریا
برجباسی - پیا پاپی نہ جاگے جگاسے ہاری - اورن سنگ پیا بولت ہنست
ہین ہمسے نہ بولین بُلاسے ہاری - پیا پاپی نہ جاگے جگاسے ہاری -

۷ - ارسے سیّان ہمسے جن کرو پریت - نیارسے پھرت البیلے ستوارسے تم
کیسہ کے ہو میت - ارسے ہان رسے سیّان ہمسے جن کرو پریت - سوتن کے
گھر آوت جات ہو کون تمھاری ریت - ارسے سیّان -

۸ - ترچھی نجریا دیکھائے جاؤ جنیان - ان نینن کی ماری مرت ہون دلپہ کٹریا لگائے
جاؤ جنیان - ترچھی نجریا - تن من مون مورسے آگ لگی ہے - ایسی لگی کو بجھائے
جاؤ جنیان - ترچھی نجریا دیکھائے جاؤ جنیان -

۹ - جاسے بلیّا موری بھرنے کو پنیان - موہ کا جراوت دیکھو جھنیان - جاسے
بلیّا موری - مورا کہا پیا مانت ناہین - نھکا لچاوت جیسے کمنیان - جاسے بلیّا
موری بھرنے کو پنیان -

۱۰ - چلو ہٹو چھاڑو ستاؤ جن سیّان - دیکھو مُرک موری جاسے نہین بہیّان کھاسے
سوگند مُنغلیر کہت ہون نیسہ لگاوت تمسے ڈرت ہون - اوچھے کی پیت
مین تو ایسی سنت ہون - جیسے رہت ترور کی چھیّان - چلو ہٹو چھاڑو
ستاؤ جن سیّان -

۱۱ - ڈلاسے جاؤ بنیان ماری جیہو - بنیان ڈولاوت آوسے سکھ نند یا اس
کن ہو وسے نکس چلو جنیان - ماری جیہو - گورسے بدن پر چُھووسے پسینا

اس من ہوسے اُٹھاسے لیون کنیان - ماری جھونڈلاسے جاؤ بنیان -

۱۲- دیکھو چھیلا لگاسے لیے جاسے کدموا کی چھینیان چھینیان - نینن کجرا مسا لیے داس

ٹوپی کوئی زلفین بنائے چلا جاسے - کدموا کی چھینیان چھینیان ٹھاڑھو سوت

کانسی سناوسے مورا جیرا اچُرائے لیے جاسے - دیکھو چھیلا لگائے لیے جاسے

کدموا کی چھینیان چھینیان - ہین جنگل کی مورنی رسے کوئی کنیا لگائے چلا جاسے

کدموا کی چھینیان چھینیان -

۱۳- اُٹھو رسے سپھیا پیارسے لشکر تیرو کہے - تجھکو تو ندیا پیاری مجھے پیاری

تیری زبان - ایک تو ہین راجہ کی بیٹی دوجے بھی بدنام - اُٹھ رسے سپھیا

پیارسے -

۱۴- جل کیسے بھرون جمنا گہری - ٹھاڑھی بھرون نندلالہ تکت ہین نہورسے بھرون

بھیجے جینری - جل کیسے بھرون - لاج کی ماری ٹھاڑھی سکھین بیچ ہاتھ سون

پکڑسے گگری - جل کیسے بھرون جمنا گہری -

۱۵- توسے تو مورا من ہرلینہا ٹوپی والے سنولیا - ہاتھ مون برچھی چمکت آوسے

کمرسے باندھے کٹریا - رات کو بالم ہمسے روٹھے جاسے کے راکھی بٹریا -

توسے تو مورا من ہرلینہا - سیج کے اوپر جا دوڈر تیون ہن کے مرتیون کٹریا -

توسے تو مورا من ہرلینہا ٹوپی والے سنولیا -

۱۶- او برج لبسیا بارسے کے رسیا روکو نہ موری ڈگاریا - مائی باپ کی ٹبری دلاری

ہاتھے چھوئی نہ رساریا - جب سے پڑی مین مُرہا کے پالے دُوسے دُوسے

بھراوسے گگاریا - او برج لبسیا بارسے کے رسیا روکو نہ موری ڈگاریا -

تیلا لگائے پھلیلا لگائے تاپے مسالے کی ٹوپیا - کالی کالی جلپھن پہ جیا مورا

لرسجے تک تک مارسے نجریا - او برج لبسیا -

۱۷- کلین سنگ بھونرا اُبھاسے رہے - چار دن اور نہیوں کو کل شور مچائے رہے - بیا گُل چھانڑ ہین نند لالہ جانین کہان خود چھپاسے رہے - کلین سنگ بھونرا اُبھاسے رہے -

۱۸- لالن بچن سنبھار کے بولن - پانچ ٹکا کی نامراد ٹرے بات کہت ہین بڑے بڑے بولن - ٹھاڑھے قدم نرگاری دیت ہین مانو نندجی - لے لیو مولن - وادن مرد سرہ ہون موہن جا دِن ایو ہمارے ٹولن - مُور و ٹو ہار نہرارن کو بڑ توری سب گیین کو مولن - سُور شیام رس بس ہے نینا گدالن انگن ہیر کرت کلولن - لالن بچن سنبھار کے بولن -

۱۹- دہی چھون کھاسے لیو گاری نہ دیو - کوری ملیا مین دہیا ہما ڈسوداکو مول چکا لے مزے سے - برندابن کی کنج گلی مین بہیان پکر سمجھاسے لے مزے سے دہیا کی سوہ جادنہین ہو رادھا سکھی کو ملاسے دے مزے سے - واکے بنا موہ چین نہ آوے کوئی جتن کر لاسے دے مزے سے -

۲۰- سیّان کترنی لے دے کترن کا پان - دلّی کو جوتا سُہو سے کو پان - کلکتہ کی رنڈی بریلی کو جوان - سیان کترنی لے دے کترن کا پان -

۲۱- پیا کے کارن ہوئی ہون فقیرن - اپنے پیا کو بن بن ڈھونڈھون - جب ہی ملین تب ہوئی ہون سُہاگن - پیا کے کارن ہوئی ہون فقیرن - دوہا ندی کنارے دُھواں ہوت ہے مین جانی کچھ ہوے - جیہ کارن جوگن بھئی ہی نہ جلتا ہوے - ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن - پیا کے کارن ہوئی ہون فقیرن - دوہا - چھانڑ اکیلی پیو ہین گئے کون دھون دیش - نا جانون کب آسے ہین جٹا جوٹ بھئے کیش - ہوئی ہون فقیرن ہوئی ہون فقیرن - پیا کے کارن ہوئی ہون فقیرن - دوہا - جب سُدھ آوے پیو کی ٹپ ٹپ ٹپکت نین -

مور چھپت ہوے دھرنی گرون حافظ پڑے نہ چین۔ ہوے ہون فقیرن ہوے
ہون فقیرن۔ پیا کے کارن

۲۲۔ شیام رے موری بہیان گہونا۔ بہیان گہونا بہیان گہونا۔ شیام رے
موری بہیان گہونا۔ مین تونا رپائے گھرکی مورے بھروسے گوپال رہونا۔ ڈگر
چلت چھیرت ہمکا کاکوڈ اور تمھارو رہونا۔ شیام رے موری بہیان گہونا۔
جسومت پاس پکڑ لیچلہون تا سون چھیل سوانگ کرونا۔ شیام رے موری
بہیان گہونا۔

۲۳۔ گونا لگ بالم سنگ چلو۔ وے کونا پر چپرا لگت ہین ڈھال تلوریا باندھے چلو۔
ہم دھنا بھر لو گگری کھیلنا ٹھاڑے جوبن تم تا کا کرو۔ گونا لگ بالم سنگے چلو۔

۲۴۔ پھیری دے دے جاسے بھنوا۔ ہاتھ مین پوتھی کاندھے دھوتی جب دیکھو
تب ٹھاڑھو انگنوا۔ بھیکھ دیے سے لیتے ناہین بارہ برس کے مانگے جوبنوا۔
پھیری دے دے جاسے بھنوا۔

۲۵۔ دیکھو لیے جاے کرونداکی چھیان۔ لپٹ جھپٹ برجوری دیکھا وے
توڑے ڈار سنے موری کرہیان۔ کاہ کرون ہٹکو نہین مانے چھوڑت ہی موری
نہین بہنیان۔ دیکھو لیے جاسے کرونداکی چھتیان۔

۲۶۔ آلی سیا بر کیسا سلونا۔ کوٹ مدن مورت نیچھاور کوئی سکھی کردیوے نہ
ٹونا۔ جنک نگر مون شور مچو ہی چھوٹو پان کھان اور سونا۔ سانوری مورت
بھان بجھوبت لے لے سکھی بھر بھر دونا۔ شری رگھوراج مکٹ والے پر
آخر ہین فقیرن ہونا۔ آلی سیا بر کیسا سلونا۔

۲۷۔ جادو بھری شیام توری نجریا۔ جبت چتوت تب بس کر راکھت سندر شیام
رام دھن دھریا۔ زلفین جبت مکھ چندر پر کاشت ناسا کو لٹکن من ہریا۔

جنگل پر یا متھرا اپر باسی پھنسی جال بیچ منو مچھریا۔ جادو بھری شیام توری نجریا۔

۲۸۔ شیام توری صورت پر مین واری۔ جا مکھ کی مسکان مادھری بار بارتا پر بلہاری
بھوین تیری عجب رنگیلی قتل کرین جیسے تلواری۔ شیام توری صورت پر مین
واری۔ ڈگر چلت ہٹ کرت سانور ولپٹ جھپٹ چولیا موری پھاری۔ شیام
توری صورت پر مین واری۔

۲۹۔ بنتی بسٹ چلو رادھا پیاری۔ گوپی گا دین گوال بجا دین رس مچو اُت بھاری۔
تک تک تھئی تھئی کرشن جی ناچت سکھا بجاوت تاری۔ نیور بچھیا پاین باندھے
سر سے اوڑھے ساری۔ انکرت گنگرت گلکت گھونگھرو ناچت دے دے
تاری۔ گوپی گوال مگن سب ٹھاڑھے نرتت کرشن مراری۔ حافظ کہت
بنست کچھو ناہین لیلا اپرم پاری۔ بنتی بٹ چلو رادھا پیاری۔

۳۰۔ سکھی ری ناچت کرشن کنھیا۔ گوپی گوال سنگ سب نرتت تک تھئی تک
تھئی تک تھئی تھیا۔ جھانجھ مردنگ ڈمرو ڈھپ باجت اور بجت شہنیا۔ انکرت
گنگرت گلکت گھونگھرو تن ن ن بجت بدھیا۔ حافظ دیکھ مگن ات من ہون
نند ببا اُر جھومت میا۔ سکھی ری ناچت کرشن کنھیا۔

۳۱۔ مچھریا بندیا لیگئی مور۔ ٹھاڑھی مین جمنا ہلورون رے۔ مچھریا بندیا۔ جاے
کہو مورسے بارے بلم سون جمنا مین جال پھراوین۔ مچھریا بندیا۔ جاے کہو
کوڈ چھوٹے دوُر سے جمنا مین بنتی لگادین۔ مچھریا بندیا لیگئی مور۔

۳۲۔ رام کرے کہون نینا نہ ارجھین۔ ان نینن کی سین بری ہے ارجھے نینا
سُرجھائے نا سُرجھین۔ رام کرے کہون نینا نہ ارجھین۔

۳۳۔ ماری سرون مین تو یہ پُرنُپھریا۔ ساس بتاسے گئی پسنا کوٹنا سنئیان چلاے
گئے سیان اٹریا۔ بھارے مین جھوکون پسنا کوٹنا لاکھ روپیا کی چوٹ اٹریا۔

۳۴- نہ گئی توری بارے کی لڑکیان - جب دیکھو تب ٹھاڑے ہے کنوان پر- تاک تاک مارین گوٹیان -جب دیکھو تب ٹھاڑے ہے گیل مان اپنی پہ رائی تاکین لوگیان -جب دیکھو تب ٹھاڑے ہے جھروکھا تاک تاک مارین نجریان -جب دیکھو تب ٹھاڑے ہے سیج پر جھک جھک لیت بلیان-

۳۵- کیون کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا- دوہا- جیسے چکنا پیر تیوا تیسے چکنا گھی- تیسے چکنا گوری کا جوبن ترسے ہمارا جی- کیون کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا- دوہا- پیارے گلی سکوچ ہو نہین ملنے کو دادن- نینن ہی رس لیجیئے بیری سگرو گانون -کیون کھڑا موری جان اگیلا سے ہٹ جا-

۳۶- چلو باری دھنیان گنگا نہائے آوین کاشی مون پرت گمنوان -گنگا نہائے سورج پیان لاگون مانگون ایک مگنوان - گنگا مہرانی تمہری بیری چڑھے ہون سیان کو کے دیو ملنوان -چلو باری دھنیان-

۳۷- وہی سیان آوین ہمین لیجائین -پہلی پھونی ناؤ آؤ ناؤ کے سنگ موری جائے بلائے - دوسرے پھونی دیورا آؤ دیورا کے سنگ موری کمر پرائے -تیسری پھونی آپ ہی آئے ہنس اُٹھ چلین پیا سنگ دھائے- وہی سیان آوین ہمین لیجائین-

۳۸- سوامی موری بتیان بسرجن جیئو- تم تو بلم پردیسوا جیئو جھلک دار جھلنی لیتے آئیو- جور جور کر پاون پرت ہون جلدی لوٹ پیا گھر ائیو-سوامی موری بتیان بسرجن جیئو-

۳۹- سنو لیا یار مورے جیرا کی درد بتائے جیئو- کاشی بسائی کاشی کے راجا دیتا اندر جیت - نگرا جو دھیا سونو پڑو ہی بنا بکرما جیت -سنو لیا یار مورے-

۴۰- ساںچی کہدیو کہان رات جاگے - جھومت بھرت چھیل ستوارے لال لال گرے کہان لاگے - بھور ہوت اُٹھ آئے کہان تے باتین کرت پریم رس پاگے -

۴۱- گوری دھیرے چلو گگری چھلک نا جاے - سر پر گگری گگری پر کروا پتلی کمر موری لچک نا جاے - گوری دھیرے چلو گگری چھلک نا جاے -

۴۲- موری دہیان کپت گوری تھر تھر تھر موری چھتیان کرت دیکھو دھر دھر دھر - موری دہیان - نئی ریت کرت گردھاری بنواری پچکاری مارت ڈن بھر بھر بھر - گوکل سے آج سکھی بھاج بھاج سب چھپ رہین نار سُکھ گھر گھر - موری دہیان - موری بہیان اینچ لئی بیچ کھینچ تن چیر کھینچ لیو سر سر سر موری نرم کلائی مُرکائی کرکائی موری انگیا کی ڈوری توری تر تر تر موری دہیان کپت - برساوت کیسر رنگ کی بوند مانو میگھوا اگرت گوری جھر جھر جھر - پیا **فرحت** تن مورا تھرتھرات پگ ڈگمگات مُکھ ہر ہر ہر موری دہیان کپت -

۴۳- ترچھی نجریا دکھائے جاؤ جنیان - ترچھی نجریا - ان نینن کی مارتھی مرت ہون دل پر کٹریا لگائے جاؤ جنیان - ترچھی نجریا - تن من مون مورے آگ لگی ہے - ایسی لگی کو بجھائے جاؤ جنیان - ترچھی نجریا -

۴۴- بچائے رہیو مارت ہین نینان بان - پلکین تو موری تیر کی گانسی بھوین بنی ہین کمان - بچائے رہیو - گورے مُکھ کے ادھرن اوپر اُت چھپ دیت ہو پان - بچائے رہیو - سکو بس بچال کر لیجو جب ماری اک بان - بچائے رہیو مارت ہین نینان بان -

۴۵- مُرلیا کاہے گمان بھری - جڑ توری جانون پیڑ پہچانون منو بن کی لکڑی - کبھون مُرلیا پر بھو کر سوہے کبھون کے ادھر دھری - مُرلیا کاہے - مُرلی سُن نرتن سب موہے دیون دھیان دھری - **شور شیام** رس بس بھئین گوالن پر ہر دھیان دھری مُرلیا

دوہا

پیارے تمھری سُدھ مین چھن ہون بسرت ناہ
نگ چھوڑت نینا تھکے چھٹی ملن کی آس
پیارے تمھری برہ مین ندی بہئے بج نین
نِس دن من بیاکل رہے برہ دیو تن پھوک
حافظ پیارے لال بن پڑے نہین چھن چین
جو دیجے سو پایئے حافظ کہین یہ لوگ
حافظ تمھرے درس بن تلپھت ہون دن رین
تمھری سُدھ بسرے نہین چھن ہون پیارے لال
پیارے تیرے چرن کی کہون کہاں لو بھید
جمت کا رتو روپ کی موپر کہی نجاسے
نرمل مورت پیو کی یون گھٹ رہی سمائے
ای سپنے تو جل گئی چھن مون بار پچھاس
مُری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھو ناہ
پیارے تمھرے درس کو ادھر رہو جیو آئے
حافظ ات اکلات ہے تاکت تمھری آس
کمر کانپت پاتی لکھت جل بھر آوت نین
کاغذ بھیجت [illegible] جل کر کانپت [illegible] کہت
لکھن پڑھن کر [illegible] نہین کی [illegible] بات
[illegible]

درشن بن جیہ جات ہے حافظ کراہ کراہ
سو ر چھوٹ ہوے دھرنی گرون کو وُ آس نہ پاس
تن من کٹ کٹ یون گرت جیون کرار دن رین
تم بچھرن سُدھ جب کرون اُٹھے کرت جی ہوک
کھان پان بھاوے نہین تلپھت ہون دن رین
پران دان جب ہم دیو ملو برہ کو روگ
کب لون پیارے آیو گے نہارت نین
بیاکل جل بن مین جیون حافظ کا اب حال
چھن چھن بچھرت جا کے پرین چھاوان چھاتی چھید
حافظ درشن کرت ہی بھاگ سو یرے آئے
جیون منہدی کے پات مین لالی لکھی نجائے
سس کوس پیتم بین آن سلاوے پاس
تیرے درگ جیون جیون مُرین تیون تیون کاٹ کراہ
اب کیا اگیا ہوت ہے گھٹ مون رہے کہ جائے
بیگ آسے سُدھ لیو اب برہا کرت نراس
کورو کاغذ ہاتھ دے [illegible] کہیو ہین
پاپی برہا من بسے [illegible] نہین دیت
اسپنے جیو [illegible] مسن کی بات
تم پیارے [illegible]

پاتی واکو بھیجیے جو ہووے پردیس
جو نِس دن من ہی بسے تاکو کون سندیس

کاغذ تھوڑو بہت گھنو ہم پر لکھو نہ جاے
سُدھ مدھ جل بہت ہو گاگر کیسے سماے

پیارے پاتی نا لکھی گئے بہت دن بیت
اب دنیا کی ریت ہے مُکھ دیکھے کی پریت

پاتی آدھا ملن ہے جو پہونچے نج پاس
تن من کو ہرکھت کرے پرے ملن کی آس

ادکھد نینن سون لکھی برہ روگ نہین جاے
پاتی بھیجے کا بھیو جب لون ملو نہ آے

کر کملن پاتی لکھی پیارے چتر سجان
ایک ایک اچھرن پے واروں تن من پران

جب سُدھ آوے آپ کی برہ آگ سر ساے
حافظ بیاکل ہووے گر دن پاتی لکھی نہ جاے

بھوت لگے مدرا پیے سب کا ہوش رہ ہوے
پریم سُدھا رس جن پیو تن نہ رہے سُدھ کوے

پریت نہ ٹوٹے ان ملے اُتم من کی لاگ
سو جُگ پانی مون رہے مٹے نہ چقمق آگ

تلسی جگ مین ہین بہت بھانت بھانت کے لوگ
ہلیے ملیے پریم سون ندی ناؤ سنجوگ

پریم ڈور بے شِل ہووے جن توڑے چٹکاے
حافظ پھر وہ نا جُڑے بیچ گانٹھ پڑ جاے

چاترک چاہت سوانت جل چکئی چاہت بھور
ہم چاہین تو ملن کو جیسے چندر چکور

جیسے پھول گلاب کو سوکھے ادھک بساے
تیسے پریت اصیل کی دن پر دن ادھکاے

تم بچھڑت چھن مون مرون کہان جیون بن توہ
تو مورت من مون بسے وہی جیاوت موہ

اہ چھے کی حافظ بھلا ہی نہی کہون پریت
چار دوس مون گر پڑے جس بارو کی بھیت

ہم پکشی تم کنول دل سدا رہو بھرپور
ہم پر کرپا نچھوڑیو کیا نیرے کیا دور

نین ادٹ جب سے بھئین پڑے نہین چین
بیاکل جل بن مین جیون تلپھت ہون دن رین

حافظ جن مون شِل نہین سو نر بر کھب سمان
ناجانون کیہہ کارنا کیو منش بھگوان

من راکھون مون برج کے جی راکھون سمجھاے
نینا برجے نا رہین ملین اگاڑو جاے

جب برجے تب نا رہین گئے پریم رس لین
اپوس تے پروس بھئے یہ دسوا سی نین

پہیہ مورت چت لاسے کے اب رووت نین
بیری آگ لگاسے کے دوڑین پھر جل لین

اَن یارے تیکھے کُٹل انگش سے درگ بان ۔ لاگت سیدھے آ کے پاچھے کھینچت پران
لٹ پٹ پگ دھرتی دھرے اٹ پٹ بولت بین ۔ کھو پیو سون کھٹ پٹ بھئی سوٹپ ٹپ ٹپکت نین
جب تے موں اوپر پڑی سیام سلونی جوت ۔ لونی لاگی بھیت جیوں دیکھ ڈوبری ہوت
سبکو من ہر لیت ہیں حافظ میٹھے بول ۔ یہی منتر تم جانیو بسی کرن اَن مول
آج دو بیچ دو دیس پہ شمش نکسو یہ اور ۔ تم نینا اَرو پیو کے آئے بجھے اک ٹھور
موان من منسا یہ ہی جنم بچھاڑوں پائے ۔ بچھڑن انگ جو دہ لکھے تا سوں کہا بسائے
سکھ کر کیم پارس نینن جیہ موں ہی جبڑ کال ۔ پیہ بن تن تے تین رت کبھوں نہ ٹٹت جال
کھن بیٹھے کھن اُٹھ چلے کھن کھن ٹھاڑھی ہوے ۔ گھائل سی گھومت پھرے مرم نہ جانے کوے
تن دُکھ من دُکھ نین دُکھ یہ بھئی دُکھ کھان ۔ مانو کبھوں نا ہتی وا مکھ سوں پہچان
احمد مت اُتار کے گھٹ سبے سنسار ۔ بچھرے مانش پھر ملے یہی جان اُتار
تم بن اپنی کو کرے کر پا ہو ہر ناتھ ۔ سوہ اکیلو جان کے دُکھ کر دینہو ساتھ
میرن پیارے اس کہو سپنے دیکھو موہ ۔ تم بن نیند نہ آوہی کیسے دیکھوں توہ
پیارے میری نیند کی بات تمہارے ہاتھ ۔ اوت ہی تم ساتھ ہی گئی تمھارے ساتھ
لال پیا کے بچھڑتے بچھڑ گئی سب چین ۔ بھوکھ پیاس نیند و گئی اَرُدھ بانھ بجھے نین
من مالا تو نام کی جپت رہوں دن رین ۔ نین پیاسے درس کے نیک نہ پاوت چین
میرو من توپے رہو تیر ز من موہ ماہ ۔ دو دو بیاکل بن ملے چین شریر وناہ
رو مادل ہیرے سکھی وا کی ہو یہ ناہ ۔ شیام دھیان ہیرے بسے تاکی ہو پرچھاہ
آج سکھی ہم ام سُنی یہ پھاٹت پیہ گون ۔ یہ او ہیرے ہوڑھے پہلے پھاٹے کون
سونو بھون دو دیس پہ اوبھ سانس تیہ لیت ۔ مورت آوت دھیان موں اُٹھ اُٹھ آور دت
من بہلاوت دن گیو نہا کٹھن ہو رین ۔ کہا کروں کیسے بھروں بن دیکھے نین چین
تلپھون ات بیاکل پری برہ لیو تن لوٹ ۔ کا کر ہو پھر آئے تم جب تن جیہے چھوٹ

ہیرت مگ انکھیان تھکین بھیو حال بحال
پیارے تمھرے درش کو چلا کرے چت نت
پریت ریت تم آ کلی دئی سبئے بسرائے
پرت ون بان ادھکات ہی برہ بتھا کی تاپ
ایک لکھے سے بھے لگے ایکے من ہر لین
سکن گکی سکوچ ہی نہین ملنے کو داؤن
ستر ملن سم ہی نہین حافظ کو دکھ
حافظ پریم کے روگ کو اوکھد لاگت ناہ
حافظ جی کے درس بن چت دھرت نہین دھیر
پیارے تمھرے روپ کو ہی چہے مم چت
نکست ناہین جان ہی پیارے تمھری آس
جوبن امگے یان سکھی پیو چھائے پردیش
حافظ گرجن کی کہی نیک نہ بھائی چت
برچھی لاگی پریم کی اٹھے کریجے پیر
حافظ کچھو چینتا نہین پڑو رہے یہ گات
ہاڑ ماس کا نٹا بھئے برہ روگ تے ہائے
چھن دیکھے پیارے ترے من نہین نیک اگھات
پران لیے ٹھاڑھو ندر حافظ تمھرے ہیت
سمجھائے سمجھت نہین رووت ہین یہ نین
پیارے کیہہ کی پریت مین ہمین دیو بسرائے
کلپ کلپ جیا جات ہی کل نہ پڑے ہیہ ماںھ

حافظ جی کب آسے ہین یہان پیارے لال
جہم لوبھی من مون چہے سکھ سمپت ادوت
بیاکل نش دن چت رہے کل نہ پڑے اب ہائے
تن جر کے کوئلا بھیو جب سے بچھڑین آپ
چیتون نیتون ہانت ہی کا جر تو سب دین
نینن ہی رس لیجیے بیری سگرو گاؤن
پیا بچھرانسے تے ہوت ہی ادھک نہین کو دکھ
سب سکھ سکھ گر گر پڑے اٹھے کراہ کراہ
سو توچہے نہین بات ہُوا یس تمھرے پیر
دور بیٹھ دیکھا کرون حافظ جی اب نت
نین پیاسے درس کے رٹت پیاس پیاس
حافظ جی اب کا کرون کیسے بھیجون سندیش
پریو سو ہی پہچان اب برہ دہی تن نت
ٹپک ٹپک انسوا چوین چت دھرت نہین دھیر
پران این تو جائینگے گون سمے ان سات
رہے اکیلے پران ہین سو دیہون پٹھائے
آکھن آگے تم رہو سدا ہنے دن رات
ہی پیارے من موہنی سو کا ہی نہین لیت
بیاکل حافظ درس بن تلپھت ہین ان نین
کہا چوک حافظ پری سو دیجے بتلائے
برہ بس بیاکل رہون بھوجن بھاوت ناہ

لگن رہون تو پریم مون ہی پیارے دن رات
نس دن جیا بیاکل رہے برہ دیو تن پھوک
ہم بیاکل تلپھت یہان جیسے جل بن مین
رام کرے کہون کاہو سون یہ نینا اُرجھے نہ
حافظ ہم بیری بھئے میت بھئی اب غیر
حافظ اب اُنتے کہون رنجھے تمھرے نین
کیا اُرجھے کیہو اور سون نین تھارے جاکے
رام کرے کہون نالگین نر موہی سون نین
حافظ اب کہو اور سون لاگے انکے نین
پیارے درشن دیت تھے ہمین آئے تم نت
پکشی نینا یار کے کہون اُرجھے اب جاے
نئی بھئی کہون پریت ہے تم سون پیارے جاکے
جان پرت کہون اور اب لاگو تمرو چیت
پریم بنج کینھو ہتو یہ نفع جیہ جبان
حافظ گھائل پھرت ہون لو ہوٹیکت نین

تو مورت نینن بسی حافظ سو بسری نہ جات
تم بچھرن سُدھ جب کرد ان اُٹھے کریجے ہُوک
تم کہون آنتے جاسے کے حافظ جی رین
حافظ کوٹ اُپاے کیجر سُمر جھپائے سُمر جھے نہ
بھلی کری جو کچھ کری خیر پیارے خیر
پھر کا ہے ہمری گئی تہرت بسرے نادان رین
جو دیکھو تم چیت تے حافظ کو بسراے
پران جائین جہون تلپھ کے ان نینن کی سین
یا ہی سون کم پریت کر تمھین کیئو پچھین
اب کا سون نینا لگے پھیر لیو جو چیت
حافظ یہ ہی کارنا تمھین دیو بسراے
دھیر دھرے کم چیت اب کہا کرے کہان جاے
لگے گھٹا ون نینہ تم جو پیارے اب نت
اب او دھو اُلٹی بھئی پران پوجیت ہان
برچھی لاگی پریم کی کل نہ پڑے دن رین

سورٹھا

لگے کال کو تیر تلپھے تھوڑی دیر لو
پیارے درشن آس نکست ناہین پران ہین
پیارے تمھری پریت دن دن یہان ادھکات ہے
ادھک دُکھی ہین نین حافظ جی سب انگ سے
گئی بھوکھ او پیاس برہ لیو تن لوٹ اب

اُٹھ مانگے نہین نیر نین بان جاکے لگین
رٹت پیاس پیاس درشن سُدھا رس پیائیے
تم کینھی وہ پریت جان پڑی حافظ ہمین
بکل رہین دن رین چین نہین اک چھن پڑے
پران ہمارے پاس درشن آسا بیچ رہے

چھن ہون پیارے لال حافظ جی بسرین نہین — کے گیو حال بحال کاہ کرون کا سون کہون
پیارے تمھرے ہیت انکھیان تے ندیان بہین — تن بھیو بار وریت کٹ کٹ پرت کرار جیون
پریو برہ کو پھیر تم بن سب رت پھر گئین — دن بیتت اندھیر رات چین نہین لت چت
اُن سون کسو کاگ جب سے تم کنھو گون — دن سُر کت جم آگ رہنی جر کو یرا بھئی
پنکہ ہُو لاو ت نین اُڑ دیکھین تمھرو درس — پھر کت ہین دن رین پر بس پنچھی اُڑن کو
جیون بچھرے جل مین تم بچھرے گت یون بھئی — تلپھ تلپھ ہو جیئین روپ سر ودر درس بن
بیگ دیو کرتار ان نینن کو پنکھ بل — اُڑ دیکھین اکبار اپنے پیارے جائے کے
رہ رہ ہیو دھندھات بن کی ڈارھی ٹھوٹھ جیون — جن نے تیئین بجھات تے بدرا لاہی گئین
رہ چیون کی پھانس کرک کریجے کر گئی — گل گیو سگرو مانس کھر کت ہی نکست نہین
جنکو ہو برسات تنکو ہی برسات شبھ — جنکے نہین برسات تنکہ دکھ دونو بھیو

بارہ ماسا سورٹھا

اب ماس اساڑھ نہین آئے پریہ پران پت — بھئی برہ تن باڑھ ستئے نئے بادر نرکھ
ساون سہت سنیہ نہین جھولا دے کو سکھی — من بھاون تج گیہہ آون کی نہین سُدھ کرت
بھادون بھر بھر نیر ندی تال اُمڑن لگے — بڑھی برہ کی پیر دھیرج رکھیو شریر کو
کنوار کنور بن کام کل کرت او سکھ ہرت — پل چھن آٹھو جام کل نہ پرت لکھ سکل دکھ
کاتک بار مبارہل مل کھیلت سب سکھی — ہمین بھیو ہی بھار ہر بن تن من اور دھن
اگھن ات دکھ دان شیتل شیتل سیت کر — جیون گر یکھم کو بھان سب تن تائے دیت ہیں
پوس پرم ہت لائے پیو پیارے بن کو ہین — راکھے ہیے لگائے نش دن پریت بڑھائے کے
ماہ ماس بن کنت گنجن گنجن سگھن بن — تم بن شیام لبنت دیکھ دیکھ کلپے ہیو
پھاگن مین بن لال بیرا بیری نہ بھا دی — آنسوا رنگ گلال پچکاری انکھیان بھئین

چیت چلت جب بات پیو بچھرن کی ای سکھی
سکھی ماہ بیساکھ لاکھون بن پھولے سُمن
جیٹھ جراوت سانس شیتل درم کی چھاہ تر
لوند لگیو یہ دیش اب آؤ پردیش تج
بکل رہون دن رین پیارے تھمرے درشن
گاون دھرو سب نام پریت کری سی ناتھی
ہم حافظ اگیان بھول جائین تو سانچ ہی

تن ڈولت جم پات تھر نہ رہت تھر تھر کنپت
لاکھ لاکھ ابھلاکھ ہیہ اُپجے ہیہ للکھن کو
بیتے بارہ ماس تکت تکت پیہ پنتھ نت
اودھو ہی سندیش کہیو ہر سون جاے کے
لگ جووت ہین نین حافظ کب لو آے ہو
نکسو نا کچھ کام بدنامی سب سے پڑھی
تم ہو سے پرم سُجان تعجب جو ایسے کری

کبت

۱ - تار یو ہی نکھا دپر ہلاد کو اُبار یو شدہ سادرا ہلیاؑ کری پادرج لاسے کے
کے جگنا تھ ہاتھ دھر گر برج ناتھ پالیو برج پتھہ تین پُرندرے لجاے سے کے
بارن کری ہو نیک یارن کے تارن مین کارن کہا ہو جگ تارن کہاے کے
جُووت اسیتے ہو نہین سووت کتے ہو پربھو ایسے ہی تے ہو کہ چیتے ہو چیت للاے کے

۲ - ہاتھی کے داتن کے کھلونا نہین بھانت بھانت باگھن کی کھال پتی شیو من بھائی ہی۔ مرگن کی کھالن کو اوڑھت ہین جوگی جتی بھیری کی کھال ٹھورا ٹھور [illegible] بھرلائی ہی۔ سابر کی کھالن کو باندھت سپاہی لوگ۔ گینڈن [illegible] راجا راین سُہائی ہی۔ کہین کو دیا رام راج کیے بھجن [illegible] کچھو کام نہین آئی ہی۔

۳ - راج تو مگن راج کاج کے سماجن پہ رنگ تو مگن سنیہ جواتی کی الگن ہی۔
کامی تو مگن کام نو چپی کے نینن پہ دہتی تو مگن دھن دھرت اگن ہی۔
کور تو مگن کورتائی کے بکھانبے پہ شور تو مگن دن جھرت کھگن ہی۔

سنت تو مگن بھگونت کے بھجن کو ؤ کا ہو پے مگن ہی۔

۴۔ **دوہا**۔ کیجے چت سوئی تیرے بیہہ پت تن کے ساتھ۔ میرے گن اوگن سبے گنو نہ گوپی ناتھ۔ توسون ایک تو ہی اور دُوسرو نہ راجا رام تیرے ہی رچے ہین لوک سُر نر ناگ رے۔ سوئی بیت راگ جن کیجے تپ جپ جاپ سوئی بڑبھاگ جاکو توسون انو راگ رے۔ آپ تن دیکھیے نہ دیکھو کرتُوت میری ادھم اُدھارب کی تیرے سنہ پاگ رے موسے اپرادھی ہین نہ توسے ہین سہن ہار موسے نرگنی ہین نہ توسے گُن آگرے۔

۵۔ جب سے تے ہمارے پران پیارے ہین پدھارے اُت دھیر نہین دھارے جات پیر ہیہ مین جگین۔ سیتل سمیر بھیو تیر کالندی کے تیر بیر بل بیر و بن نیر درگ سے تے ڈگین۔ کیسری سمان جب برہ پڑے ہی بھان جوگ گیان اسے مئینذ جُوتھ تب ہی بھگین۔ بولی کو کلان کی کرے ہین سُول ہُول ہین ادھو یہ کدمب کے پھُول گولی سے لگین۔

۶۔ پیاری پیاری مُورت تہاری نش دوس پیاری ہر دے بست مورے بسرے نہ پل ہی۔ درس پرس بن ترس ترس رہین نین کر آپنے سونا ہین ہیہ کل ہی سُدھ آئے چھاتی پھاٹے۔ **حافظ** جی ساری باتین نینن سے سُوچ بس بھئے ات جل ہی۔ جر کے پتنگ مرے دیپک نہ جانے کچھو تیسی یہ کینھی پیارے تمنے مثل ہی۔

۷۔ گئے کہ آون نہ آے یہ ساون مین او دھومن بھاون بھلائے رہے ہین تھین ہوے رہین بھال بال برج کے گوپال بنا رین دن نین تین اپار دھار ہوے بھین۔ بیٹھ جن پُونج ٹھام جمنا نکنج دھام چھانڑ سنیام پا ہین وہان

سو بات نہین ہی کہین - گرجے ہین گھن گھور لرجے ہین بن مور نند کے کشور کن عرضین آج نہین -

۸ - کارے کارے بادر ڈراونی لگت اب دادر کی دھن سن بھولی و شاتن کی بوند کی جھکور جھک جھور پور بائی کرے ہرے من مور شور چھون اور بن کی ہری ہری لتکا کراوین گھری گھری یاد اندر گوپ لکھ لال گنج مال گن کی نند کے کمار بن لاگین اور آر او دھو پپیہا پکار جھنکار جھینگرن کی -

۹ - ساون کے ماس من بھاون کے سنگ پیاری اٹا پر ٹھاڑھی بھئی گھٹا اندھیاری ہین - دامنی کے دھوکھے چک چوندھے درگ کب ناتھ چھینین سون سُر درسے پیہ انک داری ہین - کوٹ رت داروں ایسے رادھا جو کے روپ پر رسیھار نک گھا شنک شچی کے نہاری ہین - پاگ رہی رس جاگ رہی جوت لاجن مین یہ بھیجو سویت ساری ہین -

۱۰ - بھور ہی کہ سانجھ اور بن ہی کہ گھر بانجھ سال ہی کہ ماس یہ جام ہی کہ چھن ہی - ہم ہی کہ گریکھم بسنت ہی کہ پاوس اُرو بھوم ہی کہ گگن سمبر ہی کہ تن ہی - آگ ہی کہ پانی یہ نند ہی کہ دیورانی جل ہی کہ تھل بد جگ ہی کہ کہن ہی - آند کو کند نند نند کو دلوک مکھ آند امنگ بھولو رات ہی کہ دن ہی -

۱۱ - جور جور جور درگ مور مور مور مکھ چور چور چور چت چکھن چتے گئی - جھک جھک جھانکن جھرو کھا جھانک جھانک جات تاک تاک تیکھن سے تیر تن دے گئی سومت پر بین مکھ چندر سون او دوت ہوت مرد مسکیان مین چکور چت کے گئی - لک لک لوچن سکوچن سون ہیر ہیر لاگی سی لگائے کے لپیٹ من لیگئی -

۱۲ - ڈارے کہون منھنی بسارے رے کہون گھی کو بھانڑا بل بگارے کہون ماکھن مٹھا مہی - بھرم بھرم آوت چھون گھاتی تو یاہی مگ پریم پائے پور کے پر باہن منو بھئی

جھر س گئی دھون کہون کا ہو کو ویوگ جھار بار بار بکل بسورت جہی تہی - اسے ہو
برج راج ایک گوالنی کہون کی آج بھورہی تے دُوار پے پکارت دہی دہی -

۱۳- دوہا - توہی نر موہی لگیو موہی یہی سُبھاؤ - ان آئے آوے نہین آئے
آوت آؤ - ینہہ بھرے نینن کے جب سے نظر ملی تب مین سے جیت کو تو
لگیو آت چادہی - ملت ملت من ہل ہل ایک بھیو پر یو پریم پھند کو اُنوکھو
اُرجھا وہی - کیسے نہ سکت تیرو ہیو نر موہی اُت میرو ہیو گیو کچھ ایسوئی سُبھاؤ
ہی - تیری آن آئے آن آوے ہوے رہت موہی تیرے آئے آئے
جات پیارے تن آؤ ہی -

۱۴- باجی اُٹھ دھائین باجی دیکھبے کو دوڑی آئین باجی مُرجھائین سُن تان گردھر کی
باجی نہ دھرت دھیر باجی نہ سنبھارین چیر باجن کے بر ہا انل اُت بھر کی - باجی
ہنس بولین باجی کرت کلولین باجی سنگ لاگی ڈولین سُدھ رہی ناہین گھر
کی - باجی کہین کہان باجی باجی کہین کہون باجی باجی برج بانسری تو سانورے
سُگھر کی -

۱۵- جل کے نہ گھٹ بھرین مگ کی نہ پگ دھرین گھر کی نکچھو کرین بیٹھی بھر ین
سانس ری - ایکے سُن لوٹ گئین ایکے لوٹ پوٹ بھئین ایکن کے درگ
تے نکس آئے آنسوری - کہین رسنا ایک سو برج نبتن بدھ بدھک کہائے
ہاسے ہوئی کل بانسری - کرہی اُپاے بانس ڈارے کٹاسے ناہ اُپجے گو بانس
نہین باجے پھیر بانسری -

۱۶- اُت تے کنہائی لڑکائین کے سکھان لینھے کر چیترائی کیل ہوری کی مچائی ہی -
اِت بر کھبھان کی کُماری سُکماری پیاری آلی گن آلی مین رسالی سے سُہائی ہی
لالن گلالن کی لالن پے ڈارین مُوٹھ چلین پچکاری سُکھ کاری دُہون گھائی ہی -

کیسر کو سانے سُرنگ ینہہ سر سانے ڈارین مانو برسانے برسانے جھر لائی ہے۔

۱۷۔ ہوری ہوری کرت عبیر بھر جھوری لینھے کھوری کھوری پھرین گوال بال سدائی ہے۔ تامین نندلال لال چیر ازری دار دھرے گرے بھاوت بشال بنمال کی سُہائی ہے۔ کیرت کشوری سنگ گوری جوتھ جوتھ مل بھری انوراگ پھاگ شیام سون مچائی ہے۔ کیسر کو سانی سُرنگ ینہہ سر سانے ڈارین مانو برسانے برسانے جھر لائی ہے۔

۱۸۔ سِدہ شری سکل گُن گن کے ندھان شُبھ گیان گھن بدھ مان ظاہر جہان ہین۔ وِدیا کے اُپار جگ پاوت نہ پار کوئی سرتا سموہ سُبھ سِندھ کے سمان ، ہین شیل وان دھرم وان اَت کریم دان جگ مت اسلام صاحب سُجان ہین بنا پُور شالا کر پاٹھک سُور گھوناتھ نام شری محمد حفیظ اللہ خان ہین۔

۱۹۔ بھاکھت جشو دا پاؤن پڑون مین تمھارے ادھو کہیو یہ جُھاے میری بنتی کنھیا سون جاؤن پدھارے پگ گوکُلاتے پران پیارے گوکل بچارے بھو نکھے پھرین تا سمیا سون۔ پاوین وِپل پیر جھیر ادین گیہہ دھاوین ہوادھیر ینہہ لادین نہین گیا سون سُوکھ رہے کُنج پنج گنجت نہ بھونر بھیرائے ہوبل بیر کیسے رہو جاے میا سون۔

۲۰۔ پران کے ادھارے میرے بارے کو بھورائے لادین کہیو یہ جُھاے ادھو پیارے بل بھیا سون۔ وادن کی بات تمھین بھول گئی میرے تات کھات نہین دہی بھات اُرجھے جنھیا سون۔ کھیلت اُمنگ بھرے سنگ سکھا بالن کے لالن کیون رُوس رہو برج کے بسیا سون۔ بوڑت منجھار دھار ہزادھار گوپی گوال کیجے ایک بار پار کرپا ئی نیا سون۔

۲۱- آج آلی ماتھے تے سو بندی گرے بار بار مُکھ پر موتن کی لڑی لرکت ہو دھرت ہی پگ کیل چوڑری کی نکس جات جب تب گانٹھ جُوری ہو کی سرکت ہی- جان نا پرت پر ہلاد پردیش پیوشنش آسے جن سون آنگی درکت ہی- تنی تن ترکت کر چوری چپہ رکت انگ ساری سرکت آنکھ باین بھر کت ہی-

۲۲- سو حبت نہ وار پار لکھیو پریم ہد اپار ہلن اتھاہ دیکھ دھیرج اُڑات ہی- پاتی کو اَدھار پائی پرت سینہہ سندھ برہا لہر مانجھ ہیرا ہرات ہی- تول گنی بندہ ڈھونڈھت رتن او دھومورت مرج واکی نیک ناتھرات ہی- ایک بیر پانچ پُن پھیر کھول پھیر بانچ مانچ پران پیاری بوڑ بوڑ جات ہی-

۲۳- کمل اُچھاہ جیسے سوریج پرکاش ہوت کمد اُچھاہ جیسے چندرما پرس تین بھورن اُچھاہ جیسے آگم بسنت جان مورن اُچھاہ جیسے برکھا سرس تین ہنسن اُچھاہ جیسے مان سر بیچ ہوت سادھن اُچھاہ اچھا آدت ارس تین- سکو اُچھاہ یہ بھانت کر ہوت ہی ہر و اُچھاہ پیاری آپ کے درس تین-

۲۴- کینے راج کاج دیکھے سُکھن کے ساج دیکھے دیرگھ سماج دیکھے کھرے کھان پان مین- و وج بلد یو کہین دانن کے دان دیکھے مانن کے مان دیکھے دھیانی دیکھے دھیان مین- سُندر سُچال دیکھے بڑے بڑے مال دیکھے لال دیکھے تون جون پوری پوری تان مین- دیکھے سب لیکھے مین الیکھو ایک یہ ہی پربھو متر کے ملن سم سُکھ نا جہان مین-

۲۵- دوہا- کہا کہون واکی دشا ہر پرانن کی ایش- برہ جوال جر بو لکھے مر بو بھیو اشیش- پیارے من موہن تمہارے بچھرے تے برکھبان کی کماری بھئی کھری کل کان ہی- جل بن مین جیون بکل تلپھت آت سے کے

کب کرشن ایسی ہوت آن بان ہی۔ جیون جیون کریت اپچار ن کی بھیرتیون
بڑھت دونی پیر رہے آنکھن ہی پران ہی۔ برہا کے جوالن سون جربے کے
لیکھے واکو مربے کو بچن اسیس کے سمان ہی۔

۲۶۔ چھانڑیے ہی بہار پیارے برندابن کنجن کی چھایوری ودیش ینہہ گنجا سون کروہی
پاتی ناسندیش ہیت ٹھیو برج گوپن کی ایسے نٹھر شیام شیل پریت ہت
ہروہی۔ نندن کب یاہی ودھ سکل برج سونو ہی بھاوت نہ موہ کچھو
کرشن چیت دھروہی۔ برہ اور سالی سن کام بان جالی سن آلی برج خالی
بن مالی بن پروہی۔

۲۷۔ چندر برج چندر چھبیل کیل سون ملی نایکا ایک دیکھی چیتر نار جیسے چمپے کی
کلی نئی۔ نرکھ پھولے ہرگات آنندنا ارسمات آج بھنیٹ ہوئی ہی دھن جیون
بھلی بھئی۔ چیتے اچانک دیکھ سونی کھور ہنس سکیائی دوڑ داہنی گلی گئی۔ شیام
کہی ٹھاڑھی ہو ٹھاڑھی ہو سنے جاؤ سنی ہی جو سنی ہی جو کہت ہی
چلی گئی۔

۲۸۔ بھول گیو گیان دھیان سیکھ لیو گوپن کو پریم سون مگن ہر رٹت چلے گئے۔
جوگ جر گیو باڑھو برہا دیوگ شیام کو بری بسار راد ھاچھلن چلے گئے۔
بگرے سنگار اور ابھوکھن انیک بھانت چکرت بھاری رس رنگن رلے
گئے۔ لاگے نین بان بھئے بیاکل بندان اودھو آئے گرو ہون تے سو چیلا
ہون چلے گئے۔

۲۹۔ سبج تشان پھیل پھونت پھٹان جیسے دھاوت نٹان چھب چھائی ہی
چھٹان کی۔ چاترک کرٹان ندی نداو ٹبان جل جنگل بٹان فنا مارت
اٹان کی بھیجت پٹان بوند جو آشٹ لٹان سکھ تن لپٹان مانو مدن گھٹان کی۔

پیو کی ٹٹان اُڑھے کنسی پٹان اور بٹھاڑھی ہے اٹان لدین لیت ہی گھٹان کی۔

۳۳۰۔ نول نویلی کہا جانے کام کیلی یہ کال لو تو کھیلی ساتھ سکھن سہائی جو۔ را ورے رسک رس رس سُو سے کیجے لُبُ لوٹ بہار رس کون رُکائی جو۔ کبھی چین پر کھائی تب کیہون بیری کھاے سکھ دئے سکھائی کب راج آج آئی جو۔ ست پھول کیسی مال کھلائی جاے بال آتُر نہ ہو جیسے لال جاتُر کنھائی جو۔

۳۳۱۔ شوچ ہے نہ ماکھن چورائیے کو شیونا تھ شوچ ہے نہ نیر بھری گاگری سکے ڈھارے کو۔ شوچ ہے نہ دُدھ کے لُٹائیے کو گارن کو شوچ ہے نہ تیری بیر چیر پھاڑ ڈارے کو۔ شوچ ہے نہ موتن کی لڑی چٹکائیے کو شوچ ہے نہ تیری سوکھ بالک کے مارے کو۔ شوچ ہے نہ روکھی روکھی سانورے کی باتن کو شوچ ہے سکھی ری ایک ادھک سدھارے کو۔

۳۳۲۔ گونے کے سُدن گُن گور تیرے سائرے تے شُبھ گھڑی سودھ کے سندیشو لکھ آیو ہے۔ حال ایسے کال سون نہال کرڈران ہے جاے چاہے سُن سُن کے چیز چین پایو ہے۔ کالہ ہی اُگھارے سیس پھرت سکھین مدھ کہت کبنید رآج اورے رنگ چھایو ہے۔ آنچر کو کر تو اچانک ہی میری آلی مین نہین سکھایو تو ہین مین ہی سکھایو ہے۔

۳۳۳۔ اودھو تیرے یار ایسے ہوسے ہین رجھوار جاے جانتی بچار جو تو سودھو ہو نجبائیو۔ کرتی بچار بھانت بھانت کے سبھاے بھاے کیتی بڑی بات ہتی واکو اٹکائیو۔ گوال کب بیٹن پے ایک ایک ہانڈی باندھ نیکی من موہن کو کرتی رجھائیو۔ یا تو کہون کو ڈبھورو پیا تلاش کر سیکھ لیتین سب ہم کو پربنائیو۔

۳۴۔ گوپن کے کاج جوگ ساج دے پٹھایو اودھو آوت نہ لاج ڈھیٹھ پرانوں پیوچہے۔ برہنی ویوگ برہاگن بھبھوکن مین تاپر سلوک لوک لاکھن دیوچہے۔ گوال کب کہے کون کانھ کی یہ کٹلائی کٹے پے لگاوے لون کاٹن ہوچہے۔ کنس کی جو چیری تاکو چیلا بھیو آپ جاے ہین ہمیں سیلی چیلی آپنی کیوچہے۔

۳۵ کیے جو قرار سو بسار دیے دغا وار نند کے کمار سنگ کو سجوگنی بنین۔ کون ٹکھ لیکے اودھو آپ کو پٹھایو یہان کیسے کمین باتین ہاے لنک لوگنی بنین۔ گوال کب یاتے ایک بات یہ ہماری سُن چینکے کہی ہے تو سون یہ کہ جھوگنی بنین۔ کو بری کہ کاٹ لاے کو ٹر شتابی دیو ٹوپی کرتا کی سب گوپی جوگنی بنین۔

۳۶۔ روپ مین کسر ناہین راگ مین کسر ناہین لاگ مین کسر ناہین لاج ہو کی گھیری ہین۔ رنگ مین کسر نا کسر نا اومنگ ہو مین پرن کے پرسنگ ہوئین پرم گھنیری ہین۔ گوال کب ہاو مین نہ بھاو مین کسر یہان چاؤ مون کسر نا چلاک ہو تیری ہین۔ تین ہین کسر او دھو کاہو کی نہ کوب یہان نائین نہ ذات اور کاہو کی نہ چیری ہین۔

۳۷۔ اسے رسے برزمی تیری سُدھ بُدھ کون لے گئی کہان پیریت ریت پاچھلی جو کھیلی ہے۔ جوگ دے پٹھایو اودھو آیو او سنایو ہمین سب سمجھایو بھیلو تیرو یہ میلی ہے۔ گوال کب ہم تو ویوگ جوگ دھار چکین تو ہی کو مبارک ہوسے جوگ اور سیلی ہے۔ کوبری کو کان پھاڑ ماتھو مور اکھ لاے چیلا بنو تاکے یا بناؤ تاہ چیلی ہے۔

۳۸۔ کجیلے شکچیلے شرمیلے سہر میلے سے کٹیلے او کٹیلے چٹکیلے مٹکیلے ہین۔ روپ کے لوبھیلے کجریلے او نمیلے برچھیلے تر چھیلے سے چھنکیلے او گسیلے ہین۔ للت کشور؟ جھمکیلے گربیلے منوات ہی رسیلے چمکیلے اور نکیلے ہین۔ چھمیلے نکیلے اُرونیلے سے

نشیلے آلی نین نند لال کے چھیلے اونکیلے ہین ۔

سموّیا

۱۔ چاہے سُمیر کی چھار کرے اُرچھار کی چاہے سُمیر بناوے ۔ چاہے تو رنک سے رائو کرے چھن رائو کو دُوارہ دُوار پھراوے ۔ ریت یہی گرنا نِدھ کی کو دیو کہین دِنتی سُوہ بھاوے ۔ چینٹی کے پائین مین باندھ گیندھ چاہے سُمندر کے پار لگاوے ۔

۲۔ ہووے اَتِ آرت مین وِنتی بھوبار کری گُرنا رس بھینی ۔ کرشن کِرپا نِدھ دین کی بندہ سُنی اَسنی تم کاہے کی کینھی ۔ ریچھ تے رنچک ہی گُن سُون وہ بان بسارِ سُون اَب دینھی ۔ جان پری تم ہُون پر بھوجی کل کال کے دانِن کی گت لینھی ۔

۳۔ رہے رام رونا شری کرشن بُونا بے جنم لے لے کہان دھون چھپانے ۔ رہے پنڈوا کو رواجادوانا کہان دھون گئے تے نہین جات جانے ۔ کہین چیت رامے انیکے گُنی کو لکھو رسے سبے یہ زمین کال سانے ۔ دھرا کے کنارے یہی جو سُنو رسے پھرسے تے جھرسے اُدبرسے تے بتانے ۔

۴۔ جاپ جپیو نہین منتر تھپیو نہین بید پُوران سُنیو نہ بکھانیو ۔ بیت گئے دِن یون ہی سبے رَس مُوہن مُوہن کے نہ بکانیو ۔ چھیر تو کھاوت تبرو سدا ئین اور نہ کو ؤمین دُوسرو جانیو ۔ کے تو غریب کو لیہو نواز نہ تو چھوڑ دو غریب نواز کو بانو ۔

۵۔ کاہے کو رے مَن شوچت مُوچت سان سناتن سُو نہ گئی ہے ۔ کرم کی ریکھ گھٹے نہ بڑھے یہ جانت ہو نہین ریت نئی ہے ۔ تیھ تے مَن شوچ تجو اپنے

سپنے نہین اُڑتے اور بھئی ہی - نرسے جن دیورے دیہو کھو آب دسے ہی
رہی جیہہ دیٹھ دئی ہی -

۶ - آج سبھا بن ہی گے باگ دِلوک پر سون کی پانت رہی پگ - تاہِ سمے تھان
آسے گوپال تنہنے لکھ اور کیو ہبر ٹھگ - یے دوج دیو نہ جان پریو دھون
کہان پتھ کال پرے انسوا جگ - تو جو کہے سکھی لونو سروپ سو مون انکھیان
مون لونی گئی لگ -

۷ - بھرے جھولے ملندن دیکھ تتے تن بھول رہین کم بھامنیان - دوج دیو
جوڑ دولے لتان چٹے ہیتہ دھیر دھرہن کم کامنیان - ہرہاے ودیش مون
جاے بسے تج ایسے سمے گج گامنیان - من بورے نہ کیون سجنی اب تو بن
بورین بسا رس آمنیان -

۸ - جھوم ہری چہون اور بھرے جل ہی ستھری رت آئی اساڑھی - میٹھی ہا
دھن مورن کی کب راج سنے سکی رچ باڑھی - جھولت گوپی گوپال سلے
برکھ بھان کے آنگن بھیر ہی گاڑھی - ہی رے ہری من داکی بٹا بھر بھیر
گھٹا ئین اٹا پر ٹھاڑھی -

۹ - آئی اساڑھ کی کاری گھٹا گھران لگے بدرا چہون اور تے - دوجے جو کنت
ودیش گئے سدھ پائی نہ نیک رہی نگت ہیرکے - امراے سبھا وہنگ
کیے مرو ہین کہے جو سکھی کہے ٹیرکے - سونے سے چونچ مڑھے ہون تیری بل
جیہون پیہا پیا کھو پھیرکے -

۱۰ - آوت کاری گھٹا اِت مو آلکین بک پانت اُتے اِت موتی لڑی - اُت
دامن ونت چمکین اتے سر چاپ اُتے اِت بھو نہ نئی - اُت چاترک کوا
پیو پیو رٹین بسرے نہ اِتے پیو ایک گھری - اُت برندا گادھ اِتے انسوان

بِرہی تے منو گھن ہوڑ پری۔

۱۱۔ پان دیو ہنس پیاری کو پیارے سُو پیاری بہُو لکھ بھوہین مرُوری۔ بانھ گہی للچاے للاُ موری ناہین کری مسکیائی کشوری۔ توری نجات سکھین کی کان سُو دیوڈ ھٹھائی کری نہین تھوری۔ لال جیُون جیُون چِتوسے تیہ کو تیہ تیون تیون چتوت سکھین کی اُور ہی۔

۱۲۔ گونے کی رات ہلاسے دیو سکھیان اُٹا پر رُوپ جواہر۔ سُوسے گیو پچھلی رتیان بھَر آئے بھجے سُن گجر گاہر۔ پیت پٹی چونری بدلی یتھ لاج سُون لاگت چورسون ظاہر۔ بھون کے کونے سے وسے نہ کڑہین اور دسے نہ برُو مٹھے سے اُت باہر۔

۱۳۔ سانچی کہو ہم سون سن موہن کا کے کیے تم پریت تجی ہے۔ آنکھن دیکھے بنا نہین چین سو پریت کی ریت کہا بسری ہے۔ کہا کچھو موہی سے چوک پری تمھرے چت کی جو چاہ گھٹی ہے۔ ہین کپٹی کہ دھون تو کپٹی کہ تو وہ کپٹی جیہ ایسی ٹھٹی ہے۔

۱۴۔ چھوٹی سی نار چپتے چلی موہن رُوپ کی آگر جوبن بوری۔ تھوڑے سے کیش دھرے چھتیان پر جھانکن جات جھروکھن دَوری۔ گوُری سی بال بنی مُکھ چند سنو بک پانت گھٹا گھن گھیری۔ کہین کب گنگ اُٹھو نند نند اِتے لیجاؤ اُتے بھر کوری۔

۱۵۔ یہ پریم کتھا کہہ بے کی نہین کہہ بے ای کرد کوُ مانت ہین۔ پُن اُو پر دھیر دھرایو جہو تن روگ نہین پہچانت ہین۔ کب ٹھا کر جاہ لگی کس کے نہین سو کس کے اُر آنت ہین۔ بن آپنے پاؤن بیوائی گئے کوُ پیر پرائی نجانت ہین

۱۶۔ گوکل کو لبسیو نہ بھلو اَن دیکھ لوگ کلنگ لگاوت۔ مین نہ سُنی ہر کون

سروپ کہین سب تیرے سلیے ات آوت - جو یہ سانچی کری سب ہون پل تو شیونا گے
سبے بن آوت - رہی وہ اُبیچ سے مُدھری سُسکیان سُو مُورت کاہ نہ بھاوت -

۱۷- اب کا سمجھاوت کو سمجھے بدنامی کو بیج تو بو چکی رہی - تب تو اتنو نہ بچار کیو یہ
جال پرے کہو کے چُپکی رہی - کو ٹھا کریون رس ریت رنگی سب بھانت پتی
برت کہو چکی رہی - اری نیکی بدی جو بدی ہتی بھال مین ہونی ہتی سو تو ہو
چکی رہی -

۱۸- چوٹ لگی ان نینن کی دن ہون ان کہورن سُون کڑھتی ہو - دیکھت مین من
موہ لیو چھپ اُوٹ جھروکھن کے جھکتی ہو - دیو کہے تم ہو کپٹی ترچھی انکھیان
کر کے تکتی ہو - جان پرے نہ کچھو سن کی ملبھو کب ہون کہ ہمین ٹھگتی ہو -

۱۹- جاکے لگے گرہ کلج تجے اُرمات پتا ہت ساتھ نراکھین - سنگ مین لین
ہوے چاکر چاہ کیے دھیرج ہی نہ آدھین ہوسے بھاکھین - تلپھت مین
جیون یہ نوین مین مانو دئی برچھین کی ساکھین - تیر لگے تلوار لگے سپ لگین
جن کاہو کی کاہو سون آنکھین -

۲۰- اُپواد سبے تم کیبو کرو ہم نیک نہین شک مانت ہین - وہی چھیل چھبیلے کی
چاہن تین دُوج پریم کی بارنی چھانت ہین - وہی پھونک سکے پاؤن
دھرین سگری اپنے کو سدا جو بکھانت ہین - نہین کاج بھلے او برے
تے کچھو ہم جانت ہین کہ اجانت ہین -

۲۱- ایسی ندیکھی سُنی سجنی گھن بادھت جات ویوگ کی بادھا - تیون پدماکر
سوہن کو تب تے گل ہو نہ کہون پل آدھا - لال گلال گھلا گھل مین درگ
ٹھو کر دی گئی روپ اگادھا - کے گئی کے گئی چیٹک سے من لے گئی لے
گئی لے گئی رادھا -

۲۲- دے کہہ سیر شکارن نے ہی باغ نہ کوئل آون پاوے۔ موند جھر دکھن ہندر کے
ملیانل آے نچپاون پاوے۔ آیو بنا رگھناتھ بسنت کو اینبو نہ کوؤ سناون پاوے
پیاری کو چاہو جیبو دھمار تو گاؤن مین کوؤ نہ گاون پاوے۔

۲۳- بالم لال ودیش گئے دکھ ایسی جبری ہم کام کراکین۔ جے چوریان کر آوت
ناہ رہی تے چوریان بھین ٹھور بھراکین۔ عالم لال وصورت بالم بولت ہی
پیہ دُآر دھراکین۔ کنچکی مین کچ یون ملسے کہ گئے بند ٹوٹ تڑاک تڑاکین۔

۲۴- کوؤ کہے کُل کی تج کان ارو کوؤ کہے مین بازنہ آیہون۔ کوؤ ہنسے کرتاری بجاے
تو کاہو کی سیکھ سے سیکھن جے ہون۔ سانوروروپ بسو اُر مانجھ سو دیکھے
بنا انسوا برسے ہون۔ لاگیو تو لاگیو کلنک سکھی ابتو مین نشنک ہوے انگ لگے ہون

۲۵- نہ بھیو کچھو روگ کو جوگ دیکھات نہ بھوت لگو نہ بلاے لگی۔ نا کوؤ ٹونو ڈھٹونو
کیو نہین کاہو کی کیتھی اُپاے لگی۔ دُوج دیو جو ناحق ہی سکے ہیہ او کھد مول
کی چاے لگی۔ سکھی ہیں بسے نش یاہ کہون بن بورے بسنت کی باے لگی۔

۲۶- یون البیلے اکیلے کہون سُکمار سنگارن کے چلے کے چلے۔ تیون پدما کر اکین کو
اُرمین رس بیجن سبے چلے بے چلے۔ ایکن سون بتراے کچھو چھن ایکن کو من
لے چلے لے چلے۔ ایکن کو تک گھونگھٹ مین مکھ مُور سکے کھن دے چلے دے چلے۔

۲۷- جن کونت نیکے نہارت تھے تنکو انکھیان اب روَوت ہین۔ مکھ کو نش
واسرا سے رہی سکھی انسوان کی دھارن دھووت ہین۔ گھن آندجان بچیون
کو سپنے بن پاؤن نہ گھووت ہین۔ نہ کھلی مندی جان پڑین کبہون دکھ ہاے
جگی کہ دھون سووت ہین

۲۸- سب سنک تجے گرلوگن کے کُل کان کی آن نہ آنت ہین۔ کر کوٹ اُپاسے
بجھاوسے کوؤ اپنی ایک ٹیکھ ٹھانت ہین۔ پرمش جو اور نجانے کچھو اک پریم کو:

پنتھ پہچانت ہین۔ سکھی پیاری تہاری نہارے بنا انکھیان دکھیان نہین مانت ہیں۔

۲۹۔ دوہا۔ مُوہ بھر و سو ریجھ ہین اُوجھک جھانک ایکبار۔ رُوپ ریجھاون ہاروہ یہ نینا ریجھوار۔ سُندر جو کہے تو تونہون مُمہ مین ایک نندُ لاردی ہی۔ جا مین کہا کہنا وت ہی کچھو پریم کو پنتھ نیا روئی ہی۔ نیک جھروکھا ہوسے جھانکو بلا ہے تیون موہ وہ بھر وسو تہا رُوئی ہی۔ ریجھوار ہین تو درگ ریجھین گے وہ روپ ریجھاون ہاروئی ہی۔

۳۰۔ ہی ہیہ رہت ہی جہی نئی جگت جگ جوسے۔ ڈھیٹھ ڈھیٹھ لگے دی دیٹھ دُو بری ہوسے۔ دیکھت دیکھت ہُو نہ لہی کل پریم مُرور اُٹھی اَت بھاری۔ دیکھے بنا نہ سُہاسے کچھو پُن ہار رٹے اَت ہوت دُکھاری۔ بیاکُل ہوسے اُکلاسے نہا مُرجھاسے رہے نِس نیند لبساری۔ نین لگے تن دوبرو ہوسے انوکھے سینہہ کی ریت نہاری۔

۳۱۔ اب توجو بھئی سو بھئی ہم واہی مین آنند لیبو کرین۔ ان کا نن کی یہ بانی ارسے بتران سُدھا مدھ پیبو کرین۔ کب رام کہین ابھرام سروپ چیتے چیت واہی مُون دیبو کرین۔ سکھی ہون وار نگیلے کے رنگ رنگی یہ چپائین جو جیبو کرین۔

۳۲۔ آج لو جو نہ ملے تو کہا ہم تھرسے سب بھانت کہاوین۔ میر وا وراہنو ہی کچھ ناہین بے پھل آپنے بھاگ کے پاوین۔ جو ہر چند بھئی سو بھئی اب پران چلو جہین تا سُون سُناوین۔ پیارسے جو ہی جگ کی یہ ریت وداع کے سمے سب کنٹھ لگاوین۔

۳۳۔ دل سانچو لگے جیہہ کو جیہہ سُون پیتہہ کو تت کو پہونچاوت ہی۔ بل ہنس سے چُنے مکتا ہل کو اُرو جاتک سُوانت کو پاوت ہی۔ کب ٹھاکر یون نج بھید سُنو

اُر جھاوت سُون سُر جھاوت ہی۔ پرمیشر کی پرتیت یہی ملو چاہے ہے تاکو ملاوت ہی۔

۳۴۔ سُن بول سُہاون تیرے اُٹا یہ ٹیک ہیہ مین دھرون سپے دھرون مٹرہ کنجن چونچ پکھاون مین مُکتاہل گوندہ بھرون پے بھرون۔ توہ پال پربال کے پنجری مین ارواوُگن کوٹ ہرون پے ہرون۔ بچھرے ہر مونہہ نیش ملین توہ کاگ تے ہنس کرون پے کرون۔

۳۵۔ گئے جب تے برجراج اُتے تب تے برہاگ منو جھوبوے لیا۔ ہون بلدیو نہار رہی تیون اُلی گُن کنجن کو پرن چھوے لیا۔ چھیہا کرون جو پیا سلے اُپھاسن کے سنگ مین سٹھ ہوے لیا۔ کوکن لاگی کٹاری لیے جنون بیر پری ہی قصاین کو ٹلیا۔

۳۶۔ دوہا۔ ینہہ نہ نینن کو کچھو اُپجے بڑی بلاے۔ نیر بھرے نت پرت رہین تئو نہ پیاس بجھاسے۔ ایک پلو نہ لگین پلکین للکین لکھیے کیہہ لاگی چٹی۔ نیر بھرے بنش دوس رہین نہ مٹے تئو بھور ترکھا اُبٹی۔ آٹھ جام تبین ترین اُپچار ہُو سون نہ گھٹے نہ گھٹی۔ یہ پریت لگی نہین آنکھن کو کو وُ پاوک بیادھ پرلے پر گئی۔

۳۷۔ دوہا۔ مری ڈری کہ ٹری بتھا کہا گھری چل چاہ۔ رہی کراہ کراہ ات اب نکہ آہ نہ آہ۔ ایسے کو چھانڑ ودیش گیو ہر جُو کبھون بچھڑے نہ گھری ہی۔ ہاے یہی رٹ لاسے رہی گت یا کی لکھے مت میری ہری ہی۔ بال دیو ہر جاگ بھری بیکرا ہن کیون اب ہی بسری ہی۔ پیر ٹری کہ پڑی ہی مری چل دیکھ ارری کہا ڈور کھری ہی۔

۳۸۔ مرن بھلو بھوبرہ تے یہ بچار چت جوے۔ مرن مٹے دُکھ ایک کو برہ دُھون

دُکھ ہوے - نیک ہی کے بچھڑے سب ہی سُکھ ساج بھئے دُکھ وا ایک بھارے
نینن نیر جھری برسین ترسین چھتیان بن پران پیارے - آلی وبوگ بتھا
ڈھرے تے بھلو مر بو من مانیو ہمارے - ایک کو دُکھ مرے مٹ جات
ویوگ مین ہوت ہین دُو دُو دُکھارے -

۳۹- پڑے دِن رین چین ایک نہ چین بھئے اَت ہی نج نین دُکھاری - کا سون کہون
دُکھ کو لون سہون اب حافظ ہون دُھن مین نین تہاری - ہاے دئی سو لبا
دئی کہو کاہ بھئی تقصیر ہماری - نین کے بان جو مارے ہین تان تو آن کرو
ہت پران پیاری -

۴۰- چاتک مور کرین اَت شور اُٹھے گھن گھور ہی شیام گھٹا - چمکین بجری اَت
جور بھری اُرو لاگی جھری لی ٹھاٹھ ٹھٹھا - شوک بھری پچھتاوے کھری برہ
آگ جری شر کھوے لٹا - کراہ کے ہاے کرے پچھتاے سو حافظ
دیکھ کے سُونی اٹا -

۴۱- ہین چت چین نہین پل ہُو جب تین وہ پران پیاری سدھاری پھیکی
لگے سگری سُکھ سمپت ایسی بھئی برہا ادھکاری - جگت نہین بلے کے چلے
اُرو پریم پر باہ اُٹھے اُت بھاری - لاگی سو لاگین میری انکھیان ہیہ پریم
بنو رکھیو تم پیاری -

۴۲- باجی ہتی من موہن کے مُکھ تا دن تے من موہ لئی ہی - گھائل سی گھمرون گھر
مین آباد وادِن تے میری سُدّہ گئی ہی - کا سُون پکار کہون سجنی سگرے
برج مین سبے پیر بھئی ہی - یہ بانس کی بنسی کی ناس کرون جیہ بانس کی
بانسری گاج بھئی ہی -

۴۳- ایک نسمے مُرلی دھن مین رسکھان لیو کہہ نام ہمارو - تا دن تے یہ بیری

بساسن جھانکن دیت نہین ہرُ دوارو - ہوت چپاؤ بچاؤن مین کیونکر کیون الی
بنیٹے پران پیارو - درشت پری تب ہین چلکوا ٹکو ہیرے پیرے پٹ وارو -
دربا - اُور لینہیے ات چپٹ پٹی سُن مُرلی دُھن دھاسے - ہون نکسی ہلسی
نکسی اُور لاسے - بھون کے کونے مین بیٹھی ہتی ہون کچھو گرہ کاج
کے ساج پگی رہی - بارک کانھ کری تب ہی مُرلی دُھن پرانن آن کھگی ہی
ہوان لکھیے کو اُچھاہ بھری نکری وہ ڈیٹھ پر یو نہ ٹھگی رہی - نینن کو اُر و کانن
کو سن کو تب سے تل بیلی لگی -

۴۵ - سودت آج سکھی سپنے دُوج دیو جو آسے ملے بنالی - جو لوں اُٹھے مل سبے
کھان دہاسے سُوہاسے بھجان بھجان سپے گھالی - بول اُٹھے تے پی گن
تو لگ پیوکھان کہہ کو رگی پالی - سمپت سی سپنے کی بھئی مل بو برجراج کو آج کو آلی -

۴۶ - پوڑھی ہتی پلنگا پر مین نش گیان اُرو دھیان پیا من لاسے - لاگ گیین
پلکین پل سُون پل لاگت ہی پل مون پیہ آسے - جیون ہی اُٹھی اُنکے ملنے کو
جاگ پری پیہ پاس نہ پاسے - میرن اُذر تو سوسے کے کھود ست ہون سکھی
پریتم جاگ گنواسے -

۴۷ - دھاسے ہین آج گھنے گھن کھور سُو بُولت مور دیوگ جناسے - جناسے کے
مُوہ دیوگ سُون جوبن مارت کام کے بان چڑھاسے - چڑھاسے کے لاسے
ہین شیام گھٹا بدرا چھون اور کہا جھرلاسے - لاسے کے مُوہ کہان سبلے
آجہون نہین پیو ودیش سون دھاسے -

۴۸ - سندیا مری مورت موہ لیومن گیہہ سُوہات سے نے گرام رہی - گرام
رتی کبد ہون کنجن مین ہرہاسے کتے اب ڈھونڈھن جاؤن رہی - جاؤن ری
تو کل وان مٹے سب لوگ لوگائی دھرین رل نام رہی - نام رہی تو اپنو کرلے

موہ آن ملاسے دسے مُورت سانوری۔

۴۹- بال ری آئین چھُون دِش تے تن گھیر لیو نند نند کو لال ری۔لال ری جھُوری ابیر بھرے مُسکیاسے رنگیو سکھی شیام کو بھال ری۔بھال ری بیندی بھلی جھلکین اُر سوہت مُوتن کی ات مال ری۔مال ری لونی نہ کوؤ لکھے او لوک رہین بسدیو کو بال ری۔

۵۰- عرضی لکھو مُوہن کو سجنی رت آئی بسنت سَبے لرجی۔لرجی ڈُریان جو پیا کن کی پگ پائل کو کل کی مرضی۔مرضی سُن کام چڑھو سج کے شش جُوتن کی پرجی پرجی۔پرجی پرجی سب دیکھ سبے لکھوری من موہن کو عرضی۔

۵۱- آوت گاڑھے اساڑھ کے بادر موں تن مین ات آگ لگاوت۔گاوت چاد چڑھے پپیا جن مُوں سُون اننگ موں بیر بڑھاوت۔دھاوتے باری بڑھے بدراکب شری پت جو بیراؤر پاوت۔پاوتے موہ نہ جیو وت پیتم جو نہین پاوس مین گھرآوت

۵۲- پادری تو تو بکے بہو تیر دلگیو نہین توہین کہون یہ گھاؤری۔گھاؤری گھائل جانت ہین جنکے نش واسر پریم سُبھاؤری۔بھاوری بھُوجن بھون نہ نیند ہیہ اُرجھی وہ مُورت سانوری۔سانوری رنگ مُون ہون مین رنگی نہ چڑھے اب دوسرو رنگ ری باؤری۔

۵۳- چھاسے کے پریم گئے جب تے تب تے مین بچی سکھی کوٹ اُپاسے سکے۔پاسے سکے پاوس کی رت سُون اب کوبچ ہے اُنھین کو کلا گاسے سکے گاسے کے سو نند لال کہین چپلا چمکین چھون اورسون آسے کے۔آسے سکے ہاسے ملے نہین موہن میری اُٹاپے گھٹا رہی چھاسے سکے۔

۵۴- پھاگ کی رین اندھیری گلین مین میل بھیو سکھی سانورے جی کو۔ہون دھر لینھو اُچانک دور لگادن کاج گلال کو ٹیکو۔وانے گلال لگا یوالی جب لینھو موٹھی مین

عبیر دہ نیکو۔ دستر ہ چھانڑ کنھیا گیو نہ بھیو سکھی ہاسے سنورتھ جیکو۔

۵۵۔ سانجھ سمے گھر سے نکسی سب سکھین ساتھ وہ سانوری مورت۔ رمز و ناز نمود صنم بیتاب شدم افزود کدورت۔ مسکیاسے کے موں تن دیکھ دیو ترچھی انکھیان چیتن کی مرورت۔ ہوشم رفت نہ ماند بدست شدہ دل مست زدیدن صورت۔

۵۶ کون گھڑی کر ہے بدھنا جب روئے آن دلدار بہ بینم۔ آنند ہوسے تبے سجنی در صحبت یار نگار نشینم۔ پران پیاری ملین جب ہین در باغ وصل گل عیش بہ چینم۔ صورت متر کی چیت بسی کب گنگ کہین چون نقش نگینم۔

۵۷۔ تان سناسے بجاسے کے بانسری دل کی بتھا اظہار نمایم۔ چاہت ہے میرو ہر دے بلبو کیہہ بھانت نظارۂ یار نمایم۔ لوگ چبائی بسین یہ گاؤن سو حافظ من نہ قرار نمایم۔ چندر مکھی مکھ گھونگھٹ کھول کہ تا از دور دیدار نمایم۔

۵۸۔ جاون تے جمنا تٹ توہ بجاوت بانسری نیک نہارو۔ ہوشم رفت نماند بدست اُر دھیان رہے دن رین تہارو۔ حافظ فکر کدام نمایم کوئی اُپاے چلے نہ ہمارو۔ کون سی ہوسے ہے سکھی ری گھڑی کہ جو بھر انک ملے گو پیارو۔

۵۹۔ کیون اتنو بتراوت ہو من شرم و حیا را بسے میدانم۔ ایسو او پاد کر دل کے کہ قرار نگیرد این دل زارم۔ حافظ یا مین نہ لابہ کچھو از گفت و شنوئے مطلب دارم۔ کا سمجھاوت کو سمجھے دل مارا بہ برد کہ آن مہ یارم۔

۶۰۔ تمھر سے اِی سے برج بیچ مین پھر کے بن دیکھے تئی تو تئی نہین کاہو کی لاگ ہے یا مین کچھو دی موہ بتھا جو دئی سو دئی۔ ہنو مان اِتی انتی ہے سبنو بچھرین نشس سیری گئی تو گئی۔ اُن ہی کو لگا و للا چیتیان ہمکو بدنامی بھئی سو بھئی۔

۶۱- سیکھ نمانی سیانی سکھین کی یون پد ماکر کے ام نیکی - پریت کری تم سے جنے سو بسار دئی تم پریت گھنی کی - راوری ریت لکھی رام سانورے ہوت ہی سمپت جیون سپنے کی - سا چوتا کو نہ ہوت بھلو جو نمانت ہی کہی چاہ جنے کی -

۶۲- جانت تھی اپنے نہین ہوت پرائے پیا یہ بیدن گائی - سُو پر بیل کے پریت کری گرو لوگن مین کُل کان گنوائی - تُھاکرتے نہ بجھے اپنے اب کون کو دوش لگائے مائی - دُودھ کی ماکھی او جاگر بیر سُو ہا ی مین آنکھن دیکھت کھائی -

۶۳- آپ ہی تے من ہیر ہنسے ترچھے کر نینن نینہ کے چاؤ مین - ہائے دئی سو بسار دئی سُدھ کیسے کر دان سو کھوکت جاؤ نہین - میت سُجان انیت کہا یہ ایسی نچاہیے پریت کی بھاؤ مین - موہنی مورت دیکھبے کو ترساوتی ہین بس ایک ہی گاؤن مین -

۶۴- کنکنی چھور چھپاسے کھون کھون بجنی پائل پائین تے نائی - تیون بد ماکر پا تھوکے کھرکے کھون کانپ اُٹھے چھب چھائی - لاج سے گڑ جات کھون اڑ جات کھون گج کی گت بھائی - بیش کی تھوڑی کشوری ہرے ہرے یا دودھ نند کشور سپے آئی -

۶۵- چندن کھور پئے کھورجراسے کے بیندی چُنین کو بھال اُجیاری - چونری چھوٹی بوندین گوندھی سو گھی ٹکری کل دھوت کناری - پریتم پاس لیاون کو انگری کو گئے سکھیان ہت کاری - جا گئی آلن کی برجور سُو آوت اشو اڑیل گھوڑا سی پیاری -

۶۶- کب ہینی سنئے اُونی ہو گھٹا مور وا بن بولت کوکن ری - چہرے بجری چھت منڈل چھوڑ رہے لہرے من مین جھجھو کھن ری - پھری چونری چُن سنگ دھلے سنگ لال کے جھولت جھوکن ری - رت پاوس یون ہی بتاوت ہو مر ہو پھر

باوری ہوگن ری۔

۶۷۔ بھادون کی کاری اندھیاری نشا لکھی بادر مند بھوہی برساوے۔ سشیاماجی آپ نے انچے اٹاپے جھکی رس ریت ملارہی گاوے۔ تاسمے ناگر کے درگ دور تے چاتک سوانت کے موج مین پاوے۔ پون سیاکر گھونگھٹ نارسے دیاکر دامن دیپ دیکھاوے۔

۶۸۔ بان پل موہن کون نت رام سوکیل کری اُت آنند واری۔ تے اسے لتا دُرم دیکھت دُکھ چلے انسوا انکھیان تے بھاری اُت ہو جمنا تٹ کونہین جان پڑے بچھرے گردھاری۔ جانت ہون سکھی آون چاہت کنجن تے کرہ کنج بہاری۔

۶۹۔ مدماتی رسال کی ڈارن پے چڑھ آنند سون یون براجتی ہین۔ کل جان گے کان کرین نہ کچھو سن ہات پرائی ہو مارتی ہین۔ کووُ کیسے کرے دوج توہی کہے نہین نیکو دیا اُردھارتی ہین۔ اری کوئلیا کوک کریجن کی کرچین کرچین کیے ڈارتی ہین۔

۷۰۔ پھیل رہو برہا چہون اُور تے بھاگ سبے کو کووُ پار نہ پاوے۔ جانت ہون پر بیت سبے تم جال کو مین کہان لگ دھاوے۔ چاہون کچھوک سندیشو کہون سو توجی نہان آوت جی من آوے۔ اُودھو جو وامدہ سو دن سون کہیو جو کچھو تمہین رام کہاوے۔

۷۱۔ ایسے نہ دیکھی سُنی سجنی گھن بارھت ہو جو ویوگ کی بادھا۔ تیون بید ماکر موہن کو تب تے کل ہو نہ کہون پل آدھا۔ لال گلال گھلا گھل مون درگ ٹھو کر دیگیی روپ اگادھا۔ کے گئی کے گئی چینیک سے من لیگئی لیگئی لیگئی رادھا۔

۷۲۔ گن اوگن کا کیسے کیہہ تے اپنو تن آپ جراتے پریو۔ سب گاؤن مین گیل مین گوکل

مین گرلوگن دیکھ لجانے پریو- سرداربچار بنابن کے بن کے بن کاج بگانے پریو- بن جانے اجانے سوجانے ہمین کر پریت نہا پچھتانے پریو-

۷۳- ڈارسے کہون متھنی بسارسے کہون گھی کو بھانڑا بکل بگارسے کہون ماکھن مٹھا ئی- بھرم بھرم آوت چہون گھاتے یاہی مگ پریم پاپے پورکے پربا ہن منوہی جھرس گئی دھون کہون کاہوکو دیوگ جھار بار بار بکل بسورت اجھی تھی- اسے ہو برجراج ایک گوالنی کہون کی آج بھورہی تے دوار پے پکارت ڈہی ڈہی-

۷۴- چھانڑپت برت پریت کری بنہی نہین تون سُنی ہم سوؤ- موں بھئی ہریون ہی پریو سفوئی پریو جو کہیو کچھو کوؤ- سانچی بھئی کھناوت واکب ٹھاکر کان سُنی ہتی جوؤ- مایا ملی نہین رام ملے دوبدھا مین گئے ہبنی سن دوؤ-

۷۵- دوہا- جتش ابجش دیکھت نہین دیکھت شیامل گات- کہا کرون لالچ بھرے چپل نین چل جات- ساس رسات جھکھے نندی جن توسکھو سے سکھی سیکھ کے بینا- ہی برج باس چپاسے بھئی چہون اور چلی اپھاس کی سینا- دیکھت سُندر سانوری مورت لوک الوک کی لیک لکھے نا- کیسی کرون ہٹ کے نرہین چل جات تاؤ لچی لالچی نینا-

۷۶- دوہا- آپ دیو من پھیرسے پلٹے دیٹھی پیٹھ- کون چلا یہ راوری لال لگاوت ڈیٹھہ- نند للا اور جھاسے ہیو اب دیکھبے کوترساوت ہو- اتو ہکو یہ جان پری یہ لاج اِتے نہین آوت ہو- تم موہین دیو اپنو من آپ ہی پھیر سے یے کیون بسرناوت ہو- اب توپلٹے اِت پیٹھ دئی ہرکا ہے کوڈھیٹھ لگاوت ہو-

۷۷- دوہا- چھوٹے نہ لاجن لال چہیو لکھ ینہ گر یہ- ست بٹات لوچن کھرے بھرسے سکوچ سینہ- مایکے مین من بھاون کو لکھ پیاری نشنک ہوسے دیکھ سکے نا- دیکھبے کوترسے ہیرا دیکھ ساوھ لگے چت چین لیے نا چھوٹے نرلاج

اُرو ٹے نہ لالچ لوک کی لیک اُولنگھ پرے نا - تا تے سکوچ سینہ بھرے اُکلات
ھرے جل جات سے نینا -

۷۸ - نین کے بان لگے جب تے تب تے کل ہی چھن ہُون نہین پیاری چین پرے
ہمین حافظ ہاے رہے دن رین دہا بیقراری - کا تقصیر بھئی ہم سُون جو
بسار دئی سُدہ ہاے ہماری - لوگ سبے یہ کہین سُن پیاری کہ باجت ہی
دوؤ ہاتھن تاری -

۷۹ - دوہا - کہا بھیو جو بچھڑے مُومن تومن ساتھ - اُوہین جا ؤکت ہون گوری
تا دُاُڑ ایک ہاتھ - جو کرتار رچے سوسہی ددہ اور بچارا کار تھ ہی ہی - بید پوران
پُورانین سُنین سب کو وُکہے یہ گا تھ ہی ہی - انتر بیچ پر یو تو کہا بھیو مُومن تُو تو
ساتھ ہی ہی - جاہ گڑی کت ہون اُڑ اُڑ اُڑاون ہار کے ہاتھ ہی ہی -

۸۰ - کون ٹھگوری مری ہر آج بجائی ہی بانسری پان رس بھینی - تان سُنی جن ہین
جن ہین تن مین تن لاج بدا کر دینہی - گھومے کھری کھری نند کے بارن ڈُنی
کہا اُرو بال پر بینی - یان برج منڈل مین رسکھان سو کون بھٹو سُو لٹو
نہین کینھی -

۸۱ - شیت سمے پردیش کو پیو پیان سُنو دہ رُودن لاگی - یارت مین ہر داس
رہین گھر دیوتا پوج مناون لاگی - اور اُپاے تکیو نہ کچھو تب ساج کے بین
بجاون لاگی - پیاری پربین بھرے سُر میگھ ملار اُلاپ کے گاؤن لاگی -

۸۲ - ارے من مُوڑہ برتھا بھٹکے نو ماس کہو سُدہ کون لئی ہی - جنم بھیو تیھ پیچھے
کہون پہلے ای کری بہتہ چھیری ہی - سو کروڑان ندہ ہو بھولو نہین اب ناحق
تو ہین یہ اُدبھ بھئی ہی - کاہے برتھا بھرے چھون اُور تو دسے ہی وہی جیہ
دینہہ دئی ہی -

۸۳ - بھیدت ہی سپنے مین بھٹو چکہ چنچل چار واڑے سے اڑسے رہے - تیون ہنس کے ادھران ہون پے ادھران دھرسے تے دھرے سے کے دھرے رہے
چونک نوین چکی اُچھکی ٹکہ سُو یدکے بوند ڈھرے سے کے ڈھرے رہے - ہاسے کھُلین پلکین پل مون دل کے ابھلا کھو بھرسے سے کے بھرے رہے -

۸۴ - آج ری دیکھ گھٹا گھن سُندر ساون کیھو سُہاون ساج ری - ساج ری بھوکھن بھوگ سنگار سو تیروئی آج ہنو سب کاج رہی - کاج ری آج گھری وہ ینہہ کی تیرسے ادھین کھڑے برجبراج رہی - راج ری داروں ہتون پُر کو مُرلی دھراسے میاکر آج ری -

۸۵ - بھاگ کی بھیر ابھیرن تیون گہی گو بند لیگئی بھیتر گوری - بھائی کری من کی یدماکر اوپر ناسے ابیر کی جھوری - چھین پیتا مبر کامر تے سُو وداع دئی مینج کپولن روری - نین نچاسے کہی مسکیاسئے للّا پھر آئیو کھیلن ہوری -

۸۶ - انجن کور درگنچل راجت کے من نشتر آن چُبھی دسے - کے دھی یہ ناگن کی شیونا تھ بھنے رسنا سل سیوسے - چندہ چاہ چڑھے پھراسے کپولن کول امیرس پیوسے - دیکھت ہی بش چھاسے گیو اُر کاٹت ہی کھو کیسے کے جیجیے -

۸۷ - سُری پت او بر کھبھان للی نہ ملے ڈرلاجن پریم اگا دھکا - تیسی گُلاب کلی چٹکارن ڈاری مُرور منوج کی بادھکا - بیلن سُون اُور ھی سُرھی سُرجھے سے سُمیر سگندھن مادھکا - رادھے پڑی کہہ مادھو مادھو مادھو ٹیرت رادھکا رادھکا -

۸۸ - جاکے لیے کُل کان تجی گھر ہاین کی جیرچا نہین مانی - جاکے لیے سب گوکل مین بدنام بھئین سن مان ملانی - بندن داگ بناسے گپولن بھورہ لال جگا وت آنی - کوٹ کرو سن جوبن دسے پرکنت نہ آپن ہوت سیانی -

۳۹- آلی کہا یہ بیادھ بھئی چھتیان اُمگین سنو آوت ہی-نش واسر نیک سُہات کچھو نہین نین نتمب بڑھاوت ہی-کون علاج کرون سجنی توہ پُوچھت لاج لجاوت ہی-جیہ شنک بڑھی کٹ کھینیہ دیکھ سکھی توہ اولھد آدت ہی-

۴۰- کانھ چھلی گُر لوگ کہین سب تاپس ہوئے دشکندہ بلبوری- باون ہوئے بل باندھ لیوسب راج دیوسُر راج بھلیوری-ست مار جلندھر کی جُوتی ہرناکش بال کو گرب گلیوری-موہنی ہوئے برج نار چھلین انکو سجنی چھل خوب بھلیوری

۴۱- کہیو برکھبھان للی سُون بھٹو ہئے تیروئی پریم مُرھو بسواس ہی- پیارے دیا کرتے رہیو سب بھُول دیورُس کو پرباس ہی-تیروئی روپ ریجھاون ہارنی آند کند کیو اُرباس ہی-واہی بھیو نج نینن کو شیو ناتھو سنو اب جوت پرکاس ہی

۴۲- رادھکاکے ملبے کو گو بند کیتک وناں لو دیھ ہتاسی- پریت کری رس ریت کری بھری ناہین موں ہاں اُرو ہان ہیہ ناسی-یون کب گوال بلاس بڑھاسے کے چھانڑ گیو سگری گُن گانسی-داسی کی پھانسی پھنسائے گروا بناشی بنیو یہ آوت ہانسی-

۴۳- سارد ماس مون راس رچو جبناتٹ پُنج بلاس کی چھاوین- بین مردنگ پکھاوج بین بجاسے بتاسے پرتاپ ہُو گاوین-اودھو سبھو نیہ کنّا چھ کے کو کرورئے پریت کی ریت رچھاوین-ریجھے گُوپال جو کوبُری پے توکو بُر آج ہون کون سپے پاوین-

خط منظوم بزبان بھاشا

چوپائی

سدھ شری سُندر گُن کھانی	اتل کیرت کم جاسے بکھانی

تم سمان سُندر جگ ماہین | ابلن ماہہ کوُو ہی ناھین
انگ انگ شوبھا سرساوت | چندر بدن لکھ چندر لجاوت
ادپما چندر کہون کم بھاہن | دوکھت چندر ادوکہت کاہن
کرون کہان لگ تور بڑائی | لگہ مت مور کہی کم جبائی
رُوم رُوم رسنا مم ہوئی | ورنن کرون تھور سب ہوئی
تاتے اپن لکھون کچھ حالا | بیتت سہے جو مو پر بالا

سورٹھا

پیارے تمھرے ہیت انکھیان تے ندیان بہین | تن بھیو بارو ریت کٹ کٹ پرت کرار جیون

پریو برہ کو پھیر تم بن سب رت پھر گئین
دن بیتت اندھیر رین پرت دن پرت ہین

پنکھ ڈلاوت نین اڑ دیکھین تمھرو درش | پھرکت ہین دن رین پربس پنچھی اڑن کو

جیون بچھرت جل مین تم بچھرت گت یون بھئی
تلپھ تلپھ بسیو چھین روپ سرود درس بن

دوہا

سُکھ اُپجاؤن دُکھ ہرن رسکن کی رسکند | اے من موہن چت بس سدا رہو آنند

جب تے تم کینھو گون پایو ناہ سندیش
ایسی سدھ بسرائے کے بلم رہے کیہہ دیش

پاتی بھیجت کیون نہین پاتے کچھو نہ سہاے | چھن چھن من اکلات ہی تلپھ تلپھ جیہ جاے

کیسی اودھ بدی ہتی جو دیکھی بسرائے
اب جل درشن کے بنا کیسے تپن بجھائے

کر کانپت پتیان لکھت جل بھر آوت نین | کورو کاغذ ہاتھ ہی لکھون کہا مین بین

کاغذ بھیجت نین جل کر کانپت مس لیت
پاتی برہا سن بسو بتھا لکھن نہین دیت

لکھن پڑھن کی ہو نہین کہی سُنی نہین جات
اپنے جیہ تے جانیو مورے جیہ کی بات

یہ گن پاتی نا لکھون دھرے رہون جیہ موَن
تم پیاری من مون بسو پاتی باںچے کون

پتیان ماہ پٹھائیے جو ہووے پردیش
نِش دن من مون جو بسے واکو کون سندیش

من چاہت ہے ملن کو مکھ دیکھن کو نین
شروَن جو چاہت ہین سُنو پیاری تمھرے بین

مکھ سنمکھ دیکھو کرین نین چھین دن رین
کان چھین سُنبو سدا سجنی تیرے بین

چوپائی

کہاں لگ بتھا لکھون اب پیاری
ہردے مانجھ سُدھ رہت تمھاری
سو ہے یہی کُشل او چھیما
مگن رہون نِش دن تو پریما
سدا رہو تم جیوت پیاری
جوبن جور چندر اُجیاری

دوہا

مرگ نینی گج گامنی کٹ کیہر مکھ چند
سدا رہو سنسار مین آنند کند آنند
مُری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھو ناہ
تیرے درگ جیون جیون مُرین تیون تیون کاٹ کراہ

سورٹھا

توجیوتن کی پھانس کرک کریجے کر گئی
گل گیو سگرو مانس کھرکت ہو نکست نہین

دوہا

سو پیاری تو درس بن بکل رہون دن رین
کب لگ اب یان آیہو پنتھ نہارت نین

چوپائی

برہ پیر ستے رہون ادھیرا
رہ رہ اُٹھت سدا ہی پیرا
دن دن بڑھت یہان بورائی
پران رہین تن مون گھبرائی
سُمد بتھاات ہی سرسانو
لہرت آہے سونجات بکھانو
پریم اگن پرجولت ہی تن مین
لاگے جیون واوانل بن مین
اُٹھن آسے رہے ہین پرانا
کرن چہت ہین آپن پیانا
یہ اوسر بھیجو تم پاتی
دیکھت تاہ جوڑا دسے چھاتی
پران پلٹ گھٹ مون پھر آوین
منھ سجیون پانی پاوین
امرس جان آوکو انتا
بڑھے ہرکھہ جیہ ماہ اننتا
پاتی ناہ سجیون جانون
موسے تنہ امرت کرمانون

دوہا

کون بست مم نکٹ جو کرون نچھاور تور
پران آپن مین وارہون مانک موتی ٹھور

سویا

پاتی جو آوے پریم پگی شکھ چھاسے رہے لکھ کے مَن ماہین
پران نچھاور ہین مم وا پر اور نہین کچھو موڈھگ پاہین
مُول سجیون کھاسے جیے وہ دیکھ جیے جیہ سے کے جیونا ہین
اب ایتی کہون تم سون سجنی تم راکھیو پیر ہمار سدا ہین

سورٹھا

بجبے چلت کچھ بات تم بچھرن کی ای سکھی
تن ڈولت جم پات ٹھہرنہ رہت ٹھہر کنیت

پیارے ماہ بیساکھ لاکھوں بن پھوسے سمن
لاکھ لاکھ ابھلاکھ ہیہ اوپجے تم درس کو

کبت

کمل پو چھاہ جیسے سورج پر کاش ہوت کمدُ اُچھاہ جیسے چندر ما پرس تین
بھونرن اُچھاہ جیسے آگم بسنت جان مورن اُچھاہ جیسے برکھا سرس تین
ہنسن اُچھاہ جیسے مان سر بیچ ہوت سادھن اُچھاہ اِچھا آوت ارس تین
سبکو اُچھاہ یہ بھانت کر ہوت ہی ہمرو اُچھاہ پیارے آپکے درس تین

دوہا

تلپھ تلپھ جیہ دیت ہی جیسے جل بن مین
تم درشن بن نین یہ تیسے بھئے ادھین

کاغذ تھوروبہت گھنو سو اب لکھو نجاے | سندھ مدھ جل بہت ہی گاگر ناہ سماے

خط

دُرِ دریاے سبے اعتنائی وشناور رطۂ بیوفائی مدام برمراد کامران وشادکام باشند

شعر

شرح شوقت مینوشتم دیدۂ خونبار گفت | جای سُرخیہاش بگذاری کہ من خواہم نوشت

شعر

انچہ من دیدم ومن میکشم از جور فراق | کہ شنید است وکہ دیدہ است کہ راپیش آمد

شعر

می نویسم نامہ وشتاقِ دیدار توام | بستہ ام نرگس صفت برخامہ چشم خویش را

شعر

چہ می پرسی زمن حالِ دلِ غم دیدہ ات چون شد | دلم شد خون وخون شد آب وآب ازدیدہ بیرون شد

جانان جسدن سے تمسے جدا ہوا بصد آہ وزاری وباہزاران بیقراری غم والم سینہ بکینہ

قبول کرے اشک باری ادھر روانہ ہوا ہون تمھاری دوری مین سرگشتہ و پریشان ہون اگرچہ زندہ ہون پر آرزومند تمھارے وصال باکمال کا ہون خدا عنقریب میسر کرے اور ہمارے دیدۂ انتظار کو تمھارے نور رخسار سے منور۔ ؎ روزم بغم و شب بالم میگذرد * عمرم ہمہ با محنت و غم میگذرد * ؎ دریا و تو ایم ہر کجا ایم * بیگانہ مشو کہ آشنا ایم * ہرچند کہ ہمجنس و ہمنفس یہان موجود ہین مگر رہا سے خندیدگی و خرمی مسدود۔ اگرچہ مجمع یاران لطف انگیز ہین اور جام سخن لبریز۔ اگرچہ مجلس رشک چمن ہی اور ہنگام خجلت دہ گلشن۔ مگر پھر کیا اس سے بہتر کیا ؎ دران بزمے کہ شمع روی تو نیست * چراغ دیدہ را گل می توان کرد * آہ و نالہ سینۂ بریان سے بار بار ہی چشم خونین بغیر رُخ دلدار کے اشکبار۔ جگر پارہ پارہ ضبط فراق و جدائی کا کب یارا۔ **بیت** مائیم و جراحت غریبی * عیسی نتواندش طبیبی * ؎ میگویم و میگویم میگویم و میگویم * بے یار نباید شد بے یار نباید شد * دل خون ہو کر چشم کی راہ ٹپکتا ہی سینے مین خار جدائی کھٹکتا ہی سچ ہی۔ ع نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین عجب حالت ہماری ہی * آہ آہ کون سا درد و ملال ہی جو فلک کجرفتار نے نہ دکھایا ہو۔ افسوس صد افسوس کونسا اندوہ و قلق ہی جسنے سینہ پر کوہ الم نہ گرایا ہو۔ **بیت** اکدم کا جلنا ہو تو کرون صبر اے خدا * آٹھون پہر سُلگتا ہی چولھے مین جا سے دل * تمھاری بیوفائی سے ناک مین دم ہی۔ تمھارے ظلم و ستم کی انتہا نہین جو ہم پر دمبدم ہی۔ کبھی ایک پرچۂ قرطاس سے یاد نہین کیا شاد کرنا تو درکنار ہی۔ بلکہ زیادہ ہی برباد کیا۔ مجنون و فرہاد کا قصہ سُنا کرتے تھے مگر یہان حد سے افزون ہی کسی دلبر کی جدائی مین حال اپنا زبون ہی ؎ نہ دن کو چین نہ راتون کو خواب ہی دل کو * عجب طرح کا آلہی عذاب ہی دل کو * ؎ اسے بتو خوب سا تمھین دیکھا * اپنے مطلب کے آشنا ہو تم * نا ٹھہرایا تمھارا کچھ قصور نہین تمھاری عقل کامل کا کچھ فتور نہین تم پر کیا منحصر ہی یہ بات نزدیک و دور مشتہر ہی

کہ جسقدر مہوشان زہرہ جبین وگلرخان پری آئین ہین اپنے دلدادہ کو گاہے ماہے کامران
اور شادکام نہین کرتے ہان بدنام توکرتے ہین مگر کبھی اُنکا مقصد مراد سے لبریز جام
نہین کرتے تمھاری بلا سے چاہے کوئی جیے یا مرے مگر اپنے ظلم وستم سے باز نہ آئینگے
خیر اپنا ہی دل خوش کرو اگرچہ ہماری جان جاے مگر تمھاری بات کہ نبات ہے نہ
پھیکی ہوجاے ـ ؎ ـ تو اپنے شیوۂ جور وجفا سے مت گزرے + تری بلا سے
مرادم رہے رہے نہ رہے + سیکڑون صدمۂ جدائی تمھارے ہجر مین اُٹھائے
مگر افسوس تم کچھ خبر نہوے اپنے جور وجفا سے باز نہ آئے ـ تمھاری طرف سے غفلت
خوب ہے اور ہماری طرف سے ہردم خلق ومحبت مرغوب ـ ؎ جب تپ دوری
جلاکر خاک کردیگی مجھے + آہ پھر چولھے مین ڈالینگے تری تاثیر کو + ہمکو تمام دن جدائی
تمھاری سے بیقراری اور ہرشب اختر شماری ہے ؎ درد دل کس سے کہون کون کریگا
آسان سخت مشکل ہے مگر یار جُدائی تیری + قسمت مین یہی لکھا تھا ایکدن یہ معاملہ پیش آنا تھا
تقدیر یہی لکھالائی تھی یہ چوٹ منہ پر کھائی تھی سو کھائی ـ ؎ اپنی قسمت کے نوشتے کو
نہ ٹلتے دیکھا + ہمنے افلاک کو سو رنگ بدلتے دیکھا + **ابیات** ـ ملا میرے دلبر سے
مجھکو خدا + نہین تو میراجی ٹھکانے لگا + ابھی بیٹھنے بھی نپائے تھے ہم + کہ دشمن ہمین
یون اُٹھانے لگا + فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا + کہ جسکے عوض یون رلانے لگا
نہین دوست سے مجھکو شکوہ حسن + مراجی ہی مجکو ڈوبانے لگا + ایک دوری دوسرے
مجبوری کیا کیا جاے کون سا معاملہ درپیش لایا جاے کیا تدبیر کرون کس سے درد دل
اظہار کرون حیران وپریشان ہون فکر جُدائی نے گوشت کا نام باقی نہین رکھا ہڈیون کا
مغز تک خشک کردیا ـ ؎ فلک نیرنگ بازی ہے دکھاتا + پریشان ہے مجھے ہردم بناتا
قطعہ ـ حال دل کچھ کہا نہین جاتا + بن کہے بھی رہا نہین جاتا + بن ملے اُسکے
کل نہین پڑتی + ملتا ہون تو ملا نہین جاتا + بیوفائی تمھاری جہان مین مشہور ہے

بے اعتنائی کا کیا ذکر ہی کہ اُسکا شہرہ نزدیک و دور ہی۔ سہ ذرا شربت وصل مجھکو پلا + لبونپر مرا دم ہی اے دلربا + مین جلتا ہون مجھکو خبر کچھ نہین + مرے سوز دل مین اثر کچھ نہین + کیا دل ترے غم نے ایسا فگار + ہوے ایک ٹکڑے کے ٹکڑے ہزار + ترے چشم و ابرو نے اے شوخ رنگ + لگائے مرے دلپہ لاکھون خدنگ + کیا ہی دل و جان کو خون عشق نے + جلایا درون و برون عشق نے + اے جان جہان تمھاری یاد مین یہ حال ہی تمھارے سرو قامت کا ہر دم خیال ہی۔ ابیات جلاتے ہین تن پُر غم کو ہر شب + نہین کھلتے شکایت کو مگر لب + قبول اپنا کیا جلنا سدا کا + نچھوٹا ساتھ لیکن دلربا کا + وہان عشرت و کامرانی یہان اپنے درد و غم کی کہانی سُنانی وہان خندہ و قہقہہ یہان ہر دم تن ضعیف پر رعشہ۔ وہان جام مراد لبریز۔ یہان پیمانہ عمر راہ عدم انگیز۔ وہان بصد آرزو مراد در دامن یہان ہزاران ہزار برق حسرت بر زندگانی خرمن۔ وہان مقاصد گلشن گلشن یہان ناکامی دامن وہان مقصد بر دوش یہان سنان نامرادی ہم آغوش۔ وہان قبضہ شمشیر فتح و ظفر در دست یہان سپر حسرت و افسوس کی پست۔ وہان مجمع پریزادان زہرہ جبین یہان عالم تنہائی کا سوا کُچھ نہین وہان خوشی بار بار یہان چشم خونین اشکبار سہ کھلینگے شکوون کے جبکہ دفتر ادھر ہمارے اُدھر تمھارے + تو کیسی گزریگی آہ دلبر ادھر ہمارے اُدھر تمھارے + ابتک تمکو کچھ خبر و خیال نہین ہماری جان جانے کا ذرا ملال نہین ہمکو اسقدر نہ بھلاؤ خدارا ہماری یاد اپنے دل مین لاؤ۔ کیا کہون تمھارے غم کا مارا ہون تمھارے سبب سب مین رسوا ہوا ہون سہ نیم یک لحظ از یاد تو خاموش + فراموشی شدہ از دل فراموش + سہ رفوگر کو کہان طاقت کہ زخم عشق کو ٹانکے + اگر سینہ مرا دیکھے رفو چکر مین آجائے + صدمہ فرقت اگر تحریر کرون تو کیا تعجب کہ آتش آہ سے کاغذ مین بھی آگ لگ جاے۔ ہاتھ لرزتا ہی زبان کانپتی ہی پھر کیونکر تحریر ہو بیان مہجوری کسطرح تسطیر ہو۔ خور و خواب یکسو چشم مین آنسو ہی تمھاری ہی

شکل ہردم روبرو ہی۔ ابیات جدا کسی سے کسیکا غرض حبیب نہو + یہ داغ وہ ہی کہ دشمن کو بھی نصیب نہو + جدا کرے جو ہمین وہ صنم کے کوچے سے + الٰہی راہ مین ایسا کوئی رقیب نہو + ہر گھڑی تمھارا رنج والم اپنے دل پر سہتا ہون ہرچند کہ ہمجنس و ہمنفس سے کہتا ہون مگر کوئی میری بات نہین سنتا ہی ہر ایک مجنون و دیوانہ کہتا ہی۔ اے پیارے۔ ؎ کعبہ مین رہین یا کہ رہین دیر مین جا کر + ہر جا تمھین اے جان جہان یاد کرینگے + تمکو یقین صادق اور گمان واثق نہوگا کہ ہم تمھاری یاد مین مرتے ہین تمپر جان قربان کرتے ہین گو تمھارے دل پر اثر نہو ہماری حالت کی خبر نہو۔ ؎ کٹے خوشی سے تو ہی زیست خضر کی تھوڑی + نہین تو نیم نفس بھی بہت ہی جینے کو + اگر شب و روز اپنا یہی کام ہی تو سن رکھنا کہ چند روز مین خاتمہ بالخیر و کام تمام ہی۔ ؎ گردش سے آسمان کی کیا کیا ستم ہین مجھپر + سایہ بغیر اپنا ساتھی نہ کوئی رہبر + آہ آہ کیا کرون کس سے کہون۔ ؎ نہ نامہ ہی نہ قاصد ہی نہ پیغام زبانی ہی + یکایک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگہانی ہی + وہان تم بلحن داؤدی غزلخوانی مین مشغول یہان ہمارا آہ و زاری کا مدامی معمول وہان تم سنگار سے آراستہ و پیراستہ یہان ہم خاک بر سر و حواس باختہ وہان تم جلسۂ عیش و طرب مین مدام یہان تپ ہجر مین جلنے سے کام وہان شراب دوآتشہ کا دور یہان خمار ہجر کا ظلم و جور وہان رنگ برنگ کا سمان یہان مدام گردش آسمان وہان صراحی و جام دردست یہان حوصلہ سب پست وہان اغیار ہمدم یہان عالم تنہائی کا غم وہان شباب پر کمال یہان جان محزون پر ہر روز زوال وہان کنار و بوس یہان حسرت و افسوس وہان حاصل ہونا مراد کا بار بار یہان دیدار پر بہار کا انتظار وہان مہندی سے ہاتھ رنگنا یہان جگر کا خون ہوکر آنکھ کی راہ ٹپکنا وہان نرگسین چشم مین سرمہ لگانا یہان مشل کوہ طور اپنے آپکو جلانا وہان تمکو ہردم غیرون کا خیال یہان ہمکو ہر لحظ جان جانے کا ملال وہان مانگ پر سنید ور یہان راہ مقصد سے سیکڑون میل دور۔ اے جان جان اب آگے تحریر کی طاقت نہین گفتگو کی قوت نہین اللہ تعالےٰ طوطہ چشمی تمھاری برقرار بے اعتنائی و بیوفائی پائدار رکھے۔ فقط۔ والشوق

خط دیگر

می نویسم نامۂ مشتاق دیدار توام
بستہ ام نرگس صفت برحاشیہ چشم خویش را

دیگر

سواد دیدہ حل کردم نوشتم نامہ سوئے تو	کہ تا ہنگام خواندن چشم من افتد بروئے تو

گل گلزار خوبی بلبل شاخسار خوبی نسیم چمنستان رعنائی شبنم گلستان زیبائی طاؤس طناز خیابان عشوہ سازی طوطی شکرستان نغمہ پردازی قمری سروستان لیاقت و سخنوری خجالت دہ حور و پری زاد اللہ حسنہ۔

آرزو ایح غنچہ تمنائے مواصلت مشام بیان را معطر ساختہ بدعائے ضروری میگراید۔ یعنی درین اوان نزہت و فرخندہ بیان نامۂ نامی صحیفۂ گرامی بعد مدت بوزیدن باد بہار شگفتہ کن شاخ و برگ قلب ما عاشقان گردید۔ ؎ بہت روزوں کے پیچھے آج آیا آپکا نامہ + لفافہ پڑھ کے آنکھوں سے لگایا آپکا نامہ + جس ہنگام نافرجام بدآغاز نیک انجام سے فلک تفرقہ پرداز کجباز اور زمانۂ ناساز جانگداز نے دوری صوری و مہجوری فیمابین ہمارے اور تمھارے ڈالی ہی اور سنان غم میرے ہلاک کو سنبھالی ہی۔ افسوس صد افسوس کہ اُسکا بیان میرے جدا امکان سے بالکل باہر ہی جسوقت تمھاری محبت انگیز لطف خیز اشارے کنائے رمز و عشوے یاد آتے ہین بجامع المتفرقین گھنٹون پہرون رلواتے ہین ہوش بر غاست حواس رخصت ہائے کیا کرین۔ اسے جان جان۔ **ابیات**

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من +	دل من داند و من دانم و داند دل من
دور جسدن سے ہوا تجھ چمن حسن سے مین	نہ مجھے باغ خوش آتا ہی نہ گلشن نہ چمن
انچہ من دیدم و من میکشم از جور فراق	کہ کشیدست و کہ دیدست و کرا پیش آمد

اور کبھی یہ رباعی بھی اپنے حسب حال آپڑتی ہے۔ **رباعی**

قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم — شکایت شب ہجران تمام بنویسم
شکایت شب ہجران و فرقت و دوری — ز حد گذشت ندانم کدام بنویسم

اے گلشن آرائے محبت و وداد و اے چمن پیرائے مودت و اتحاد تمھارے ہجر نے جو جو آفتیں ہم پر اتاری ہیں شمہ اُس سے لائق تسطیر اور ذرہ قابل تحریر نہیں ہے۔ **نظم**

خواہم اگر ز حرف تمنا رقم زنم — کاغذ کجا دوات کجا و کجا قلم
این ہم بفرض گر بتکلف بہم رسد — ہوشم کجا حواس کجا و کجا دلم
با این ہمہ ارادۂ تحریر گر کنم — وجدان دل چگونہ برآید ز خامہ ام
شوقے کہ برنگین دلم نقش کردہ اند — آن نقش کالحجر کہ زوالش بود اہم
انصاف خواہم این کہ بدینسان تمام تر — ما فی الضمیر دل ز قلم چون شود رقم

اے کمان ابرو اے ماہ رو گلرو اگر یہ ہدف ناوک بلائے غم جدائی تمھارا بیان کرے تو لب سے لب برنگ سوفار جدا رہے۔ آخرش عالم بیتابی و بیقراری میں تمھارا خط راحت افزا ہاتھ میں لیکر نہ جانے کیا سے کیا دل مضطر اشعار اڑا رہا ہے۔ **اشعار متفرقات**

نامہ ات آمد بدستم خاطرم گلزار شد — غنچہ شد گل گل چمن شد نافہ تاتار شد
قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید — در حیرتم کہ جان بہ کدام این کنم نثار
نامہ آورد رسول تو من از شادی آن — گہ سر نامہ ہمین بوسم و گہ پائے ورا
نامہ شوق ترا من مختصر خواہم نوشت — بیشتر از بیشتر از بیشتر خواہم نوشت

دوہرا

لکھن پڑھن کی ہے نہیں کہی سُنی نہیں جات — اپنے جی سے جانیو میرے جی کی بات
یہ گُن پاتی نالکھوں دھرے رہوں جی موں — تُم پیارے سن مُوں بسو پاتی بانچے کون

سورٹھا

بیتے جملت پھو بات تم بچھڑن کی اے سکھی — تن ڈولت جم پات تھر نہ رہت تھر تھر کنپت

پیارے تھرے ہیت انکھیان تے ندیان بہین — تن بھیو بارو ریت کٹ کٹ پیرت کرار جیون

پرکو برہ کو پھیر تم بن سب رُت پھر گئین — دن بیتت اندھیر رین پرت دن پرت ہین

بینا ہوڈولا دت نین اُٹر دیکھین تھہ و درس — پھرکت ہین دن رین پربس پنچھی اُڑن کو

جیوان بچھڑے جل بین تم بچھڑت کت یون بھئی — تلپھ تلپھ بھیو چھین روپ سر دور درس بن

اے از دیدہ دور و از دل در حضور حال گریہ اگر تحریر کرون تو کاغذ ابری برنگ ابر باران اشک فشانی کرے سطرین موج دائرہ گرداب قاصد آب روان کیطرح قصد روانی کرے ـــہ

حال من دیدا ست قاصد احتیاج نامہ نیست — اگر نویسم زندہ ام بر خویش تہمت میکنم

اے نونہال حسن و خوبی سرو چمنستان دلبری و محبوبی یہ مہجور الخدمت صرف تمھارے شوق مواصلت کے باعث ہنوز اصل مین مردہ ہی اگرچہ بظاہر زندہ ہی تمھاری بیوفائی و کج ادائی جسکو کہ برعکس اس دلدادہ پر ثابت کرتی ہو یہ خامی خیال آن ماہ جمال ہی ورنہ کہین ایسا بھی ہوتا ہی - اے حدیقہ حسن و جمال محبوب بے مثال لطف فرمائی اور توجہ نمائی تیری ہے سے یہ چشم داشتین ہمکو نہ تھین - حیف صد حیف - ـــہ

دل بتو دادم و افسوس نمیدانستم — کہ پس از بردن دل شوخ چنین خواہی شد

بخدا اے لا ینال اگر تمھاری اس چشم پوشی کا حال ہم پہلے سے جانتے اپنا طائر دل تمھارے دام محبت مین ہرگز نہ اُلجھنے دیتے - ع - خود غلط بود انچہ من پنداشتم ؛ ـــہ

اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را — نمیکردم بدل روشن چراغ آشنائی را

خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اپنی بدقسمتی کا حال پُر ملال کیا کہون کیا لکھون - ـــہ

تو دور افتادگان را گاہ گاہے یاد میکردی — مگر گم کردہ رہ قاصد کہ پیغامے نمی آرد

اے آشنا و ر ورطہ بیوفائی و بے اعتنائی افسانۂ بیتابی دل اگر لکھون تو خط لوٹن کبوتر

کی طرح لوٹا کرے قلم مرغ بسمل کیطرح صفحۂ قرطاس پر تڑپا کرے۔ ھ

برق و باران جسکو کہتے ہین مرا افسانہ ہے | کچھ حقیقت رونے کی کچھ حال بیتابانہ ہے

حالت اضطراب و بیقراری مین کبھی یہ غزل پڑھ کے دل کو سمجھاتا ہون۔ غزل

مجھے جام الفت یار نے جو پلا دیا کئی بار ہے | مری آنکھون مین وہی ابتک بخدا اُسیکا خمار ہے

جو صبا کرے تو اُدھر گذر تو یہ کہیو اُس سے مری خبر | غم ہجر تیرے نے اے صنم کیا کیسا زار و نزار ہے

ترے عشق مین جو ہوے ستم نہیں اسکا شکوہ کرینگے ہم | جا ہو سر کو تن سے کرو قلم بخدا نہین مجھے عار ہے

مری جان جاوے و یار سب مگر اتنا کہتا ہون اے صنم | نہ پھرونگا عشق سے تیرے مین مرا دل تو تجھپہ نثار ہے

مجھے خوف حشر خلیل کیا کہ مین شاہ خادم پیشوا | کوئی مانے یا کہ نہ مانے ہان مرا دل تو اُسپہ نثار ہے

غزل دیگر

اے ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدۂ | اے شمع شب افروز من از من چرا رنجیدۂ

خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم | جائے تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدۂ

اے جان من جانان من بر من نگر سلطان من | یک شب بیا مہمان من از من چرا رنجیدۂ

بنگر ز ہجرت خون شدم سرگشتۂ مجنون شدم | چون لعل دل پُر خون شدم از من چرا رنجیدۂ

من عاشق زار توام از جان خریدار توام | تا زندہ ام یار توام از من چرا رنجیدۂ

رنجیدۂ رنجیدۂ از من گناہے دیدۂ | آخر مرا بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ

گر من بمیرم در غمت خونم فتد بر گردنت | فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدۂ

اے کعبۂ من کوئے تو وے قبلۂ من روئے تو | صد فتنۂ بند و سے تو از من چرا رنجیدۂ

پیوستہ دلدار توام یار وفادار توام | اکنون بغم زار توام از من چرا رنجیدۂ

اے سرو نوش بالاے من اے دلبر رعنائے من | لعل لبت حلواے من از من چرا رنجیدۂ

اے سعدی دلخواہ تو ابرے ہچون ماہ تو | من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدۂ

اے پیارے سعدے تمھاری فرقت مین گھر زندان چمن بیابان ہے زندگی سے تنگ جینے سے تنگ

تنہائی سے دل گھبراتا ہی پھرنے سے پریشانی لاتا ہی غرضکہ کسیطرح چین نہین ہی۔ بن تیرے اگر باغ کی طرف جاتا ہون آخر گھبرا کر بیتیابانہ واپس آتا ہون باغبان باغی گل بوٹے آتش ہجر سے داغی دکھلائی دیتے ہین گویا وہ بھی ہمارے غم مین دل پر داغ کھائے ہین غرضکہ صورت خار آنکھون مین کھٹکتے ہین جوانان چمن ہر جگہ جیسے اٹکتے ہین چشم نرگس نظرون مین دیدۂ حیران ہی گیسوے سنبل زلف پریشان ہی۔ قطعہ

بے ترے سیر چمن خوش آئے کیا اے سرو ناز   پھول جو ہی میری نظرون مین برنگ خار ہی
جو خمیدہ گل کی … ہی وہ ہی مثل کمان   شکل ناوک موج بوے گل جگر کے پار ہی

قمریان باغ مین کوکو سے سر پھراتی بلبلین آواز مین کستی چلاتی ہین گل گران گوش ہین غنچہ لب خاموش نرگس آنکھ نہین ملاتی ہی بلبل دم چراتی ہی اس روش رنگ گلستان اور اپنا حال پریشان دیکھکر خاموش رہتا ہون دیوانہ وار چلا چلا کے کہتا ہون۔ ؎

نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبل جدا پھری   چلیے اب اس چمن سے کہ یانکی ہوا پھری

ناچار وہان کی سیر سے ہاتھ دھو صبا کی طرح ہوا ہو صحرا کو روانہ ہوتا ہون بیکسانہ حیران وششدر کسی درخت کے سائے مین جا ہاتھ پھیلا کے یہ اشعار پڑھتا ہون۔ ترجیع بند ؎

صبا کبھی جو ترا کوے یار مین ہو گذر   نہ بھولیو یہ پیام وزیر خستہ جگر
یہ کہیو اُس سے کہ ایجان تیری فرقت مین   فغان ہی درد ہی غم ہی الم ہی آٹھ پہر
پہونچ گیا ہی گریبان کا چاک دامن تک   گزر گیا ہی بس اب سر سے آب دیدہ تر
کبھی ہی ہوش اُسے گاہ فرط بیہوشی   کبھی ہی آپ مین وہ گاہ آپ سے باہر
ہر ایک کوچے مین پھرتا ہی صورت وحشی   کبھی اِدھر سے اُدھر اور کبھی اُدھر سے اِدھر
بہت قلق جو ستاتا ہی تو یہ پڑھتا ہی   عجیب حسرت و ارمان سے ہاتھ پھیلا کر
بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم   بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم

غزل

باعثِ وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی
تنکے چنوانے لگی ہمسے جدائی آپ کی

خود گلا کاٹون مجھے خنجر عنایت کیجیے
دیکھیے دُکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی

آپ کی جانے بلا کیونکر کٹی فرقت کی رات
دل تڑپ کر رہگیا جب یاد آئی آپ کی

آپ کی باتون کا رہتا ہے مجھے ہردم خیال
جو کوئی بولا صدا کانون مین آئی آپ کی

پہلے کیا اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتی نہین
جائیے بس خوب اُلفت آزمائی آپ کی

بیٹھے بیٹھے روگ الفت کا لگایا جان کو
کیا ان آنکھون نے مجھے صورت دکھائی آپکی

اشعار متفرق

نہین کٹتا ہے یہ میدان بلا
مدد اے خضر بیابان بلا

رُلائیگا یونہین گر خون ہمین غم یار جانیکا
نہ بیگا آسمان شیشہ شراب ارغوانی کا

غزل

دل تمھارے حُسن پر یون مبتلا کیونکر ہوا
نازل اسپر اسقدر قہر خدا کیونکر ہوا

بستۂ زلف صنم دل اے خدا کیونکر ہوا
میٹھے جُھلانے یہ مجھ سے سودا کیونکر ہوا

دل شگفتہ خاک ہو فرقت مین آہ گرم سے
غنچوں کا صرصر کا جھلا موج صبا کیونکر ہوا

کیا ترے وحشی کا زندان کی طرف آیا قدم
خانۂ زنجیر مین محشر بپا کیونکر ہوا

سچ کہا ہے بانی جور و جفا مین ستم ایجاد زین سب + راحت جان کوئی دلبر نہین بھلا دہین سب ٭ مجنون دار با چشم زار بیتاب و بیقرار صورت غبار کسی دوسرے شجر بے برگ کے تلے جاکر پھر بیٹھ جاتا ہون اشک آنکھون مین بھر کر تمکو یاد کر تمھاری شکل کا تصور باندھ فرط بیقراری سے خوب روتا ہون چلاتا ہون وہان بھی گردباد حلقہ آہن نظر آتا ہے ہر آہو تری آنکھون کی یاد دلاکر چوکڑی بھلاتا ہے زرد زرد گلہائے مغیلان دیکھکر آنکھون مین سرسون پھولتی ہے لالہ صحرائی سے داغ دل مشتعل ہوا عالم جنون

اور بھی متصل ہوا الباس پھاڑنے لگا جنون پنجے جھاڑنے لگا۔ ؎ ایک ہی جھٹکے مین
ا دوست جنون ؛ پاس دامن کے گریبان دیکھنا ؛ شاید کسیوقت اگر اپنے ہوش
بجا ہوئے فوراً یہ شعر زبان پر آیا۔ ؎ اُلجھا یہ دل ستم زدہ زلف بتان سے آج ؛
نازل ہوئی بلا نئی سے سر پر کمان سے آج ؛ ؎ کب خبر تھی انقلاب آسمان ہوجائیگا ؛
دوست کا ملنا نصیب دشمنان ہوجائیگا ؛ ؎ نہ کیا ذبح گیا چھوڑ کے بسمل قاتل + دہن
زخم پکار اکئے قاتل قاتل + ؎ لگے ہی سیر گلشن مین دل اے غنچہ دہن کسکا ؛ تری فرقت
کے مارے کو روش کسکی چمن کسکا ؛ اور کبھی یہ غزل حسرت و افسوس کے ساتھ ہاتھ مل مل کر پڑھتا

غزل

ببین در وقت رفتن حسرت دیدار نگار من	کہ از نقش قدم پیداست چشم انتظار من
نگہ از دیدن او چون پر پروانہ میسوزد	مگر دارد چراغ از داغ دل شبہائے تار من
فلک را گرد از فرط حرارت کوہ آتش	معاذ اللہ فتد گر برزمین مشت غبار من
بغیر از روئے حسرت شغل دیگر در نظر نامد	بہ بیند گر کسے آئینہ لوح مزار من
اگر از مستی بخشم ہست او سے آید	بپاسے او رسد اے کاش این مشت غبار من

اور کبھی اس شعر سے دل کو تسکین دیتا ہون ؎ نظرون سے دور رہنے کا پیارے
گلا نہین + دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلا نہین + دیگر دل من لفظ یاد تو معنی ؛
معنی از لفظ کے جدا باشد ؛ دشمن بھی اپنے دوست سے یارب جدا نہو ؛ نا آشنا کو
بھی الم آشنا نہو ؛ پھر یکایک دل مین یہ اُمنگ آئی نشۂ مے کی ترنگ آئی عزم ہوا کہ
میخانہ کو جائیے یون دل کو بہلائیے غرضکہ جب وہان بھی پہونچا جو نہ دیکھا تھا سو دیکھا
دور ساغر حلقہ ماتم نظر آیا قلقل مینا مین نوحے کا عالم دکھلائی دیا سیخہائے مژگان پر
کباب لخت دل بیتاب تھے اشک میگون شیشہ شراب تھے بس یہ عالم دیکھکر اشک کی
طغیانی ہوئی کشتی مے کشتی طوفانی ہوئی یاران قدح نوش ہم آغوش ہوئے اپنے حال پر

بیہوش ہوئے تکلیف بادہ کشی کی کرنے لگے یہ کہکر سر قدم پر دھرنے لگے مین بھی اس شعر کو پڑھکر رونے لگا۔ شعر خون جگر پیا نہو جسنے وہ مے پیے + کہاں نصیب وہ کہاں آپ کہ جو دل جلا نہو + وہان سے بھی پریشان دار با حالت تغیر کسی جانب کو چلدیا تمہاری سرد مہری کو یاد کرکے یہ غزل زبان پر جاری ہوگئی۔ غزل

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دل پر جفا کرو تم
ہلیگا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوف خدا کرو تم

زمانہ الٹا ہی کیا کرو تم برا جو ہو وہ ادا کرو تم
وفا کرین ہم جفا کرو تم دعا کرین ہم دغا کرو تم

سرور وصلت کہ رنج فرقت دوائے الفت کہ درد کلفت
نشان بوسہ کہ داغ حسرت قبول آخر جو عطا کرو تم

ہمین نے پہلے گلا کٹایا ہمین نے قاتل تمہین بنایا
ہمین نے یہ رنگ سب جمایا ہمارے حق مین دعا کرو تم

دل و جگر پلکون پر نچھاور تو جان قربان ہو یون تم
اب ایک سر ہی ہے اسے بھی لیکر قدم پہ اپنے فدا کرو تم

بجا ہی جیا مرا گلا ہی تمہارا آئین قصور کیا ہی
یہ میری تقدیر مین لکھا ہی کہ مجھ پہ جور و جفا کرو تم

اے راحت زندگانی جب سے تم سے جدا ہوا ہون ہزارون رنج و غم دل کو اٹھانے پڑے سنان الم وجدائی سینہ بے کینہ پر کھانے پڑے تمہاری جدائی مین ششدر و حیران سراسیمہ و پریشان ہون، مرغ بسمل و طائر نیم جان کہیے تو بجا ہے اور بیان سوا اسکے کیا ہے۔ شعر قرار باقی نہین جان زار بن تیرے + تڑپ رہا ہے دل بیقرار بن تیرے + گھمنڈ تھا مجھے جن جن کا سب وہ بھاگ گئے + حواس و ہوش و شکیب و قرار بن تیرے + دیکھیے بچھڑے ہوؤن کا ملانے والا اس پر آرزو کو تمہارا وصال کب میسر اور چشم انتظار کو تمہارے رخسار تابان سے کب منور کرتا ہے۔ غزل مستزاد۔ حال دل کس سے کہون کوئی بھی غمخوار نہین۔ غم فرقت کے سوا + اور اگر پوچھے کوئی قابل اظہار نہین چپکا رہنا ہے بھلا + زلف کے پیچ سے چھوٹ سکتا نہین کوئی دل۔ ہے بڑا پیچ یہ پیچ + کونسا دل ہے کہ جو اس مین گرفتار نہین۔ ہے عجب دام بلا + سیکڑون ہین جگر افگار ہزارون دل ریش۔ تیرے ہاتھون لیکن + پاس تیرے کوئی خنجر کوئی تلوار نہین

ہان مگر نازو ادا ٭ کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہی کہ جہان ہر بدمست ٭ جسکو اب
دیکھو وہ سرشار ہی ہشیار نہین - اے بت ہوش ربا ٭ مرمٹے خاک در یار پہ عشاق ظفر
اور نہین اُسکو خبر ٭ اُٹھ کے اب جائین کہان طاقت رفتار نہین - مثل نقش کف پا +
اے ملکۂ اقلیم بیوفائی واے شحنۂ دیار کج ادائی تمھاری سرد مہری شہرۂ آفاق ہی تمسے
دل لگا کر راحت و آرام بالاے طاق ہی - ؎ دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پرفن نکلا ٭
دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا ٭ جامع المتفرقین نے ہمین غم کھانے کو اور تمہین
دل دکھانے کو بنایا تمھارے جور و ستم اور ہمارے قصۂ غم کے لکھنے کو ایک دفتر
چاہیے انسان کی مجال نہین کہ شمۂ اُس سے تحریر کرے اور ذرۂ اُسکا تسطیر تمھاری
جدائی مین ہمارا حال پر ملال بحدے زبون ہی بلکہ روز بروز افزون ؎ لگے یون تو
ہزارون ہی تیر ستم کہ تڑپتے رہے پڑے خاک پہ ہم ٭ ترے ناز و کرشمہ کی تیغ دو دم
لگی ایسی کہ تسمہ لگا نہ رہا ٭ ؎ چاہے دلداری کرے چاہے دل آزاری کرے ٭
اے ظفر اُس دلربا کو ہمنے دل اب تو دیا ٭ ؎ صنم جسدم غم دوری سے دل مغموم
ہوتا ہی ٭ مزا دل کے لگانے کا ہمین معلوم ہوتا ہی + ؎ بندھا جس روز سے
ہمکو خیال زلف تیرا ہی ٭ پریشان حال ہون ایسا کہ سب کہتے ہین سودا ہی ٭ مسدس

کیون رے دل جا ہی پھنسا مین نہ تجھے کہتا تھا	زلف ہی دام بلا مین نہ تجھے کہتا تھا
پاس خوبان کے نجا مین نہ تجھے کہتا تھا	انکی باتون پہ نہ آ مین نہ تجھے کہتا تھا
دیدی آخر نہ تو آن شوخ ستمگار چہ کرد	با تو در دوستی آن نرگس بیمار چہ کرد
بحر اُلفت مین قدم کا نہین دھرنا بہتر	ہی کنارا ہی بس اس حال سے کرنا بہتر
یارب اندوہ و جدائی سے تو مرنا بہتر	گذرے غم جی پہ تو بس جی سے گذرنا بہتر
رفتہ رفتہ وہ ہوئے لجۂ آفت مین غریق	موج زن جنکے ہوا دل مین یہ دریاے عمیق

سچ ہی کہ جسقدر ماہ رخان زہرہ جبین و نازنینان پری آئین ہوتے ہین اپنے عاشق زار کو

شاد کام کرنے سے اُنکو کیا کام ہی اُنکی جانب سے تو ظلم و ستم و ایذا رسانی ہی مدام ہی ؏

خدایا نرم گردان از کرم دلہاے خوبانرا ؏ وگرنہ عشق را نا پیدہ کن یا عشق بازان را

آسے تسکین بخش دل بیقرار ہمارے رنج و الم کا تمکو مطلق خیال نہین بیتابی و فراق مین جان جانے کا ذرا بھی تمکو ملال نہین تمکو مطلق یقین نہوگا کہ ہم تمہارے ہجر و فراق مین یہان مرتے ہین زندگی کے دن بھرتے ہین - دوہا - پیارے تمھرے درشن کو ادھر رہو ہی آنے

اب کیا آگیا ہوت ہی گھٹ سون رہے کہ جائے ؏ پریت تو داسون کیجیے جا سون من پتیاسے

جنے جنے کی پریت مین جنم اکارت جاسے ؏ چانک چاہت سوانت جل چکی چاہت بھور

ہم چاہت تم ملن کو جیسے چندر چکور ؏ تم بچھڑت جیین سون مرون کہا جیون بن تمہین

تو صورت من سون بسے وہی جیاوت موہین ؏ آپ یاران ہمدم سے ہم آغوش تم یہان

عالم تنہائی و بیقراری مین بیہوش تم باواز دلکش غزلخوان ہم یہان گریہ و زاری سے نیمجان - تم ہنسی خوشی مین مشغول ہم ناامیدی وصال سے ملول - تم ہر وقت ناز و ادا مین آراستہ و پیراستہ ہم تمھاری جدائی سے یہان پریشان ہوش و حواس باختہ و تمان از صبح تا شام جلسۂ عیش و طرب یہان رنج و تعب - اشعار - خدا ملے تو ملے آشنا نہین ملتا ؛ کوئی کسیکا نہین دوست سب کہانی ہی ؛ ایک عقدہ نہ کھلا رشتۂ تقدیر سے حیف ؛ ہمنے فرسودہ بہت ناخن تدبیر کیا ؛ ملا میرے دلبر کو مجھ سے خدا ؛ نہین تو مرا جی ٹھکانے لگا ؛ ہاے کیا دن تھے کیا وہ راتین تھین ؛ کیا وہ چہلین تھین کیا وہ باتین تھین ؛ وہ بھی دن پھر کبھی صنم ہونگے ؛ ہم و تم ایک جا بہم ہونگے سینہ لبریز تمنا و بلب مہر سکوت ؛ نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہی غمخوار ؛ نہ وہ چہلین نہ ترنگین نہ خود آرائی ہی ؛ کنج تاریک ہی اور عالم تنہائی ہی ؛ جدائی آتش تیز است میسوزد دل و جان را ؛ خدا ہرگز نصیب کس نسازد داغ ہجران را ؛ آسے گندم نماے جو فروش تمہارے نامۂ راحت شمامہ کو ہر دم آنکھون سے لگاتا ہون تعویذ حرز جان

جانکر اُسیکو مونس تنہائی بناتا ہون ــ نامہ ات آمد و دل را طربے پیدا شد ؛ یعنے از ہر حیا تم سببے پیدا شد (لیکن) خط تو آیا ولے سمجھا نہ مین تحریر کا پیچ ؛ اسکو لکھے کا کہون یا کہون تقدیر کا پیچ ؛ بوسہ لیا جو خط کا تو دل شاد ہو گیا ؛ مضمون دل کا بھولا ہوا یاد ہو گیا ؛ شکل اپنی ہمکو دکھلاؤ خدا کے واسطے جان جاتی ہے آؤ خدا کے واسطے ؛ دن تو تیرے ہی تصور مین گزر جاتا ہی ؛ رات کو خواب مین بھی تو ہی نظر آتا ہی ؛ وصال یار مین دونا ہوا شوق ؛ مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی ؛ حدیث شوق بروے قلم نمی آید ؛ چنانکہ ہست بدل در رقم نمی آید ؛ زیادت نیستم غافل دمے اے مہربان من ؛ توئی در دل توئی در جان توئی در زبان من ؛ اے محبوبہ جانستان تمہارے وہان جام شراب ارغوانی در دست اور اغیار ہمدم یہان سب ارمان و نوحہ پست از تنہائی و بیکسی کا عالم - وہان رفیقان تازہ دست ہر دم بوس و کنار و یاران محفل کے نظارے یہان ہر لحظ تمہارے دیدار کا انتظار اور تمہارے ظلم و ستم سکے دلپیر آرے - ــ

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی — عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی
کوہکن کوہ مین اور قیس مرا صحرا مین — سر پٹکنے کو رہا کوئی نہ ہمسر اپنا
بدریاے محبت روز آسا غم کے مارے ہم — کبھی ہین اس کنارے اور کبھی ہین اُس کنارے ہم
یا درد دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو — قسمت مین جو لکھا ہے آلہی شتاب ہو
نگویم بوصلت مرا شاد کن — ز محرومی من دمے یاد کن

افسوس ہی کوئی دوست و آشنا اپنا اپنا نہوا حال اپنا تباہ کیا نہوا نصیحت ناصح سے غم دونا ہوا بدقسمتی سے رونا ہوا - ــ دل دلاسے سے ہی کرتا بیقراری بیشتر ؛ خانۂ ماتم مین ہو جیسے زاری بیشتر ؛ کسی نے سچ کہا ہی - قطعہ درد دوری کا مبتلا جانے ؛ دل بیدرد کی بلا جانے ؛ جو گزرتی ہی جان پر میری مین ہی جانون ہون یا خدا جانے

آب تمھاری یاد مین اسوقت دریاے اشک چشمۂ چشم سے جاری ہے حالت بیہوشی طاری ہے تحریر کی طاقت نہین اظہار حال کی قدرت نہین۔ ع اب آگے کیا لکھون احوال جی تو سنسناتا ہے زبان کرتی ہے لکنت اور کلیجہ مُنھ کو آتا ہے + دوہرا

کر کانپت پتیان لکھت جل بھر آوت نین	کو روکا غذ ہاتھ دے ملکھ ہی کہیو بین
کاغذ بھیجت نین جل کر کانپت مس لیت	پاپی برہا من بسو بتھا لکھن نہین دیت
پاتی واکو بھیجیے جو ہو وے پردیش	جو نِش دن من ہی بسے تاکو کون سندیش

آسے جان جان شرح شوق کو ایک دفتر چاہیے لہذا اب خط تمام کرتا ہون سوا سے تمناے دیدار تمھارے شیدا کو اب کوئی آرزو نہین زمانہ سازی یا بہت باتین بنانے کی اپنی خو نہین۔ آسے قتال عالم اور مسیحا دم اب جامع المتفرقین کی درگاہ مین یہی التجا ہے کہ تُمسے جلد ملاے وہ صورت دلربا ہمکو دکھلائے پردۂ جدائی درمیان سے اُٹھائے تاکہ دل مضطر کو چین آئے۔ آمین آمین آمین

قطعہ

چار دن زندگی کے تھے افسوس	سو اسی کاروبار مین گزرے
آرزو مین گزر گئے دو دن	دو رہے انتظار مین گزرے

زیادہ بس باقی ہوس

راقم الحروف کشتۂ ناز و ادا فریفتہ و شیدا
فدوی حفیظ اللہ خان عفا اللہ عنہ
از تھانہ بگھولی ضلع ہردوئی اودھ۔

تقریظ رشحۂ قلم فصاحت رقم سرچشمۂ محبت و مروت مخزن خلق و عنایت واقف رموز خفی و جلی محبی مظہر علی صاحب متخلص بہ مظہر بلگرامی حفظہ اللہ تعالےٰ

سبحان اللہ کیا تیری قدرت کے کارخانے ہین انسان ضعیف البنیان کی تو کیا حقیقت ہی فرشتگان مقرب تک کُنہ ماہیت مین دیوانے ہین جب چاہا شاخ قلم خشک پر گل تر کھلا دیا شمع کو رولایا پروانے کو جلادیا۔ تیری معرفت مین چون وچرا بیجا ہی تو ہی جانے کہ تو کیا ہی تو ہی تو خالق دوجہان صانع انس وجان ہی تو ہی نے یہ خیمہ زنگاری بے چوب و ریسمان ایستاد کیا تو ہی نے ستارون کی گلکاری بے مدد دست و قلم دکھا کر فرش خاک برروے آب روان ایجاد کیا تو ہی نے کیا کیا سرو شمشاد نسرین و نسترن اس گلشن بے بنیاد مین لگائے کیسے کیسے گل بوٹے اس خاکدان پرمحن مین کھلائے۔ فی الحقیقت تیری معرفت مین بڑے بڑے دوربینون کو سرگردانی رہی آئینہ وار حیرانی رہی۔ جتنا چھانا کرکرایا پایا جب آنکھین ہم پہونچا ئین کچھ نظر نہ آیا۔ بس خموشی کے سوا چارا نہین۔ دم مارنے کا یارا نہین دعوے وہم بیکار ہی۔ محض خیالی آزار ہی۔ لہذا خاموشی یہان فرزانگی ہی۔ گویائی محض دیوانگی ہی ہمکو تو نے سب کچھ عطا فرمایا ہی نرا نرا خاک کا پتلا ہی نہین بنایا ہی ہم اگر اپنے آپ کو بچشم ہوش دیکھین تو گمان کیا یقین غالب ہی کہ فی عمرہ اپنی تعریف مین تر زبان رہین مگر القول حکیم سید بندہ رضا صاحب آرزو رئیس بلگرام۔ رباعی۔ دنیا کا عجیب ہمنے لیکھا دیکھا ؃ آج اور توکل اور تماشا دیکھا ؃ جس علم کو محنتون سے حاصل تھا کیا ؃ دیکھا کبھی تو چل چلاد اسکا دیکھا ؃ دل سرد ہوگیا حسرتین خاک مین مل گئین۔ حوصلہ گرد برد ہوگیا۔ جہالت کا طوطی بولتا ہی باکمالون کو کون پوچھتا ہی۔ ؎ امروز بہاے ہیزم وعود یکے است ہم مرتبہ خلیل و نمرود یکے است ؃ ترقی کسال معدوم۔ قدردانی رخصت قدردان علوم ؎ نیک بد ٹھہرے برے اچھے ہوسے ؃ منصفون کی قدردانی دیکھ لی

اگر اس زمانہ رستخیز مین جرات ہماری تحقیق بالتحقیق شاعری مین یگانہ شیرین لطافت سیاق مین محسود زمانہ سیاق مین مشتاق رنگین طبیعت عاشق مزاجون کے بادشاہ منشی حفیظ اللہ خان صاحب کی بھی قابل تحسین و آفرین ہو بقول صفیر بلگرامی سہ

کام رستم کا نہ تھا جو کیا فردوسی نے	نہین ہر ایک سے کھنچتی ہو کمان شاعر

گلدستۂ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلپسند تالیف کرکے شوق طبیعت دکھایا رنگین مزاجون کو اپنا بندہ بے درم بنایا کیا خوب ہو ہر دل عزیز ہو مجموعہ مرغوب ہو۔ شائق ہر باتمیز ہو۔ ہر غزل اپنے رنگ کی۔ ہر ٹھمری نئے ڈھنگ کی شائقون کے دل چین ہوے جاتے ہین۔ بے دیکھے اس کتاب کے تسکین نہین پاتے ہین اگرچہ یہ کتاب بیمثال ہو مگر مولف بھی تو بڑا استاد ذی ہنر صاحب کمال ہو عقل کا پتلا ہو اپنی یادگاری کا صفحۂ روزگار پر کیا وسیلہ نکالا ہو۔ تالیف و مولف کی ثنا سے اسلیے خاموشی اختیار کرتا ہون مشک آن است کہ خود ببوید نکہ عطار گوید مین کہتا ہون اشتیاق نے مجھے بے اختیار کیا تقریظ سے اسکا خریدار ہوا مجیب الدعوات میری اسوقت کی دعا قبول کرے مولف کا دامن لآلی مراد سے بھرے۔ آمین ثم آمین۔

تقریظ و قطعات تاریخ گلدستۂ اردو مولفہ منشی حفیظ اللہ خان صاحب حفظ سانڈوی از نتیجۂ فکر کمترین خلائق ننگ انام قمرالدین احمد برا سے نام متخلص فوق متوطن سنڈیلہ

گئی فصل خزان بہار آئی	رنگ پھولون پہ خوب ہی لائی
اندنون جوشش پر ہو رنگ چمن	رہے یون ہی ہرا بھرا گلشن
شاخ گل پر ہو بلبلون کا ہجوم	سر شمشاد قمریون کی ہو دھوم

پی کے مے رند اسقدر ہین مست
محو دل سے ہوا ہی قول الست

الغرض دیکھ اسطرح کا سمان
آئی جولانیون پہ طبع روان

کہ یکایک سُنا یہ مین نے حال
ہوگیا دور جس سے دل کا ملال

خان والا نشان حفیظ اللہ
خُلق سے جنکے ہی جہان آگاہ

آفتاب سپہر علم ہین وہ
دُر یکتائے بحر علم ہین وہ

حق نے بخشی ہی ایسی طبع رسا
نظر آتی ہی جس سے شان خدا

لکھین کتابین انھون نے وہ تالیف
جنکے مضمون ہین دلکش اور لطیف

دیکھے جو کوئی ہو بہت مسرور
دل مضطر کا انتشار ہو دور

لکھا گلدستہ اندنون ایسا
منتخب عاشقانہ سرتاپا

ایک سے ایک بڑھکے جسمین غزل
دیکھکر ہو شگفتہ دل کا کنول

ہین مخمس مسدس ایسے خوب
جنکے مضمون ہین دلکش و مرغوب

متفرق بھی اُس مین ہین اشعار
جسکا ہی مشتری صغار و کبار

الغرض ہر طرح کا شعر و سخن
جمع اُس مین کیا بوجہ حسن

عاشقانہ کلام ہی سارا
عاشقون کا پیام ہی سارا

سُنکے کیونکر نہ لوٹ جائے دل
حظ تازہ جو اُسکو ہو حاصل

ہی ہر اک کے سخن کا ڈھنگ جدا
کیون نہ حاصل ہو ہر طرح کا مزا

گل مضمون کی ایسی ہی خوشبو
سامعین کا دماغ تازہ ہو

مُطرب اُسکی غزل اگر گائے
دل عشاق وجد مین آئے

نہین شک اس مین کچھ بھی ہی اصلا
عاشقون کے ہی درد دل کی دوا

یا خدا یہ جہان مین ہو مقبول
تو مؤلف کا مدعا ہو حصول

فکر تاریخ کی ہوئی جس دم
سوچنے مین لگا اُٹھا کے قلم

گیا ہاتف نے تب تو یہ اظہار
فوق لکھدو۔ عجیب باغ و بہار

قطعۂ دیگر طبعزاد فوق بسال عیسوی

ہین گلدستۂ حفظ مین جمع سب
کلام سخندان نو د کہن

جو مطلوب سال مسیحی ہو فوق
لکھو تم۔ بنائے ریاض سخن

ایضاً

منتخب گلدستے مین ہو سب کلام
دیکھ بلبل یہ گل بیخار رہی

از سر از ہار سال عیسوی
فوق لکھدو۔ غیرت گلزار رہی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ اس زمان میمنت اقتران مین مجموعۂ مقبول جہان موسوم بہ گلدستۂ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلپسند جسمین ہر ایک رنگین طبیعت عاشق مزاج اصحاب کے دل بہلانے کے واسطے نہایت عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مزے دار عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین بھجن۔ ہولی ٹھمری چوماسا۔ بارہ ماسا۔ دادرا۔ دوہا۔ کبت۔ سویا۔ وغیرہ بڑی خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرخیل شاعران دوران مولوی حفیظ اللہ خان صاحب ساندوی متخلص بہ حفظ افسر مدرس مدرسۂ موضع بناپور پرگنہ بنگر تھانہ بگھولی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی شنکر پرساد صاحب صبح بلگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف فرماکر درج کی ہین بہزاران حسن و خوبی مطبع فیض مجمع مشہور نزدیک و دور جناب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ لازال بالفرح والسرور واقع لکھنؤ مین باہ نومبر ۱۸۹۲ء مطابق ماہ ربیع الآخر ۱۳۱۰ھ باردوم طبع ہوکر نقل محفل اور عزیز ہر دل ہوا۔

فرہنگ گلدستۂ حفیظ اللہ خان حصۂ دوم

جسمیں زبان بھاشا کے اکثر الفاظ ہیں

(باب الف)

انترجامی	[illegible] خدا کے لیے آتا ہے	अन्तर्यामी,
اکرور	[illegible] کرشن جی [illegible] کو متھرا لے گیا تھا۔	अक्रूर,
اُمنگ	خوشی ۔ خواہش ۔ شوق	उमंग,
انہد	بے حد ۔ [illegible]	अनहद,
ادھر	نیچے کا لب ۔ ہونٹ ۔ فرق ۔ درمیان ۔	अधर,
اچل	جو چل نہ سکے	अचल,
ابھلاکھ	آرزو ۔ خواہش ۔ [illegible] ۔	अभिलाष,
ادبھت	عجیب ۔	अद्भुत,
ادھرم	[illegible] ۔ خراب کام کرنا ۔	अधर्म,
اکرم	قصور ۔ خراب کام ۔	अकर्म,
اوگن	عیب	अवगुण,
الک	بالوں کی لٹ ۔ گھونگھر ۔	अलक,
الکھ	بے دیکھی چیز ۔ بے پہچان ۔ مثلاً خدا تعالے	अलख,
امرت	آبِ حیات ۔ زہر ۔ پانی ۔ دیوتا ۔	अमृत,
اُدیوت	روشنی ۔ چمک ۔	उद्योत,
اودے	روشن ۔	उदय,

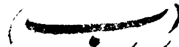
اَدھم	خراب۔	अधम,
اُدبارنا	بچانا۔	उबारना,
اُر	چھاتی۔ گودی۔	उर,
اَچرا	کپڑا۔ چادر زنانی۔	अचरा,
اگم	جہاں جا نہ سکے۔ جو قابل بتانے کے نہو۔	अगम,
آنند	خوشی۔	आनन्द,
انک	حروف۔ اعداد۔ گودی۔ نشانی۔	अङ्क,
انگ	جسم۔ بدن۔	अङ्ग,
اپرادھ	قصور۔	अपराध,
اُپائے	تدبیر۔	उपाय,
ادھک	زیادہ۔ بہت۔	अधिक,
اگن	آگ۔	अग्नि,
اُودھو	نام شخص [illegible] متھرا سے کرشن چندر نے برج کو خط دیکر بھیجا تھا۔	ऊधौ,
اسیس	دعا۔	अशीश,
اُپدیش	نصیحت۔ [illegible]۔ خیرات۔	उपदेश,
آکاش	آسمان۔ لباس۔ عزت۔	आकाश,
اندرلوک	سب دیوتاؤں کا راجہ یعنی اندر جہان رہتا ہی۔	इन्द्रलोक,
آننددائی	خوشی دینے والا۔	आनन्ददायी,
اَتگیانی	بڑا عقلمند۔	अतिज्ञानी,
اَتہ	بہت۔ زیادہ۔	अति,
آنند	خوشی۔	आनन्द,
امب	پانی۔	अम्बु,
آرادھ	عبادت کرنا۔ پوجا پاٹ کرنا۔	आराध,
اجس	برائی۔	अपयश,
ایش	مالک۔ خدا۔ مہادیوجی۔ رام چندرجی۔	ईश,

اُمبُد	ابر۔ بادل۔ میگھ۔	अम्बुद,
اَناتھ	جسکا کوئی مالک یا سرپرست نہ ہے۔ یتیم۔ غریب۔	अनाथ,
اِک بَن	برج مین ایک بن کا نام ہی۔	एकबन,
اوکھ	نیشکر۔ گنّا۔ اُکھاری کا کھیت۔	ऊख,
آلی	سکھی۔ سہیلی۔	आली,
اَودھ	بات۔ طرف۔ وقت۔ عرصہ۔	अवधि,
انوراگ	محبت۔ تھوڑی لڑائی۔	अनुराग,
اَلسانا	بھرانا۔ اونگھنا۔	अलसाना,
اَمیرس	آب حیات۔	अमीरस,
اَنُہار	موافق۔ مثل۔ برابر۔ مانند۔	अनुहार,
اَگیان	بیعقل۔	अज्ञान,
آبھوکھن	زیور۔ گہنا۔	आभूषण,
اُپما	مثال۔ نظیر۔	उपमा,
اِندُ	چاند۔ قمر۔	इन्दु,
اَہوات	سہاگن عورت جسکا مرد زندہ ہو۔	अवहात,
اُچِت	مناسب۔	उचित,
اَنُچِت	غیر مناسب۔	अनुचित
اَگست	نام ایک درخت کا ہی۔	अगस्त,
اَردھنگ	آدھا جسم۔	अर्द्धङ्ग,
اَنوپ	بےمثل۔ بےنظیر۔ بےعدیل۔	अनूप,
اوچھا	ہلکا آدمی۔ چھچھورا۔	ओछा,
اُردھ	اونچی۔ بلند۔	उर्द्ध,
اُتّم	بہت عمدہ۔ سب سے اچھا۔	उत्तम,
اَشو	گھوڑا۔	अश्व,
امب	پانی۔	

امبج	کمل	अम्बुज,
اَوچک	اچانک - دھوکے مین -	औचक,
اگر	آگے -	अग्र,
اَنکر	بیج بونے سے پہلا انکوا جو نکلتا ہے -	अङ्कुर,
ارن	لال - سرخ - آفتاب - سرخ رنگ ہی کا درخت -	अरुण,
انیک	بہت -	अनेक,
آج	برہما - بکرا - خدا - مہادیو - جوبن - زیور - جو کسی سے پیدا نہوا ہو	अज,
اَدھم	خراب - رذیل - نیچ آدمی -	अधम,
انوشاسن	حکم -	अनुशासन,
اولمب	سہارا -	अवलम्ब,
اگھ	عذاب - نام اگاسر دیت یعنی عفریت کا ہے -	अघ,
اچھ	راون کے لڑکے کا نام ہے -	अक्ष,
آر	دشمن -	अरि,
آہار	خوراک - طعمہ - خورش -	अहार,
امر	دیوتا - جو کبھی نہ مرے -	अमर,
ادھرامرت	ہونٹھون کا رس - ہونٹھون کی مٹھاس - شیرین لبی -	अधरामृत,
اگادھ	بے تھاہ - گہرا -	अगाध,
امریش	راجہ اندر کا نام ہے -	अमरेश,
امل	پاک - صاف -	अमल,
اننگ	کام دیو - شہوت خواہش نفسانی - نام راجہ جنک - بے جسم -	अनङ्ग,
اپواد	عیب - برائی -	अपवाद,
اوتنش	دبدبہ - رتبہ - جاہ و حشم -	अवतंश,
انل	آگ -	अनल,
انل	ہوا -	अनिल,
اسر	شیطانی نسل کے لوگ - دیوزاد عفریت - راچھس -	असुर,

اَچر	جو چل نہ سکے۔	अचर,
اَبلا	عورت۔ کمزور	अबला,
البیلی	مست عورت۔ بناؤ سنگار کرنا۔	अलबेली,
امی	آب حیات۔ امرت۔	अमी,
اَبھرام	خوبصورت۔ آرزو۔ خواہش۔	अभिराम,
آرت	تکلیف۔ درد۔ دُکھ۔ محبت۔ عشق۔ پوجا کا نام ہے۔	आरति,
آنن	مُنھ۔ دہن۔	आनन,
آیس	حکم	आयसु,
آتُر	جلد	आतुर,
آبھرن	زیور۔ گہنا۔	आभरण,
آسُر	شیطانوں کے لڑکے۔	आसुर,
اُوپ	حسن۔ خوبصورتی۔	ओप,
اوکھد	دوا۔ علاج۔	ओषधि,
اَمبر	لباس۔ کپڑا۔	अम्बर,
انگنا	عورت	अंगना,
اُودِت	نکلنا۔ چمکنا۔	उदित,
اوپ بن	پائین باغ۔ برج میں ایک بن کا نام ہے۔	उपबन,
اُوپار	اوکھاڑ ڈالنا۔	उपारि,
اُونسیر	خس۔	उसीर,
اُونئی	اوٹھنا۔ گھر آنا۔ اودے ہونا۔	उनई,
اُوپچار	تدبیر۔	उपचार,
اُوروج	پستان۔ چھاتی عورت کی۔	उरोज,
اُوچھاہ	خوشی۔	उछाह,
اُوچار	گہنا۔	उचारि,
اُورُو	جانگھیں پیر کی۔	ऊरु,

لفظ	معنی	हिन्दी
آرتی	چراغ جلاکر دیوتاؤں کو دکھلانا۔	आरती,
آرج	اصیل و نجیب۔ خاندانی۔ سب سے اچھا۔	आर्य,
آدھار	سہارا۔ پرورش کرنے والا۔	आधार,
ادھیر	بے دھیرج۔ بے صبر۔	अधीर,



لفظ	معنی	हिन्दी
بالا	سولہ برس تک کی عورت کو کہ سکتے ہیں۔	बाला,
بھون	گھر۔ مکان۔	भौन,
بھراتا	بھائی۔ برادر۔	भ्राता,
بسارنا	بھلا دینا۔	बिसराना,
بیوہار	لین دین۔ طریقہ۔	व्यवहार,
بنسی	بانسری۔ نے۔	बंशी
بھوشن	زیور۔ گہنا۔	भूषण,
برہنی	وہ عورت جو اپنے عاشق سے جدائی میں ہو۔	बिरहनी,
بھوگ	غم و راحت برداشت کرنا۔ خوشی۔ کھانا۔ عورت سے صحبت کرنا۔	भोग,
بس	قابو۔ زور۔	बश्य,
بین	طنبورہ۔ نام باجا۔	बीन,
بپوتی	باپ کا حصہ۔ باپ کی شراکت۔	बपौती,
برکھبھان نندنی	شری رادھکا جی۔	वृषभानुनंदनी,
برکھبھان ستا	شری رادھکا جی۔	वृषभानुसुता,
برکھبھان کماری	شری رادھکا جی۔	वृषभानुकुमारी,
بیسر	نتھنی۔	बेसर,
بدن	چہرہ۔	बदन,
برہمادک	برہما۔ شبن۔ مہیش وغیرہ۔	ब्रह्मादिक,
بال	لڑکی۔	बालि
بھسم رماتا	خاکستر ملنا۔ راکھ لگانا۔	भस्मरमाना,

برہھک	صیاد۔ چڑی مار۔ مارنے والا۔ قصائی وغیرہ۔	बधिक ,
بھان	سورج۔	भानु ,
بیرج	نام آبادی کا ہے جو ضلع متھرا میں ہے۔	ब्रज ,
بیر	عداوت۔ دشمنی۔	बैर ,
باوری	بیوقوف۔ کم عقل۔ اگیان عورت۔	बावरी ,
برت	کار ثواب کرنا۔ مثلاً روزہ عبادت وغیرہ۔	ब्रत ,
برج بالا	برج دیش کی عورتیں۔	ब्रजबाला ,
برج نار	برج دیش کی عورتیں۔	ब्रजनारि ,
برج بنتا	برج کی عورتیں۔	ब्रजबनिता ,
برہ	جدائی۔	बिरह ,
برج نایک	برج کے مالک یعنی شری کرشن چندر۔	ब्रजनायक ,
برج راج	״ ״	ब्रजराज ,
برج چند	سری کرشن چند۔	ब्रजचन्द ,
بید	طبیب۔ معالج۔	बैद्य ,
بکل	بیتاب۔ بیقرار۔	बिकल ,
بساہنا	خریدنا۔ مول لینا۔	बिसाहना ,
بہو دن	بہت روز۔	बहुदिन ,
بنواری	کرشن چندر جی۔	बनवारी ,
بتھا	دکھ۔ تکلیف۔	बिथा ,
بدھنا	خداتعالے۔	बिधना ,
بھج	باہنہ۔ ہاتھ بھوج تیر۔	भुज ,
بان	تیر۔ خدنگ۔	बाण ,
بھرم	بھول۔ چوک۔ خوف۔ اندیشہ۔	भ्रम ,
برمہا	خدا۔	ब्रह्म ,
باسی	رہنے والا۔	बासी

لفظ	معنی	हिन्दी
برندابن	برج مین ایک شہر کا نام ہی - مقام تیرتھ ہی -	वृन्दावन,
بہانا	صبح - تڑکا - علی الصباح - گزرانا وقت کاٹنا چھوڑنا -	बिहाना,
بھارتھ	نام کتاب مصنفہ بیاس جی جسمین کورو اور پانڈو کی لڑائی ہی -	भारथ,
بھولا	سیدھا سادھا آدمی - نام مہادیو جی -	
بیال	سانپ - چیتیا - ہاتھی - دن - خراب آدمی -	व्याल,
بھوم	زمین -	भूमि,
بسدیو	کرشن چندر کے باپ کا نام ہی -	बसुदेव,
بہُت	بہت -	बहु,
بارہ ابھوکھن	بارہ قسم کا زیور -	बारहआभूषण,
بھوپ	بادشاہ - راجہ -	भूप,
بہسنا	خوش ہونا -	बिहसना,
برسانا	برج مین ایک موضع کا نام ہی -	बरसाना,
بنسی دھر	کرشن چندر کا نام ہی -	बंशीधर,
بالم	پت - مالک - خاوند -	बालम,
بھیش	چال - صورت بنانا - شکل بدلنا -	भेष,
بنمال	پھولون کی مالا جسمین طرح طرح کے بن کے پھول ہون اور پیرون تک لمبے ہون -	बनमाल,
بنسیا	بانسری - بنسی - نے -	बंसिया,
بھال	نوک - ماتھا - پیشانی -	भाल,
بھالو	ریچھ -	भालु,
بھیاون	ہیبت ناک - ڈراونی صورت -	भयावन,
بلکھنا	بیقرار ہونا -	बिलखना,
برجوری	زبردستی -	बरजोरी,
بابل	باپ -	बाबुल,
بارہ بن	برج مین بارہ بن ہین - مدھو بن - تال بن - برندابن	बारहबन,

کمد بن - کام بن - کوٹ بن - چندن بن - لوہ بن -
مہابن - کہدر بن - بیل بن - بھانڈیر -

بَک	بگلا - موسیقار -	बक,
بَدھو	عورت - بہو - دولھن -	बधू,
بَرہائی	زبردستی	बरिआई,
بہکرم	باہر نکالنا	बहिक्रम,
بلوے	کنارے پر -	बलवे,
بتھت	غریب - بےچین - بےآرام -	व्यथित,
بیتھن	گلی - راستہ - راہ -	वीथिन,
برند	بہت - جھنڈ -	वृन्द,
باٹکا	باغیچہ - پھلواری -	बाटिका,
باربا ہن	بادل -	बारिबाहन,
بارج	کمل -	बारिज,
باہن	سواری -	बाहन,
بارن	ہاتھی -	बारण,
باد	تکرار -	बाद,
بانا	بھیکھ -	बाना,
بان	عادت - سبھاؤ -	बानि,
بار	پانی -	बारि,
باردھ	سمندر -	बारिधि,
بام	عورت -	बाम,
بانک	بناو - چلاو -	बानिक,
باک	بات - قول -	बाक,
بندُ	بوند - قطرہ -	बिन्दु,
بدار	پھاڑ کر -	बिदारि,

بہنگ — طائر- — विहङ्ग,

بج — بجلی- — विद्यु,

بلمب — دیر- — विलम्ब,

بیس — عمر- — बैस,

بندھ — بھائی- — बन्धु,

بھو — سنسار-دنیا- — भव,

بھٹ — پہلوان-بہادر-شجاع- — भट,

بھٹو — سکھی- — भट्ट,

بھوبادھا — رنج وغم دینوی- — भवबाधा,

بیر — بہادر-بھائی- — बीर,

بھونگ — سانپ- — भुवङ्ग,

بھور — بہت- — भूरि,

بھوگی — سانپ- — भोगी,

بھنگ — توڑنا- — भङ्ग,

(پ)

پکھان — پتھر- — पखान,

پگ — پیر-پاؤن- — पग,

پنک — کیچڑ- — पङ्क,

پنگت — قطار-صف- — पङ्गत,

پنچک — چلہ- رودھو- — पञ्चक,

پنچ مکھی — مہادیو- — पञ्चमुख,

پٹ تر — مثال- — पटतर,

پٹ — ہوشیار خوبصورت- — पटु,

پن — عہد-قول-حالت-کمائی-مول- — पण,

پنڈت — عالم-فاضل- — पण्डित,

پتنگ	چھوٹے کیڑے جو چراغ پر آتے ہیں۔ آفتاب۔ طائر۔ آگ۔ درخت۔	पतङ्ग,
پتاکا	چھوٹی جھنڈی۔	पताका,
پتنی	عورت منکوحہ۔	पत्नी,
پدّ	اشعار۔ نظم عبارت۔	पद्य,
پنگھٹ	پانی بھرنے کا گھاٹ۔	पनघट,
پُن	دھرم۔	पुनि,
پرباہ	پانی کی دھارا۔ ہوا چلنا۔	प्रवाह,
پرچنڈ	طاقت۔ تیز۔ غصہ والا۔	प्रचण्ड,
پیت پریت	محبت۔	पीत, प्रीति,
پٹ	کپڑا۔	पट,
پرہلاد	نام بھگت۔	प्रह्लाद,
پل	لمحہ بھر۔ پلک۔	पल,
پربھو	مالک۔ راجہ۔ خدا۔	प्रभु,
پتا پت	باپ۔	पिता, पितु,
پتنگ	سورج۔ آگ۔ درخت۔	पतङ्ग,
پاوس رُت	برسات کا موسم۔	पावसऋतु,
پیا	پیت۔ خاوند۔	पिया,
پرب	تیوہار۔ حصہ۔ ہیرا۔	पर्व,
پنتھ	راہ۔	पन्थ,
پریم	محبت۔	प्रेम,
پرت پال	پرورش۔	प्रतिपाल,
پاٹ	ریشم۔ تخت۔ چوڑائی۔	पाट,
پیتامبر	ریشمی زرد کپڑا۔	पीताम्बर,
پتھک	مسافر۔ راہی۔	पथिक,
پورن	پورا۔ سب۔	पूरण,

پنیان	پانی۔	पनियां ,
پنتھی	ہرنی۔ مسافر۔ مایا۔ جاندار۔ خدا۔	पन्थी ,
پنگ	سانپ۔	पन्नगा ,
پے	دودھ۔	पय ,
پیان	چلا جانا۔	पयान ,
پرجنک	کھاٹ۔ چارپائی۔	पर्जङ्क ,
پرتیت	یقین۔ بھروسا۔	परतीत ,
پرداما	پرائی عورت۔	परदारा ,
پرم	بہت۔ زیادہ۔	परम ,
پرماتما	خدا۔	परमात्मा ,
پرمیشر	خدا۔	परमेश्वर ,
پرم پرا	ہمیشہ سے۔	परम्परा ,
پرلوک	عاقبت۔	परलोक ,
پرس	چھونا۔	परस ,
پرادھین	پرائے قابو میں۔	पराधीन ,
پرکرما	چاروں طرف گھومنا۔ طواف کرنا۔	परिक्रमा ,
پرنام	انجام۔	परिणाम ,
پرشرم	محنت۔	परिश्रम ,
پرہاس	ہنسی۔ ٹھٹھا۔ طعنہ۔	परिहास ,
پرے	ادھر۔	परे ,
پرونپکاری	غیر لوگوں کا کام نکال دینے والا آدمی۔	परोपकारी ,
پوران	وہ کتابیں جو بیاس جی نے بنائی ہیں۔	पुराण ,
پد	پیر۔ عمدہ۔ تعریف۔ جگہ۔ آواز۔	पद ,
پسارنا	پھیلانا۔	पसारना ,
پربل	طاقت ور۔	प्रबल ,
پیتم۔ پریتم	پیارا۔	पीतम, प्रीतम ,

پران پیا	جانی - پیارا -	प्राणप्रिया,
پرتھم	پہلے -	प्रथम,
پوانر	ٹھاکروں مین ایک ذات ہے -	पवाँर,
پایل	پاے زیب - قسم زیور -	पायल,
پارس	ایک قسم کا پتھر جسکو لوہا لگکر سونا ہو جاتا ہے -	पारस,
پارتھ	ارجن کا نام -	पारथ,
پورش	آدمی -	पुरुष,
پرکاش	روشنی - اُجیالا -	प्रकाश,
پھاگ	ہولی کا وقت -	फाग,
پاوک	آگ -	पावक,
پرسپر	آپسمین - باہم -	परस्पर,
پربس	بے قابو -	परबश,
پگ	پیر -	पग,
پرویش	گھس جانا - مل جانا -	प्रवेश
پیا	خاوند - مالک -	पिया,
پرنار	پرائی عورت -	परनारी,
پلو	نئی پتی - شاخ پتون سمیت -	पल्लव,
پنج	بہت - جھنڈ - خزانہ -	पुञ्ज,
پدھارنا	چلے جانا -	पधारना,
پرکٹ	ظاہر - معلوم -	प्रकट,
[illegible]پت	بہت پیارا - جان سے پیارا - مالک - خاوند -	प्राणपति,
پون	ہوا -	पवन,
پراگ	کمل کی دھور یعنے زیرہ -	पराग,
پنتھ	راہ -	पन्थ,
پدوی	عہدہ -	पदवी,

پتِت	رذیل۔ نیچ۔	पतित,
پرَجنک	سیج۔ پلنگ۔	प्रयङ्क,
پرنام	آخر۔ انجام۔	परिणाम,
پرسُون	پھُول۔	प्रसून,
پربال	مونگا۔	प्रबाल,
پربھا	چمک۔	प्रभा,
پالن	پرورش۔	पालन,
پان	ہاتھ۔	पाणि,
پاتکی	پاپی۔ خراب آدمی۔	पातकी,
پاوس	برسات۔	पावस,
پاہن	پتھر۔	पाहन,
پارگامی	پار پہونچا ہوا۔	पारगामी,
پِک	پپیہا۔ کوئل۔ کوکل۔	पिक,
پُرندر	راجہ اندر۔	पुरन्दर,
پوکھن	پرورش کرنا۔	पोषण,
پنکج	کمل۔	पङ्कज,
پرَوڑھا	جو عورت ۳۰۔ برس سے ۵۵۔ برس تک کی ہو۔	प्रौढ़ा,
پھنیش	ششیش ناگ۔	फणेश,
پھنندر	ششیش ناگ۔	फणीन्द्र,
پرتیت	یقین۔ اعتبار۔ بھروسا۔	प्रतीत,
پربین	ہوشیار۔ عقیل۔	प्रवीण,

(ت)

تڑاگ	تالاب۔	तड़ाग,
تدپ	توبھی۔	तदपि,
تنئے	لڑکا۔	तनय,

تنتر	ڈولکا۔ نام باجا۔	तन्त्र,
تنڈل	چاول۔	तन्दुल,
تپسیا	عبادت۔	तपस्या,
تمال	پان۔ تلک۔	तमाल,
ترنی	ناو۔ کشتی۔	तरणि,
ترور	بڑا درخت۔	तरुवर,
تسکر	چور۔	तस्कर,
تات	باپ۔ اُستاد۔ دوست۔ لڑکا۔ بھائی۔ دشمن۔	तात,
تیا	عورت۔	तिय,
تلک	ماتھے پر ہندو جو چندن یا صندل وغیرہ سے ٹیکا لگاتے ہین۔ قشقہ۔ معنے کہنا۔	तिलक,
تیرتھ	زیارتگاہ۔ جہان سب لوگ رسوم مذہبی ادا کرنے کو جمع ہون۔	तीरथ,
ترنگ	گھوڑا۔	तुरङ्ग,
تھکت	رُکا ہوا۔	थकित,
تمر	بےعقل۔ اندھیارا۔	तिमिर,
تین لوک	آکاش۔ پاتال۔ مرت لوک۔	तीनलोक,
تنک	تھوڑا۔	तनक,
تراس	ڈر۔ خوف۔	त्रास,
تین تاپ	تین طرح کا بخار۔	तीनताप,
تریا	عورت۔	त्रिया,
تیاگنا	چھوڑ دینا۔	त्यागना,
ترسانا	دُکھ دینا۔ نہ ملنا۔	तरसाना,
تربدھ	تین طرح کی ہوا۔	त्रिबिधि,
تٹ	پاس۔ کنارا۔	तट,
تلک	ماتھے پر قشقہ کھینچنا۔	तिलक,

تپن	گرم ہونا۔	तपना,
ترنگ	موج۔ لہر	तरङ्ग,
تیکھے	تیز۔ پتنیا۔ چرپرا۔	तीखे,
تجنا	چھوڑنا۔	तजना,
تاپ	بخار۔	ताप,
تب	تمھارا۔	तव,
ٹھگوری	ٹھگئی۔	ठगौरी,
ٹیک	آڑ۔	टेक,
تپی	پوجاری۔ عابد۔	तपी,
ترن۔	لائق نجات۔	तरण,
ترو	درخت۔	तरु,
ترَن	سورج۔	तरणि,
ترُن	جوان۔	तरुण,
ترونا	کرن پھول۔ جو کان مین عورتین پہنتی ہین۔	तरौना,
تم	اندھیارا۔	तम,
ترنی جا	جمنا جی۔	तरणिजा,
تڑاگ	تالاب۔	तड़ाग,
تپن	جلن۔ سوزش۔	तपन,
تاڑن	سزا دینا۔	ताड़न,
تارن	نجات دینے والا۔	तारन,
تشار	پالا۔	तुषार,

(ج)

جیرن	بوڑھاپا۔ پرانا۔	जीर्ण,
جیودھاری	جاندار۔	जीवधारी,
جیون مول	باعث زندگی۔ زندگی کی جڑ۔	जीवनमूल,

جوت	روشنی۔ تیک۔	ज्योति,
جوالا	آنچ۔ لپٹ۔	ज्वाला,
جر	بخار	ज्वर,
جوالامکھی	آتش فشان پہاڑ۔ زیارت گاہ ہندوان۔	ज्वालामुखी,
جوکھم	خوف۔ ڈر۔	जोखिम,
جننی	والدہ۔	जननी,
جتن	تدبیر۔	जतन;
جوگیشر	نام شِو۔	
جش	تعریف۔	जश
جپنا	یاد الٰہی کرنا۔	जपना,
جوجن	چار کوس کا ہوتا ہے۔	जोजन,
جنک دلاری	سیتا جی۔	जनकदुलारी
جت	شامل۔ ملا ہوا۔	जुत,
جل سُت	کنول۔	जलसुत,
جتھا	بھیڑ۔ مثلاً	जत्था,
جگدیش	خدا۔	जगदीश,
جنگم	چلنے والا جسکو طاقت رفتار قدرتی ہو۔	जङ्गम,
جڑ	جاہل۔ بیخ۔	जड़,
جتی	سنیاسی۔ فقیر	जती,
جنتو	جاندار۔	जन्तु,
جپ	یاد الٰہی کرنا۔	जप,
جمبک	سیار گیدڑ	जम्बु,
جے	بھلا ہونا فتح	जय,
جل چر	جانوران آبی	जलचर,
جل ترن	تیرنا۔ پیرنا۔ علم جہاز رانی۔	

جاترا چلنا۔ जात्रा,

جِس جیسے۔ जिमि,

جل ہین بے آب۔ जलहीन,

جوبن نئی جوانی۔ اُمنگ۔ जोबन,

جُوتی عورت۔ जुवती,

جن لوگ۔ जन,

جُگل دونوں۔ जुगुल,

جنم پیدائش۔ जन्म,

جامِن رات۔ जामिनि,

جِم جیسے۔ जिमि,

جادو رائے کرشن چندر۔ जदुराय,

جٹا جوٹ بالوں کا بہت بڑھ جانا اور پریشان رہنا۔ जटाजूट,

جل پانی۔ जल,

جن نہ۔ مت۔ जनि,

جوگ لائق۔ جوڑ۔ जोग

جسومت جسودا نند کی عورت کا نام ہے جو کرشن جی کی مجازی مادرِ یقین۔ जसोमति, जसोदा

جنک کماری راجہ جنک کی لڑکی۔ جانکی جی۔ سیتا جی۔ जनककुमारी,

جلیش سمندر۔ जलेश,

جل دھر بادل۔ जलधर,

جل جات کنول۔ जलजात,

جات پیدا ہونا۔ जात,

جُوتھ بہت۔ جُھنڈ۔ जूथ,

(چ)

چکت چھکت آسودہ۔ خوش۔ آنند۔ مزیین۔ चकित, छकित,

چرت چرتر کھیل۔ تماشا۔

چکر	ایک قسم کا ہتھیار ہوتا ہے۔	चक्र,
چھار	خاک۔ دُھول۔ ریزہ ریزہ۔ راکھ۔	छार,
چاپ	کمان۔ دھنش۔	चाप,
چن چریک	بھنورا۔	चंचरीक,
چنچلتا	تیزی بار کار عورت کی تعریف۔	चंचलता,
چیتی	خیال کرنا۔ دھیان۔	चेति,
چنڈی	دُرگا دیبی۔	
چندن	صندل۔	चन्दन,
چندرک	کافور۔ مور۔	चन्द्रक,
چندرکلا	چاند کا سولھواں حصہ۔	चन्द्रकला,
چندر مَول	مہادیو۔ گنیش۔	चन्द्रमौलि,
چندر بدھو	بیر بہوٹی۔	चन्द्रवधू,
چندرکا	چاندنی۔ چکور۔	चन्द्रिका,
چپنا	شرمندہ ہو جانا۔	चपना,
چرتر	عادت۔ کھیل۔ بیان۔	चरित्र,
چکش	آنکھ۔	चक्ष,
چکشُ	آنکھ۔	चक्षु,
چت	دل۔ خواہش۔ من۔	चित्त,
چترکاری	مصوّر۔	चित्रकारी,
چنتا	خوف۔ ڈر۔	चिन्ता,
چنہہ	نشانی۔ پہچان۔	चिन्ह,
چرن جیو	جیتے رہو۔	चिरञ्जीव,
چھوت	ناپاک۔	छूत,
چھیم	خیریت۔	क्षेम,
چیرا	غلام۔	चेरा

چھیری	بکری۔	छेरी,
چترائی	ہوشیاری۔	चतुराई,
چکنیاں	چھیل۔	चिकनियां,
چیت	دل۔	चित्त,
چھترپتی	بڑا راجہ	छत्रपती,
چیر	اوڑھنی۔ زنانہ چادرا۔	चीर,
چوواَ	نام کرخوشبودار چیز کا۔	चोवा,
چندن	صندل۔	चन्दन,
چبائی	چغلخور۔	चबाई,
چرچنا	جاننا۔	चर्चना,
چھین	دُبلا پتلا۔ عارضہ جریان۔	छीन,
چندراول	نام عورت۔	चन्द्रावलि,
چاتر	ہوشیار۔ عقیل۔ چالاک۔	चातुर,
چنچل	جو ایک جگہہ قائم نہو۔	चंचल,
چپل	تیز۔ چنچل۔ صاف۔ پارا۔	चपल,
چھریدا	تنہا۔	छरीदा,
چھن	لمحہ بھر۔	छिन,
چند۔چندر	چاند۔	चन्द, चन्द्र,
چرن	پیر۔	चरण,
چاتک	پپیہا۔ کوکلا۔	चातिक,
چاترک	پپیہا۔ کوئل۔	चातक,
چھیا	لڑکا۔ چھیل۔	छैया,
چتروش رتن	چودہ رتن جو سمندر سے نکلے ہیں یعنے۔ امرت۔ چندرما۔ لچھمی۔ دھنش۔ دھونتر۔ ابادت۔ کوستب من۔ اوچی سروا۔ سنکھ۔ کامدھین۔ اپسرا۔ کلپ ورچھ۔ مدرا۔ بکھ۔	चतुरदशरत्न,

چار حالتیں	یعنی لڑکپن - سن تمیز - جوانی - بڑھاپا	चतुरअवस्था
چپلا	کوندھا - بجلی - برق -	चपला
چترو بید	چاروں وید رگ بید - شام بید - ججر بید - اتھربن -	चतुरवेद
چتر برن		चतुरबरन
چراچر	چرند و پرند - چلنے والی اور نہ چلنے والی چیزیں -	चराचर
چترنگنی	فوج -	चतुरङ्गिणी
چکرپان	جسکے ہاتھ میں چکر ہو - کشن جی	चक्रपाणि
چمو	فوج	चमू
چواین	عیب جو - بدگو -	चवायन
چکیسی	حیران - تعجب زدہ	चकासी
چسر	چرنے والا	चर
چت منڈل	آسمان -	छतमाडल
چھند	پتا برگ -	छद
چھیر	دودھ -	छीर

(د)

داکھ	انگور -	दाख
دیوار	نام تیوہار -	देवारी
دیال	مہربانی کرنے والا -	दयाल
دشا	حالت طرف - سمت	दशा
دھجا	چھوٹی جھنڈی -	ध्वजा
دانی	سخی -	दानी
دیپک	چراغ - نام راگ اجواین -	दीपक
درگ	آنکھ -	दृग
دادر	مینڈھک -	
دھرانا	برا بھلا کہنا - ناراض ہونا - لعنت ملامت کرنا -	धिराना

دین بندھ	غریب پرور۔	दीनबन्धु,
دیرگھ	لنبا۔ بڑا۔	दीर्घ,
دنڈ	جُرمانہ۔	दण्ड,
دنڈوت	سجدہ کرنا۔ سرزمین مین لگا کر سلام کرنا۔	दण्डवत,
دنت	دانت۔	दन्त,
دمن	بہادر۔ تابعدار۔ نام عورت۔	दमन,
دشن	دانت۔	दशन,
دہن	آگ۔	दहन,
دارا	عورت۔ زوجہ۔	दारा,
دارُن	ہیبت ناک۔ کڑا سخت۔ جو قابل برداشت نہو۔	दारुण,
داسی	لونڈی۔	दासी,
داہک	جلانے والا۔ آگ۔	दाहक,
داہ	سوزش۔ جلن۔	दाह,
دگمبر	ننگا۔ برہنہ۔ پرم ہنس۔	दिगम्बर,
دِشا	طرف۔	दिशा,
دیناناتھ	غریبون کے مالک۔	दीनानाथ,
دُکول	ریشم۔ دونون کنارے۔	दुकूल,
دُرنتر	بہت دور۔	दुरन्तर,
دُلار	پیار۔ لاڈ۔	दुलार,
دُہائی	فریاد۔ قسم۔	दुहाई,
درگ چنچل	پلکین چلنا۔	दृगञ्चल,
دوِج	برہمن۔	द्विज,
دوہنی	دودھ دوہنے کا برتن۔	दोहनी,
دھن	دولت۔ لچھمی۔	धन,
دھرم	مذہب۔ راہ۔ طریق۔	धर्म,

دَشرتھ	رامچندر جی کے باپ کا نام۔	दशरथ,
دھین	گاے مع بچھڑا۔ دودھار گاے۔	धेनु,
دُوتن	کُٹنی۔	दूतिन,
دَرپن	آئینہ۔	दर्पण,
دُرم	درخت۔	द्रुम,
دمپتی	عورت مرد۔	
داپ	غرور۔ گھمنڈ۔	दाप,
دَرشن	دیکھنا۔ زیارت۔ ملنا۔ ملاقات۔	दर्शन, दरस,
دیاندھان	مہربانیوں کے سمندر۔	दयानिधि,
دہنا	جلانا۔	दहना,
دھارن	قبول کرنا۔ مان لینا۔	धारना,
دان	خیرات۔	दान,
دودھ	دہی۔ سمندر۔	दधि,
دشکندھ	راون۔	दशकन्ध,
دُرجودھن	نام راجہ۔	दुर्योधन,
دُرپد کماری	دروپدی۔	द्रुपदकुमारी,
درشٹ	نگاہ۔ نظر۔ دیکھنا۔	
دھرنی	زمین۔	धरणि,
دُھن	خیال۔ چسکا۔ مزا۔ محنت۔	धुनि,
دھیر	کل۔ چین۔ دھیرج۔ صبر۔ قرار۔	धीर,
دُیُت	چمک۔ بھڑک۔ عمدہ پن۔	द्युति,
دُلاری	پیاری۔ لڑیتی۔ لڑکی۔	दुलारी,
دوارکا	نام شہر جو گجرات مین لب سمندر ہے۔	द्वारका,
دامنی	بجلی۔	दामिनि,
دھام	جگہ۔ مقام۔ گھر۔ لوک۔ بہشت۔ خدا۔	धाम,

دَھنش کمان۔ धनुष,

دُھنا عورت۔ धना,

دُوتیج چاندرات۔ द्वैज,

دَل فوج۔ दल,

دَشانَن لنکا کا راجہ یعنے راون۔ दशण

دَرشتا دکھاتا۔ दर्शाता,

داوا آگ۔ दावा,

دِنیش سورج दिनेश,

دیپتی نگاہ۔ نظر۔ آنکھ۔ दीति,

دُکول لباس۔ کپڑا۔ دوکنارے۔ दुकूल,

دِوس دن۔ दिवस,

دھرا زمین

ڈسنا کاٹنا۔ डसना,

ڈار۔ ڈال۔ درخت کی شاخ ٹہنی डार, डाल,

ڈھوٹا لڑکا ढोटा,

ڈھیٹھ جو لڑکا کہا نہ مانے۔ شریر۔ ढीठ,

ڈمرو نام باجہ۔ डमरु,

ڈیٹھ نگاہ۔ نظر डीठ,

ر

رِکھ اولیاءاللہ لوگ۔ خدا رسیدہ۔ عابد۔ زاہد۔ ऋषि,

رگھو سورج بنسی راجہ۔ रघु,

رمن کھیل تماشا۔ عورتوں سے صحبت کرنا रमण,

رمنیک خوبصورت۔ रमणीक

رنبھا گائے۔ طوائف۔ کیلا۔ حور۔ रम्भा,

رسِک شوقین طبیعت۔ عاشق مزاج۔ रसिक

राम,	رامچندر۔ پرشرام۔ بلرام۔	ا
राक्षस,	شیطان۔	بس
रिस,	غصہ۔	س
रुखाई,	بے مروتی۔	ھائی
रुण्ड,	جسم بے سر۔	نڈ
रुद्र,	مہادیو۔	ؤدر
रूख,	درخت۔	رکھ
रावरे,	تمھارے۔	ررے
रूप,	شکل۔ صورت۔	وپ
रुक्मिणी,	نام عورت۔	کمن
रुचित,	دل لگانا۔ خندہ۔	پت
रारि,	جھگڑا۔ فساد۔	ر
राहु,	نام راچھس کا ہے۔	ہو
रवि,	سورج۔	بِ
रति,	محنت۔ صحبت کرنا۔	ت
रस,	گھی۔ دودھ۔ آب حیات۔ زہر۔ پانی وغیرہ۔	س
रसिक,	چھیل۔ عاشق مزاج۔	سک
रूख,	درخت۔	وکھ
रोमरोम,	بال بال۔	وم روم
रामचरण,	سری رامچندر کے پیر۔	ام چرن
रटना,	رٹنا۔	رٹنا
रघुबर, रघबीर, रघुनन्दन,	رامچندر جی۔	رگھبر رگھبیر رگھنندن
रिपुसूदन,	رامچندر جی کے بھائی کا نام ہے۔	پ سودن
ऋतु,	موسم۔ فصل۔	ت
रतनारे,	سرخ۔	تنارے

رُولی۔	چاول ہلدی اور پھٹکری ملونی جسکا ماتھے پر ٹیکا وغیرہ لگاتے ہین	रोली,
رُماول	بالون کی لکیر جو پیٹ پر ہوتی ہی۔	रोमावलि,
رَین	رات۔	रैन,
رُج	دُھور۔ خاک۔	रज,
رِیت	راہ و رسم	रीति,
رادھا۔	رادھکا برکھبھان کی لڑکی کا نام ہی جو سری کرشن چندر کی پیاری معشوقہ تھین انمین چھوٹےپن سے باہم بڑی محبت تھی۔ انکے عشق کی بڑی بھاری داستان ہی۔	राधा, राधिका,
راس رہس	گوپیون کے ساتھ سری کرشن چندر کا کھیل ناچ وغیرہ۔	रास, रहस,
رَجدھانی	دار السلطنت۔ دار الحکومت۔	रजधानी,
رَما	لچھمی جی۔	रमा,
رَد	دانت۔	रद,
رَجنی چر	نشاچر۔ خبیث۔ دیوزاد۔ شیطان۔	रजनीचर,
رسال	آنب۔	रसाल,
رَجنی	عورت۔ رات۔	रजनी,
راو	راجہ۔	राव,
رینوکا	بالو۔ پرشرام کی والدہ کا نام۔	रेणुका,
رُوش	غصہ۔	रोष,
رَنک	غریب۔ مفلس۔	रङ्क,
رنچک	مفلس۔ کنگال۔ تھوڑا۔	रञ्चक,

(س)

سُرپُر	دیولوک۔	सुरपुर,
ساری	اوڑھنی جسکو پورب مین اکثر عورتین اوڑھتی ہین۔	सारी,
سمبندھ	قرابت۔ لگاؤ۔ اشارہ۔ رشتہ۔	सम्बन्ध,
سَسَیان	ہوشیاری۔ چھل کر۔ چترائی۔	सयान,

سرل — سیدھا۔ساجھا۔آسانی۔سہل۔ — सरल,

سرس — رسدار۔بہت۔زیادہ۔ — सरस,

سروس سرب — سب۔ — सर्वस,सर्व,

سہ — ایک ساتھ۔قابل سہنے کے۔ — सह,

سمیر — نام پہاڑ جسپر دیوتا لوگ رہتے ہین۔ — सुमेरु

سولہ سنگار — سولہ طرح کے سنگار یعنے آرایش سج وغیرہ۔اول صفائی دوسرے غسل کرنا تیسرے صاف ڈوپٹہ اوڑھنا چوتھے مہاور لگانا۔پانچوین بال باندھنا چھٹے مانگ مین سیندور لگانا۔ساتوین ماتھے پر صندل کا تلک یعنے قشقہ کھینچنا۔آٹھوین رخسارون پر سیاہ تل بنانا نوین زعفران ملنا۔دسوین مہندی لگانا۔گیارھوین پھولون کا زیور پہننا۔بارھوین سونے کا زیور پہننا تیرھوین لونگ کا زیور۔چودھوین مسّی لگانا۔پندرھوین پان کھانا۔سولھوین سرمہ لگانا۔ — सोलह शृङ्गार,

سودھنا — کھوج کرنا۔ — सोधना,

سوپن — خواب۔ — स्वप्न,

ساکشی — گواہ۔ — साक्षी,

سہس — ہزار۔ — सहस,

سہستر — پیلو کا درخت۔ — सहस्र,

ساجن — مالک۔خاوند۔ — साजन,

سادر — عزت کے ساتھ۔ — सादर,

سادھارن — آسان۔سہل۔برابری۔سیدھا۔ — साधारण,

سادھو — فقیر۔عابد۔ — साधु,

سامرتھ — لائق مند۔لیاقت والے۔ — सामर्थ्य,

سُر — دیوتا لوگ۔ — सुर,

سَنک	نام مُنی۔	सनक,
سَنندن	نام مُنی۔	सनन्दन,
سُرَبھی	گائے۔ خوشبو۔ نسبت رُت۔ چباتیل۔ ہرن۔ بیل۔ کیلا۔	सुरभी,
سیتا ہرن	سیتا جی کا چوری جانا۔	सीता हरण,
سَمے	وقت۔	समय,
سَم درشی	سبکو برابر دیکھنا۔	समदर्शी
سَنت	عابد۔ زاہد۔ اچھا۔	सन्त,
سَکُچ	ڈرنا۔ شرم کرنا۔	सकुचि,
سُوارتھ	مطلب۔	स्वारथ,
سَمپُٹ	ڈبا۔ جوڑا او بند معار۔	सम्पुट,
سَکھا	ساتھی۔ دوست۔ سنگی۔	सखा,
سَکل	سب۔	सकल,
سُندر	خوبصورت۔	सुन्दर,
سجنی	سکھی۔ سہیلی۔	सजनी,
سَکھی	دوستن دوست عورت۔	सखी,
سُدھا	آب حیات۔ پانی۔	सुधा,
سُمت	اچھی صلاح۔	सुमति,
سُوامی	مالک۔ پت۔ خاوند۔ ولی نعمت۔	स्वामी,
سُدھ	یاد۔	सुधि,
سُونی	خالی۔ اوداس۔	सूनी,
سنیہ	محنت۔	स्नेह,
سَماج	رتبہ۔ مرتبہ۔ بناو۔ کچہری۔	समाज,
سامان	انواع اقسام کا طعام۔	सामा,
سایک	تیر۔	सायक,

لفظ	معنی	देवनागरी
سانیکال	شام۔	सायंकाल,
سارتھی	گاڑی بان۔	सारथी,
سارنگ	نام راگ۔ مور۔ بادل۔ سانپ۔ آواز مور۔ ہرن۔ سورج۔ گھوڑا۔ چاند۔ ہاتھی۔ آسمان۔ پہاڑ۔ شیر۔ پپیہا۔ مینڈھک۔ چراغ۔ لو۔ کوئل۔ لڑاکا ہنس۔ گلستان۔ کھنجن۔ کمل۔ کام دیو۔ زمین۔ تالاب۔ خوبصورت۔ طائر۔ پانی۔ کشن جی کا دھنش یعنی کمان۔ کپڑا۔ رات۔ عورت۔ شہد کی مکھی۔ نام ملک۔	सारङ्ग,
سال	سیار۔ گیدڑ۔ سوراخ۔ کانٹا۔	साल,
ساونت	شجاع۔	सावन्त,
ساہس	بہادری۔ دلجمعی کرانا۔	साहस,
سنجیون	آب حیات۔	संजीवन,
سموہ	جھنڈ۔ بہت۔	समूह,
سکھ لہنا	آرام پانا۔	सुखलहना,
سمدائی	سب۔	समुदाय,
سانورے	کرشن چند۔	साँवरे,
سنجوگ	اچھا جوڑ۔	संयोग,
سائیں	خاوند۔ مالک۔	साईं,
سجن	خاوند۔ مالک۔	सज्जन,
سکارے	صبح۔ تڑکے۔	सकारे,
سرسانا	زیادہ ہونا۔	सरसना,
سوانت	ابر نیسان۔	स्वाति,
سرپ	سانپ۔	सर्प,
سور	اندھا۔	सूर,

سیا	سیتا جی۔	सिया,
سُرلوک	دیولوک۔	सुरलोक,
سَچان	شکرا۔	सचान,
ساکھشی	گواہ۔	साखी,
سُوشیل	مروت دار۔	सुशील,
سُت	لڑکا۔	सुत,
سُندھو	سمندر	सिन्धु,
سینا	فوج۔	सेना,
سَمر	لڑائی	समर,
سَین	سونا۔	सयन,
سبھا	مجلس۔	सभा,
سنمکھ	روبرو۔	सम्मुख,
سنگھاسن	تخت شاہی۔	सिंहासन,
سَم	برابر۔	सम,
سمیر	ہوا۔	समीर,
سُمن	پھول۔	सुमन,
سماجی	اہل مجلس۔	समाजी,
سمت	صلاح۔ تجویز۔	सम्मत,
سہیلی	سکھی۔	सहेली,
ست گرو	اچھا استاد۔	सतगुरु,
سمیپ	نزدیک۔	समीप,
سروج	کمل۔	सरोज,
سہاون	دل لگن۔ عمدہ۔	सुहावन,
سمادھ	مراقبہ کرنا۔ خوشی۔ ایک جگہ رہنا۔ فقیروں کی گپھا۔	समाधि.
ششرت	نام رت کا ہے۔	शिशिरऋतु.

سَمان	برابر۔	समान,
سیاوَر	رامچندر جی۔	सियावर,
سَلونا	سانولا۔ مزے دار۔	सलोना,
سَرووَر	تالاب۔	सरोवर,
سَچدانند	خدا۔	सच्चिदानन्द,
سَمتا	برابری۔	समता,
سَمچھ	روبرو۔ سامنے۔	समच्छ,
سَہسانن	سیس۔ نام سانپ جسکے ہزار منھ تھے۔	सहसानन,
سَروکھ	غصہ بھرا آدمی۔	सरोष,
سَرِتا	ندی۔ دریا۔	सरिता,
سَدن	گھر۔ مکان۔	सदन,
سَرسی رُہ	کنول۔	सरसीरुह,
ستھاوَر	درخت وغیرہ۔ ٹھہرے ہوے جاندار۔	
ساگر	سمندر۔	सागर,
سُریش	اندر۔ دیوتاؤں کا راجہ۔	सुरेश,
سُرپت	اندر۔	सुरपति,
سُرچاپ	دیوتاؤں کا دھنش یعنی کمان۔	सुरचाप,
سُوبالا	زن خوبصورت۔	सुबाला,
سُکھما	آرائش۔	सुखमा,
سُدھاکر	چاند۔	सुधाकर,
سُدھا	آب حیات۔	सुधा,
سُوید	پسینا۔	स्वेद,
سُوم	چاند۔	सोम,
سَر	تال۔ تالاب	सर,

(ش)

شنک خوف۔ शङ्क,
شیام کوکلا۔ سیاہ رنگت۔ شری کرشن چندر جی۔ श्याम,
شیاما رادھکا جی کرشن چندر کی پیاری۔ श्यामा,
شیامل سانولا۔ کرشن چند۔ श्यामल,
شنکر مہادیو۔ بھلا ہونا۔ تنگ۔ کٹھن۔ دور رنگا۔ शङ्कर,
شرناگت پناہ مانگنا शरणागति,
شیو مہادیو۔ بھلا ہونا۔ آنولا۔ سیال۔ گیدڑ शिव,
شش چاند۔ शशि,
شول پیٹ کا سخت درد۔ शूल,
شتھل تھکا ہوا۔ سست۔ ڈھیلا آدمی۔ शिथिल,
شریر جسم۔ शरीर,
شکر تخم آگ۔ ماہ جیٹھ۔ جمعہ کا دن۔ دیوزادون کا گرو۔ शुक्र,
شاکھا بہت خیال رکھنا۔ شاخ درختان۔ शाखा,
شور بہادر۔ شجاع۔ سورج۔ اندھا۔ शूर,
شروتا سامع۔ سننے والا۔ ندی کا حصہ یعنے سوتا۔ श्रोता,
شوبھا زیبائش۔ خوبصورتی۔ शोभा,
شیش باقی۔ سانپون کا راجہ۔ تھوڑا۔ शेष,
شاردا سرستی جی۔ ہوشیاری۔ शारदा,
شری دولت۔ جاہ وحشم۔ خوبصورتی۔ لچھمی۔ بڑائی کا لفظ ہو۔ بڑے نامون کے ماقبل ملاتے ہین مثلاً شری گنگا جی وغیرہ۔ श्री,
شاپ۔ شراپ بددعا۔ शाप, श्राप,
شرن پناہ۔ शरण,
شکشا نصیحت۔ शिक्षा,
شرون کان۔ سننا۔ श्रोन,
شاسن حکم۔ शासन,

شوچ	سوچنا۔ غم۔ دکھ۔	शोच,
شچ	صفائی۔ پاکیزگی۔	शुचि,
شری پت	بشن جی۔	श्रीपति,
شتیل	ٹھنڈا۔	शीतल,
شوک	رنج۔ غم۔	शोक,
شیس	سر۔	शीश,
شبد	لفظ۔	शब्द,
شرومن	ماتھے کا زیور جسمین موتی لگے ہون۔ سردار۔ عمدہ۔ سب سے اچھا۔	शिरोमणि,
شراسن	تیرون کا بچھونا۔ تیسر۔	शरासन,
شپتھ	قسم۔ سوگند۔	शपथ,
شچی	اندرانی۔	शची,
شاکھامرگ	بندر۔ بوزنہ۔	शाखामृग,
شارنگ	بشن جی کا دھنش۔	शार्ङ्ग,
شکھا	چراغ کی لو۔ چوٹی۔	शिखा,
شیوا	پاروتی جی۔ مہادیو جی کی عورت کا نام۔	शिवा,
شول	درد شکم۔ پیٹ کا درد جو بہت زور سے اٹھے۔	शूल,
شیل کماری	پاروتی جی۔	शैलकुमारी,
شوکھ	سوکھنا۔	शोषि,
شرونت	خون۔	शोणित,
شیل	پہاڑ۔	शैल

(ک)

کنیا	دس برس تک کی لڑکی۔	कन्या,
کرشن	سیاہ رنگت۔ کرشن چند کا نام ہے۔	कृष्ण,
کل	خاندان	कुल,

کملا	لچھمی جی ـ	कमला,
کٹک	کڑی باتین کڑوے بچن	कटुक,
کویا	آنکھ کا کنارا ـ	कोया,
کدم	نام درخت ـ	कदम्ब,
کنس	نام راجہ جو متھرا مین تھا ـ کرشن جی کا مامون ـ	कंस,
کرپا سندھو	مہربانیون کے سمندر ـ	कृपासिन्धु,
کنج بہاری	کرشن چندر جی ـ	कुञ्जबिहारी,
کیول	صرف ـ	केवल,
کوپ	چاہ ـ کنوان ـ	कूप,
کوپ	غصہ ـ	कोप,
کوبری	نام عورت جو کنس راجہ کی لونڈی تھی ـ	कूबरी,
کیل	کھیل ـ تماشا ـ	केलि,
کمار	لڑکا ـ	कुमार,
کماری	لڑکی ـ	कुमारी,
کپول	گال ـ رخسارے ـ	कपोल,
کنچکی	چولی ـ انگیا ـ	कंचुकी,
کچ	پستان نوخیز ـ	कुच,
کوٹ برس	کروڑون برس ـ	कोटबरीश,
کوٹی	چغل خور ـ دوتی ـ کٹنا ـ	कूटी,
کیسر	زعفران ـ	केसर,
کومل	نرم ـ پتلا ـ بھولا ـ	कोमल,
کارن	سبب ـ	कारण,
کلپنا	فرض کرنا ـ مان لینا ـ	कल्पना
کند	وہ پھل جو جڑ مین لگتے ہین مثلاً آلو و گھئیان وغیرہ ـ	कन्द,
	آرزو ـ تکلیف ـ	

کیش	بال۔	केश,
کھونٹ	خراب۔	खोट,
کیوٹ	ملاح۔	केवट,
کپٹ	چھل۔	कपट,
کنھائی	کرشن چندر۔	कन्हाई,
کنھیا	رر	कन्हैया,
کانھ	رر	कान्ह,
کل کان	خاندانی عزت۔ مرجاد۔	कुलकानि,
کرپا	مہربانی۔	कृपा,
کر	ہاتھ۔	कर,
کبجا	نام عورت جو راجہ کنس کی لونڈی تھی۔	कुब्जा,
کھیہ	خاک۔ دھول۔	खेह,
کیلاس	نام پہاڑ جہان مہادیو رہتے ہین۔	कैलास,
کرم گت	نوشتۂ تقدیر۔	कर्मगति,
کنچن	سونا۔	कञ्चन,
کنجن۔ کنج۔	درختون کی گھنی جھاڑیان جنکے نیچے جگہہ ہو تنگ گلی۔	कुञ्जन,कुञ्ज,
کپ	بندر۔	कपि,
کریٹ	تاج۔	किरीट,
کنڈل	کان مین پہننے کا زیور۔	कुण्डल,
کوکلا	کوکلا۔	कोकिल
کرم ریکھ	خط تقدیر۔	कर्मरेख,
کنٹھ	گلا۔ منھ زبانی۔	कण्ठ,
کنت	خاوند۔ پت۔	कन्त,
کنگن	ہاتھو مین پہننے کا زیور۔	कंकन,
کنتھ	گدڑی۔	कन्था,

کیرت	نام شہرت۔	कीरति,
کنکنی	گھونگھرو دار کندھنی۔	किंकिणी,
کنک	سونا۔ دھتورا۔	कनक,
کھگ	میگھ۔ چڑیا۔ سورج۔ ہوا۔ تارے۔	खग,
کشور	جوان۔ ۱۶ برس تک کا لڑکا۔	किशोर,
کشوری	عورت۔	किशोरी,
کنج	کمل۔	कञ्ज,
کھنج	کھنجن۔	खञ्ज,
کامن	عورت۔	कामिनि,
کھٹ رت	چھہ رت۔	षटऋतु,
کلول	خوشی۔ مگن۔	किलोल,
کارن	سبب۔	कारण,
کٹل	خراب۔ ٹیڑھا۔	कुटिल,
کلپ برچھ	درخت طوبیٰ۔	कल्प वृक्ष,
کال	موت۔ وقت۔ سانپ۔ سیاہ۔ ملک الموت۔	काल,
کھٹ رس	چھہ طرح کے رس یعنے کڑوا۔ کھٹا۔ میٹھا۔ چرپرا۔ کسیلا کھارا۔	षटरस,
کھٹ راگ	چھہ راگ یعنے میگھ۔ بھیرون۔ ملار۔ دیپک۔ شری راگ۔ ہنڈول۔	षटराग,
کرنان	مہربانی۔	करुणा,
کملاسن	کمل پر بیٹھنے والے۔	कमलासिनि,
کٹ	کمر۔	कटि,
کوندہ	بغیر سر کا جسم جو اکثر لڑائی وغیرہ میں بہادروں کا کوندہ اٹھکر میدان کرتا ہے	कवन्ध,
کھور	تلک۔ قشقہ۔ ٹیکا۔	खौर,

کل کوکل	آواز دلکش۔	कलकोकिल,
کچھار	دریا کی ترائی۔	कछार,
کلادھر	چاندر	कलाधर,
کناکن	ریزے۔	कनाकन,
کرار	کنارا۔	करार,
کرک	درد۔	करक,
کپول	گال	कपोल,
کالندی	جمنا جی۔	कालिन्दी,
کایر	ڈرپوک۔	कायर,
کاک پکش	زلف۔	काकपक्ष,
کامن	عورت۔	कामिनि,
کام لوچنی	رس بھری آنکھ۔	कामलोचनी,
کان	شرم	कानि,
کامد	کامنا دینے والا۔	कामद,
کنشک	ڈھاکے کا پھول۔	किंशुक,
کنجر	ہاتھی۔	कुञ्जर,
کرنگ	ہرن۔	कुरंग,
کبلے	پھول کا زیرہ۔	कुबलै,
کمد	کوکا بیل کا پھول۔ چاندنی۔	कुमुद,
کرور	ٹیڑھا۔	क्रूर,
کول	کنارے۔	कूल
کوری	عیب داری۔	कूरी,
کیلن	کھیل کی جگہ۔	केलिन,
کوبد	پنڈت۔ گنی۔	कोविद,
کل کال	کلجگ۔	कलिकाल,

لفظ	معنی	हिन्दी
کھوری	راہ ۔ قصور	खोरि,
کرپال	تلوار	करवाल्,
کوشل راج	راجہ دسرتھ	कोशलराज,
کوک	نام کتاب جسمین عورتون سے صحبت کرنے کا حال ہو ۔ پھول	कोक,
کوتک	تماشا ۔ کھیل ۔	कौतुक,
کندھر	سر	कन्धर,
کندک	گیتہا ۔ گیند ۔ لڈو ۔	कन्दुक,
کمب	سنکھ ۔ ناقوس ۔ جسکو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہین ۔	कम्बु,
کھل	خراب ۔	खल,
کسمے	ایام مصیبت ۔	कुसमय,
کورو	نام خاندان ۔	कौरव,
کلنک	تہمت ۔	कलंक,
کل دھوت	سنہلی ۔	कलिधौत,

(گ)

لفظ	معنی	हिन्दी
گئو	گاے ۔	गो,
گوپال	کرشن چندر ۔	गोपाल,
گرام	قصبہ ۔ گاؤن ۔ جھنڈ ۔	ग्राम,
گرجن	بوڑھے بڑے لوگ ۔	गुरुजन,
گوپی	اہیرنی ۔	गोपी,
گوپ	اہیر ۔	गोप,
گوالن	اہیرنی ۔	ग्वालिनि,
گوال	اہیر ۔	ग्वाल,
گہنا	پکڑنا ۔ زیور ۔	गहना,
گجراج	ایراوت ہاتھی ۔	गजराज,
گوبند	کرشن چندر ۔	गोविन्द,

گوکل چند	کرشن چندر۔	गोकुलचन्द,
گون	جانا	गवन,
گردھر	کرشن چند۔	गिरिधर,
گھرت	گھی۔	घृत,
گیان	عقل۔	ज्ञान,
گن آگر	بڑا اگنوان۔	गुणआगर,
گوڑھ	مشکل۔ کٹھن۔ پوشیدہ۔	गूढ़,
گرڑ	نام طائر۔	गरुड़,
گورس	دودھ۔ دہی۔ مٹھا۔	गोरस,
گور	نام ذات۔ چھتا۔	गौर,
گرہ	گھر۔ مکان۔	गृह,
گوری	زن صاحب جمال۔	गोरी,
گوکل	برج میں ایک گانون ہے۔	गोकुल,
گگن	آسمان۔	गगन,
گووردھن	نام پہاڑ۔	गोवर्द्धन,
گوپی ناتھ	کرشن چند۔	गोपीनाथ,
گمان	اغماض کرنا۔	गुमान,
گوری	نام راگنی۔ ہلدی۔ رات۔ پاروتی جی۔ تلسی۔	गौरी,
گنگ	گنگا ندی۔	गंगा,
گات	بدن	गात,
گیند	ہاتھی	गयन्द,
گھنشیام	سیاہ بادل۔ کرشن چند۔	घनश्याम,
گریکھم	گرمی۔	ग्रीष्म,
گیند	ہاتھی۔	गयन्द,
گرت	گڑھا۔	गर्त,

گج	ہاتھی۔	गज,
گنکا	طوائف۔	गणिका,
گج گامنی	عورت۔	गजगामिनी,
گرراج ستا	پاروتی۔	गिरिराजसुता,
گرا	زبان۔بات۔آواز۔	गिरा,
گریو	بدن۔	ग्रीव,
گنج	گھونگھچل۔	गुञ्ज,

(ل)

لچھمن	نام برادر رامچندر جی۔	लक्ष्मण,
لاڑلی۔	رادھا جی۔پیاری۔	लाड़िली,
لبھانا	للچانا۔جی لگانا۔	लुभाना,
للتا	نام عورت۔	ललिता,
للک	خوشامد کرکے نرمی کرکے۔	ललकि,
لکھنا	دیکھنا۔پہچاننا۔	लखना,
لوبھی	لالچی۔کنجوس۔	लोभी,
لگن	اچھا وقت۔اچھی ساعت۔	लगन,
لجانا	شرما جانا۔	लजाना,
لوچن	آنکھ۔	लोचन,
لنکا	ایک قلعہ کا نام ہے جسکو لب سمندر جزیرہ سرندیپ مین ایک پہاڑ پر وہان کے راجہ راون نے بنایا تھا اب اسی نام سے وہ جزیرہ مشہور ہے ورنہ اُس جزیرہ کا نام پیشتر سنگلدیپ تھا۔	लङ्का,
لنکیش	راجہ راون۔	लंकेश,
لمپٹ	بدکار مرد۔	लम्पट,
لچھمی	دولت۔بشن کی عورت۔	लक्ष्मी,

لاکشا	لاکھ۔	लाक्षा,
لیک	گاڑی کی راہ۔ پگ ڈنڈی۔ مرجاد۔ بدنامی۔	लीक,
لوک لاج	دنیا کی شرم۔	लोकलाज,
لوگائی	عورت۔	लोगाई,
لتکا	بیلا۔	लतिका,
لتا	بیل جو پھیلتی ہے۔	लता,
للاٹ	ماتھا۔	ललाट,
لتان	بیل۔	लतान,
للنا	عورتیں۔	ललना,
لال	شری کرشن جی۔	लाल,
لوکپ	دنیا کا پالنے والا۔	लोकप,

(م)

مکھ	منھ۔	मुख,
مکتاپھل	موتی۔	मुक्ताफल,
مرلی	بانسری۔	मुरली,
مدھوپر	متھراجی۔	मधुपुर,
مہاراج	بڑا راجہ۔ عموماً برہمن لوگ۔	महाराज,
مدھ	وسط۔ بیچ۔	मध्य,
منی	رکھی لوگ۔	मुनि,
مہادیو	سب سے بڑا دیوتا۔ مہادیوجی۔	महादेव,
مارت	ہوا۔	मारुत,
مورمکٹ	مور کے پروں کا تاج۔	मोरमुकुट,
مندر	انگوٹھی۔	मुन्दरि,
متھنا	گھنگھولنا۔	मथना,
مان	غرور۔ گھمنڈ۔ اغماض کرنا۔	मान,

مادھو	کرشن چند۔	माधव,
منوج	کام دیو۔	मनोज,
مَین	کام دیو۔	मैन,
مین	مچھلی۔	मीन,
مِرتک	لاش۔	मृतक,
مِرگ چھال	ہرن کی کھال۔	मृगछाला,
مسان	مرگھٹ۔	मसान,
مدھوبن	متھرا۔	मधुवन,
مندر	مکان۔شوالہ وغیرہ۔	मन्दिर,
مائی	ماتا۔ مادر۔ والدہ۔	माय,
مرجوبانی	ملائم بات۔ نرمی کے ساتھ۔	मृदुबानी,
منگل گانا	خوشی کے گیت گانا۔	मंगलगाना,
مم	میرا۔	मम,
مَن موہن	کرشن چند۔	मनमोहन,
مَن موہنی	رادھاجی۔خوبصورت عورت۔دلربا۔	मनमोहनी,
منوکامنا	دل کی آرزوئیں۔	मनोकामना,
مہاکٹھن	بہت مشکل۔	महाकठिन
موہن	کرشن چند۔	मोहन,
میت	مِتر دوست۔	मीत,मित्र,
مدھربانی	مسکراہٹ کے ساتھ بات چیت۔نرم آواز۔میٹھی بولی۔	मधुरबाणी,
مرچھیت	غش میں ہوجانا۔	मूर्छित,
مگ	راہ۔	मग,
مَن	ہیرا۔موتی۔سانپ کے سرکارتن۔	मणि,
مدن	مین پھل۔کام دیو۔دونا۔	मदन,
منتر	جادو۔	मंत्र,

مَنُ	نام ایک رکھی یعنی ولی کا ہے۔	मनु,
مات۔ ماتا	والدہ۔ مادر۔	मात माता,
مَنْد	تھوڑا۔ اہل۔ خراب۔ کمبخت۔ رنجیدہ۔	मन्द,
متھنی	جس سے دودھ بھرایا جاتا ہے۔	मथनी,
مہارانی	ملکہ۔ رانی۔	महरानी,
مِرگ	ہرن۔	मृग,
مُوڑھ	جاہل۔ مورکھ۔	मूढ़,
مکراکرت	مچھلی کے مانند۔	मकराकृत,
میگھ	بادل۔ ابر۔	मेघ,
مارگ	راہ۔	मार्ग,
مہ	دھرتی۔ زمین۔	महि,
مدھ پوری	متھراجی۔	मधुपुरी,
مجن	دانتون کے درد و صاف کرنے کی دوا۔ منانا۔	मज्जन,
مدھوکر	بھنورا۔	मधुकर,
مُدِت	خوش۔	मुदित,
موہ لینا	اپنے بس مین کرلینا۔	मोहिलेना,
مگن	خوش۔	मगन,
مدرا	شراب۔	मदिरा,
مرگ نینی	جس عورت کی ہرن کیطرح بڑی بڑی آنکھین ہون۔	मृगनैनी,
مُرار	کرشن چند۔	मुरारी,
مرگ سیلی	ہرن کی کھال مالا۔ جو اکثر فقیر ہندو مذہب کے پہنتے ہین۔	मृगसेली,
من بھاون	کرشن چند۔	मनभावन,
مدن گوپال	ـــ	मदनगोपाल,
متھلا	نام ملک۔	मिथिला,

مہاور	ایک قسم کا سرخ رنگ۔	महाउर,
منکھ	آدمی۔	मनुष्य,
مرم	مطلب۔	मर्म,
منجدھار	بیچ دھار۔	मंजधार,
منوبچکایک	دل وجان سے۔	मनोबचकायक,
مان سروور	ایک تالاب ہے۔	मानसरोवर,
مایا	محبت۔	माया,
مہیش	مہادیو۔	महेश,
ممتا	محبت۔	ममता,
مکھ	جگ۔	मुख,
مرال	ہنس۔	मराल,
مدنار	مہادیو۔	मदनारि,
منیک	چاند۔	मयंक,
ملند	بھونرا۔	मलिन्द,
مدھکرن	بھونرے۔	मधुकन,
ملیج	صندل۔	मलयज,
مگ	راہ۔	मग,
ملکا	چنبیلی۔	मल्लिका,
منیک مکھی	خوبصورت۔ چندرمکھی۔	मयङ्कमुखी,
مدھپ	بھونرے۔	मधुप,
منوج	شہوت۔ کام دیو۔	मनोज,
مریچن	سورج کی کرنیں۔	मरीचिनि,
مس	روشنائی۔	मसि,
مد	شراب۔ غرور۔	मद,
مدھ	شہد۔	मधु,

مرج	عارضہ ۔ روگ ۔	मर्ज,
مرگ چھال	ہرن کی کھال ۔	मृगछाल,
مرگ مَد	کستوری ۔ نافہ ۔	मृगमद,
مرگ راج	شیر ۔	मृगराज,
مِرْدُ	شیرین باتین ۔	मृदु,
مرگ نابھ	کستوری ۔ نافہ ۔	मृगनाभि,
مارتنڈ	سورج ۔	मारतराड,
مادھرج	میٹھی ۔	माधुर्य्य,
ملیاگر	نام پہاڑ ۔	मलयागिरि,
مانک محل	موتی محل ۔	माणिकमहल,
ماکھین	غصہ کرین ۔	माखें,
ماتنگ	ہاتھی ۔	मातङ्ग,
مامی	سلام ۔ پرنام ۔	मामी,
ماکھ	غصہ کرنے ۔	माखि,
میچ	موت ۔ قضا ۔	मीच,
مکتا	موتی ۔	मुक्ता,
مُد	خوشی ۔	मुद,
موچن	کھولنا ۔	मोचन,
مود	خوشی ۔	मोद,
مندر	پہاڑ ۔	मन्दर,
منجل	خوبصورت ۔	मञ्जुल,
منج	خوبصورت ۔	मञ्जु,

(ن)

نم	نمسکار ۔ سلام ۔	नम,
نمو	سر جھکاتا ہون ۔ مودب سلام کرتا ہون ۔	नमो,

نمتر	نرمی۔ عاجزی۔	नम्र,
نرہر	نرسنگھ اوتار۔	नाहरि,
نریندر	بڑا راجہ۔ شاہنشاہ۔	नरेन्द्र,
نوبدھو	نئی دولھن۔	नवबधू,
نورنگ	کام دیو۔ نیا رنگ۔	नवरङ्ग,
نولا	نئی عورت۔ نئے جوبن۔	नवला,
نشٹ	خراب۔	नष्ट,
نائکا	بڑے کی عورت۔ کٹنی۔ عورت۔	नायका,
نبوری	نیب کے پھل۔	निबौरी,
نرگن	بے ہنر جسمیں کوئی ہنر نہو۔	निर्गुण,
نیارا	الگ۔	न्यारा,
نیک	تھوڑی دیر کے واسطے۔	नेक,
نارد	نام مُن یعنی ایک بڑے ولی کا ہے۔	नारद,
نیل امبر	نیلی یعنے سیاہ چادر زنانی۔	नीलाम्बर,
نرسنگھ	ایک اوتار کا نام ہے۔	नरसिंह,
نگ	موتی۔ پہاڑ۔ درخت۔ نگہ۔	नग,
نر	آدمی۔	नर,
نمیکھن	تھوڑی دیر تک۔	निमेखन,
ناد	آواز۔ گیت۔ راگ۔	नाद,
نکٹ	نزدیک۔ پاس۔	निकट,
نیر	جل۔ پانی۔	नीर,
نرلج	بے شرم۔ بے حیا۔	निलज्ज,
ناتھ	مالک۔	नाथ,
ناگر	پانی۔ آگرا۔ سونٹھ۔ ہوشیار۔	नागर,
ناگری	چتر عورت۔	नागरि,
نو	نیا۔	नव,

نگم	بید جو ہندوون کی آسمانی کتاب ہو۔	निगम,
نشچر	راچھس۔ دیوزاد۔ خبیث۔	निशिचर,
نندرانی	جشوداجی۔	नन्दरानी,
نت	ہمیشہ۔	नित,
نند	لڑکا۔ برج مین ایک معزز اہیر کا نام تھا۔	नन्द,
نین	آنکھ۔	नैन,
نیہہ	محبت۔	नेह,
نپٹ	بہت۔ سراسر۔ نہایت۔	निपट,
نٹ	ناچیا۔	नट,
نشنک	بیخوف۔ نڈر۔	निशङ्क,
نش	رات۔	निशि, निशा,
نرموہی	بے محبت۔ کج خلق۔	निर्मोही,
نٹھر	بے مروت۔ سخت دل۔ بے شیل۔	निठुर,
نردئی	بے رحم۔	निर्दयी,
نار	عورت۔	नारि,
نندکمار	کرشن چند۔	नन्दकुमार,
نیچ	رذیل۔	नीच,
نندلال	کرشن چند۔	नन्दलाल,
نندنندن	کرشن چند۔	नन्दनन्दन,
نندڈلارے	کرشن چند۔	नन्ददुलारे,
نرواہ	گذر۔ نباہ۔	निर्वाह,
نشچے	یقین۔	निश्चय,
نکھ سکھ	سر سے ناخن تک۔	नखशिख,
نندکشور	کرشن چند۔	नन्दकिशोर,
نول کشور	کرشن چند۔	नवलकिशोर,

نول کشوری — رادھکا جی۔ — नवलकिशोरी,

نندگانوں — نام موضع جو برج مین ہے۔ — नन्दगाँव,

نٹ ور — نظر بند کر دینے والا۔ ٹونہیا۔ — नटवर,

نرمل — صاف۔ — निर्मल,

نیہر — میکا۔ — नैहर,

نرکھ — دیکھکر۔ — निरखि,

نویلن — جوان عورت۔ — नवेलिन,

نبھ — آسمان۔ — नभ,

نریش — راجہ۔ — नरेश,

نونیت — ماکھن۔ نینون۔ — नवनीत,

ناگ — سانپ۔ تیا۔ ہاتھی۔ خراب آدمی۔ بھید۔ — नाग,

نویلی — خوبصورت عورت۔ — नवेली,

ندھ — سمندر۔ کبیر کا ایک رتن۔ دولت۔ — निधि,

نربکار — بے ہنر۔ نرگن۔ — निर्विकार,

نکھاد — ملاح۔ کہار۔ — निषाद,

نداگھ — گرمی۔ — निदाघ,

نتمب — سرین۔ چوتڑ۔ — नितम्ब,

نیپ — قدم کا درخت۔ — नीप,

نیبی — کمربند۔ ازاربند۔ — नीबी,

نیرج — کمل۔ — नीरज,

نیٹھ — سخت بائین۔ — नीठि,

نوپر — بچھیا۔ — नूपुर,

نبھ گیش — گرار۔ جو کہ ایک پرند کا نام ہے۔ — नभगेश,

نابھی — ناف۔ نام راجہ۔ — नाभी,

نندنی — پاروتی جی۔ لڑکی۔ سونٹھ۔ گنگا۔ — नन्दिनी,

نمسکار	سلام۔ سر جھکانا۔	नमस्कार,
ناشک	مٹانے والا۔	नाशक,
نَوَل	خوبصورت۔ نیا۔ حسین عورت۔	नवल,

(و)

وستر	کپڑا۔	वस्त्र,
وِنے	عاجزی۔	विनय,
وپریت	برعکس۔	विप्रीत,
وِشواس	بھروسا۔	विश्वास,
وِدھ	برمھا۔ خدا۔	विधि,
ونودی	کھیل۔ خوشی۔	विनोदी,
وہت	مناسب۔	विहित,
وپر	برہمن۔	विप्र,
وید	ہندوون کی آسمانی کتاب۔	वेद,
ودت	ظاہر۔	विदित,
ودیش	غیر ملک۔	विदेश,
ویگ	جلدی۔	वेग,
ولوکنا	دیکھنا۔	विलोकना,
وروگی	بیمار۔	विरोगी,
وِشال	چوڑا۔ خوبصورت۔ بے غم۔	विशाल,
ومل	اُجلا۔ صاف۔	विमल,
وبھوت	راکھ۔	विभूति,
وشیکھا	نام عورت۔	विशाखा,
ونتی	خوشامد۔	विनती।
وکھ	زہر۔	विष,
وشِسٹ	نام ایک بڑے مُنی کا ہے۔ وکیل۔	वशिष्ठ,

विराजमान,	بیٹھا - شوبھا دینا -	وراجمان
विबस,	بیقابو -	وِبس
विगत,	گزرنا -	وِگت
वासर,	دن -	واسر
विपत्ति,	مصیبت	وپتی
विटप,	پتا - درخت -	وٹپ
विबेक,	پرہیز -	وبیک
बिछोह,	جدائی -	وچھوہ
विपुल,	بہت -	وپل
विपिन,	جنگل -	وپن
विध्वंस,	فنا کرنا - ناس کرنا -	ودھنس
विकाश,	کھلنا - پھولنا -	وکاش
व्योम,	آسمان -	ویوم
वृथा,	بیفائدہ -	ورتھا
विरञ्चि,	برمھاجی -	ورنچ
विरोध,	دشمنی -	ورودھ
विरद,	تعریف -	وِرد
विधान,	بیوپار	ودھان
वीतराग,	جسنے دنیا کا راگ چھوڑ دیا ہو -	ویت راگ

(ہ)

हिय,	دل -	ہیہ
हूक,	درد - ٹیک -	ہوک
हलाहल,	زہر -	ہلاہل
हाट,	بازار - راہ -	ہاٹ
हिराना,	گم ہو جانا -	ہرانا

ہرنا	چورالینا۔	हरना,
ہیت	محبت۔ واسطے۔	हेत,
ہت	محبت۔	हित,
ہت کاری	دوست۔	हितकारी,
ہردے	دل۔	हृदय,
ہر	مہادیو۔	हर,
ہری	بشن۔ کرشن چندر۔	हरि,
ہوری	جل جانا۔	होरी,
ہیرنا	راہ تکنا۔	हेरना,
ہلسنا	خوش ہونا۔	हुलसना,
ہلدھر	بلدیو جی۔	हलधर,
ہلاسن	خوش کرنے والے۔	हुलासिनि,
ہلاس	خوشی۔	हुलास,
ہیم لتا	سونے کی بیل۔	हेमलता,
ہم	پالا۔ جاڑا۔ نام رت۔	हिम,

تمت